ہیر وارث شاہ



مصنف:-

پیراں دِتّہ ترڑ گڑھ

دیباچہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وارث شاہ پنجابی شاعروں میں ایک نامور شاعر گذرا ہے اسنے اپنی عمر میں ایک ہی قصہ ہیر وارث شاہ تصنیف کیا ہے دنیا میں ایسے شاعر بھی گذرے ہیں جنہوں نے ساٹھ ستر یا سو دو سو کتابیں تصنیف کیں۔ لیکن جو شاعر اپنی تمام عمر میں ایک ہی کتاب کو بار بار سوچ کر بناتا رہا ہو اور اس کی زبان کو مانجھ مانجھ کر صاف کرتا رہا ہو۔ قاعدہ کی بات ہے کہ اسکی وہ تصنیف جہانگیر منظوری اور عام مقبولیت حاصل کر کے رہتی ہے۔ دوسری تصنیف میں ایک اور راز پوشیدہ ہے جس شاعر نے اپنی زبان میں اس محاورات و مصطلحاتِ عام کو دل کھول کر بیان کیا ہو اور نصائح کی تلخ دوا کو ظرافت کی نمکین پڑیا سے مزیدار کر کے عوام کے پیش کیا ہو اس کا کام زیادہ تر ملک میں پھیل جاتا ہے اور ایسی مقبولیت حاصل کرتا ہے کہ بچے بچے کی زبان پر اسکے اشعار زد ہو جاتے ہیں اس کی مثال حضرت شیخ سعدیؒ کی گلستان فارسی میں ہے۔ جو کبھی پرانی نہیں ہوتی اور کبھی اس پر کسی دوسرے شاعر کے کلام کا غلبہ نہیں ہوتا۔ حالانکہ گلستان بہت شاعروں نے تصنیف کی ہیں جن کے نام تذکروں میں موجود ہیں عام شہرت و منظوری حضرت سعدی علیہ الرحمۃ کی کتاب کو ہی ہے۔ گویا اس گلستان نے خضر کی طرح آبحیات پی لیا ہے۔ جو مرنے میں نہیں آتی۔ دوسری مثال فارسی میں فردوسی کا شاہنامہ ہے۔ اس نے بھی بڑی عمر کا حصہ خرچ کر کے شاہنامہ کو لکھا اور بڑے زور سے دماغ خرچ کیا اسکی منظوری اور مقبولیت بھی آجتک ہے اور آئندہ بھی رہے گا

وارث شاہ پنجابی کا ہومر ہے (یونانی شاعر کا نام ہے، محاورات کا شعروں میں باندھنا اور مصطلحات پنجابی کو آسان طریقہ سے بیان کرنا اس کے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے۔ سوال اور جواب سے اس کی کتاب شروع ہوتی ہے پہلے ہیل رانجھا اور بھابی کے سوال و جواب شروع کر کے آگے ملاح و رانجھا اور ملاں و رانجھا کے سوال و جواب اسی طرح ہیر و رانجھا کے، پھر ہیر اور والدہ کے، پھر ہیر اور قاضی کے، پھر رانجھا اور بالناتھ کے، پھر رانجھا اور چوپان کے پھر جب رانجھا جوگی بن کر آتا ہے تو سوال و جواب کا ایک تانتا بندھ جاتا ہے، سب سے زیادہ سوال و جواب جوگی اور سہتی کے ہیں جن سے کتاب کا حجم بڑھ گیا ہے، ساری کتاب کو سوال و جواب میں ختم کیا ہے اور اگر سوچا جائے تو سوال و جواب کا سلسلہ لگاتار باندھنا شاعر کے لیے ایک کٹھن منزل ہے جس کا کاٹنا آسان نہیں اس کا سبب یہ ہے کہ ہر ایک قسم کے آدمی کی لیاقت الگ الگ ہوتی ہے ایک جاہل گنوار ہے ایک فاضل کامل ہے، ایک چالاک سفاک ہے ایک کم عقل ہے ایک بڑا فہیم ہے جب ان کی طرف سے سوال و جواب لاتا ہے تو شاعر کے امتحان کا مقام ہے، اس کو لازم ہے کہ جاہل کی زبان سے ایسا کلام اور گفت گو بیان کرے جس طرح کہ جاہل کیا کرتے ہیں عورتوں کی زبان کا لب و لہجہ اور انداز گفتگو پورا ادا کرے، عورت اگر نوجوان اور

باکرہ ہے تو اسکی زبان کی چلبلاہٹ نازنین الفاظ اس طرح ادا ہوں کہ بالکل ایسا معلوم ہو کہ شاعر پاس بیٹھا ہوا اسکی زبان کی نق
ے رہا ہے، امیر آدمی ہے تو امیرانہ گفتگو اور مفلس و قلاش ہو تو اس کا کلام سفیہانہ ہو جو ہر ایک آدمی کے مناسب حال ہو۔ ناول نویس ا
قصہ گو اس قاعدہ کا بڑا لحاظ رکھتے ہیں، اب ہیر ایک جاہل جاٹ کی بیٹی اور خود بھی ایک ناخواندہ عورت ہے، اسکی زبان سے فلسفی
مضامین ادا کیے جاویں تو بس شاعر کی خاصی اور مقاعدگی پائی جاوے گی رانجھا ایک جاٹ ہے کوئی فاضل نہیں اسکی زبان سے فاصلا
مضامین لکھوا کر ہیر کی طرف بھیجنا اور اس کا جواب ویسا ہی فاضلانہ اس کی طرف سے آنا کونسی قاعدہ کی بات ہے، ناول نویس کا فرض ہے
ہر ایک سائل کی زبان کا لب و لہجہ پوری طرح ادا کرے ہم اس مضمون کو آگے چل کر زیادہ وضاحت سے لکھیں گے، وارث شاہ نے اس قا
کو پورا ادا کیا ہے اسی واسطے اسکی کلام کو زیادہ مقبولیت حاصل ہوئی ہے مثلاً ملکی (ہیر کی والدہ) ہیر سے ناراض ہے اور اس غصہ کی
حالت میں اس کو بلا بھیجا ہے ہیر جب والدہ کے پاس پہنچی ہے تو شاعر اس کی زبان سے کہتا ہے۔

ہیر آکے آکھدی ہس کے تے انی جھات نی امبڑیئے میر یئے نی

اب یہ ایسے موقع کا کلام ہے کہ ہیر ناراض والدہ کو خوشامدانہ الفاظ سے راضی کرنا چاہتی ہے۔ بس اس سے بڑھ کر کوئی فصیح فقرہ
پنجابی میں نہیں ہو سکتا۔ اور چونکہ ہیر کنواری لڑکی کی حیثیت سے کلام کر رہی ہے، اس لیے لڑکپن کا لفظ استعمال کیا ہے۔ پھر آگے دیکھو اس
کا یہی پہلا لفظ کاٹ کر چونکہ والدہ غصہ سے بھری بیٹھی ہے۔ اسی وقت بولی ہے۔

غصے نال آکھے ملکی ہیر تائیں سانوں پٹیو چاکدی اے ہیر یئے نی

یعنی ہم کو تو نے برباد کیا۔ بھینسیں چرانے والی کی غلام ہو گئی۔

پھر رانجھے کو نکال دیا اور بھینسیں کسی اور سے سنبھال نہ گئیں تو وہی ملکی رانجھے کو منانے کیواسطے جاتی ہے اور اس کو ڈھونڈھ کر کہتی ہے
چھڑ مال دے نال میں گھول گھتی نال سانجھ راتیں گھر آو نائیں تویں چوٹیکے دُدھ جماونائیں تویں ہیر دا پلنگ وچھاونائیں
کیہا ماپیاں پتراں لڑن ہوندا تساں کھٹنا تے اساں کھاونائیں

اب دیکھو پہلے درجہ کی پیار کی گفتگو کر رہی ہے، بلکہ جس ہیر کو رانجھے کی تہمت سے آگ بگولا ہو کر گالیاں دے رہی تھی اور قتل کی دھمکیاں سنا
رہی تھی۔ اس کی نسبت اب کہہ ہے کہ اس کا پلنگ بھی تو نے بچھایا ہے۔ دامادی کے تعلقات جس طرح ساس جتلاتی ہے بیٹا کہہ کر پکار رہی
ہے اور پھر کہتی ہے:۔

کُڑی کل دی تدھ توں رس بیٹھی تویں اسنوں آمناونائیں منگو مال سیال تے ہیر تیری نالے گھوناں تے نالے کھاونائیں

یعنی ہیر تیرے نکال دینے کے باعث ناراض ہو گئی ہے تو ہی آکر اسکو راضی کرے گا۔ تمام مال بھی تیرا اور ہیر بھی تیری ہے بیشک دباؤ
دعوے پر دباؤ ڈالو اور کھاؤ۔

خیال کرو اس پنجاب کے ہومر اور فردوسی نے اسوقت کے جاہل مردوں اور عورتوں کا ایسا نقشہ بنا کر دکھلایا ہے کہ کسی شاعر سے
ممکن نہیں ایسا بن سکے کہ یہ موقع تو وہ ہے کہ ہیر کے والدین یقیناً جان چکے ہیں کہ ہیر ہمارے چوپان سے تعلق رکھتی ہے اور کیدو کے

باعث سے ملک میں تشہیر بھی ہو چکی تھی لیکن وہ مہر صاحب جو ہیر کے باپ تھے جب بھینسوں کے سنبھالنے سے تنگ آ گئے تو وہی اپنی عورت یعنی ہیر کی والدہ کو رانجھا کے راضی کرلانے کے واسطے بھیجتے ہیں۔ ے

پہو چک آکھیا جا منا اس نوں ڈیاہ تیک تاں مہیں چرائی اے — ساڈی دھی دا کجھ نہ لاہ لیندا سب ٹہل تکور کرائی اے

یہ وہ لفظ ہیں جو مطلب کے وقت جاہل لوگ کہا کرتے ہیں۔ شاعر نے اس وقت کے جاہلوں کا ایسا فوٹو کھینچا ہے جو اس سے بڑھ کر کوئی کیا کھینچے گا۔ پھر رانجھے کے کام کا معاوضہ کیا دے رہے ہیں ے

مکھن دہیں دیہو اسدیاں چونڈیاں نوں اتے کھونڈی نوں شام چڑھائی اے

یعنی اسکی زلفوں کے واسطے مکھن اور دہی دو اور اپنی لاٹھی کو شام چڑھایوے جانتے تھے کہ عاشق ہے تھوڑی بات پر راضی ہو جائے گا۔ ٹپکا چکن دوزی ہتھ چھیل چھلے نال ونجھلی رنگ رنگائی اے

گہری نظر سے دیکھا جاوے تو اس شاعر نے تمام ملک کی بد رسوم کو واضح کر کے ملک کے بگڑے ہوئے اخلاق کو اندھیرے سے روشنی میں لا کھ رکھا اور ایسے طور پر ناصحانہ لہجہ سے سمجھاتا ہے اور بے غیرت لوگوں کا ناک کاٹتا ہے کہ اس سے بڑھ کر ممکن نہیں جو شاعر ناصحانہ طریق پر لوگوں کو سمجھا نہیں سکتے کیونکہ بری رسوم سے ہٹانا یا تو بادشاہوں کا کام ہے یا خود رسولوں کا کام تھا واعظ سمجھا دیں تو کہتے ہیں ایسی مولوی صاحب اپنے طمع کے واسطے وعظ کرتے پھرتے ہیں وہ ایک ناول یا قصہ کے رنگ میں بدی کا نمونہ پیش کر کے لوگوں کو نصحت دیتے ہیں۔ عربی میں اس قسم کے ناول مقامات کے نام سے مشہور ہیں مقامات بدیعی، مقامات حریری، مقامات سیوطی، اس طرح کئی مقامات ہیں جن میں اسی قسم کے قصے بیان کر کے اس وقت کے لوگوں کو انکے برے اخلاق اور بد رسومات سے آگاہ کیا ہے، سو یہ ہیر جس وقت تصنیف ہوئی اس وقت بے غیرتی کے کام عام تھے بلکہ جاہل لوگوں میں تو اب تک چلے آتے ہیں اور اس ناصح مشفق نے انکو غیرت دلائی ہے اور ایسی مقبول عام کتاب میں بہت کچھ مصالحہ نصیحت کا بھر دیا ہے مگر افسوس کہ جاہلوں نے اس کتاب کو بازیچۂ اطفال بنا رکھا ہے کوئی ان نصائح پر خیال بھی نہیں کرتا بقول شخصے ے

پڑھ پڑھ گلستاں بوستاں مطلب نہ پایا شیخ کا

سید وارث شاہ صاحب کی عام علمیت کی بابت کچھ اعتراض نہیں ہو سکتا اس زمانہ کے دستور کے موافق علوم مروجہ کا فاضل کامل تھا چنانچہ مناسب مواقع پر ہیر میں بھی آیات داخل کی ہیں پھر قصیدہ بردہ کی شرح پنجابی میں پہلے پہل اسی نے لکھی ہے جس سے اس فاضل کی عربی دانی کی فضیلت ثابت ہوتی ہے۔ پہلا شعر قصیدہ شریف کا یہ ہے ے

اَمِنْ تَذَکُّرِ جِیْرَانٍ بِذِیْ سَلَمٍ — مَزَجْتَ دَمْعًا جَرٰی مِنْ مُقْلَۃٍ بِدَمٍ

جان جیت اڈن ساڈے تائیں ساتھی ذی سلم دے — نین میرے رت ہنجوں رودن مارے دردالم دے

اس بزرگ کی شاعری اکتسابی نہیں بلکہ وہبی ہے طبیعت کا زور خداداد ہے نظم میں غضب کی آمد ہے آورد نہیں۔ قدرت نے اس کو پنجابی زبان کی اعلیٰ درجہ کی شاعری کے واسطے پیدا کیا تھا۔ پنجابی شاعروں کا سرتاج اور امام ہوا جبتک پنجابی زبان کی شاعری کا پرچار رہیگا

وارث شاہ کا نام سب سے مقدم مانا جائے گا مگر افسوس قصہ اس لائق نہیں کہ ایسے جواہرات سخن سے اس کا ڈھانچہ مزین کیا جاتا۔ وارث شاہ نے اس عروس کو جواہرات اور زیورات سے لدکر پبلک کے سامنے پیش کیا ہے بعض بزرگوں نے اسکے اشعار کو سن کر فرمایا ہے کہ وارث شاہ نے جواہرات کو ایک مزبلہ میں پھینک دیا ہے جس طرح مولنا غنیمت نے مثنوی نیرنگ عشق میں جواہرات کا ڈھیر ایک واہی تباہی قصہ شاہد و عزیز پر نثار کر دیا۔ لیکن شاعر کی طبیعت جس طرف ہو جاوے دریا کی روانگی کی طرح رُک نہیں سکتی اب ہم اس کے نسخوں کے کم وبیش ہونے کا باعث بیان کرتے ہیں یہ کتاب جب تصنیف ہوئی تھی بصورت سوال وجواب تھی اور چونکہ یہ روش زیادہ پسندیدہ تھی۔ اس لئے لوگوں نے اس کو جلدی جلدی نقل کرنا شروع کیا۔ گانیوالے لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ ایک حصہ گانے کیواسطے نقل کروا لے جاتے ہیں۔ دوسرا متروک کر دیتے ہیں کسی نے ہیر ورانجھا کے سوال وجواب الگ نقل کر لئے کسی نے سہتی وجوگی کے سوال وجواب کسی نے کوئی موقعہ نقل کر لیا کسی نے کوئی مقام یاد کر لیا۔ غرضیکہ ہر ایک نے اپنے حسب منشاء اشعار لے لئے، اب اسکے اکثر اشعار لوگوں کو زبانی یاد تھے اور جنہوں نے ساری کتاب لوگوں کی زبان سے نقل کی یا مختلف لکھے ہوئے سوال وجواب جمع کئے ان سے اکثر اشعار رہ گئے اور مقدم و مؤخر ہو گئے۔ نسخوں کا اختلاف اور کمی بیشی اور مقدم و مؤخر ہونا اشعار کا یہیں سے شروع ہو گیا۔ چنانچہ جب پہلے ہیر وارث شاہ صاحب چھاپے میں چھپی تو بہت تھوڑے حجم کی تھی۔ ہم گانے والے لوگوں سے ایسے اشعار سنتے تھے جو مطبوعہ کتاب میں بالکل نہ تھے۔ مثلاً یہ شعر عوام کو یاد تھا ؎

جیہڑی ڈاک سیال وچہ دُدھ دیوے ٹہل اُسدی لون لا کرانگے جی
جیہڑی لائری پڑ کا کرے ساڈا وندڑا اوسنوں رجواں دھراں گے جی

اس کے سننے سے خیال آیا کہ قلمی نسخہ جات کو جو پُرانے قصہ خواں رکھتے ہیں ان کا مقابلہ کیا جاوے۔ تو تقدیم تاخیر کی پوری صحت ہو جائے اور وہ عمدہ اشعار جو موجودہ مطبوعہ نسخوں میں نہیں پائے جاتے جمع کر کے ایک نسخہ چھانٹا جاوے۔ چنانچہ بڑی محنت سے بہت سے اشعار اس دفعہ اس وڈی ہیر میں شامل کئے ہیں اور مقدم مؤخر کا بھی بڑا ہیر پھیر ہے۔ کئی سوال وجواب آگے ہیں۔ کئی پیچھے ہیں۔ مگر ان سوالوں کا تقدیم تاخیر کوئی بڑی بات نہیں۔ ایک بڑی بھاری غلطی نسخوں میں ملی ہے۔ بلکہ خود اس وڈی ہیر میں بھی ابتک چلی آئی ہے جو اس دفعہ کے نسخہ سے نکالی گئی ہے۔ اور سچ مچ ناظرین مان جاویں گے کہ غلطی تھی وہ یہ ہے کہ جس وقت ہیر کے والدین کو رانجھا کے تعشق کا پتہ لگا ہے کہ یہ بھاری تہمت ٹلنے سے نہیں مٹ سکتی ہیر کی شادی کسی اور جگہ کر دینی چاہئے۔ اس وقت تخت ہزارہ سے رانجھا کے بھائیوں نے خط وکتابت شروع کی ہے کہ ہمارا بھائی واپس بھیجو اس وقت ہیر کا باپ ایسے جواب لکھتا ہے۔ جن سے بڑا اطمینان رانجھے کے وجود پر جتلاتا ہے اور واپس بھیجنے سے انکار کرتا ہے اور رانجھے کی بڑی تعریف لکھتا ہے چنانچہ وہ ابیات یہ ہیں ؎

چوچک سیال نے لکھیا رانجھیاں نوں نڈھی ہیر دا چاک اوہ ہنڈڑا جے

یعنی ہیر کا ملازم ہے اور اس کی بھینسیں چراتا ہے گویا اسوقت اتنا اس کا اعتبار ہے کہ اپنی بیٹی کی طرف منسوب کر کے لکھ رہا ہے ؎

اساں جٹ ہی جان کے چاک لایا دیئے تراہ جے جانئے گنڈڑا جے

یعنی اگر ہم اس کو بدمعاش سمجھتے تو گھر سے نکال دیتے۔ مطلب یہ کہ بڑا نیک ہے کنواری دختر کے پاس اس کا بیٹھنا کچھ ناگوار نہیں آگے

وارث شاہ نہ کسے نوں جاندائی پاس ہیر دے رات دن ہندڑا ہے
چل کر لکھتا ہے ؎

یعنی وہ اور کسی کے حکم کو ماننے کے لئے تیار نہیں۔ رات دن ہیر کے پاس ہی رہتا ہے، گویا ہیر کا باپ رانجھے کی نسبت اتنا اعتبار جتلا رہا ہے۔ کہ اس کا ہیر کے پاس رہنا باعث اس کی عزت کے ذرا ناگوار نہیں، بلکہ فخر ہے، ایک خط میں جو غیر علاقہ میں جا رہا ہے۔ تحریر کرتا ہے، دوسری مطبوعہ ہیروں میں ایک صفحہ پہلے دیکھو تو ہیر اور رانجھا کو جنگل میں اکیلا دیکھ کر باپ اتنا غضب ناک ہوا ہے۔ کہ ہیر کو قتل کرنے کی دھمکی دے رہا ہے اور رانجھے پر سخت بدظن ہو کر اور جگہ شادی کرنے کا پختہ ارادہ کر چکا ہے۔ اتنی خلاف واقعہ بات وارث شاہ جیسے پختہ کار شاعر سے اُمید نہیں کہ ظہور میں آوے یہ کسی نہایت کچے شاعر کی بات ہے کہ اتنی بڑی بھاری غلطی کرے۔

اصل میں بات یہ ہے۔ اور یقیناً ٹھیک یہی ہے۔ کہ یہ بھائیوں کی خط و کتابت اس موقعہ کی ہے جہاں رانجھا پہلے پہل چوچک کے پاس ملازم ہوا ہے اور ہیر کے والدین کو اس پر بڑا اعتبار تھا۔ یہ غلطی ساری مطبوعہ ہیروں میں کسی ناواقف جمع کرنیوالے کی نادانی سے ہو گئی تھی جو اب تک چلی آئی اور کسی نے اسکی طرف دھیان نہ کیا۔ جو کہ اس کتاب کی ہر ایک تقطیع میں اس تقدیم و تاخیر کو ٹھیک کر دیا گیا ہے جو اصل صحیح نسخہ کے موافق ہے معلوم نہیں کہ آجتک لوگوں نے اس غلطی کی طرف کیوں خیال نہ کیا۔ حالانکہ اگر کم عقل آدمی بھی ذرا ان اشعار کی طرف توجہ کرتا۔ تو ضرور اس کی سمجھ میں آجاتا۔ کہ اشعار بے موقعہ ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس کتاب کو معمولی قصہ سمجھ کر کسی نے اس فحش غلطی کو درست نہیں کیا۔ اب بموجب كُلُّ اَمْرٍ مَرْهُونٌ بِاَوْقَاتِهَا کے اس پنجابی لٹریچر کے زمانہ میں یہ غلطی بھی درست ہو گئی ہے۔

وارث شاہ کی ہیر کے پبلک میں ہمیشہ کیلئے منظور و مقبول ہونے کا باعث

پڑھنے والوں سے پوچھو تو وہ یہی کہیں گے۔ اجی بڑی مزیدار کتاب ہے۔ اس سے زیادہ کچھ وضاحت جاہل لوگ تو کر نہیں سکتے اور پڑھے ہوئے لوگوں کا وہ گروہ جو پرہیزگار اور متقی ہیں اُنہوں نے اس کتاب کو دیکھا ہی کا ہے کو ہوگا انواع شریف میں ہے ؎

ہیراں ستیاں جو پڑھن سُست اُنہاندا دین

اور بات ٹھیک بھی ہے۔ ایسے قصائص میں اتنا توغل رکھنا جو مالایعنی کی حد تک پہنچ جائے بے شک ناجائز ہے۔ ہم نے ایسے بزرگ بھی دیکھے ہیں جو وارث شاہ اور اس کی تصنیف کا نام بھی نہیں جانتے اور آجکل کے انگریزی خواں جنٹلمین تو سرے سے پنجابی زبان کو ہی حقیر خیال فرماتے ہیں۔ باوجود اتنے موانعات کے اس بے نظیر کتاب کی مقبولیت کو دیکھو۔ ایک دفعہ جو سن لیتا ہے یا ایک نظر دیکھ لیتا ہے۔ آفرین کا لفظ اس کی زبان سے بے اختیار نکل جاتا ہے اور چاہتا ہے کہ ایک دفعہ ساری کتاب کو پڑھوں۔ حافظ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں ؎

گر مطرب حریفاں ایں پارسی بخواند
در وجد حالت آرد پیران پارسا را

یہی حالت ایک سادہ زبان پنجابی تصنیف ہیر وارث شاہ کی ہے۔ ہم ذرا زیادہ وضاحت سے اس مضمون کو لکھتے ہیں۔ اور اس

کی کمال مقبولیت کا باعث بیان کرتے ہیں۔

بڑی مقبولیت کا نشان کسی تصنیف کا یہ ہوتا ہے۔ کہ اس کی کہاوتیں تمام ملک میں ضرب المثل کی طرح بولی جاویں۔ وارث شاہ کی ضرب المثل ہم لڑکپن سے سنتے چلے آئے ہیں ؎

سوٹا پیر ہے وگڑیاں تگڑیاں دا تے شیطان اُستاد مراسیاں دا

اسی طرح کئی اور باتیں ہیں جو اس بزرگ نے اپنی کتاب میں لکھی ہیں اور وہ ضرب المثل کے درجہ کو پہنچ گئی ہیں فضلشاہ جو ہمارے ہمعصر تھے۔ انہوں نے زیادہ زور اپنی تصنیف میں تجنیس پر رکھا ہے ایک جگہ ایک دو کہاوتیں بھی لائے ہیں مثلاً ؎

زوراوراں دا آکھیا لت گردن منن خواہ مخواہ ضرور ہویا

یہ بھی اسی بزرگ کی تقلید تھی۔ مگر مقبولیت جو وارث شاہ کی کلام کو ہے وہ کسی دوسرے کو کم نصیب ہوئی ہے۔ علاقہ بہاولپور میں سیّد لطف علی صاحب ایک بڑے شاعر گذرے ہیں قصہ سیف الملوک تصنیف کیا ہے۔ ایک نئی طرز کے موجد مانے گئے ہیں۔ سندھی لوگ اس کی تصنیف کو بڑے تپاک سے پڑھتے ہیں مگر یہ عالمگیر مقبولیت جو ہیر وارث شاہ کو ہے کسی کتاب میں بھی نہیں دیکھی گئی۔ بظاہر ایک رندانہ تصنیف ہے، ناصح بزرگ کہتے ہیں۔ کیا واہی تباہی قصہ پڑھ رہے ہو مگر اس کی زبان کی خوبی جبراً اپنی طرف کھینچ لیتی ہے سعدی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں ؎

دوستاں منع کنندم کہ چرا دل بتو دادم   باید اوّل بتو گفتن کہ چنیں خوب چرائی

قصہ کی سب سے اعلیٰ قسم وہ مانی گئی ہے جس میں مصنف انسانی فطرت پر ایک فلسفیانہ نظر ڈالتا ہے اور پھر انسانی جذبات اور انسانی افعال کا ایسا بےنظیر نقشہ کھینچتا ہے جو اس کے اختیار سے باہر معلوم ہوتا ہے جس کو لوگ حیرت زدہ ہو کر الہام کا خطاب دینے میں بھی پس و پیش نہیں کرتے۔ انسانی فطرت کا ایسا مطالعہ کرنے والا صدیوں میں ایک آدھ ہی پیدا ہوتا ہے اور وہ بھی خاص کسی ملک میں شکسپیئر کے ناٹکوں کو اسی باعث سے انجیل کے دوسرے درجہ پر رکھا گیا ہے کیونکہ نظم میں یہ شخص یورپ کے ملکوں میں سعدی کی طرح ناظم دناثر بےمثل مانا گیا ہے۔ یونان میں ہومر روم میں حضرت مولنا روم، پنجابی زبان میں سیّد وارث شاہ انسانی فطرت کا مطالعہ کرنیوالا اور شیراز میں سعدی اور حافظ علیہ الرحمۃ گذرے ہیں، پنجابی کے شاعر قادر یار، مقبل، احمد یار، علی حیدر، رحیم بخش وغیرہ بڑے نامی ہو گذرے ہیں مگر سیّد وارث شاہ کی ہیر مقبولیت میں سب سے بڑھی چڑھی ہوئی ہیں۔ اس کی مقبولیت کسی دلیل کی محتاج نہیں۔ ہزاروں نسخے ہر سال چھپتے اور فروخت ہوتے رہتے ہیں مطبوعہ نسخوں کا جو سرکاری طور پر حساب سال بھر میں ہوتا ہے، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جس طرح بائیبل یورپ میں فروخت ہوتی ہے اسی طرح پنجاب میں ہیر وارث شاہ لاتعداد چھپتی اور فروخت ہوتی ہے اور ماجھے مالوے کے سکھ اسکو گورمکھی میں خرید کرتے ہیں اور ایسے تپاک سے پڑھتے ہیں کہ بس قربان ہو جاتے ہیں وہ اس کو وارے شاہ کی ہیر کہہ کر پکارتے ہیں۔ ہر ایک ناخواندہ اسی ہیر کے سننے کی خواہش کرتا دیکھو گے۔ وارث شاہ نے ٹھیٹھ پنجابی زبان میں اور خاص فطرت انسانی کا مطالعہ کرتے ہوتے اسکو لکھا ہے جس سے مقبولیت عام کا سہرا اسکے سر پڑا۔ پنجاب

کے شعراء نے اس کا دہ لوہا مانا ہے کہ کوئی شاعر اس کی شاعری کا منکر نہیں سُنا گیا۔

دوسرے شاعروں کی تصنیف میں تکرار قافیہ ایک عیب مانا گیا ہے اس بادشاہ بے پرواہ نے تکرار قافیہ کو اپنا شعار بنا رکھا ہے کوئی چوں بھی نہیں کرتا۔ ت، ط، ر، ڑ، ص، ض، ز، ظ کو ہم قافیہ کر کے لاتا ہے کوئی بولتا بھی نہیں۔ سبب یہ ہے کہ ایک سخن آفرین بادشاہ کی طرح اپنی تصنیف میں جو اس کی قابو شدہ رعایا ہے جس طرح چاہتا ہے۔ دست اندازی کرتا ہے قوانی کی کمی بیشی کا اس کو خیال بھی نہیں۔ معنوی خوبی ہاتھ سے نہیں دیتا۔ اور سچ پوچھو تو قافیہ بندی کی بھی ایسی ہی کٹھن منزلیں طے کرتا ہے کہ دیکھ کر حیرت ہوتی ہے، پنجابی پنجاب کا حاکم ہے۔ طبیعت کے گھوڑے کی باگ جدھر چاہتا ہے پھیر لیتا ہے۔ قافیہ کو قواعد کے موافق لانا تو الگ بات رہی اس نے اپنے آپ کو ایسا بااختیار سمجھا ہوا ہے۔ اور سچ مچ زبان پنجابی میں ہے بھی ایسا ہی بااختیار کہ الفاظ میں تبدیلی کر کے اپنے قافیہ پر لے آتا ہے، اور کوئی اس کو روکنے والا نہیں۔ کوئی اور شاعر ایسا کر کے دکھادے تو سہی۔ لوگ تمسخر سے اس کی تصنیف کو خاک میں ملادیں۔ شاعر اسی خوف سے قافیہ بندی بڑی احتیاط سے کرتے ہیں۔ سین کے قافیہ میں صاد نہیں قاف سے کاف کا قافیہ نہیں ملا سکتے۔ ز سے ذ اور ظ، قافیہ نہیں کر سکتے۔ اس دلیر بہادر کی کارروائی کو دیکھو۔ الفاظ کو اپنے قافیہ کے تابع کر کے تبدیل کر لیتا ہے۔ مثلاً

دہا دیوتھیں جوگ دا پنتھ بنیاں دلو دت ہے گورو سناسیاندا
راما نند تھیں سب بیراگ ہویا پریم جوت ہے گورداداسیاں دا

یہاں سین کا قافیہ رکھا ہے اور آگے چل کر لکھا ہے ؎

حاجی نوشوہ پیر نوشاہیاں دا تے بھگت کبیر جولاسیاں دا
یہاں جولاہ کو جولاسیا

شیخ طاہر ہے پیر جو موچیاں دا لقمان لوہار ترکھاسیاں دا
یہاں ترکھانوں کو ترکھاسیا

بنی پیر ہے عالماں ساریاں دا علم پیر ہے سب ملوسیاں دا
ملوا سی عالموں کی دنیا

خواجہ خضر ہے پیر مہانیاں دا نقشبند مغلاں چغطاسیاں دا
مغل چغطائی کو چغطاسی

یہ حوصلہ کسی اور شاعر کو نہیں ہوا ہے، اور نہ ہو سکتا ہے اس کو اپنے ملک سخن پر اتنی حکمرانی تھی کہ الفاظ کو تبدیل کر کے اپنی مرضی مطابق قافیہ بنا لیتا تھا۔ اور جانتا تھا۔ کہ میرے آگے کسی کی مجال نہیں کہ چون وچرا کرے۔ میاں احمد یار نے ملک الشعراء ہونے کا دعوٰے کیا ہے، پنجابی زبان کا وہ بھی ایک علامہ گذرا ہے چنانچہ اس کا مقابلہ وارث شاہ کی ہیر سے آگے چل کر ہم کریں گے۔ وہ قافیہ بندی میں اتنا محتاط تھا کہ ڈ سے ر کو قافیہ نہ لاتا۔ چنانچہ خود کہتا ہے ؎

رے عربی دے نال تکل وچہ ناہیں ہندوستانی
ہندی دال نہ فارسیاں تھیں قافیہ وچہ نشانی

یعنی اتنی غلطی میرے اشعار میں نہ ملے گی۔ کہ قافیہ ر سے ڑ اور د سے ڈ نہ ہو گا۔

وارث شاہ ساری کتاب میں دیکھتے جاؤ اپنی حکمرانی ملک سخن پر برابر دکھاتا گیا ہے۔ لیکن معنوی خوبیوں کو دیکھ کر ایسی باتوں کا کوئی خیال بھی نہیں کرتا۔ مصنف کو بھی معنوی خوبیاں مدنظر ہیں۔ جو پوری نباہتا چلا گیا ہے۔ جس سے کتاب کی زینت

اس عروس کی طرح ہوگئی ہے جو زیوروں سے لدی ہوئی ہو اور معنوی حسن کتاب کا اس عروس کے نقش و نگار ہیں۔ جو تناسب اعضا
محبوب دلکش کی طرح ناظرین اپنے اوپر فریفتہ کر لینے کے لیے کافی ہے۔ اس کی خصوصیت ایک یہ بھی ہے کہ مقطع پر آکر ایک دلکش
نصیحت کر جاتا ہے۔ جو بہت ہی پیاری معلوم ہوتی ہے اور کتاب کی زینت کو دوبالا کر جاتی ہے۔ مثلاً

وارث شاہ وساہ کی زندگی دا بندہ بکرا ہتھ قصایاں دے

نیز اپنے نام کو مقطع میں ایسی خاکساری سے لاتا ہے کہ اس کی دانشمندی اور کسر نفسی کی پوری دلیل اور کافی ثبوت پہنچ جاتے ہیں۔ مثلاً
ایہ صورتاں ٹھک جو دیکھدے ہو وارث شاہ فقیر دے نال دے نی ٭ جیہڑے دوزخاں نوں منہ ٹورنیں گے وارث شاہ فقیر دے نال دے

وارث شاہ اپنی نسبت آپ کیا کہتا ہے؟

خاتمہ پر اپنی تصنیف کی نسبت جو کچھ اس نے لکھا ہے ہم اس پر کچھ ریویو کرتے ہوئے
دوسرے شاعروں سے اس کا مقابلہ کر کے دکھلاویں گے۔ ایک تو دیباچہ
میں کچھ اپنی نسبت فرماتا ہے۔ دوسرا خاتمہ پر۔ مگر بالکل فارسی شعراء کے تتبع میں پنجابی شاعری میں اس نے روح پھونک دی ہے۔ معلوم
ہوتا ہے کہ فارسی نظم پر بھی شاہ صاحب کو اچھا عبور تھا۔ کتابیں جو آپ نے ملا کے درس میں لکھی ہیں اسوقت لوگ سبقاً پڑھتے پڑھاتے
تھے اور اچھی مشکل کتابیں درس میں داخل تھیں مثلاً ابوالفضل، سکندر نامہ، نلدمن، بدر چاچ، قرآن السعدین، دیوان حافظ، شیریں
خسرو، انوار سہیلی، آئین اکبری، نگارنامہ اور لغات کی ابتدائی کتابیں جو لڑکوں کی ابتدائی تعلیم میں داخل تھیں، اب ان کا نام بھی لوگوں
کو معلوم نہیں۔ سوائے واحد باری اور خالق باری کے اور کوئی کتاب اسوقت مروّج نہیں، جنکے نام شاہ صاحب نے لکھے ہیں۔ مثلاً
اللہ باری رازق باری، صادق باری اور طوطی نامہ فارسی جب سے اردو میں ترجمہ ہوا ہے فارسی کا نام نابود ہو گیا ہے کوئی اس کو
جانتا ہی نہیں ایک نصاب الصبیان ملتان کے علاقہ میں کہیں کہیں لڑکوں کے ہاتھوں میں نظر آتی تھی۔ وہ بھی جب سے سرکاری مدارس
جاری ہوئے ہیں نہیں ملتی۔ شاہ صاحب نے اپنے زمانہ کا درس بتلا دیا ہے۔ کہ یہ کتابیں اسوقت کے فارسی جوان طلبہ کی تعلیم
میں تھیں جس میں ایک گذشتہ زمانہ کی تاریخی جھلک نظر آرہی ہے۔ حضرت شیخ سعدیؒ کی سہل ممتنع طرز کو وارث شاہ نے لیا ہے
لیکن بقول سعدی ؎

ایں سعادت بزور بازو نیست ٭ تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

جاٹوں کی زبان میں سعدی کے مضمون کو ادا کرنا اور پھر ایسا مقبول عام ہونا کہ ہر ایک ادنٰے و اعلٰے لوہا مان جائے۔ یہ محض عنایت
الٰہی ہے جو اس بزرگ کو ملی ہے۔ حضرت سعدیؒ فرماتے ہیں ؎

چو بانگ دہل ہولم از دور بود ٭ بعیبہ درم عیب مستور بود

وارث شاہ اس مضمون کو یوں ادا کرتا ہے ؎

اینویں باہروں شان خراب وچوں جویں ڈھول سہاوندا دور دائی ٭ وارث شاہ نہ عمل دی راس میتھے آپ بخش لقا حضور دائی

اپنی کتاب کی نسبت لکھا ہے ؎

گوشے بیٹھ کے تہیر کتاب لکھی یاراں واسطے نال قیاسدے میں ٭ پڑھن گبھرو دیس وچ خوشی ہوکے پھُل بیجیا واسطے باسدے میں

ہور شاعراں چکیاں جھوتیاں نی غلہ پیسیا دچہ خراس دے میں ۔ سمجھ لین عاقل غور فکر کر کے بھیت رکھیا دچہ لباس دے میں

یعنی دوسرے شاعروں نے چکی میں دانہ پیسا ہے اور میں نے خراس میں پیسا ہے۔ ظاہر ہے کہ خراس میں جلدی جلدی غلہ پیسا جاتا ہے اور چکی میں تکلیف بھی ہوتی ہے اور غلہ بھی تھوڑا پیسا جاتا ہے۔ اس میں شاعر اپنی طبع کو امداد ربانی و عنایت یزدانی کے ساتھ نسبت کر کے فرماتا ہے۔ کہ جس طرح خراس والے شخص کو تھوڑی تکلیف اور جلدی کام آسان ہو جانا نصیب ہو جاتا ہے کیونکہ دانہ پیسنے کا کام تو بیل کرتے ہیں، پیسنے والا تو صرف بیلوں کو ہانکتا چلا جاتا ہے۔ اسی طرح امداد ربانی میرے کام کی یاد رہوئی۔ مجھے تکلیف بھی کم ہوئی اور کام بھی جلدی آسان ہو گیا۔ اور چکی میں غلہ پیسنے والے زور لگانے لگاتے تھک جاتے ہیں۔ پھر بھی تھوڑا سا آٹا پیسا جاتا ہے۔ نیز خراس کا آٹا چکی کے آٹے سے باریک اور عمدہ نکلتا ہے اور "پھل بیجیا واسطے یاسدے میں" اس شیخ سعدی علیہ الرحمۃ کی طرح ایک پیشین گوئی شاہ صاحب نے فرمائی ہے۔ کہ اس باغ کے پھول ہمیشہ خوشبو دیتے رہیں گے اور میرا یہ باغ ہمیشہ پھولتا پھلتا رہے گا۔ سعدی علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب کا نام گلستان و بوستان رکھا۔ پھر گلستاں کی نسبت پیشینگوئی فرماتے ہیں ؎

من آں مرغ سخندانم کہ در خاکم رود صورت ۔ ہنوز آوازمے آید کہ سعدی در گلستانم

یعنی جب میں مر جاؤں گا اور میری صورت مٹی میں مل جائے گی۔ تب بھی سعدی کا نام گلستاں میں ہمیشہ باقی رہے گا۔ چنانچہ وارث شاہ بھی اپنی تصنیف کو باغ و گلزار کہتا ہے۔

ایسا شعر کیتا پُر مغز موزوں جیہی موتیاں لڑی شہوار دی سی ۔ تمثیل دے نال بیان کیتا جیہی زینت لعل دے ہار دی سی

تمثیل و استعارات جو شاہ صاحب نے اس کتاب میں بیان کئے ہیں پڑھنے سے حیرت ہوتی ہے ایک ایک مقام پر بیس بیس مثالیں چالیس چالیس استعارے لکھتا ہے، بڑے غضب کی آمد والی طبیعت خدا پاک نے اس کو عطا کی تھی۔ جس طرح فارسی زبان میں مولانا نظامی خدائے سخن کا خطاب پا گئے ہیں اسی طرح ٹھیٹھ پنجابی زبان جس کو جاٹوں کی زبان کہنا مناسب ہے، وارث شاہ نے بھی ایک ممتاز رتبہ حاصل کیا ہے۔ بعض بعض جگہ مولانا نظامی کی تقلید کرتا اور ایسا مشکل مضمون اختیار کرتا ہے۔ جو سمجھ میں نہیں آ سکتا مثلاً

رن ریشمی کپڑا منع مثلے سرد جائز کے دار مسرف ہے نی

پھر خاتمہ پر سید صاحب اپنی کتاب میں فرماتے ہیں ؎

سخن یادگاری رہی شاعراں دی جنہاں طبع دا زور آزمایا ای ۔ اپر ہیر نہ کسے نے کہی ایسی شعر بہت مرغوب بنایا ای

وارث شاہ صاحب سے پہلے مقبل نے ہیر لکھی ہے اور ایک ہیر دی دار اس سے پہلے کسی شاعر نے تصنیف کی تھی وہ دونوں بچارے اس بزرگ کے آگے کوئی چیز نہ تھے مگر وارث شاہ صاحب کو یہ معلوم نہ تھا کہ مجھ سے بھی بڑے دم خم سے میرا مقابلہ ہو گا۔ اور مقابلہ کرنے والے خود ہی ہار جائیں گے چنانچہ مقابلہ کے موقع پر ہم مفصل بیان کریں گے مگر دیباچہ میں اپنی تصنیف کی نسبت جو کچھ اس بزرگ نے فرمایا ہے۔ بہت ٹھیک اور بجا فرمایا ہے۔ پہلے چور شاعروں کا اچھی طرح ناک کاٹا ہے جو مضمون کے چوری کرنے سے نہیں چوکتے ؎

پلّے دولتاں ہون تے ونڈ دیئے گنڈھی چھوڑیئے سندا ئیے جی — بلبل ہو کے چہکیئے باغ اندر سخن رمز دے نال الائیے جی
کانواں وانگ اڈار ہنیریاں دے اینویں کوڑ دے مغز کھپائیے جی — کر کے کالیاں بگیاں کاغذاں نوں اینویں شعر نوں لیک لائیے جی
ڈبہ الیس وجود قلبوت والا اساں لاہ سرپوش اکھوڑیا ای — کوئی دغا نہیں کیتا وانگ چوراں ہین دیویاں جندرا توڑیا ای

غرض یہ کہ ہم نے کسی کا مضمون نہیں چرایا اپنے دل سے جو مضمون واردات طبع سے تھے انہی کو کتاب میں داخل کیا ہے اور یہ ساری کتاب آمد ہے آورد نہیں مولانا نظامی اور حضرت امیر خسرو رات کے گذرنے اور صبح ہونے کا مضمون اکثر اپنی تصانیف میں لائے ہیں وارث شاہ نے اس مضمون کو بے نظیر طریقہ پر ادا کیا ہے۔ ے

ہوئی صبح صادق جدوں آن روشن رکھیں لالیاں آن چہلانیاں نی — کاروبار جہ ہویا جہان شاغل چرخے کتدیاں اُٹھ سوانیاں نی
چڑی چوہکدی نال اُٹھ ٹرے پاہندی پیاں دُدھ دے وچ مدہانیاں نی — گھر باراں جکیاں جھوتیاں نی جنہاں تاواں گُنھ پکانیاں نی
اُٹھ غسل دے واسطے جان دوڑے چھیجاں جنہاں دے رات نوں مانیاں نی

جو جو باتیں صبح کو لازم ہیں سب بیان کر گیا۔ اور ایسا دلچسپ بیان کیا ہے۔ جس سے بڑھ کر خوبی سے بیان کرنا ممکن نہیں۔ ہیر کے حُسن کی تعریف تھوڑے شعروں میں لکھ کر شاعری کا کمال دکھا دیا ہے۔ اور جتنا لکھا ہے لاجواب لکھا ہے۔ دوسرے شاعر کئی اوراق بلکہ کئی اجزا ہیں اس کے ایک مصرعہ کی نظر نہیں لکھ سکے۔ مقابلہ کے موقعہ پر ہم اس کا نمونہ ساتھ ساتھ دے کر دکھلائیں گے کہ انسانی فطرت کا مطالعہ کرنے والا وارث شاہ کیا کیا کمال خوبیاں اپنی کتاب میں درج کر گیا ہے:۔

باقی تصانیف سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ

سوائے ہیر کے بہت کم تصانیف سیّد وارث شاہ کی ملتی ہیں (۱) ایک شرح قصیدہ بردہ کی چھپی ہوئی عام ملتی ہے (۲) دوسری چوہڑیٹی ایک صوفیانہ مضمون کا گیت ہے جو سیّد صاحب نے اپنے آپ کو بھنگن میلا اُٹھانے والی مقرر کر کے عالی جناب بارگاہ ربانی میں عجز و نیاز دکھلایا ہے اور اپنی خودی کو دور رکھ کے ایسی رقت انگیز طرز سے مناجات کی ہے۔ کہ سن کر پتھر دل والا آدمی بھی ضرور ایک دفعہ اثر پذیر ہو کر پانی پانی ہو جاتا ہے۔ اس کی نسبت ایک بڑا استاد شاعر لکھتا ہے ے

جیہڑی ایس چوہڑیٹی لکھی جے سمجھے کوئی ساری — ہر ہر سخن اندر خوشبوئیں جیوں پھلاں دی کھاری

۳۔ شترنامہ، صوفی صاحب حال کو ایک مست اونٹ فرض کر کے بھاری بوجھ اٹھانے والا اور لمبے سفر چلنے والا مقرر کر کے ایسی عبرت انگیز طرز سے لکھا ہے۔ کہ دنیا کی ناپائداری کا نقشہ آنکھوں کے آگے باندھ کر دکھلا دیا ہے شترنامے کئی بزرگوں نے لکھے ہیں۔ ہم نے تین شترنامے دیکھے ہیں۔ شاہ مراد کا شترنامہ بہت لمبا ہے۔ جس کا آخری مقطع یہ ہے ے

شاہ مراد مہار نہ چھوڑیں آساں تھیسن سبھ مشکل

یہی لام کا قافیہ لیا کرتا ہے ع۔ بلّو چہ سیّاں سیس گنداون پل وچہ لٹاں پاون گل
دنیا کی ناپائیداری بیان کرتا ہوا اونٹ کی مستی یعنی صوفی کا وجدان حال ظاہر کرتا ہے۔ مگر معلوم ہوتا ہے کہ پہلا شترنامہ وارث شاہ نے

لکھا۔ اس کا تتبع کر کے شاہ مراد نے تصنیف کیا۔ پھر اس کی طرز لیکر شاہ شرف نے بھی عمدہ شتر نامہ تحریر کیا ہے اسکے چند مصرعے یہ ہیں ؎

اہ کیونکر کرے ہوا نہ مستی چگدا چندل بور صندل ٭ جن سورج دو گل وچہ ٹلیاں گھڑی گھڑی وچہ یا بسمل

آخری مقطع یہ ہے :- جتول موڑے شرف مہاراں ہر جا وسدا یار مشل

وارثشاہ کا مقطع یہ ہے :- نک مہار سجن دی وارث جتول چاہے اتول چل

یعنی صوفی کے ناک میں محبوب ازلی کے شرح کی نکیل ہے ۔ جس طرف اس کا حکم ہے اسی طرح چلنا لازم ہے آگے چلنے والا بلوچ کو رہنا یعنی مرشد مقرر کیا ہے ۔ چنانچہ کہتا ہے ع

اگے راہ بلوچ وکھاوے گل ہو پہلو گل ہو گل

جس وقت لدے ہوئے اونٹ کے آگے کیچڑ اور پانی آجاتا ہے تو بلوچ اونٹوں کو بلند آواز سے پکارتے ہیں ۔ گل پہلو گل یعنی کیچڑ ہے ہوش سے پاؤں رکھنا کہیں پھسل نہ جانا ۔ یہ تمثیل بلوچ کے مرشد کے ساتھ کتنی عجیب ہے مرشد بھی اسی طرح اپنے مرید کو لغزشوں سے بچاتا اور دنیا کے کیچڑ سے باہر نکال کرے جاتا ہے ۔ پھر کہتا ہے ع

مستی وچہ نہ کھاوے پیوے پینڈے جنگل کوہ جبل

یعنی مستی میں کھانا پینا کچھ یاد نہیں اور بڑی مسافتیں جنگلوں اور پہاڑوں کی طے کر جاتا ہے مراد یہ ہے کہ سالک فقر کی منزلیں عشق کی مستی میں طے کرتا ہے اور دنیا و مافیہا سے بے خبر رہتا ہے ؎

ضد نہ کرے نہ مڑے پچھاہاں بھاوے بھار لدے محمل ٭ نک مہار سجن دی وارث جتول چاہے اتول چل

۴۔ معراج نامہ حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا معراج پر تشریف لیجانا نہایت عجیب انداز سے بیان کیا ہے جو اس وڈی ہیر کے ساتھ چھپا ہوا موجود ہے :-

۵۔ پانچواں نصیحت نامہ پنجابی جس کی ابتدا اس طرح ہے ؎

اللہ باقی عالم فانی، حضرت جیہے یار حقانی ٭ چھوڑ گئے فرقان نشانی، تخت رہیا سرداری دا

یہ نصیحت بھی نہایت عبرت انگیز ہے ۔ پنجابی میں ایسا عجیب ناصحانہ انداز پھر کسی شاعر میں کم دیکھا گیا ہے ۔ ایک ایک شعر تیر کی طرح دل سے پار گزرتا ہے ۔ یہ بھی معراج نامہ کی طرز اور بحر پر ہے ۔ جو اس ہیر کے پیچھے چھپا ہوا ہے :-

۶۔ دوہڑہ جات ۔ اس دفعہ ہیر کے چند دوہڑے اسی وڈی ہیر کے ساتھ چھاپے گئے ہیں ۔ یہ بھی بڑی تلاش سے بہم پہنچائے گئے ہیں ۔ اور ایک دوہڑہ جو عالمان بے عمل کے حق میں شاہ صاحب نے لکھا ہے نہایت عجیب ہے ، یہ بھی بڑی تلاش سے دستیاب ہوا ؎

کی ہویا پڑھ فاضل ہوئے جیہڑے عقلوں خالی رہندے ٭ آپ علم تے عمل نہ کردے ہوراں تائیں کہندے

اَنَا مُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَکُمْ آیا حق تہاندے — وارث علوں رب نہ پاون دوزخ جا سن وہندے

کوئی بیت جو کلیہ سی حرفی کی طرز کا گانے والے لوگوں سے سننے میں آیا ہے، شاید کوئی سی حرفی بھی شاہ صاحب نے لکھی ہے مگر مکمل سی حرفی کہیں دیکھی نہیں گئی۔ مثلاً ؎

جس دُکھ دے مِٹھے آرام پایئے اوہنوں تیر لیکے پھیر مارئیے ناں — جنوں یک واری موہنوں یار کہیئے کلہ اودے سدا پھیر گذارئیے ناں

جسدے نال آرام دی پلک گذرے اوہ دسارے تے آپ دسارئیے ناں — وارث نبھ نہ سکے جے دوستانہ پھیر دوستی دا دم مارئیے ناں

رانجھے کے عاشق ہونے کی وجہ میں اختلاف

فارسی میں ہیر اور رانجھے کا قصہ نواب احمد یار خاں متخلص یکتا نے لکھا ہے رانجھے کا ہیر پر عاشق ہونا اس طرح بیان کرتے ہیں کہ رانجھا ابھی لڑکا ہی تھا اور باپ اسکا زندہ تھا اس کے پاس ایک مہمان آیا رانجھا نے اس کی خوب مہمانی کی چنانچہ لکھتے ہیں ؎

صاحب خانہ بود مہمان دوست — درحق آں نمود آنچہ نکوست — درضیافت بلستے تکلف کرد — بیشتر از حدش لُطف کرد

کھانا کھا کر مہمان سے وطن مالوفہ کا سوال کیا۔ اس نے اپنا وطن جھنگ سیّال ظاہر کیا۔ وہاں کے اہل وطن کا ذکر کرتے کرتے ہیر کے باپ کا ذکر کیا۔ جو وہاں کا سردار تھا پھر بات چلتے چلتے یہانتک پہنچی کہ ہیر کے حسن کا بیان درمیان آگیا۔ مہمان نے کہا ؎

ہیر نامی بہشت دیدنہا ۔ دور لیکن گلشن زچیدنہا .. دلستاں پیکرے پریزادے .. حور عصمت سرشت آزادے

ہیچکس را چو خود نمیدا اند .. ہمہ گر یوسف است میراند .. ہست او محو حسن خویش چو گل .. عالمے از محبتش بلبل

یہ باتیں سن کر رانجھا ہیر کے حسن پر غائبانہ عاشق ہوا۔ اور جبتک باپ زندہ تھا کہیں نہ جاسکا۔ جب باپ فوت ہوا تو بھائیوں نے اسکو باپ کی میراث سے محروم رکھا تو وہ جھنگ سیال کی طرف جانے کا ارادہ کرکے دنیائے فانی کے اسباب چھوڑ کر ہیر کے دیدار کو روانہ ہوا چنانچہ لکھتے ہیں ؎ — ایں زماں مطلق العناں گردید .. عشق رامیر کارواں گردید

برہ عاشقی قدم برداشت .. جیفہ بابگاں ددل بگذاشت .. راہ شہر نگار خود سر کرد .. چہرہ از گرد راہ معطر کرد

اسی طرح پھر جھنگ سیّال دریائے چناب کے کنارے پر پہنچا اور ہیر کی کشتی دیکھی۔ پھر آگے وہی قصہ ہے جو مشہور ہے۔ مقبل پنجابی شاعر بہت مختصر لکھتا ہے۔ مگر اس نے ہیر پر رانجھا کا عاشق ہونا خواب میں لکھا ہے اور پانچ پیروں کا ملنا اور ہیر کا نکاح رانجھے کے ساتھ باندھنا لکھا ہے ؎

جو کجھ درتیا سی اوپر رانجھے دے سبھ رو رو کے حال سناوندا ئی .. نیناں ہیر دیاں خواب وچہ ذبح کیتا اس زخم اُتے مرہم لاوندا ئی

ہیر آکھدی سنو سہیلیو نی مینوں رکھے دیہو دو دھایاں نی .. اج گھڑی سولکھنی خیر دی اے رانجھے نال میں اکھیاں لایاں نی

رانجھا مجنوں ہویا تے میں لیلیٰ گلاں جگ مشہور ہلایاں نی .. رانجھے ہیر دا اج نکاح ہونا بیٹھ مقبلے سنڈیاں پایاں نی

ایک اور قصے والا محمد شاہ نام صرف اتنا ہی لکھتا ہے کہ پانچ پیروں نے رانجھے سے ملاقات کرکے فرمایا کہ ہم نے تجھے ہیر بخشدی ہے چنانچہ کہتا ہے ؎

سر رات جھناؤں دی وچہ آئی رانجھا رب بخشیں کرے دُعامیاں .. پنج پیر ملے اسنوں آکے جی جدوں کیتا سو فضل خُدامیاں

منگوا کے غیب تھیں دُدھ چاول آکھن رانجھے نوں بیٹھ کے کھامیاں
محمد شاہ تینوں اساں ہیر بخشی فجرے اُٹھ کے جھنگ نوں جامیاں

باقی اور نامی شاعر احمد یار اور فضلشاہ یہ اتفاق ددنوں کا خواب میں ملنا اور ایک دوسرے پر عاشق ہونا بیان کرتے ہیں چنانچہ احمد یار لکھتا ہے

ہیر سیال چندن وچہ نہاتی نیندر گھل مل آئی
سٹھ سہیلیاں سیج سنواری ہیٹھ رنگیل وچھائی

مُٹھیں بھر کے تلیاں مل کے کڑیاں ٹوہ سنوائی
سُفنے اندر سوہنی صورت رانجھے آن وکھائی

ہیر سیال کلاوا بھر کے رانجھا پلنگ بہاندی
ہار گلاب رویل چنبے دا ماہی دے گل پاندی

مُنہ لُٹے منہ دھر کے پچھڑی کھول سینہ گل لاندی
کون کوئی کی نام تساڈا وطن گراں پچھاندی

میرا پلنگ تساڈے لائق میں ہو بہاں پواندی
بول ماہی دس تھاں ٹکانہ بندی گھول گھماندی

تخت ہزارے دا میں رانجھا مینوں طلب تساندی
خوابے وچہ ڈٹھا میں تینوں لگی سانگ نیناندی

ماپے موئے نہ اور سر رہیا ٹُٹی تاہنگ بھائیاندی
احمد یار محبت تیری دم دم درد دھاندی

دس شتاب تیرا کی ناواں کیہڑا ایہہ ٹکاناں
جان نہ جان اساں اس تیرے درتے دھواں پاناں

بھاویں تینوں میں نہ بھاواں لاکے توڑ نبھاناں
احمد یار حضوروں سی ایہ ملیا لیکھ ربایاں

سُن رانجھا میں ہیر سلیٹی چوچک دی سرکارے
باپ میرا اس جا دا مالک سیالاں دا سردارے

صورت تیری تھیں میں گھولی پیچل تخت ہزارے
میں تیری توں نوشہ میرا چھوڑیاں گُھٹاں چارے

منگ تیری میں روز ازل تھیں آہل یار پیارے
ہک پل تیرے باجھوں سایاں ہوون نہیں گزارے

اسی طرح ہیر کو رانجھے نے خواب میں دیکھا اور جھنگ سیال کا عزم کر کے روانہ ہوا۔

فضل شاہ صاحب لکھتے ہیں۔ کہ جب ہیر کی کشتی میں رانجھے کی ملاقات ہیر سے ہوئی تو ہیر نے بیان کیا کہ میں نے اس کشتی والے پلنگ پر سوتے ہوئے خواب میں دیکھا تھا کہ ایک چاند آسمان سے ٹوٹا اور میرے پاس پلنگ پر جلوہ گر ہوا۔ پھر اس چاند پر غبار چھا گیا شاید اس کی یہی تعبیر تھی۔ کہ وہ محبوب چاند ملازم ہو کر چوچک سیال کی بھینسیں چراتا رہا۔ اور ذلت کا غبار اس کے خوشنما چہرے پر چھا گیا ہیر نے یہ تعبیر کی تھی۔ کہ وہ چاند جو میں نے اپنے پلنگ پر دیکھا۔ وہ تو ہی محبوب تھا۔ اسی طرح رانجھے نے بیان کیا کہ میں نے بھی ایک چاند خواب میں دیکھا تھا مگر تیرے نام کی حسن میں عام شہرت ایسی تھی کہ میری بھاوجیں بطور ضرب المثل کہتی تھی۔ کہ ہیر سیال سے شادی کر گویا حسن میں تو بدر کی طرح مشہور تھی۔ تیرا نام بطور ضرب المثل سنا اور چاند کو خواب میں دیکھا۔ تیری کشش مانند مقناطیس کے مجھے کشاں کشاں یہاں تک لائی۔ احمد یار اس موقعہ پر کہتا ہے ؎

جس دم ہیر دگی کھا غصہ کول پلنگ دے آئی
خوابے والا یار پچھاتا ہوش نہ رہ گئی کائی

جویں زلیخا یوسف دے ول پہلی جھاتی پائی
رس گئے گوہڑے نین نیناں نوں چہ دھس گئے تیر ہوائی

رانجھے ڈٹھی ہیر سلیٹی خوب نظر لگائی
احمد یار اوہ خوابے والا سی محبوب صفائی

ہیر سیال تیری ہیں گھولی گھول گھمائی ساری | جنہیں راہیں ٹردا آیوں انہاں راہاں بھتیں واری
بنوں خواب اندر رانجھا جنگ بگوں لاکاری | راتیں نیند نہ پوے اکھیں وچہ کراں اکلّی زاری
نہ میں بھیت کسے نوں دتا جگ دی سار دساری | جاں اج آن دتوں رب گھر وچہ رنگ لگا گلزاری
توہیں میرا نوشہ تے میں تیری ہیر کنواری | احمدیار حضوروں لکھی ہیر رانجھے دی یاری

وارث شاہ نے کوئی خواب میں دیکھ کر عاشق ہونا لکھا ہے اور نہ کوئی چاند کا دیکھنا لکھا ہے۔ صرف ہیر کے حسن کی شہرت جو اس قدر زبان زد ہو رہی تھی۔ کہ بطور ضرب المثل بولی جاتی تھی (جیسے حضرت یوسف کا حسن) ملک پنجاب میں ہیر جیسا حسن عام بولتے تھے جو عورت بہت خوبصورت ہو۔ اس کو ہیر ثانی کہتے ہیں۔ اسی شہرت کو رانجھے نے سن کر جھنگ سیال کا راستہ لیا ہے

ساڈا حسن پسند نہ لیاوناہیں جا ہیر سیال ویاہ لیاویں | واہ ونجھلی پریم دی گھت جالی کالی ندّھی سیالاں دی پھاہ لیاویں
دنے رات پھریں اوہلے لگا جویں داگے تویں لا لیاویں | تیتھے دل ہے رناں لادنے دا رانی کو کلاں محل تھیں لاہ لیاویں
دنے بوہیوں کدھی ملے نا ہیں راتیں کندھ پچھواڑیوں ڈھا لیاویں | وارثشاہ نوں نال لیجا کے تے کوئی دم دے کے کھسکا لیاویں

اس مضمون کو فضلشاہ صاحب نے اس طرح ادا کیا ہے۔ بھابی کی زبان سے رانجھا کو خطاب ہے

تینوں رن چاہیئے تدھ جیہی سوہنی کتھوں ڈھونڈیئے وچہ خدایاں جی | جاکے ہیر سیال ویاہ لیاویں جے کر جوڑیاں رب رلائیاں جی
سنکے ہیر دا نام خاموش ہویا بھر جائیاں گھریں سدایاں جی | ایسی ہیر دے نام تاثیر کیتی گیاں ورت منہ تے زردیاں جی
آکھے ہیر دے دیس نوں پہلیں میرے صاحبا سچیا سائیاں جی | آئی نیند وچہ کھیت دے کھیت ہویا رانجھے اکھیاں رب چا لائیاں جی

آگے خواب کا بیان کرتا ہے مگر جو مضمون وارثشاہ تصرف ہیر کے حسن کی مشہوری کا لیا ہے وہی فضلشاہ نے بھی لیا ہے یعنی ہیر کا حسن اسوقت ضرب المثل کی طرح ہو رہا تھا۔ جس کو رانجھا سنکر غائبانہ عاشق ہو گیا اور یقیناً یہ بھی سمجھا کہ اگر میرے لائق عورت ہے تو ہیر ہے، جس کے حسن کی مشہوری ضرب المثل ہو رہی ہے:۔

وارث کی ہیر سے مقابلہ: پہلے پہل اس کتاب کا مقابلہ احمدیار شاعر نے کیا ہے، وہ وارث شاہ کی ہیر کو سخت حقارت سے دیکھتا اور اپنے آپ کو شاہ شاعران کا لقب دیتا تھا۔ چنانچہ کہتا ہے

وارث شاہ سخن دا وارث کسے نہ ہٹکیا دلیا | مندراہی ہوئی چکی وانگوں بکا مٹھلا دلیا

یعنی وارث شاہ سخن کا وارث (یہ نقطہ بطور طعنہ کے کہا) کسی نے اسکو روکا نہیں جس طرح خراب چکی باریک اور موٹا دلیہ کر ڈالتی ہے اسی طرح اس نے اشعار کو بیقاعدہ طور پر خراب کر ڈالا ہے

ہکو قافیہ مڑ مڑ آدے حال نہ کوئی تکاندا | جیونکر اکھڑیا ہویا کچا وہ کھڑ کھڑ کرداجاندا

یعنی ایک ہی قافیہ کو بار بار لاتا اور قوافی کا برا حال کرتا ہے، جیسے اکھڑا ہوا کچا وہ کھڑ کھڑ کرتا جاتا ہے ہم پہلے بھی لکھ چکے ہیں۔ کہ تکرار قافیہ شعراء کے نزدیک عیب ہے مگر یہ بزرگ اسکو عیب نہیں سمجھتا۔ اور معنوی خوبی کو بناہتا چلا جاتا ہے دوسرے شاعر اس کی خوبی کو نہیں پہنچ سکتے

اب دیکھو مقابلہ میں احمدیار نے وارثشاہ کو کیسی مذمت سے یاد کیا ہے اور اس کتاب کو کیسی مذمت سے یاد کیا ہے اور اس کتاب کو کیسی حقارت سے دیکھتا ہے اسے خود ہیر پنجابی میں بہت ہاتھ پاؤں مارے ہیں مگر آخر اسکو یہی کرنا پڑا کہ وارث کے اشعار کو ایک بحر سے لیکر دوسرے بحر میں منظوم کر دیا کوئی نئی جدت پیدا نہیں کر سکا۔ بالکل وارث کے مضمون ہیں جو بحر طویل سے گھٹا کر چھوٹے بحر میں نقل کر لئے ہیں پنجابی قصوں کے لکھنے میں احمدیار بڑا علامہ شاعر گذرا ہے چنانچہ لکھتا ہے۔ کہ چالیس پچاس سال میں میں نے اتنی کتابیں لکھی ہیں کہ جن کا شمار نہیں ہو سکتا۔ راجہ رنجیت سنگھ صاحب کے راج میں اسکو کچھ مواجب بھی ملتا تھا مڑ ہالہ علاقہ گجرات میں یہ بڑا زبان آور گزرا ہے مگر اس میدان میں آکر ایسا ہارا ہے کہ اپنی ہیکڑی خاتمہ پر مان گیا ہے کہ وارث شاہ کا مقابلہ مجھ سے نہیں ہو سکا اسی پر بس نہیں کی بلکہ اپنے آپ کو وارث کے آگے نادان سمجھ کر پکارا ہے اور جس منہ سے اس کی سخت ہجو کر رہا تھا خراب چلی اور اکھڑا ہوا کہا وہ کہہ رہا تھا اسی منہ سے اسکے آگے عاجزی کر رہا ہے اور خاکسار بن کر ناک رگڑ رہا ہے کمال اس کو کہتے ہیں عربی شاعر نے کیا اچھا کہا ہے۔ اَلْفَضْلُ مَاشَهِدَتْ بِهِ الْاَعْدَاءُ (یعنی بزرگی وہ ہے جس کی گواہی دشمن بھی دیں) انصاف کا مقام ہے کہ ایسا دشمن جس نے دانت پیسکر وارثشاہ کا مقابلہ شروع کیا ہے اور بڑی حقارت سے اسکی تصنیف کو یاد کیا ہے وہی اب پاؤں پڑ رہا ہے اور ایسا مدح خواں ہو گیا ہے جیسے مرید مرشدوں کی مدح خوانی کرتے ہیں ہجو کے بیت تو سن چکے ہو اب عاجز ہو کر جو مدح سرائی کی ہے وہ بھی سنو۔ کہتا ہے ؎

وارث شاہ جنڈیالے والے واہ واہ ہیر بنائی
میں بھی ریس اسیدی کر کے لکھی توڑ بنا ہی

کیا سچ کہا ہے وارث کی رشک سے مقابلہ پر آمادہ ہوا تھا کہ اس سے بڑھ جاؤں گا مگر جب میدان میں آکر حریف کا زور دیکھا تو دم خم بھول گئے۔ حضرت اب کیا فرماتے ہیں ؎

جو اٹکل مضمون بنھن دی مینوں ناہیں کائی
وڈا تعجب آوے یارو ویکھ اسدی دانائی

مضمون باندھنا اور قصے کو صرف بیان کرتے جانا اس میں بڑا فرق ہے وارثشاہ نے ساری کتاب جواب در جواب میں ختم کی ہے شاعر کے لیے اتنی بڑی کتاب کو صرف جوابوں میں ختم کرنا بڑی کٹھن منزل کا کاٹنا ہے احمدیار کہتا ہے کہ ایسے مضمون باندھنے کی مجھے طاقت نہ تھی وارثشاہ کی دانائی کو دیکھ کر بڑا تعجب ہوتا ہے ورنہ قصہ گوئی میں تو احمدیار بڑا زبردست شاعر مانا گیا ہے اور شعر بھی بہت عمدہ کہتا تھا۔ مگر ایسے شخص کا مقابلہ نہ ہو سکتا تھا نہ ہو سکا ؎

قصے لکھدیاں سٹھ برساں میں اپنی عمر لنگھائی
تے اس قصیاں وچوں ہکو ایہو ہیر بنائی
اکھاں بولے تے بھتاں لگدے کیا گل ڈھکدی آئی
احمدیار کہی اس جیسی میں اٹکل نہ آئی

یعنی کیسی کہاوتیں مناسب موقعہ لاتا ہے اور اس کی بات کیسی دلچسپ ہوتی ہے مجھے تو ایسی باترتیب کلام کی تجویز ہی نہیں آتی باوجودیکہ میں اتنا بڑا شاعر ہوں کہ ساٹھ برس قصے لکھنے میں میری عمر گذری ہے یعنی بڑا ہی تجربہ کار ہوں اور اس نے اپنی عمر میں ایک ہی قصہ ہیر کا لکھا ہے اور وہ ایک ہی ایسا مقبول خلائق ہوا ہے کہ اس کا مقابلہ کر کے اس کے برابر مقبولیت پانا کوئی خالہ جی کا گھر نہیں پھر آگے چل کر کہتا ہے ؎

جتنے قصے اُتے کتاباں میں عمر کے وچہ جوڑے — گِنن لگاں تے یاد نہ آون جتنے دساں تھوڑے
پر ہک سگھڑ ہکو گل کر کے منصب پاون دوڑے — دوجے ریس نہ کرن ساڈن سے تقریراں توڑے
اپنے موہوں صلاح نہ سوہے تارے توڑے توڑے — سخن جنہاندے لوک صلاحن ایسے جگ تے تھوڑے
سخن حضور قبول جنہاں دے گل نہ کوئی موڑے — احمد یار پیارے سوئی آپ جنہاں نوں لوڑے

یعنی میں بڑا پُرگو شاعر ہوں بیشمار تصانیف ہیں بڑی بڑی کتابیں بنائی ہیں لیکن میری مثال اس طرح کسی بادشاہ کے پاس ایک دانا ایک سخن کہہ کر بڑے عالی منصب پاجاتے ہیں اور دوسرے بڑی بڑی تقریریں کرنیوالے خالی رہ جاتے ہیں اور اسکی قسمت کو نہیں پہنچ سکتے اپنے منہ سے خود اپنے آپ کو سراہنا اور آسمان سے ستارے تورنا زیب نہیں دیتا جنکے سخن کو پبلک پسند کرتی ہے اور سخن انکا عالمگیر ہوجاتا ہے ایسے لوگ جہان میں بہت تھوڑے ہیں احمد یار اقرار کر رہا ہے کہ وارثشاہ ایسے ہی لوگوں سے ہے جن کا سخن عالمگیر ہوتا ہے اور پبلک ان کو منظور کرتی ہے ایسا کوئی کوئی شخص ہوتا ہے جیسے سعدی علیہ الرحمۃ اور حافظ صاحب مولانا روم علیہ الرحمۃ جن کے سخن منظور ہوں اوران کی بات کو کوئی پھیر نہیں سکتا۔ خدا پاک جن کو خود چاہتا ہے ایسی منظوری عطا فرماتا ہے۔ والسلام۔

دوسرا شخص وارثشاہ سے مقابلہ کرنیوالا سید فضلشاہ ساکن نوں کوٹ ہے سید صاحب موصوف نے بھی ملک الشعراء ہونیکا دعویٰ کیا ہے جس طرح احمد یار نے کیا ہے اور بیشک یہ دونوں بڑی اعلیٰ طبیعت کے شاعر تھے احمد یار کی نسبت تو سنا گیا ہے کہ اکثر باتیں بھی شعر میں کرتا تھا پنجابی میں اس کی تصنیف بہت ہے بے تکلف شعر کہتا تھا اور فضلشاہ صاحب نے اپنی عمر میں پانچ قصے لکھے ہیں۔ سوہنی، سسی، ہیر، لیلیٰ مجنوں اور یوسف زلیخا۔ فرمایا کرتے تھے کہ حضرت نظامی ملک الشعراء تھے انہوں نے بھی پانچ ہی کتابیں لکھی ہیں ہم نے بھی ان کا تتبع کر کے پانچ ہی قصے تصنیف کئے ہیں خمسہ نظامی کی طرح خمسہ فضلشاہ پنجابی میں یادگار رہے گا۔ سسی میں فرماتے ہیں ؎

شہر شہر شہرۂ میرا شعر سیتی مُلک مُلک ملک الشعراء بیلی

دوسری جگہ فرماتے ہیں:۔ نکتہ چین آکے بھاویں چین وچوں کرے بحث ہزار تکرار سائیں

آپ نے ہیر کے قصہ میں وارث شاہ کی نسبت یہ لکھا ہے ؎

وارث شاہ ہسایا جگ عاماں خاصاں تساں رواناں زار پیارے — ہسن والیاں نوں ہسن لوگ دانے اُتے رونداں کرن پیار پیارے

یعنی وارث شاہ نے لوگوں کو ہنسایا ہے گویا ہیر کا شعر انکا ایک مذاق ہے جس کو سن کر لوگ ہنستے ہیں اور ہم نے لوگوں کو رلایا ہے یعنی دردمندانہ سخن سے دردمندوں کو رقت ہوگی اور روتے رہیں گے وارثشاہ نے لوگوں کو ہنسانے کی کوشش کی ہے، دانا لوگ ہنسنے والوں پر ہنستے ہیں اور رونے والوں کو پیار سے محبوب پیار کرتے ہیں خاص لوگ جو سمجھدار ہیں ان کو رلانا اور شوق محبت پیدا کرنا میرا مقصود ہے۔ غور سے دیکھا جاوے تو فضلشاہ صاحب اپنی دانائی سے وارث کے مقابلے سے پہلو بچا کر نکل گئے ہیں۔ اور حریف زور آور سے دست بہ پنجہ نہیں ملایا۔ صرف قصہ بیان کرنا اور صنعت تجنیس پر زور ڈالنا اور آہ وفغاں کا زیادہ ترلانا جو شاہ صاحب کا دوسرے قصوں میں عمل میں آیا ہوا ہے پیشہ تھا۔ اس کی طرف کترا گئے۔ وارث نے تو قصہ کو مختصر بیان کیا ہے اس

کا زور تو سوال وجواب پر رہا ہے۔ ضرب المثلوں، کہاوتوں، تمثیلوں، نصیحتوں سے عوام الناس کے فعلوں پر اس کی نظر رہی ہے عالم فطرت پر اس نے ہر ایک صفحہ کو گلزار بناکر گلہائے رنگارنگ شگفتہ کر کے دکھلا دیئے ہیں، ہنسانے کا طعنہ جو فضلشاہ صاحب کو دیا ہے اور گویا اسکو ایک نقال اور مسخرے سے نسبت دی ہے یہ بھی ٹھیک نہیں ہے۔ وارث شاہ نے جو سچی باتیں اور عام رواج ملک کا لکھا ہے اس پر کوئی ہنستا رہے یا نصیحت قبول کرے، سچ کہنے والے نے سچ کہدیا ہے اور کسی طرف سے کوئی خامی اپنی کتاب میں آنے نہیں دی۔ اب خود فضلشاہ صاحب کی ہیر کو دیکھو۔ ناول نویس کا فرض آپ نے کس طرح ادا کیا۔ اور اس کا مقابلہ وارث شاہ کی ہیر سے کر کے دیکھو:۔

ہیر جب بیاہی گئی ہے اور سال گذر چکا ہے وطن کے واسطے سخت اوداس ہوئی ہے اور رانجھے کے ہجر میں گداز ہو رہی ہے اب وہ رانجھے کو اپنا پیغام اور خط پہنچانا چاہتی ہے مقبل شاعر اسجلہ لکھتا ہے۔ کہ ہیر نے سہتی کو اپنا رازدار بنالیا اور اسکے ذریعے سے اپنے برہمن کو رانجھے کی طرف قاصد کر کے بھیجا۔ برہمن لوگ سیالوں اور کھیڑوں وغیرہ زمینداروں اور رئیسوں کے اسوقت رازدار قاصد اور گھر بار میں حجاموں، میراثیوں کی طرح کام کاج کرنے والے مقرر ہوتے تھے، قاصد برہمن جھنگ میں پہنچا وہاں سے معلوم ہوا کہ رانجھا تخت ہزارہ کو گیا ہوا ہے وہاں جاکر خط وپیغام پہنچایا۔ رانجھا اپنا خط لکھوا کر برہمن کو دیتا ہے۔ جس کا مضمون مختصراً یہ ہے ؎

تیریاں اکھیاں برہوں دیاں کانیاں نی لٹ باولے تے اربیلئے نی
نیوں لا کے شہر تھیں نس گئیں گل خام ہے انگ سہیلئے نی
مینوں پھٹ کے لوُن چالایائی مان تیئے گرب گہیلئے نی
روندا چھوڑ کے کھیڑیاں نال گئی ایں مقبل اپنے بیلیں اٹھکھیلئے نی

اسی برہمن کو پیغام دیا۔ کہ میں جوگی ہو کر آؤں گا۔ اور برہمن کو بہت کچھ انعام دیا وغیرہ وغیرہ اور وارث شاہ نے ایک عروس کی زبانی پیغام پہنچانا لکھا ہے جو جھنگ سیال میں رنگپور سے بیاہی گئی تھی وہ عروس ہیر کا حال پوچھنے کو آئی۔ اور ہیر نے اسکو پیغام دیئے۔ وارثشاہ نے اس واقعہ کو ایسا مطابق حال کر کے دکھا دیا ہے کہ جیسا ناول نویس کے لیے مناسب ہے ہیر اس عروس کو زبانی پیغام دیتی ہے ؎

ہتھ بنھ کے گل وچہ پا پلا کہیں دلیس نوں دُعا سلام میرا
مینوں ویریاں دے وس پا ہو نے سیاں چاوساریا نام میرا
جھ داہ وچہ بوڑیئے ماپیاں نوں انہاں نال ناہیں کوئی کام میرا
ہتھ جوڑ کے رانجھے دے پیر پکڑیں پھیر آ تینا کہیں پیغام میرا
کرو مہربانی تسیں آپ آؤ نہیں ہووندا اکم تمام میرا
وارث نال بیوارثاں رحم کیجے مہربان ہو کے آؤ شام میرا
اکھیں رانجھنے نوں کدی آملے آ دمے درس دیدار دی بھکھیاں میں
روضے حسنؓ حسینؓ شہید غازی بھولے پیر دی سکھنا سکھیاں میں
بُھس پانیاں کھیڑیاں کو فیاں نوں سر پیڑی دے تھکاں تھکیاں میں
وارث باہجہ ہوئے خیر خواہ کیہڑا اگے دشمناں ظالماں ڈکیاں میں

عرس جھنگ سیال میں رانجھے کو آکر ڈھونڈتی ہے اور ہیر کا پیغام دینے کے لیے عورتوں سے اس کا پتہ معلوم کرتی ہے ؎

دمّی آکے ساہو ے وڈی جدوُں تھے چاک سیالاں دا کیہڑا نی
منگو چوچکے دا جیہڑا چاردا سی منڈا تخت ہزارے دا جیہڑا نی
جیہڑا عاشقاں وچہ مشہور رانجھا سراوسدے عشق دا سہرا نی
کتے داٹرے کتے مسیت رہندا میرا اوسنوں دہو سنیہڑا نی
عشق ٹچکے تریاں گالیاں سو اجڑ گیا داویہڑا کیہڑا نی
وارث عشق دا ماریا پھرے بھوندا ہیر دیاہ کے لے گیا کھیڑا نی

عورتیں اس عروس کو رانجھے کے پاس لیجاتی ہیں اور وہ ہیر کا پیغام اس کو سناتی ہے ۔

کڑیاں جا دلدار یا رانجھنے نوں پھرے دکھ تے درد دا لدیا ای
آکھے گھن سینہوڑا سجناں دائیوں ہیر پیاری نے سدیا ای

تیری طرف سینہوڑا ہیر دتا سبھے جیو دا بھیت الدیا ای
انہاں دماں دا کجھ وساہ ناہیں عزرائیل چڑھ دھون تے دیا ای

جھب ہو فقیر تے بہج ایتھے اوتھے کا سنوں جھنڈڑا اڈیا ای
تدھ باہجھ نہ جیونا ہوگ میرا وچہ سیالاں دے جیو کیوں گڈیا ای

تیرے واسطے ماپیاں گھروں کڈھی اساں ساہورا پیکڑا ردیا ای
وارثشاہ اس عشق دی نوکری نے دماں باہجھ غلام کر چھڈیا ای

احمد یار اسی مضمون کو اس طرح ادا کرتا ہے

کھیڑیاں دی اک کڑی سیالیں آہی پرنی ہوئی
ٹردیاں ہویاں پچھیں ہیرے دیہہ سینہا کوئی

ہیر کہے میں ماپیا ڈہنگی ہا ہو گھت ڈبوئی
میرا ساک کی نال انہاں دے پرجے چاک ڈھٹوئی

ہتھ بنھ دعا سلام پہچا کے کرنی عرض ایہوئی
اکھیں پک گیاں راہ تکدیاں رت نیناں تھیں چوئی

بن جوگی کوئی دیس وٹا کے بھی کر وان سٹھوئی
مکھ وکھاویں آکے سجن میری جان حشر نوں ڈھوئی

آ پیغام پہنچایا دہٹی ساری گل سنائی
تیرے باجھوں ہیر پیاری رو رو ہو نسائی

ہر دم رو رو کملی ہوندی سرت جہان نہ کوئی
سنکے رانجھے نے آہ ماری رونا گھت دوہائی

سبھ حقیقت ملاں کولوں ایہ تقریر لکھائی
تیرے میرے دس نہ ہیرے کیتے کم رضائی

اساں دوہاں دیاں تابتیاں دا اوہ واقف جس لائی
اوسے نوں توفیقاں سبھے جے اس توڑ نبھائی

میں بھی ہن بہہ رہندا ناہیں کر دو گیاں ہن دہائی
جوگ لواں گا احمد یار ٹلے بال گندائی

عروس کی زبانی رانجھے کو پیغام پہنچا۔ سن کر ایک ملا سے خط لکھوایا۔ خط کا مضمون وارث شاہ اس طرح لکھتا ہے ۔

میں رانجھے نے ملاں نوں جا کہیا چھٹی لکھو جی سجناں پیاریاں نوں
تساں ساہورے جا آرام کیتا اسیں ڈھوے ساں سول انگیاریاں نوں

پہلے دعا سلام قبول ہووے اوہناں دوستاں رب سواریاں نوں
مہربانگی نال جو یاد کیتا پانی پایا جے بھکھے انگیاریاں نوں

اگ بھڑک کے زمیں اسمان ساڑے جا لکھیا جے دکھاں ساریاں نوں
توں تاں ٹھگ کے مہیں چرالیاں رناں سچ تے توڑدیاں یاریاں نوں

اک ہور بھی گلہ جا لکھو جے ہیرے کرایئے نہیں آواریاں نوں
کمے یار دے نام نے سیس دیئے ہکے چھڈیئے ایڈا اساریاں نوں

چاک ہو کے وت فقیر ہو واں کہیا ماریو اساں بیچاریاں نوں
گلہ لکھ جو یار نے لکھیائی سجن لکھدے جویں پیاریاں نوں

میرا حال احوال توں سبھ لکھیں ذرہ چھڈیں نہ گلہ گزاریاں نوں
وارثشاہ نہ رب بن آس کوئی سجن لکھدے جویں پیاریاں نوں

رانجھا ملا سے خط لکھوا رہا ہے۔ کیونکہ جاٹ ناخواندہ ہے۔ آپ نہیں لکھ سکتا۔ وارث شاہ کا یہ لفظ ملا کو کہنا کہ اسی طرح لکھ جیسے دوست دوستوں کو لکھتے ہیں۔ کیسا برمحل اور کتنا مناسب ہے۔ ناخواندہ آدمی چونکہ خود مطلب ادا نہیں کرسکتا۔ لکھنے والے کو اسی طرح کہا کرتا ہے پھر کہتا ہے، میرا تمام احوال مفصل لکھنا اور گلہ گزاری کی کوئی بات نہ چھوڑنا۔ یہ وارث شاہ کے ادائے مطلب کی خوبی ہے۔ کتنا پختہ کار

شاعر ہے۔ اس سے بھلا کوئی مقابلہ کرسکتا ہے۔ اب جو خود مضمون خط کا کاتب کو املا کرتا ہے وہ بالکل ناخواندہ جاٹ کا مضمون ہے

تینوں چارسی وڈا ادیاہ دانی بھلا ہویا بے جھب دیہیجئے نی — ایتھوں نکل گئیں بُریاں دناں انگوں انت ساہورے جا پیجئے نی

رنگ رتی اے دیٹی اے کھیڑیاں دی اے کیدو لنگے دی اے بھر تیجئے نی — چلیاں پا پانی دُکھاں نال پالی کرم سیدے دے پاپیاں بیجئے نی

سنگ چھڈ کے سنگ کو سنگ رلیے کیوں سنگدے بیجنوں بیجئے نی — کھیڑے ساہورے چابنا یونی سیدے کھیڑے تیئے پھپھے بیجئے نی

قاصد ہیر نوں آکھدا جا کے تے خط چاک دا لکھیا دیجئے نی — وارثشاہ تینوں ہن آکھدائی ٹھگی متراں نال نہ کیجئے نی

اسی طرح خط و کتابت شروع ہو جاتی ہے مگر دونوں لکھوا کر بھیجتے ہیں اور زبانی پیغام بھی بھیجتے ہیں۔ رانجھا ہیر کا خط کسی خواندہ سے ملا پڑھوا کر خوش ہوتا ہے اور جواب لکھواتا ہے ؎

چھٹی نام تیرے لکھی نڈھڑی نے وچہ لکھے سو درد فراق سارے — رانجھا ترت پڑھا کے خوشی ہویا نالے ہجر فراق دی آہ مارے

پھر کاتب کو کہتا ہے کہ میری طرف سے ایسا مضمون لکھ جو آسمان سے تارے توڑ لائے اور اس طرح لکھ جس طرح عاشق کی طرف سے محبوب کو لکھا جاتا ہے یہ وارث شاہ کی ناول نویسی کا کمال ہے۔ گویا رانجھے کے الفاظ کی بعینہٖ نقل اتارتا ہے۔ ناخواندہ آدمی خط لکھوانے گئے ہیں، تو کاتب کو اسی طرح کہا کرتے ہیں کہ ایسا مضمون لکھو جیسا لکھنا چاہیے۔ نہایت ہی عجیب ہو۔ چونکہ خود تو عبادت نہیں لکھوا سکتے کاتب کو تاکید کرتے ہیں کہ تم خود اچھی سنجیدہ عبادت تیار کر کے مضمون کو ٹھیک طور پر ایسا لکھو کہ بس سننے والوں کے دل کو فریفتہ اور شیدا کر لیوے یہ وارث کا کمال ہے اور اصل ناول نویسی اس کو کہتے ہیں۔ چنانچہ کہتا ہے ؎

مُلاں لکھ توں درد فراق میرا جیہڑا انبروں سُٹدا توڑ تارے — گلہ لکھ جو دلاندے دُکھڑے دا لکھن پیاریاں نوں جویں یار پیارے

اب یہاں سید فضلشاہ صاحب کی ہیر کا یہی خط والا موقعہ دیکھ کر ہم مقابلہ کرتے ہیں۔ ہیر عروس کے ہاتھ خط لکھ کر بھیجتی ہے تو دالیسا فارسی خط لکھتی ہے۔ کہ گویا ایک بڑا منشی فاضل تحریر کر رہا ہے ؎

اول حمد ہزار جبار صانع کرد گار صنعت کردگار رانجھا — لکھ شکر کروڑ احسان خالق کار گیرہ سب بھتیں اپرا پار رانجھا

اسی طرح ایک مصرعہ فارسی اور ایک پنجابی چلا جاتا ہے۔ بڑا لمبا خط ہے آگے فرماتے ہیں ؎

تو از بہر خدا خورم رانجھا مردم باز آئی بچہ کار رانجھا — کھیڑا را بردار برکش گیرو دار بیند ہر دو دار رانجھا

اسی طرح چالیس بیت کا خط ہیر نے خود لکھ کر بھیجا ہے۔ پھر رانجھا نے پڑھ کر اسی طرح فاضلانہ خط فارسی میں تحریر فرما کر بھیجا ہے ؎

اول آخر اللہ اکبر رب العالمین وجل شان دلبر — اپرا پار کرتار پسار کیتے ملک فلک تے خلق جہان دلبر

اسی طرح فارسی صحیح میں بڑا طویل خط رانجھے کا لکھا ہوا، ۴۰ بیت کا ہیر کو پہنچتا ہے۔ آخری بیت یہ ہے ؎

رمقے جان باقی آں ہم رفتہ خواہد بہر فصل چشماں گریان دلبر — فضلوں جہات اخیر دی نزع ویلے کریں مشکلاں ہون آسان دلبر

اسی خط و کتابت میں دونوں بزرگوں کی تصنیفوں کا مقابلہ ہو چکا وارثشاہ نے وہ کمال دکھایا ہے کہ جس کو دیکھ عقل حیران رہ جاتی ہے۔ جاٹ کی زبان سے جو بات نکلنی چاہیے۔ اس کا نقشہ باندھا ہے اور فضلشاہ صاحب نے خلافِ قواعد ناول نویسی کے فاضلانہ خط

دونوں کی طرف لکھے ہیں، باوجود خلاف واقع ہونے کے ناول نویس کے لیے سخت مذموم فعل ہے کہ موقعہ مناسب کو نہ دیکھے اور جاہل کی زبان سے فاضلانہ مضمون ادا کرے یہ ایک اعلیٰ شاعر کی شاعری پر سخت دھبّہ ہے فضلشاہ بڑی اعلیٰ طبیعت کے شاعر تھے مگر اس مقابلہ پر کچھ بھی نہیں کر سکے، بلکہ ایک خامکاری اپنے اوپر ثابت کر چکے ہیں۔ یہی دو شاعر وارثشاہ کے مقابلہ پر نکلے اور دونوں کی خامکاری معلوم ہو گئی بلکہ احمدیار تے تو دانائی کا کام کیا۔ کہ وارثشاہ کا ہی مضمون دوسرے بحر میں ڈھال لیا۔ اور آخر خاتمہ پر پہنچ کر وارث کی مدح و ثناء اور اپنی عاجزی بتلا کر شوخ چشمی والا گناہ بھی بخشوالیا ہے اور فضلشاہ صاحب نے مقابلہ کا آئینہ روبرو رکھ دیا ہے جس سے سمجھ دار لوگ خود ہی پڑھ کر سمجھ جاتے ہیں کہ وارث کے سامنے حضرت فضل کا سکہ نہیں چل سکا۔ والسلام :۔

اس قصّہ کو کتنے شاعروں نے تصنیف کیا

۱۔ پہلے پہل ہیر کی وار کسی نے تصنیف کی تھی اس کا کوئی نمونہ نہیں ملا (۲)، دوسری ہیر مقبل شاعر نے تصنیف کی وارثشاہ کی ہیر سے پہلے کی تصنیف ہے۔ شروع اس طرح کرتا ہے ؎

ہیری شاعری تدوں منظور ہوئی جدوں رب دا نام دھیایائیں	روح پاک رسُول مقبول دے نوں دم دم درود پہنچایا ئیں
ابا بُو بکرؓ تے عمرؓ عثمانؓ علیؓ اگے چوہاں دے سیس نوایائیں	مقبل ہیر تے رانجھے دا سبھ قصہ رورو آہیں دے نال بنایائیں

اخیر پر ہیر کی وفات نہیں لکھی بلکہ راجہ عدلی نے جب ہیر جوگی کو بخشدی ہے وہیں قصہ ختم کر دیا ہے ؎

ہیر کھوہ کے رانجھے نوں بخش دتی ہویا کھیڑیاں دا بُرا حال میاں	کھیڑے رنگپور نوں گئے ہتھ ملدے رانجھا جاوندا جھنگ سیال میاں
کھیڑے ہتھ خالی گئے وطن اپنے گئے ہیر رانجھیٹے دینال میاں	پیارے مقبلے نوں گل لاشتی ہو یا رب دا فضل کمال میاں

شاید انجام جو بہت ہی مایوسی کا تھا۔ ہیر کے والدین کا زہر دینا اور رانجھے کی تمام امیدوں کا ملیامیٹ ہو جانا شاعر کے لیے وبالِ روح ہوا اس واسطے اس قصہ کو چھیڑا ہی نہیں وارث شاہ نے بھی یہاں پہنچ کر اتنا ہی کہا ہے ؎

زہر دے کے ماریئے ہیر تائیں گنہگار ہوجل جلال دے نی	کیدو آکھدا رانجھے نوں مارسٹیا گذر گئی وچہ الیس خیال دے نی

آگے نصائح اور دنیا کی ناپائداری کا بیان کرتا ہوا خاتمہ پر چلا گیا رانجھے کی وفات صرف دو بیتوں میں ختم کر کے فیصلہ کر دیا ہے۔

رانجھے وانگ ڈھا دے آہ ماری جان گئی سو ہو ہو امیاں	دووین وار فنا تھیں گئے ثابت جا پھڑے نی دار بقامیاں
دووین عشق مجاز دچہ رہے قائم نال صدقدے گئے دہامیاں	وارثشاہ اس خواب سرا اُتے کئی واجڑے گئے وجامیاں

(۳) محمد شاہ نے چارسی حرفیوں میں ہیر کا قصہ ختم کیا ہے۔ اچھا پُر درد قصہ ہے۔ مجھے تو اسکے دو بیت پسند آئے ہیں ؎

س سادیاں بیلیاں سبز رنگاں اساں اج چڑھایاں رانجھناوے	تیری خاطر ہارسنگار کیتے دھڑیاں اج میں لایاں رانجھناوے
باغ باغ ہووے دل دیکھ تیرا واگاں اج گندایاں رانجھناوے	محمد شاہ تیری ملاقات کارن سیجاں اج وچھایاں رانجھناوے
ش شان تیرے عالیشان اتوں میں تاں گھول گھمایاں رانجھناوے	میں تاں سدا کنیز تسا ڈڑی ہاں دہاں باہجہ وکایاں رانجھناوے

تیں بھین جھوری لکھ نہ موڑساں میں قسماں بدیاں چایاں رانجھناوے
محمد شاہ نہ جاوساں کنڈ دیکے دیواں جگ دوہایاں رانجھناوے

یہ شاعر علاقہ میرپور جو کہ ریاست جموں میں گذرا ہے (۴) احمد یار کی ہیرجس کا نمونہ مقابلہ کے موقعہ پر بھی دیا گیا ہے۔ بہت دلچسپ کتاب ہے۔ یہ شاعر موضع مرالہ علاقہ گوجرہ میں بڑا نامی گرامی ہو گزرا ہے۔ قصہ یوسف زلیخا، قصہ حاتم طائی اور سیف الملوک وغیرہ وغیرہ بڑی کتابوں کا مصنف ہے۔ طب میں طب احمد یاری اسی کی تصنیف ہے۔ ملک الشعراء ہونے کا دعویٰ کرتا ہے ؎

ہے اقلیم سخن دے اندر شاعر دی بادشاہی
ایہ دولت رب مینوں بخشی جتنی قسمت آہی

شاعر آکھن فکر دلیلوں مشکل شعر بنایا
میں کجھ اوکھ نہ جاتا ہویا گلاں کردیاں جانا

مصرعہ موہوں کا ہلا نکلے رہندی قلم کچھیرے
ڈھائی تر سے بیت لکھاں جے قلم چلے ننگ میرے

لکھاواچاں یاد نہ رہندا بچھلا سخن زبانی
نے دانہ پانی نواں نکلدا اگلی نہیں نشانی

وچہ پنجاب پنجابی شاعر نہیں کوئی اتویلے
بیت نہ ٹٹے لٹک نہ ونجے سری برابر میلے

ہر ہر قسم قوافی فقرے بن بن آدن فوجاں
مارے لہر طبع دا ساگر لین الارے موجاں

غرض جو کچھ اے دعویٰ کیا ہے سچ کہا ہے ایسی ہی عالی طبع کا شاعر تھا۔ اور قصے بھی اس نے اتنے لکھے ہیں۔ کہ جن کا حساب مشکل ہے۔ بڑی موزون طبع پائی تھی۔ جس جگہ رانجھے نے جوگی بن کر رنگپور میں آنے کا ارادہ کیا ہے وہاں لکھتا ہے ؎

گذری عمر نہیں وت مڑدی مڑدی نہیں ہانی
موہوں کڈھی گل نہ پرتے وگے مڑن نہ پانی

مویاں جان چھڈ جاندا بندہ اڑہنی قضا ربانی
عشق دتی جاں پنڈ نہ ہیتے چپ کت چلیے پانی

دگی دا ابہار بچلاں دی کھڑی کلی کرمانی
بھر کے کوئی سانگ جوگی دا کبھڑیں پھیری لانی

یا جند ویسی یا گھر لیا کے ادھو ہیر وسانی
احمد یار ایہو راہ مل کے سنجیں جان گوانی

ہیر کا قصہ کنت کنزاً مخفیاً کا مضمون لے کر شروع ہوتا ہے ؎

وحدت دے دریاواں موجاں کیتا شور ککارا
کن آواز ہویا جس ویلے کیتس راز پسارا

زمیاں آسماناں وچہ چڑھیا دینہہ جن چمکارا
تا فیکون کہیا جد ظاہر ہویا عالم سارا

دیگر :-

سبھ خلقت دا عشق خلاصہ اول آخر تائیں
ویہہ ملیاں ایہ زور آوریاں سبھے حکم قضائیں

عاشق معشوقاں دیاں جنہاں چڑھیاں چال چائیں
احمد یار پیاں جگ دھماں چھڈیاں عشق ہوائیں

ہندوستانی پنجابیوں کو استہزا کر کے کہا کرتے ہیں کہ ہیر اور رانجھا نہ ہوتے تو پنجابی لوگوں کا کوئی گیت نہ تھا اس بات کو احمد یار نے سچ کر کے دکھا دیا ہے ؎

رانجھا ہیر نہ ہندے جیکر عشق نہ ظاہر تھیندا
راگ آواز سرپ نہ ہوندا جو رس روپ نہ پیندا

عاشق معشوقاں دے قصے لکھنے کم مہیندا
احمد یار ایہو لکھ دساں قصہ جو یں سیندا

ایک عالی دماغ شاعر نے احمدیار کے حق میں لکھا ہے ؎

باز طبیعت اسدی دالا گگنوں ہو ہو لتھا　　جس اوہ باز وگایا مڑ مڑ دھن تو ہیں اوہ تھا

یعنی احمدیار کی طبیعت کا شاہباز آسمان سے ہو کر اترا ہے۔ جس ہاتھ نے وہ شاہباز بار بار مضامین کے شکار پر پھینکا ہے اسکو آفرین ہے۔ حقیقت میں احمدیار کا آخری مصرعہ مجھے یاد ہے۔ ع　احمدیار میاں ہن بس کریں بول بول کے جگ اکایائی

اس پُر گوئی اور کثرت تصنیف کا ذکر ہر جگہ کرتا جاتا ہے، پیر کھارہ ضلع جہلم میں ایک پہاڑی مقام ہے وہاں پیر کرم شاہ ایک بزرگ گزرے ہیں۔ احمدیار کو پیر صاحب نے بلا کر اپنے پاس رکھا تھا۔ طب احمدیاری اور قصہ حاتم طائی اس کے ہاتھ کا لکھا ہوا پیر صاحب کی اولاد کے پاس اب تک موجود ہے۔ وہ کتابیں دیکھ کر معلوم ہوتا ہے کہ احمدیار نثر نویس اور بڑا خوشخط تھا۔ اصل رہنے والا مرڑالہ ضلع گجرات کا تھا۔ حاتم طائی کے قصہ میں لکھتا ہے ؎

جوداں علم پڑھے میں یار و جوداں ہی خط لکھے　　محنت کر استاداں کولوں نال تاکیداں سکھے

۵۔ پانچواں ہیر کا قصہ بھگوان سنگھ کا چھپا ہوا ہے قصہ کو ۲۰۷ گیت میں ختم کیا ہے۔ علاقہ مالوہ کی زبان ہے۔ اور سکھ لوگ اس کو بہت پڑھتے ہیں پہلے دیوی ماتا کا نام لے کر لکھتا ہے ؎

کتھا کہوں اب ہیر کی جو کچھ گذرا حال　　بھگوان سنگھ وچہ دوستاں کے سوچ دیال

۶۔ چھٹا قصہ بھی ایک سکھ کا لکھا ہوا ہے جوگ سنگھ کی ہیر جو عام چھپی ہوئی ملتی ہے۔ یہ بھی کبت ہیں ۷۷، قصہ کھویا ہیر کی دار ایک مسلمان اللہ دتہ نام قوم ارائیں، لوُن میانی علاقہ ضلع شاہ پور میں تھا۔ جو ابھی دو تین سال ہوئے فوت ہو گیا۔ اُسنے بنائی تھی۔ یہ دار جو کلال لوگ ہیر رانجھا کا سانگ بن کر ان دونوں عاشقوں کی نقل اتارتے ہیں انکو اشعار اس وار کے زبانی یاد ہوتے ہیں۔ ہیر و رانجھا کے سوال و جواب گاتے ہیں، اللہ دتہ آرائیں بالکل ناخواندہ آدمی تھا۔ یہ ہیر کی وار صرف کلالوں کو یاد ہوتی ہے جو اس کو لوگوں کی شادیوں وغیرہ پر گاتے ہیں اور جاہل لوگ اس کو سن کر بہت ہی محفوظ ہوتے ہیں، شبان اور جوگی کے سوال و جواب میں رانجھا شابان کو کرتا ہے ؎

آجڑیاں وچہ عقل نہ کوئی رہندے وچہ اُجاڑی　　ہکے تے بنوندے بدھیاں مایان جد بھڑ و وگاری

شبان جوگی کو کہتا ہے ؎

اوہ پیا دسدائی شہر ہیر دے دا آیوں جبدی نیتی　　گھر کھیڑیاں دے قدم نہ پادیں رات گذار میتی

نہ کوئی سخن اولاد نہ کوئی کریں دو دھیکی　　تدھ ہیر سیال اوہال لیجانی اسال ایہ گل معلم کیتی

آگاہ کردن ہیر را از جوگی ؎

ہیرے نی اک جوگی آیا گلیاں دے وچہ وگدا　　اڑ اڑ اندروں جھاتی پاوے جس دروازیوں لنگھدا

سوہے چہرے دیکھ نانہ کھاہڑا مول نہ چھڈدا　　ڈاہڈا اور در بنجانیاں جوگی رونداموُل نہ رجدا

ہیرے نی اک جوگی آیا سوہنی صدا کریندا
اینویں جاپے کوئی کھڑ تر پھرے عزیز بھلیندا
ادس جوگی دی ایہ نشانی ڈاہڈی آہ مریندا
روپ بھری کوئی ڈھونڈن چڑھیا ماں پھر تر ٹیندا
ہیرے نی اک جوگی آیا صورت دا متوالا
جیوڑی چمٹا ہتھ وچہ رکھدا سر سہیلیاں ہتھ مالا
بھج بھج رناں ویکھن اسنوں سوہنا اسدا چالا
تنگ نہ کرو غریباں تائیں خیریں دیو سنبھالا
ہیرے نی اک جوگی آیا پھردا پیر پیادہ
جیونکر جن اسمانوں پڑھدا کسے زمیں دا راجہ
مول کسے دے بھیج نہ بھجدا منگے خیر دو راڈا
گوپی چند جو جوگ لیا سی تیں تھیں روپ زیادہ

رفتن جوگی در خانہ سیداو ہیر را تنہا دیدہ نان طلبیدن

ناں میں دست لئی ونج لنگر وں ناں میں لیا بھنڈارا
جوگی رہ گئے بہتاں کردے نالے گورو پیارا
جاں جا ٹکڑے چار نہ لگئے ہوندا نہیں گذرا
خیر گھتو گھر والیو نہیں تے منگیئے ہور دوارا

جواب ہیر

ناکنواری ناپرنی میں ناں حق نکاح کرائیا
نہ رنڈی نہ بنی سہاگن نہ کوئی خصم بنایا
نہیں بنکے سین گھرے دی خیر فقیراں پایا
خیر گھتن دا نہ کوئی درجہ ہے کے مال پرایا

کلام جوگی با ہیر

نینوں بنھ نصیباں آندا قسمت آن جھکائیا
بدیاں دا سر نیواں کیتا بھار دکھاں دا چایا
قطرہ بنت دل وچہ ناہیں دھنگیوں نفس بنایا
سارا شہر کھیڑیاں دا پھر یس بھچھیا کسے نہ پایا

کلام ہیر با جوگی

کون کوئی کی نام تساڈا کس مائی دا جایا
کیہڑی نگری وطن تساڈا کس مطلب نوں آیا
کیہڑی گلے تدھ منڈراں پایاں کدھروں مون منایا
تیرے جیہا اک جھنگ مگھیانے اساں بھی لعل کھڑایا

جواب جوگی

اُجڑگیاں دی کوئی نہیں نگری نہ کوئی باپ نہ مائی
نہ کوئی بند اخویش قبیلہ نہ کوئی بھین نہ بھائی
نکیاں ہوندیاں لئی فقیری ٹیوں مون منائی
کرن تلاش گیا ساں مطلب ٹلے بال گنڈائی
پہلوں پہل کھیڑیاں دے گھر میں آن الکھ جگائی
پٹ لیجا ساں اس وطن تھیں جو لوٹی ہتھ آئی

کلام خوشدامن

گلاں کردا کون کوئی تدھ کینوں سر بہایا
نہ کوئی خویش قبیلہ ساڈا نہ کوئی حق ہمسایا
کول منجی دے ڈھک ڈھک بہندا ہو کے مردریا
کسے زمیں داپن دا جوگی کیوں تدھ کول بہایا

جواب ہیر

مائے نی ایہ کوئی جوگی کمے علاج بماراں
میں بھی ہتھ وکھاواں اسنوں جیکجہ پاوے ساراں

مُدت ہوئی پئی منجی تے مندی حال گزاراں
ڈتا رب دا اسم تے سہندی کردی کوک پکاراں

خطاب خوشدامن با جوگی

اندروں تکنا مڑ مڑ ہسناں کتھوں آیوں بکری
نال سوانیاں گلاں کرناں کڈھ رل دی پتری

نہ توں مسلمان دسیندا نہ توں جاپیں کھتری
نکل پرہاں مشٹنڈیا جوگیا کیوں آوڑیوں ہتری

جواب جوگی

ستر کریندے نی ملوانے بکے شرع دے قاضی
بکے کریندے سید قریشی بکے تے خاص نمازی

بکے تے کردے راجے رانے ، بکے دے حاجی
تدھ جیہاں جٹیاں ستر کی کرنا مینوں بھچیا دیہو شتابی

جواب خوشدامن با ہیر

ایڈ طور دلے وچ ہووے مڈھوں نہ بھولی چاہیئے
بنے کسے دے متھے نہ لگیئے نہ پھر بھرم لہایئے

گلیاں دے وچ نہ پینے دگیئے نہ کتے بھونکائیے
بھچیا گھتنا نام خدا دے خوشی ہووے تا پائیے

کلام جوگی

برا بولیندی نال فقیراں دلوں نہ ہوندی راضی
جو کوئی بوہے منگن آوے لاویں بھیڑ شتابی

لوک تیری تعریف کریندے ہر کوئی پاوے شاہدی
اساں بھی بھچیا سر لینا جیہڑی قسمت ساڈی

کلام والدہ با سہتی

وسر گیا کم کار گھرے دا تدھ کیوں ایہ ڈھل لائی
نہ کوئی دسیا بھید دلے دا نہ کوئی خبر سنائی

نال فقیرے لاکے جھگڑا اکھلی رہی اس جائی
بھچیا گھت کے تور شتابی کیوں کھلوایائی اہی

جواب سہتی

بھچیا نہ ایہ منگن ہارا نہ ایہہ کوئی سوالی
جیوں جیوں اسنوں منع کراں میں ستھوں کرے لابالی

لوکاں دے گھر پھرے ترٹیندا ایلے کشتی خالی
چوکیدار سپاہی سدکے بھجوچا کوتوالی

اس وار کے اشعار سید پیر شاہ صاحب ناظم آبادی نے تلاش کر دیئے ہیں۔ شاہ صاحب خود بھی پنجابی میں اعلیٰ درجہ کے شاعر ہیں چنانچہ آپکی کچھ تصانیف مطبع میں بھی پہنچ چکی ہیں اور اکثر قلمی ہیں (۸) آٹھواں ہیر کا قصہ سید فضلشاہ صاحب ساکن نواں کوٹ متصل لاہور کی تصنیف ہے۔ فضلشاہ صاحب کی ہیر کا ذکر مقابلہ کے طور پر گزر چکا ہے ہیر آپ نے بہت عمدہ بنائی ہے مگر وہی تجنیس کی صنعت پر زور دیا ہے ۔ وارثشاہ کی معنوی صنعتیں کہاں ملتی ہیں۔ بعض بعض موقعہ پہ سید فضلشاہ صاحب ایک

فغان میں کہتا ہے ؎

دُوروں ڈھوڑ ڈھمدی تیری جنج جاتی پئے موت دے اُٹھ سوار سوہنا
دے میں موئی بید ریا موڑ واگاں لگی سانگ کلیجڑے کار سوہنا
ایہو ویلڑا ئی مینوں مل سایاں گل ملاواں سینہ ٹھار سوہنا
میرا عرش دا کنگرا ڈھاگیوں کئی کوک عرشوں لنگھ پار سوہنا

یہ اس شاہ صاحب نے پر درد شعروں کا ایک پُل باندھ دیا ہے۔ آفرین صد آفرین فضلشاہ صاحب سُنی سید بڑی اعلیٰ طبع کے شاعر تھے چاریار کی مدح میں ایک مصرعہ شاہ صاحب کا ایسا بے نظیر واقع ہے کہ سن کر آپ کے کمال کا اقرار کرنا پڑتا ہے۔ فرماتے ہیں ع

جیہڑا چوہاں یاراں خاکپا ناہیں لستے چوہاں راہاں خاک پاسائیں

یعنی جو شخص چار بادشاہوں کا خاک پا اور خادم نہیں۔ اس پر چورستہ کی خاک ڈالنی چاہیے۔ صنعت تجنیس کو پنجابی میں آپ نے ہی رواج دیا ہے اور اس صنعت میں آپ کمال کر گئے ہیں۔ سسی کی ایک فغاں میں فرماتے ہیں ؎

ڈٹک ایہ وٹی گیوں کھ وٹی وٹی پھیرنہ واہیا راہیا او
تیرے ملن نوں ہئی اڈیکی ہاں میرے فضل آکھیا راہیا او

آپ کی تصنیف کا شہرہ پنجاب بھر میں ہوا اور تصانیف بھی بڑی قیمتی تصانیف تھیں۔ مگر جن کو حق تصنیف ان کتابوں کا ملا تھا۔ انہوں نے غلط ملط چھاپ کر کتابوں کا ستیاناس کر دیا ہے۔ اب وہ بالکل مسخ ہو گئی ہیں۔ ان کا پڑھنا بھی مشکل ہے۔ دوسرا تجنیس کے سبب سے جاہل لوگ تو بہت کم سمجھتے ہیں۔ چنانچہ بھگوان سنگھ اپنی ہیر میں کہتا ہے کہ فضلشاہ نے ہیر فارسی میں لکھی ہے۔ بیچارہ اور کیا کہتا۔ اس کو تجنیس کی سمجھ نہیں آئی۔ البتہ وارث شاہ پر بڑا خوش ہے کہ اس نے پنجابی ٹھیٹ لکھی ہے۔ یہ آٹھ قصے پنجابی میں۔ باقی دو فارسی میں ہیں۔ ایک نواب احمد یار خاں صاحب کی ہیر جو مثنوی یکتا کے نام سے چھپی ہوئی ہے۔ دوسرا قصہ ہیر رانجھا فارسی منشی کنہیا لال تخلص ہندی جو زلیخائے جامی کے بحر پر ایک دفعہ لاہور میں چھپ کر مفت تقسیم ہوا تھا۔ اصل میں یہ تصنیف منشی غلام سرور لاہوری کی ہے اور ہندی کے نام پر لگائی گئی تھی۔ وارثشاہ کے علاوہ یہ دس قصے ہیر کے ہم کو معلوم ہوئے ہیں گیارہواں قصہ خود وارث شاہ کا ہے اور کچھ حصہ پنجابی میں میاں محمدؒ صاحب مصنف سیف الملوک نے بھی لکھا ہے۔ مگر وہ چھپا نہیں۔ اور نہ اس کا نمونہ ملا ہے۔ ایک دفعہ ہم نے دیکھا ہے۔ میاں محمدؒ صاحب کچھ تعریف کے محتاج نہیں بڑے عالی طبع شاعر تھے۔ تیرھواں قصہ آج کل تصنیف ہو کر امرتسر میں چھپا ہے۔ ایک اچھے لائق شاعر تخلص کشتہ نے جو امرتسر محلہ ڈھاب کھٹیکاں میں رہتے ہیں۔ بہت مزیدار ہیر ورانجھا کا قصہ لکھا ہے۔ جس کا شروع اس طرح ہوتا ہے ؎

سب تعریف اس مالک الملک تائیں پیدا جنے کون ومکان کیتے
عقل فکر تھیں باہر راز آہے ذات پاک نے جو عیاں کیتے

یہ تو تیرہ قصے ہم شمار کر چکے ہیں۔ اور ویسے خیال کرو تو سیحرفی بنام ہیر اتنی ہیں کہ ہمارے شمار اور معلومات سے باہر ہوں گی پہلی عام دلچسپ سیحرفی سوال وجواب ہیر حسین کے نام سے مشہور ہے ؎

دہر رب رحیم دا واسطہ ائی سنجاں چھوڑ کے جھل نہ جا رانجھا
تیرے باہجہ نہ جگدیاں گھاہ مجھیں پیاں بھریاں بھرڑے ساہ رانجھا

وتن گھیر بھلیندیاں وبھلی دی چاہنگاں دیندیاں راہ کو راہ رانجھا
لائیں زور حسین نہ عاجزاں تے رب ڈاہڈائی بے پرواہ رانجھا
نا. زور کیہا پیدیسیاں داہنہیں واہنڈیاندی گل کو ہیرے
اندر گل ہوندی زراں والیاندی واہنڈے دراں تے ہن کھلو ہیرے
زر پاس ناہیں گھر دور رہیا زاری کیتیاں کجھ نہ ہو ہیرے
زر یاہجہ حسین نہ ملے ڈھوئی اوڑک چھڈ جاساں ہتھ دھو ہیرے

اسی طرح ہیر کی والدہ اور ہیر کے سوال وجواب میں ایک سیحرفی بڑی مزے دار ہے ؎

الف آہیرے گھن مت میری دت آکھے تینوں ماں دھیا
چت چاچکا توں چاک دتوں چوچک باپ کولوں شرما دھیا
کھیڑے مڈھ قدیم دے ساک ساڈے چھڈ چاک نتھاویں دا چا دھیا
جتھے ساک سین کوسین ہووے کہیا وانگ حسین سبھا دھیا
ب بس مائے متیں دسنا میں اساں سمجھ لئی تیری رس مائے
کعبے ول کرینی ایں کنڈ میری کسے نال حدیث دے دس مائے
رانجھے جان دلوچہ مرکان کیتا سنجان جیونا ہیں میرے دس مائے
ماہی نال حسین فقیر ہوساں تیرے کھیڑیاں دے سر بھس مائے
ت مدھ ہیرے نہیں بدھ کائی سنجیں کدی تاں سدھ سمہال دھیا
گل نشر ہوئی وچہ تجناندے مڈھی ہیت ناہیں کھیڑے نال دھیا
تیرے ویر دتن دلگیر ہوئے وچہ ویہڑیاں سب سیال دھیا
چوچک باپ نوں تاپ حسین والا چھڈ چاک دا وہم خیال دھیا
ث ثابتی صدق یقین سیتی میری ماہی دے نال پریت مائے
جدتک نہ جیوساں تھیوساں نال ماہی اساں نال دلدے ایہو نیت مائے
اساں مرن قبول پتنگ وانگوں نہیں مڑن عشاقاں دی ریت مائے
میری عرض ہے عرض حسین ایہا شالا پیت نہ ہووے پلیت مائے

یہ بزرگ موضع گاجرگولہ علاقہ رسول نگر میں گزرا ہے، بہت پختہ شاعر تھا۔ سی فارسی شہباز والی کے اخیر دو ورق اسی کی زر لگادی ہے

دوسری ہیر بہبل، ہیر اور رانجھے کے سوال وجواب بہت عمدہ طرز پر لکھے ہیں ؎

الف ارادہ ازلی آہا کیتا عشق پسارا
مار نقارہ
ذرہ چنگوں بھاہ بھڑکی ہویا شور ککارا
اُچا سارا
اِنّی اُجیتُ اَن اُعرف ہویا ایڈ پسارا
اکا کارہ
بُھلی ہیر لیا گھت جھولی بہبل عشق تمہارا
مشکل بھارا
ب بیدردی جان ہیر دے دردمنداں دیاں آہیں
بھڑکن بھاہیں
باہجوں درد دیدار نہ ہیر بن درد وں کجھ ناہیں
سمجھ کداہیں
ینوں لگا یا صدیوں ہیرے نکھڑا جن دکھائیں
ماراں آہیں
تڑفاں وانگ مچھی دے بہبل آ دیدار کرائیں
زنجیر لائیں
ت تاثیراں ویر سرگیاں بھل گیاں سب کاراں
باہجوں یاراں
نیند ربھکھ آرام نہ مُولے لگے دکھ ہزاراں
آہیں ماراں
اَلاِنتظار اَشدُّ مِن اَلموُت موجھلی لکھ دواراں
انتظاراں
آئی جان لباں تے بہبل کدیں تے موڑ مہاراں
آگھر باراں

تیسری ہیر روشن عام چھپی پھرتی ہے :۔

چوتھی ہیر محمد۔ میاں محمد صاحب سیف الملوک کے مصنف نے بطور مخمس ایک سی حرفی بڑی مزے دار لکھی ہے۔ ایک دفعہ چھپ کر پھر نایاب ہوگئی ہے۔ پانچواں مصرعہ بار بار یہ آتا ہے ؎

:- پچھو جا محمد اہیر کولوں لوک جان دے عشق سوکھا لڑے نی

عشق کی مشکلات کو ہیر کی مثال دے کر خوب بیان کیا ہے :۔

پانچویں سی حرفی ہیر سید فضلشاہ ساکن نواں کوٹ نے نہایت عجیب صنعت تجنیس کا کمال دکھایا ہے ؎

الف آکھی میل ماہی نوں ہجر ماہی دے تلیاں بھاٹن تلیاں — ہک ماہی نوں لے گل لاون ہک اُٹھ ڈھونڈن گلیاں اس غم گلیاں
میں نہ بھلیاں ماہی پچھے لکھ ہزاراں بھلیاں بھلیاں بھلیاں — ہک تڑ فن فضل پیا دے باہجوں جیوں بن پانی ملیاں درداں ملیاں

چھٹی سیحرفی میاں محمد عمر ساکن بگا علاقہ جھنگ عجیب سیحرفی ہے۔ مگر نمونہ اسوقت تک نہیں ملا۔

ساتویں سی حرفی سید شاہ شرف مرحوم کی ہیر شاہ شرف کے نام سے موسوم ہے۔ آج تک نہیں چھپی۔ اور نہ ہی اس کا نمونہ دستیاب ہوگا۔

آٹھویں ہیر علی حیدر جو عام چھپی ہوئی ملتی ہے۔ ہیر اور اس کی اولاد کے سوال وجواب ہیں۔ چشتی خاندان کے تمام پنجابی شعرا بخشا، مجروح، گامن، حیدر، ہیر اور رانجھا کو اپنی سی حرفی اور دوہڑوں میں بار بار لاتے ہیں، عاشق کو ہیر اور رانجھا کو محبوب مراد لیتے ہیں بلکہ مرشد اور پیغمبر کو رانجھا سے تعبیر کرتے ہیں۔ اور ہیر کا لفظ عاشق کی جگہ استعمال کرتے ہیں۔ گانے والے لوگوں سے اس قسم کا محاورہ ہر وقت سننے میں آتا ہے۔ بعض شاعر تو ہیر کے لفظ پر عجیب عجیب استعارے اپنے شعروں میں بول جاتے ہیں جن کو پڑھ کر عجیب لطف آتا ہے۔ ایک بزرگ کہتا ہے ؎

الف آڈیسو رل کھیڈ لیئے بھلکے کھیڑیاں دی جنج آونا ہے — اَج نال ماہی پینگھاں پینگھ لیے بھلکے پیا نینے ڈولی پاونا ہے
رانجھا تخت ہزارے نوں جاوسیا سانوں کھیڑیاں سنگ بہاونا ہے — اَج رین محمد اچین دی آ بھلکے وین کریندیاں جاونا ہے

کھیڑوں کی بارات سے موت کا آنا مراد رکھتا ہے اور ماہی کے ساتھ کھیلنا عبادت الٰہی اور اعمال صالحہ سے مراد ہے۔ والدین کا ڈولی میں داخل کرنا دنیا سے کوچ کرنا اور رانجھے کا تخت ہزارے کو جانا روح کا اصلی مقام کو چلا جانا اور کھیڑوں کا ستر میں بٹھلانا قبر میں داخل ہونا مراد ہے۔ میاں محمد صاحب شاعر نے اس شعر میں عجیب جدت طبع دکھلائی ہے۔ سید شاہ شرف اور شاہ جلال پنجابی شعرا ہیر کے بیاہے جانے پر عجیب در عجیب نکات نکال کر موشگافیاں کر گئے ہیں۔ ان کی تقلید پر راقم الحروف نے ایک دوہڑہ لکھا ہے

بیٹھ سیانے کرن تمیزاں ہیر چڑھی کیوں ڈولی — مار چھری اوہ کیوں نہ موئی یا اوہ صدقوں ڈولی
کھیڑیں جا کے کچھوں تانی پہلاں آہی جھولی — پر سچا سخن حسین فقیر الکھیا پے گیا جھولی

ماہی اور رانجھن سے مراد اکثر ذات پاک محبوب رب العٰلمین صلے اللہ علیہ وسلم مراد لے کر گاؤ میشوں سے مراد امت کے لوگ لیتے ہیں۔
اسی قسم کے اشعار میاں علی حیدر کے اکثر ملتے ہیں ؎

ل کالیاں کالیاں مہیں سے لوکو چھیڑیاں جھل ہکلّیاں نی — عشق دا سوٹا ہتھ رانجھے دے وچہ بیلے دے رلیاں نی
کھڑکن نال بولیندیاں ٹلیاں شوق آواز دیاں سلیاں نی — رانجھے باہجوں کون سمبھالے اوہ دیکھ حیدر رکھلیاں نی

اسی طرز پر عبدالستار شاعر نے ایک عجیب سی حرفی لکھی ہے ؎

ت تار وندیاں مارو بیلے مہیاں چھڑ کے گیاں نی — جتوں وحدت دنجھلی آہی اوسے کھاہر پیاں نی
جنہاں عشق ماہی دا آہا اوہے چوراں لیاں نی — خیر بنال ستار نہ ڈھکسن جو ماہی نگر نہ گیاں نی

ش — شوق محبت ماہی والی مہیاں آن جگایاں نی — قم قم والی بنسری عشقوں ہو کر مار اٹھایاں نی
بہتڑیاں مگر ماہی دے رہیاں اوہا خیروں آیاں نی — یارب میل ستار ماہی نوں مشکل سہن جدایاں نی
ظ — ظاہر باطن ماہی کارن صدقے مہیاں ساریاں نی — وحدت دے دریا وچہ نہاون شوقوں لیندیاں تاریاں نی
فضلوں قرب حضوری پاون وچہ دربار پیاریاں نی — وانگ ستار ہزاراں کھلیاں در تے منگن ہاریاں نی
ع — عشقوں جاگن ماہی کارن چھڑدیاں پھیر سویلے نی — کالیاں راتیں مار ویلے دشمن شیر مریلے نی
ساتھ ماہی دے خیر آون ڈھکن دھمی ویلے نی — دل نوں تاہنگ ستار چرکی جے رب ماہی میلے نی

ایک ناصحانہ مضمون کی سی حرفی سید وارث شاہ کی دیکھی تھی۔ صرف پہلا بیت یاد ہے ۔

الف اساں ایتا کر ہو ایڈ پیارے — انہاں گھر انوں چ کتنے دسگئے جیہڑے نساں اسارے
کل نفس ذائقۃ الموت کیتا حکم جبارے — وارث تد ھ جیہے لکھ وارث رب ہی وارث کہارے

(دیباچہ تمام شُد)

تاریخ طبع وڈی ہیر از میاں فضل حسین دھڑیالوی

محمد الدین ڈھڑیالے والا جو ابو سعید دا بھائی — وڈی ہیر دیباچہ والی واہ وا خوب چھپائی
ہور چوہڑیٹی وارث والی اسدے نال لگائی — نال شرح تے فرہنگ دونویں لکھے نال صفائی
دیباچہ تھیں رونق واہ وا ہوئی دون سوائی — شاہی موتی وانگوں اسدی جھال نہ جھلی جائی
تیراں سو تے سینتی ہجری جس ویلے سی بھائی — سب کجھ ایہ اکٹھا چھپیا باقی رہیا نہ کائی

یا فتاح

فرہنگ وڈی ہیر سید وارث شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ

مصنفہ میاں پیر اندتہ صاحب قوم ترگڑ وزیرآبادی ۱۳۳۶ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

صفحہ نمبر	لغت	معنے	صفحہ نمبر	لغت	معنے	صفحہ نمبر	لغت	معنے	صفحہ نمبر	لغت	معنے
۲	معمول	ورتارا	۳	لڑی گندڑے	سلک سفتہ	۴	ڈھونڈدے	متلاشی	۵	پلے	اپنے دامن میں
″	رنجول	بیمار	″	جھولن	لہراتے ہیں	″	سجڑے	دائیاں ہاتھ	″	گندھی چھوٹیلے	گرہ کاٹنے والے
″	مول	جڑھ	″	گندڑے	گرہ دیئے ہوئے	″	کھیتی	زمین مزروعہ	″	اوڈار	پرندے
″	جھیڑے	جھگڑے	″	مندڑے	ناقص	″	اگیاں	پیدا ہوئیں	″	بنیریاندے	دیواروں کے سر پرے
۳	جرم	پیدائش	″	دوہتروان	نواسہ	″	پنیریاں	پود	″	بگیاں	سفید ہا
″	حامی	مددگار	″	اچی جدے	عالی خاندان	″	وڈھیریاں	نواز شہائے	″	لٹک دار	دل آویز
″	پھاک	ٹکڑہ	″	وڈو ڈیرے	بڑے سے بڑے	″	کاہنڈے	شانہ	″	ستی	خفتہ شد
″	ادراک	سمجھ	″	پرے پریرے	دور سے دور	″	ڈھبریاں	امید ہائے	″	نویں سرے توں	از سر نو
″	سبھے	تمام	″	کئی دیر	کئی دفعہ	″	مودود	اسم صفاتی خواجہ	″	من کے	قبول کرکے
″	چڑھیندڑے	اعلیٰ سے اعلیٰ	″	گٹھے	کشتہ شدہ	″		مودود ایک چشتی	″	سجھاویں	برگزیدہ
″	گنی	خوبی والا	″	گھیر	ارد گرد بند کرنا	″		بزرگ کا نام جو	″	وہیں دیوتیں	روز روشن
″	سوہنڑے	خوبصورت معلوم	″	ڈھیر	انبار مراد مارا جانا			باواصاحب کے سلسلہ	۶	کبھی	ایک رسی بجائے لگام
″		ہوتے ہیں	″	چنگ چنگیر	اچھے بہت اچھے			کے پیر ہیں	″	رانجھا	رانجھا قوم زمینداراں
″	سیس و کندڑے	سرفروشں	″	میر تیر	میں توں	″	پٹن	پاک پٹن نام شہر	″	چھیل گبرو	خوبصورت جوان
″	ونڈڑے	تقسیم کئے گئے	″	سنج	شام	۵	دھیائی اے	یعنی یاد خدا کی طرف	″	گھبرو	نوجوان
″	دھندڑے	دنیا کے کاروبار	″	سویر	صبح	″		دل رجوع کرنا	″	اربیلڑے	لٹ پٹے
″	جھنڈڑے	نشان	″	دیر	عرصہ	″	جھوک	لطف	″	سندر	خوبصورت
″	ڈنک	شعاع	″	ہتھو ہتھ	فوراً (ترت پھرت)	″	جیبھ	زبان	″	والے	کان کا زیور

نمبر صفحہ	لغت	معنے
۶	کوکلے	کان کا زیور
"	مندرے	کان کا زیور
"	مجھ	گمر
"	لنگی	نام پارچہ چارخانہ تہ بند
"	ٹھاٹھ	زیبائش
"	راٹھ	اعلیٰ قوم اور خاندان
"	موجو	نام والد میاں رانجھا
"	پنڈ	موضع
•	پانڈ والا	بنا رکھنے والا مالک دہ
"	ٹبر تے پروار	عیالدار نواسہ، نواسی، پوتا، پوتی
"	پرتیت	اعتبار
"	دھیدو	نام میاں رانجھا
"	گجھے	مخفی
"	ادنگھدے نی	اوپر سے گزرنا رد کرنا
"	تیوڑیاں	چیں بہ جبیں
"	کھیڑ دینی	کسی کو لطف پہنچانا
•	رکتاں	دل رنج کرنا خواہ مخواہ کی چھیڑ چھاڑ کرنا
"	اچیڑ دینی	زخم کے انگور کو ناخنوں سے جدا کرنا
۷	جھنجٹ	فساد
"	گورمتے	بدمشورہ ہا
"	اڈگھیڑ دینی	جدا کرنا چاہنا
"	گیڑدے نی	چلاتے ہیں
"	پینچ	سردار
"	کچھ	پیمائش
"	وڈھی	رشوت
"	کچھاں	بغلاں

نمبر صفحہ	لغت	معنے
۷	بنجر	وہ زمین جس میں کچھ پیدا نہ ہو
"	بھکڑی	بدنامی شہرت
"	باب	کسی کو مصیبت میں ڈالنا ظلم کرنا
"	بھنڈی	رسوائی
"	رائیگاں	ضائع
"	پنڈا چھٹکے	بدن آراستہ کر کے بھناست آدمی کا
"	آرسی	آئینہ
"	منہ ہاریاں	آزاد نصیحت نہ ماننا
"	کوئی ڈنگ	ایک وقت کا کھانا
"	بھوئیں	زمین
"	دارے	نشستگاہ زمینداراں
"	وہلیاں	بے روزگار
"	وادی	بدعادت
"	لٹ	آوارہ
"	ورجنا	منع کرنا
"	تراہنا	ڈرانا
"	ویساہنا	فرمانبردار کرنا
"	نڈھا	لڑکا
"	پراہنا	مہمان
"	ہرنالی	زمین جوتنے کیواسطے ہل تیار کر کے لیجانا
"	ہل	کلبہ رانی کا آلہ
۸	ریستے	مصیبت جھگڑا
"	جوترا	کلبہ رانی
"	تھک	تھکان
"	ارلیاں	ایک لکڑی کا نام جو پنجابی میں لگام جاتی ہے
"	چھاں	سایہ

نمبر صفحہ	لغت	معنے
۸	بھتا	کھانا
"	بھابی	ژنگہ
"	چھالے	آبلے
"	پھٹے	ہاتھ پاؤں کا پھٹنا
"	لاڈلہ	ناز پروردہ
"	سکیاں بھائیاں	حقیقی برادر
•	کنڈا	خار
"	کلیجے	جگر
"	پوڑیاں	چھبویا
"	مہنیاں	طعنہ ہائے
"	وکھو وکھ	جدا جدا
"	وچھوڑیا	جدائی
"	اجوڑیا	مخالف کر دینا
"	موڑیا	واپس کرنا
"	آکڑاں	خود پسندی، غرور
"	رجکے	پیٹ بھر کے
"	دیور	خاوند کا چھوٹا بھائی
"	نہال	خورسند
"	چھیل منڈا	خوبصورت لڑکا
"	مکھیاں	مگس ہائے
"	کلنگ	بدنامی کا داغ
"	سوکھالیاں	آرام سے
"	دہڑیاں	آنگن
"	ڈاہ چرخے	چرخے کاتنے کو رکھنا
"	وہسدیاں	بات بات کو مکرر کرنا
"	من بھاوندا	دل چاہتا
"	رسدیانی	مناسب
"	چھترے	مینڈھے
"	رسیاندے	رسیوں کے
"	ڈاریونی	مکار عورتو
"	ٹونے ہاریو	جادوگر عورتو

نمبر صفحہ	لغت	معنے
۸	ہریاریو	چالاک عورتو
"	ہنساریو	ظالم بیرحم عورتو
"	گنڈیا منڈیا	بدمعاش لڑکا
۹	ساڈے بھا	
"	توں کہیاں	مصیبت میں ڈالنا
"	بنایا نتے	
"	لٹکندڑ	بانکی رفتار
"	پھلیاں پھاہیانے	گلے میں پھانسی ڈالنا
"	لوجوگا	منہ کرنیکے لائق
"	لیکاں	جمع بدنامی
"	پچکے	حد سے بڑھ کر
"	نہ بنیگی	نہ گذارہ ہوگا
"	پرناہ	شادی ہونا
"	جائیاں	لڑکیاں
"	اہوڑ	جو روکنے سے نہ رکے
"	موڑ	روکنے سے رکن
"	وادیاں	بدعادتاں
"	توڑ	اخیر
"	ناہیاں	پہنچائیاں
"	دسینڈڑا	نظر آنا
"	گوچرا	اختیار کا کام جو ہو سکے سوا دوسرا نہ کر سکے
"	پوڑیاں	زینہ ہا
"	پیکیاں	والدین
"	گوارنی	بے عقل
"	اینڈیاں	ایسی
"	پنگھاندے	گھاٹ پانی بھرنیکا
"	پئی پٹی	شہرت
"	دھماں	شہرت
"	ترنجناں	چرخے کاتنے کی جگہ
"	بھوں کاں پریدیاں	جنکے دلوں میں عشق لگیا

صفحہ نمبر	لغت	معنے	صفحہ نمبر	لغت	معنے	صفحہ نمبر	لغت	معنے	صفحہ نمبر	لغت	معنے
۱۰	گھنڈیاں	ولدار	۱۱	ٹولیانی	گرداہا	۱۲	ڈھاہندے	گراتے	۱۵	ڈھلی چھڈکے	مقصد کو ڈھلی کرکے
"	منگو	گلہ گاؤ میشاں	"	بھیڑ مچایا	لڑائی شور	"	وساردے	اونچا کرتے		گوز	
"	ڈیرنو	دشمن عورتو	"	کچیادے	اے خام عقل	"	باہاں بیلی	یعنی مدد گار۔	"	چوبر	گندے معاش خوب موٹے
"	جھڈینی	پیدا ہوئی	"	متھاڈاہیلے	مقابلہ کیا	"	بھج باہاں	ٹوٹے بازو			تازہ ہے
"	اٹھکیلیہ	جوانی کے جوش میں بھرپور	"	سوکناں	ایک خاوند کی دو بیوی	"	کائی سار	کوئی خبر	"	ڈنگریاں	حیوان۔ مولیشی
"	تھکاں	تھوک			کو سوکن کہا جاتا ہے۔	"	ہنجڑوں ندیاں	آنسو خون سے	"	لڑیاں بھڑیاں	شور فساد
"	موہنڈیاں	شانہ	"	سجرہ	تازہ	"	لنگیاں	ٹاٹو	"	متا	ارادہ
"	چیرا	سرخ پگڑی	"	جوبناں	حسن	"	بھیناں	بریاں شد	"	چڑی چوہکدی	چہچہائے کنجشک
"	بھنڑے	عطرے	"	بھیّا	بھائی	"	چو کھٹے	قربان	۱۶	مدہانیانی	دودھ سے گھی نکالنے کا آلہ
"	چوپڑ	ترکرکے	"	دھروں	تھپیڑ	۱۳	وچھنیاں	جدا شد	"	پچلانیاں	غوغا کیا
"	انگنے	صحن	"	لہیا	ریشم کا کپڑا	"	ہنیاں	منزل مقصود پر پہنچا	"	ریڑکا	بلوزا
"	پلٹنا	پھینک دینا	"	پکھنٹیاں	جوتیاں	"	گھیرکے	چاپلوسی کرکے	"	دوریانیاں	دودھ کے برتن
"	آدھیاں	نصف کا حقدار	"	بکل	چادر اوڑھنا	.		چھوٹی منہ کی خوشامد	"	لوآنیاں	اس جگہ مراد بیل ہانکنے
"	چھاسنا	تکیہ لگانا	"	ونجھلی	بانسری	"	ٹھگڑیاں ہو	ٹھگی بازی کرتی ہو			کی لکڑی سے
"	مڑیں	باز آ	"	ہنجوں	آنسو	"	بھلیاں لاونے	جھوٹھ کی باتیں بناکر	۱۶	چکیاں جھونیاں	چکی چلائی
"	ہنکارنے	متکبر	"	کھوجیا	خفا ہوا			زمانہ سازی کرتے	"	تاؤناں گنھ	آٹے گوہندنے
"	بھاگ بھری	نام عورت	"	تسلیائی	اطمینان	"	بھکدیاں	سکتی	"	سوانیاں	شریف عورتیں
"	منس	خاوند	"	ادھواٹیوں	نصف راستہ سے	۱۴	ٹھگنیاں	فریبی عورتیں	"	مانیاں	خوشی کی گذران اشارہ
"	کوکلاں	نام رانی عورت کا	"	اٹھیا رزق	برداشت ہوا رزق	"	واہ	چارہ			بطرف جماع
"	بوہیوں	دروازے سے	"	ونڈ	تقسیم	"	بھاگ	برداشت	"	کپتن	ملاح یا نام بھاری بھرکم
"	کڈھنی	نکالنی	"	ساک سین نہ انگ	کوئی رشتہ دار نہ ہو	"	پنڈ جھگڑیانڈی	فساد کی گٹھڑی	"	چپاڈھکساں	چپا چلاؤں گا
"	کندھ کھوواڑیوں	پیچھے کی دیوار	"	سنگد سہو	شرم نہیں کرتے	"	دیڑیاں ڈرکیانے	غصہ وجھڑک	"	چوردہاڑوی	رہزن چور
"	کھلکا	بھکالیا	"	منگد سہو	لٹکا دیتے ہو	"	کھڑباندے	ہیبت ورعب	"	گودی	گود میں اٹھاکر
۱۱	ٹھٹھولیاں	طعنہ بازی	"	بھاگی بنی	کیا مصیبت بنی	"	پٹی	سر کے بال	"	ڈھیکیا	بے حیا
"	پیہڑا	نوعروس کے بیٹھنے کی چیز	"	سدھار	چلا جانا	"	چھپی	پوشیدہ	"	کنڈھے	کنارہ
"	مہربانڈے	شریف عورتوں کی طرح	۱۵	ویرا ابنڑی جایا	سکا بھائی ماں کا جایا	۱۵	اڈیاں	پرواز کندیاں	"	ڈہانڈری	آگ سلگانا
"	گولیاں	غلاماں	"	باندیاں	غلاماں	"	پاہندیاں	راستہ چلنے والے		چھپیاں	غصہ ہونا
"	مجوواہ	پانی کا واہ جو دریا	۱۲	سوہنڈیاں	سجاوٹ	"	نیواں	نیچا	"	باہوڑی	امداد
		سے نکلتا ہے	"	اوٹ ہے	امید ہائے	"	درکارنے	مثل کتے کے ہٹانا	۱۷	موہیاں	ورغلائی گئی
"	بڑبولیاں	زبان دراز بکنے والی	"	کول سندیاں	پاس آبادی ہوئی	"	دھروں	قدیم	"	کوکھرابل	دلی طاقت
	جھولیانی	دامن	"	ہارنا ہیں	گھاٹ آجانی	"	کلیاں	کھونٹیاں	"	وہیری	چسنک

صفحہ نمبر	لغت	معنے
۱۷	جٹیٹری	زمیندار نی عورت
"	پھٹیٹری	پھنکارنا
"	بنیہڑی	بنیاد
"	سمیٹڑی	محو
"	مہریٹڑی	مہر کی دختر
"	سٹیڑی	خریدار
"	دلیٹڑی را	لپیٹی ہوئی کا
"	نئیں	دریا
"	صائن	گروہ
"	جناں کھناں	ہر ایک
"	سگڑ	سیانا اور خوبصورت
۱۹	روٹیاں	دشمناں
۲۰	تراہیاں	ڈرایا
"	جھگی	جھونپڑی
"	بھایاں گوریاں	عقل مزاج باغدار
"	پلکاں	پپنیاں
"	کھنگی	ہاتھ میں ہاتھ ڈان
"	جھمیاں	پارچہ باریک اوڑھنی
"	سکھڑیتے	رخ پر
"	چونڈیاں	پیشانی کی زلف
"	جھٹکدیں	جھولتی تھی
"	سوہیدی	نام پارچہ جات ریشم سرخ
۲۱	گلہاں	رخسار
"	ٹھکیاں	تروتازہ لہلہاتی
"	رواتہ پھلیاں	ماش یعنی ارد کی پھلی
"	ٹھاٹھ دے	بناوٹ دکھاکر
"	اوبھرے	ادبر ہوتے
"	کھینوں	کھدو یا گیند
"	تریٹھیا	ڈری ہوئی
"	پینکنے دی	نام شہر دار الخلافہ چین
		اس جگہ کی پتلی

صفحہ نمبر	لغت	معنے
۲۱	الوکار	انوکھاپن
"	اڑدبازار	شاہی بازار فوج کا مقام
۲۲	ٹھنڈڑی	ترچھی
"	تگڑی	تیز
"	کانہاں	چھمکاں
"	لہولہان	خون آلودہ
"	دھرد	گھسیٹ
۲۳	سُسری	نام ایک کیڑے کا جو غلہ گندم کو خراب کرتا ہے
"	سکھی لدھیا	جو شخص بڑی محنت سے
"	نگھڑا بوڑ	بے ہوش
"	اہلکی	سست الوجود
"	ان کے بھکھ	ان کے کھالیا
"	گھوک ستوں	بڑی نیند میں سویا
"	قربان	خلاف
"	متوالئے نی	مست
"	جھڑپ	تنبیہ اور شوخی کی بات
"	اٹھکلی	جوانی کی امنگ میں
"	رسیلی	تاثیر والی
"	کدن آدنائیں	کہاں سے آتا ہے
۲۵	چھیک	ایک گھاس کا نام
"	دوکھن	دو ٹکڑے
"	نیناں دی ہا	آنکھوں کی سیاہی
"	جویں جیومنے	جس طرح اطمینان ہو
"	گھنے	بسیار
"	گواہنڈ	ہمسایہ
"	رلا گئے	پائمال ہوگئے
"	نباہوتی	اخیر تک ساتھ دینا
"	بابلے دی	باپ کی
۲۶	دوہیلزائی	شکل
"	پینجنی	نمبردارنی

صفحہ نمبر	لغت	معنے
۲۶	سوہد	تلاش
"	رہیاں ونیاں	پشیماندگان
"	کھوئیوں	کیچڑ کی جگہ جہاں آدمی چلتا پھنس جاوے
"	سکتی موت	ضائع
۲۷	گھبروٹ	اچھا جوان ہونیوالا
"	پلوپڑا	خوبصورت
"	پرھے دیو چہ	مجلس میں
"	واہیوں کڈھکے	بہتے پانی دے کر
"	ہڈا ڈندائے	وجوہات ڈالنا
"	انت وکھیں ساک	اخیر اس رشتے
"	سہیڑیاندے	دیکھے گی
۲۸	دھاڑیاں پیڑیلنے	رہزن وغیرہ
"	سمبھلکے	خبرداری سے
"	کھندیاندے	گلہ گاؤمیشاں
"	کھیڈ رجھے	کھیل کے خیال میں
"	جیوڑا پکڑ لٹوٹیاں میں	دلکو قابو کرلیا
"	چاکھیڑیا میں	بیج کندی کردے
"	ادھین	عاجز
"	کھہڑکھاں	خیال رکھنا
"	کھوجدے کھاسریتے	نقش قدم
"	ٹینڈ بدھی	ایک سیدھی قطار
"	کامکتی	نوکری
"	بھیڑ میاں	تنگی
"	ترو ٹھیاں	مہربان ہوتے
۳۱	سنگ سنگیاں	ہمجنس کو پیار رکھنے والی
"	لکیاں	بھوسلی رنگ
"	مٹ میٹیاں	گھڑونکے گھڑے یعنی بہت
"	گھڑیلیاں	تلخ مزاج
"	کھیلاں	شکل سینگوں کی
"	کھریڑ	گاڑھے دودھ والی بھینس

صفحہ نمبر	لغت	معنے
۳۱	کھلاں	پتلے دودھ والی بھینس
"	میناں	جس کے سینگ گلے میں لپٹے ہوئے ہوں
"	سول	بچہ دینے والی
"	پھرڑاں	عقیمہ یعنی بانجھ
"	سنڈھ	ایضاً
"	موٹیاں ڈیلیاں	موٹے بدن
"	سحر سودہ	تازی، باسی ہوئی
"	گبھناں	حملدار
"	کھانگڑاں	مدت کی بیاہی ہوئی
"	دوکلاں	تھوڑا تھوڑا دودھ لانیوالی
"	ہتھلیاں	بغیر بچہ کے دودھ دینے والی
"	ڈھماں	جہاں پانی گہرا رہے
"	ڈھڈلاں	بڑے پیٹ والے
"	اڈارہویاں	اڑجانے والی
"	موک	آواز
"	کیلیاں	باندھی ہوئی
"	آپوڑماں	قبیلہ
"	ابلق	ڈب کھڑبا
"	جوہیر	چراگاہ
"	دھناپیاں	بلوغت کو پہنچنے والی گاؤمیش
"	ہندڑہیل	ہونہار
"	اتراں	نہ بڑا نہ چھوٹا
"	دودھ لیڑاں	شیر خواراں
"	چھانگاں	کداڑے مارنا، کودنا
"	پینکھڑ	وہ رسہ جس سے گاؤمیش کو پاؤں سے باندھا جاتا ہے
"	الاں	خوش ہونا
۳۲	موہکر	بیماری کا نام ہے جو
"	کھڈے رلیاں	چوپائے کو ہوجاتی ہے

صفحہ نمبر	لغت	معنے
۳۴	کہنہ مترارڑی	گردن سوجی ہوئی
"	دلہانڈراں	قد آور
"	لٹر	شکم پر
"	ہاڑبا	حرص
"	دوڑ ٹنگے	بھاگنا، چھلانگیں مارنا
"	ڈہنجہ	تمنّا
"	پڑتنے	زار بھید
"	آندیوچہ	غیرت میں
"	ہٹھ	حوصلہ
"	ہکھی	خواہش
"	ادکھلی	ہادن
"	دھسکلاں	ضرب ہائے
"	لوئی شرمندہ	حیار کا پردہ
"	اُگ پئی	پیدا ہوئے
"	وادیاں	عادتاں
"	سوہیاں	جاسوس
"	سر وسر	پے در پے
"	چھٹک	ہتھوڑی
"	چنڈال	بدعمل
"	پھلکے تے	نشتر یا استرے زخم لگا
"	سُتیاں کلاں	کر گذری ہوئی باتیں
"	اُٹھ وگیا	بہت جلد چلا گیا
"	ویرائیاندے	دشمناں
"	بھنگ گھتدا	خرابی ڈالنا
"	ہٹھٹھ	شرمندہ کرنا
"	لج موئیاں	غیرت کی ماری
"	لوہڑیدی آب	غضب کی آبادی
"	دھروہی	دوہائی
۳۹	نسب	بند کر
"	بھڑولی	غلہ ڈالنے کی گلی برتن
"	آئینے نی	دروازہ

صفحہ نمبر	لغت	معنے
۳۹	کھڑدبنی	موٹی تازی
"	موہنی	دل بیقرار کرنیوالی
"	پاہڑیئے	ایک مادہ جنگلی چوپایہ کا نام ہے۔
"	مشنڈے	خوب موٹی تازہ
"	اودماوڑا	مستی
"	بکڑی ہاں	کاذب
"	کہن آنیاں	کمین عورتیں
"	جھلکانیاں	جلائی جاتیں
"	دسدیانگی	بلائی جاؤں گی
۴۱	ٹوناں	زیور
"	چھوہری	دختر
"	پنگے	طعنے
"	سوتروں اوتر	اولاد بے اولاد
۴۴	ساہن	بیل سانڈ
"	پچن	ہاضمہ
"	ہتھڑیدار	یعنی کیدار خبردار
"	کھولیاں	گاؤمیشاں
"	کراڑ	ہندو بقال
"	بھرے بھکنے	خوب بھر بھرایا
"	کوہماں	مجمع
"	ٹہل ٹکور	خدمت تواضع
"	کرڑادیاندا	جاسوسوں کا
"	نہتادیاندا	بے گھروں کا
"	کیریاں لاوندا	غریب محنتی
"	ہادیاندا	افسوس غم
"	گھتاٹولنا	گم شدہ تلاش کرنا
"	ڈاگ	گاومیش
"	چمڑی	لپٹی ہوئی
"	انبڑی	والدہ
"	ہمڑی	ناتمام

صفحہ نمبر	لغت	معنے
۴۴	ادنبڑی	تیار کرنی
"	بھمبری	روک
"	کمبڑی	لرزیدہ
"	جمبڑی	پیدا ہوئی
۴۵	لمنبڑی	دراز
"	جھانگڑیدے	خار گھاس وغیرہ یعنی چراگاہ
"	جنج	برات
"	جھٹ نال	حیلہ سے
"	وڈھ لڑکے	کان کی زیور
"	کھوجنڈیانوں	سرکی زلف یعنی بال
"	ڈھوئی	یعنی دُبر
"	گھڑیتھنی	پانی کا گھڑا رکھنے والی لکڑی۔
۴۷	انوکھڑی	بہت ناز پروردہ
"	پچ	طور عقل چال چلن
"	جچر	جب تک
"	میداہونہار	مٹانا تقدیر کا
"	ادلاہمڑے	شکایات
"	ڈوم ڈہاڈی	قوم میراثی گانیوالی
"	بھوہوے	زمین کھود کر بند کرنا
"	ہتیا	ظلم
"	نشٹ	تباہی
"	بھوکیں	آواز سگ
"	بریار	بدکار
۴۹	ڈکرے	ٹکڑے
"	کوڑ	غصہ
"	کیاڑیوں	حلق
"	کھڑے	درپے
"	بھوں	بیہوش
"	سنیہڑا	پیغام

صفحہ نمبر	لغت	معنے
۴۹	ہٹلیائی	ہوا
"	ترہتلیائی	ہل چل
"	پتھلیائی	زیر زبر
۵۰	ادتھلیائی	الٹا
"	ڈھولہ سد	گانا زمینداروں کا
"	جینے نال رلیئے	
"	تیہے ہوجایئے	ہمجنس ہوجانا
"	کھلیر	چین
"	رُجھ	مشغول
"	جھورا	فکر
"	نویکلی	علیحدہ
"	چھوہرا	اے لڑکے
"	پوہیرا پوہیرا	ذرہ ذرہ
"	اوہیرا سوہیرا	مشکل سے مشکل
"	موہرا	زہر
"	نموہرا	بے دید
"	گوہڑا	روئی کا گولہ
"	چھنچھوڑا	شوخ مزاج
"	کلالیندے	شراب فروش کی عورت
"	اوڈیندے	کچی دیوار بنانیوالے مزدور کی عورت
"	کھبیڑ	موچی کا اوزار
"	دُھپے بھکے	دھوپ میں باندھ کر
"	ڈول	تجویز
"	آدر	خوشامد تواضع
"	چاں بھاں	رولا
"	دگ	گلہ گاؤمیشاں
"	اکٹھڑی	ملکہ
"	ٹہنگ	آبی جانور
"	پسلیٹیاں	پہلو الٹنا
"	کرڑل	قسم ماہی

صفحہ نمبر	لغت	معنے	صفحہ نمبر	لغت	معنے	صفحہ نمبر	لغت	معنے	صفحہ نمبر	لغت	معنے
۵۰	دھمیڑے	قسم ماہی	۶۳	دھکڑدکھیڑیئے	موٹی چوڑی	۶۵	دھمکان	زلزلہ ہائے	۶۷	ایدھے	نیچی اونچی
،،	مرگامرڑی	مرگ چھالا	،،	موٹ پلیئے	قربہ ران	،،	گھرول	نیچی جگہ جو پانی سوکھ	،،	جھڑک جھنب	ڈراونا
،،	ارتھ	طریقہ	،،	مندرمٹیے نی	پسند قد			جاوے۔	،،	پڑپھدی	بدن کا چمڑہ
،،	گھری کرد	یعنی جلدی درد	،،	کھدیڑیئے نی	خراب کی ہوئی	۶۶	جھوہاں	موئے جائے نہانی	،،	جنڈیاندی	سر کے بال کی
،،	ڈھینگ	آبی جانور پرندہ	،،	ان تھنئے	بے ہدایتی	،،	چٹاکیا	تھپیڑ	،،	ڈوڈیاندی	مقعد والی مراد نام
،،	رنک تو	چلو تو	،،	ٹھنگر ٹھلئے	موٹی فربہ تن مضبوط	،،	چھبیاں	انگشت وسط کی نوک	،،	پنج تت	حواس خمسہ
،،	کھیہہ	خاک	،،	کوڑگندے	تلخ مزاج			کیکے زسلوں میں دی	،،	گودڑا	پرانا لحاف
،،	نماشام	شام کا وقت	،،	زہردی رنگین	زہر کی گولی	،،	پھانکے	زدوکوب کر کے	،،	تریڈ	برباد
،،	مہرمنگواندی	گلہ گاؤمیشانکی پھل	،،	بھیڑ بھنئے	بدعادت والی	،،	کٹ چکچور	مار کر خوب باریک کرنا	،،	جیڈ دیئی	برابر کی
۶۳	ڈھاک	جماعت	،،	کوٹڑیئے	گھوٹنے کا ڈنڈہ	،،	پاسنا	گروہ کا گروہ	،،	ٹیڈ دینی	خرابی
،،	نہریئے نی	اے بگھیاڑی	،،	چونگمہ ڈہاب	تالاب کا ڈھم	،،	مواترٹے	آگ کے النبے	،،	کھنواندی	خاموش کرنیوالا مطلب پرست
،،	اروبگین	زبردست جنگجو عورت	،،	آرچلہاریئے	آب رو	،،	بھانبڑ	جلتی آگ	۶۸	چھاہ ویلا	چاشت کا وقت
،،	بڑبولیئے	بکواس کرنیوالی عورت	،،	گھرل واہندیئے	آب کم کھیت کی جگہ	،،	لتھڑی پتھڑی	بگڑی ہی اتری ہوئی حالت میں	،،	گھسنواندے	گھونسے
،،	گولیئے	اے غلام	،،	دیہڑیئے	جوان گاؤ	،،	سوہاں	جاسوس	،،	رنواندے	رونی صورت
،،	گھنڈ دتیئے	تیز مزاج	،،	کیریئے	کربہ چشم	،،	لاہڑی	لالچی	،،	لال کچوری	ایک کھیل کا نام
،،	گل دوپہریئے	نام آتشبازی	،،	نیل ڈانٹاں	مارپیٹ کے نشان	،،	نگ لویڑ	پچاہوا	،،	نیارڑے	علیحدہ
،،	اودہلاگئے	بدمعاش عورت	۶۴	سوہریو	سسرد	،،	مرڑگھت	چور پکڑنیوالا سراغرساں	،،	بلاکوفائتی	فسادی
،،	ٹونب	زیور	،،	دکاڑ	خرابی	،،	دب دریڑیاں	زبانی دھمکانا	،،	ٹپکے	کود کر
،،	نکرمٹی	بے نصیب	۶۵	بجھیا	مکری فریبی	،،	چت کھڈیریاں	گانڈہ کوئی	،،	پھسکدی	روتی ہوئی
،،	چھیل چھدڑے	چھنچھوری عورت	،،	کرت گھن	احسان فراموش	،،	دوپھیڑیاندا	فسادڈلنے والا	،،	ڈسکدی	رونی صورت بنا کر
،،	چھانٹے	آنکھیں جھپکنے والی	،،	بھلاوڑا	جھلک	،،	بکھیڑیاندا	جھگڑا لڑائی کا			ہچکیاں لیتی
،،	چھیڑیئے نی	ٹیڑھے منہ والی	،،	اپرابدہاں	غضب کی	،،	اودھلاں	عورت بدمعاش دوسرے	،،	کانپتی	لرزیدگی
،،	جھکڑ جھلئے	اے دیوانہ شدی	،،	پنج	کسی کو مار کر درست کرنا			مرد کے پاس جانیوالی	،،	ہوئی بیتی	گذری ہوئی
،،	گھرک بلی اے	گربہ کی مشابہ	،،	بھولاں	گھونسے	۶۷	کرنگ	سوکھا بدن	،،	جھٹ	جلدی
،،	گلہڑیئے نی	گلے کی بیماری والی	،،	گجھیاں	پوشیدہ	،،	اڑیدار	ضدی	،،	مانیاں	اندازہ غلہ
،،	کن گلٹے	کان کی بیماری	،،	دھڑادھڑ	پے دربے فردن	،،	ہٹیاہاں	تھک گیا	،،	وڈیوسونک	کاٹا اس نے ناک
،،	چکرپریئے نی	پھرنے والی	،،	جیجھی	دست بغل	،،	کارے کرن	بدفعل	،،	پلوڑا	دامن
،،	گدھریئے نی	گدھی	،،	بھنیری	کھلی ہوئی	،،	گھائی	لنگوئی	،،	موڑہ	واپس کرو
،،	اکھیں گھرنئے نی	گہری آنکھیں والی	،،	کھنڈ پھٹکے	جدا جدا ہو کر	،،	پھل کناں	مستورات کی جائے مخصوص	،،	پکاپکاوندے ہاں	مشورے کرتے ہیں
،،	سنگھ گھوڑیئے	گلے میں تیس کرنیوالی	،،	دہائیں چھڑیاں	چاول نکالنے والی	،،	پرس	ادھیڑ مرد	،،	تراہ	دھمکانا ڈرانا
،،	کھلب گلیئے	فربہ رخسارہ	،،	مہلیاں	چاول نکالنے کی لکڑی	،،	آمنیاں	بے انصافی	۷۰	ایڈا گھبرو	اتنا بڑا جوان

صفحہ نمبر	لغت	معنے	صفحہ نمبر	لغت	معنے	صفحہ نمبر	لغت	معنے	صفحہ نمبر	لغت	معنے
۷۰	ٹنڈرا	ہاتھ کٹا	۷۳	رلدیاں گولیاں	خستہ حال غلام	۷۵	کرڑاں	خبراں	۷۹	گن ماڑیاندے	عقل بے زر آدمی کی
"	بودیاں	سر کے بال چھوٹے چھوٹے	"	چھوکری	لڑکی	۷۶	بروالیاں	کمیں چولد	"	ٹولدینی	تالاش کرتے ہیں
"	ادھونڈا لئے	نصف حصہ تقسیم کرا لئے	۷۴	آکڑ	سینہ زوری	"	دھنبلا	مجمع	"	لتاڑیدے	پاؤنکت نیچے کچلائے جائے
"	بھکیائی	خیر خیرات	"	چکراندے	علاقہ ہائے	"	کھلوکھل	اسفل السافلین	"	پٹی ماڑے	پڑے غریب
"	سارداديدڑا	ضدی آنکھ	"	ٹہنے سیتی	مشہور معتبر	"	بکیوناں	بکواس	"	سول پت	قسم چاول
"	تکھیائی	تیر	"	باہریدیاں نگراندے	آس پاس کے گاؤں	"	دھرم نیم	ایمان یقین	"	باسبتی	قسم چاول
"	وچھاپ	آزردگی	"	چھوہراں نکراندے	لڑکے لڑکیاں	"	گھولناں گھولناں	بدمزگی،	"	مسافری	قسم چاول
"	تراہیوجے	ڈرادیا	"	ٹھکراندے	امیر لوگ	"	کھتھا	گذر گیا	"	بیگمی	قسم چاول
"	کیارڑا	قطعہ کھیتی	"	نکھراندے	طنزاً	۷۷	بھس	چھانی خاک	"	لونگیر	حمائل
"	کھٹھ	بیشرم شہرت بدنامی	"	اکڑاندے	ناراضگی	"	دکھ اپنے	آمدن مصیبت ہائے	"	الیاں	گنگری
"	کھیتریدارا کھا	کھیتی کی خریداری کرنیوالا	"	جوڑیا	جفت ہائے	"	النبڑے	آگ کے النبے	"	گھنلرالرٹے	نام زیور
"	واچیا	پڑھا	"	جٹ	جفت ہائے	"	اولانبڑے	شکایت ہا	"	پپتل وترے	نام زیور
"	جھورا	غم	"	نرڑ	ایک دوسرے کے برخلاف	"	کوہی	اُلو	"	ٹپاگلاں	ریشمی پارچہ ہائے
"	چھڑے دہری	مردماں حملہ آور	"		کو اکٹھا باندھنا	"	تتھ مہورت	مقررہ وقت	"	بونداں	ٹمکنے دار پارچہ
"	کھتیال	مجمع ستارہ	"	ڈھوڈھکدے	موقعہ بنتے	"	پوڑے دہار	چلانا رسوم کا	"	پکھتایاں	قسم پارچہ
"	چوکھنے	قربان ہونا	"	اکھراندے	حروف ہائے	"	نگدی	قسم مٹھائی	"	گھگرے	قسم پارچہ عورتوں کے
"	کھاڑیوں	خیال کئے ہوئے سے	"	کرتوت	شادی پر معقول خرچ کرنا	"	جیھی	دست بغل مراد	"	کاہڈویں	کپڑوں پر کشیدکاری
"		باز نہ آنا	"	دھنی	صاحب حوصلہ	"		ازیک جان	"	مشرو	ریشم سوت ملا ہوا جائنہ
"	لادنہ	بردبار	"	سایاں نکراندے	برابر مقابلے والے	"	پراکڑی	نام مٹھائی روغنی	"	گوہڑے	موٹا
"	بری آتاینت	ناقص بہت ناقص	"	لڈی	کھیل	"	روسیاندے	روٹھتے	"	پتیلڑے	باریک
"	جلیاں	حالت فقیری کا نام	"	چنبراں	نچکراں	"	جھوسیاندے	کھینچنے سے	"	اوڈھنی	قسم پارچہ
"	اڈنی دا ادت	احمق ماں کا جنا ہوا احمق	"	چھالاں	چھلانگیں	"	وکھر	سبزی خشک	۸۱	جبں	شاباش واہ واہ
"	انچھوت	ہاتھ لگا ہوا	"	اپٹھاں	الٹی	"	چوڑے چپڑے	خاکروب وغیرہ	"	بھوچھن	قسم پارچہ
"	براخدائیاندا	ظلم	"	منس	خاوند	"	ڈانگری	حیوان چرانیوالا	"	ہنج تونیئے	پھولدار کپڑا
۷۲	مارتھلی	دولت غائب یعنی غبن	"	کھوریاں	غصے ہو کر کلام کرنا	"	ساک ماڑیاندے	رشتہ غریبوں کا	"	دیراراہد	عجب دل فریفتہ ہونیکا
"	انہا چولہا	کورموش	"	لوریاں	پیار کرنا پرچانا	"	کھوہ لین ڈاڈھے	چھین لیتے ہیں بردست			موقعہ
"	تھوتھے دھائیں	خالی دہان بے چاول	"	پوئیاں پوئیاں	ذرہ ذرہ	"	ان پجدے	نہ کر سکتے ہیں غریب	"	جنے کھتے نوں	ہر ایک نو
"	سانبھیونے	قبضہ کر لیا	"	رجھے	مشغول	"	دس گھولدینی	دل ہی دل میں	"	سنگتاں	جماعت ہائے
"	وہاجیج ہاچ لیا	خریداری کی	"	ڈسوریاں	حیوان	"		غصہ سمیٹنا	"	رتن بھمن	
"	بھوپنیدیاں جاں	زمین تھوڑی جگہ	"	سورمہ	بہادر	"	اندروں باہروں	باطن ظاہر	۸۲	بھرٹھو	جاہلوں کا ناچ اچھلنا کودنا
"	سوہنے بھنڑے	خوبصورت جوان	"	اودہالیاندے	چوری نکل جانا	"	ڈڈلدینی	تذبذب	"	چاوڑاں	ناز انداز

صفحہ نمبر	لغت	معنے
۸۲	ڈھاڈی	قوم مطرب
"	بھگتئی	قوم مطرب
"	نقلئی	قوم مسخرے
"	بھیراں	نام باجہ
"	ترباں	نام باجہ
"	سپردار	مطرب طبلہ بجانیوالا
"	کبت	شعر کا ایک وزن ہے
"	بھٹ	قوم جسمیں سے بیربل بھٹ مشہور تھا
"	گھوڑی سہرا	ایک گیت جو نوشہ کی برات کیوقت گایا جاتا ہے
"	ٹھوٹھیاں	پیالیاں
"	بوہل. جمیل	نام زیور ہائے
"	دارو	شراب
"	دھرگ	طبل
"	ٹکٹ	جو برات کیوقت نوشہ کے سر پر پہنایا جاتا ہے
"	سوہن سہرے	سُرخ سہرا
۸۳	بھن بھنیائی	دشنام
"	لاڑیا	اے نوشہ
"	چیک مچیک	شور شرابا
"	بھنیویں	خواہرزادی
"	بھالڑا	نوشہ کا نائب
"	چتو	نامرد بزدل
"	ڈھکی	پہنچی
"	ستھ	مجلس آراستہ
۸۴	پھلجھڑیاں	آتشبازی
"	ہرٹ وگن	مثل کنواں چلنا
"	ویلنے	کماد کی رس نکالنے کا آلہ
"	پرھتھی	خلقت بیشمار
"	ہم ہما	جوق جوق

صفحہ نمبر	لغت	معنے
۸۴	ڈومنی	مطرب زادی
"	ویلاں	سر صدقہ
"	پریہے	برتن کھانے کے بھرے ہوئے
"	بھچاوڑیاں	بھرا ہوا برتن خدمتگار
"		کودینا
"	گڈکنے	ایک کھیل کا نام
"	گلھتھ	کسی کا ہاتھ زور سے دبانا
"	چھبی	انگشت کی نوک کسی سے رخسارے میں چھبونی
"	گھڑا گھڑولی	ایک شگون کا نام
"	چھند	قبیح گفتگو کا نام
"	سالیاں	خسراچیاں
"	ان یدھڑی	بے جماع
"	تلکنا	جو پکڑنے سے ہاتھ تک آجاوے
"	انودھ	بے سوراخ
"	بھوآ	والد کی ہمشیرہ پھوپھی
"	جیجا	نوشہ
"	کھنڈلوڑیدا	کھیل کا نام
"	وچھنہ	رسوم یعنی ایک نکمہ
"	متلاؤنی	کسی چیز پر دل ایسا چاہنا کہ زبان سے پانی آوے
"	دھونکل	نام موضع جسمیں سید احمد سرور کی نشتگاہ ہے
"	جھڑید	نام موضع جہاں میلہ ہوتا ہے
۸۶	کنجی دی چھری	تالے میں چابی گھومنے کی جگہ
"	گھرک بلا	جنگلی جانور
"	ترگا	گلے میں پہننے کی چیز کا نام ہے۔
"	نرگ	دوزخ
"	ڈھنگڑے	عمیق
"	دہر بیٹھی	غصے میں سخت ناراض

صفحہ نمبر	لغت	معنے
۸۶	انھی میوتی	اندھی ملاحنی
"	کیتوناں	لمبہ کرنا
"	سدا	ہمیشہ
"	کوکسانگی	فریاد کروں گی
"	مٹک پٹیے نی	جوانی کی امنگ میں مغرور
"	پٹیے نی	اوکھیڑی ہوئی
"	سٹے نی	پھینکتی ہوئی
"	بُن ٹپی نی	بنگنی کی ہوئی
"	ڈٹیے نی	مشٹنڈی خوب موٹی
		بند شہوت کی عورت
"	گولیر	سولی
"	رہنگڑ	قوم
"	لدہراں	قوم
"	ساواں	برابر
"	ڈبیوں توں	ڈب گئی توں
"	منہ بھیرے	روگردانی
"	سد	آواز
"	ساہدیاں	ملے کی ہوئی
"	وڈھیاں چیریاں	رشوت
"	آدجگاو	ہمیشہ
"	کرتب	ناقص فعل
"	جھب	جلدی
۸۸	لُہب	لالچ طمع حرص
"	سمیٹیائیں	سمہال لینا
"	وڑے	ناراض
"	بُری زبان	بدعادات
"	چھڑااٹ	کھل اُٹھ
"	ڈھینگے	رکھے جائیں گے
"	آسرا	امید تقویٰ
۸۹	سکھنا	خالی
"	چکھائیں	چاشیدن چکھنا

صفحہ نمبر	لغت	معنے
۹۰	پھکنائیں	نگلنا
"	لکھنائیں	معلوم کرنا
"	خبرگم	غیب کی خبر
"	جھلی	برداشت کی
"	دو بیجنگے	شادی کئے جائینگے
"	کو بیجنگے	کوٹے جائینگے
"	د بیجنگے	دبائے جائینگے
۹۱	پنیجنگے	تسلی کئے جائینگے
"	بیجنگے	بوئینگے
"	آس پاس والی	ادھر ادھر کا
"	بھاسدائی	گرفتار
"	لوڑ	ضرورت
"	انموڑ	ضدی عادات والی اپنے اپنے خیال سے باز نہ آنیوالا
"	تن پال	تن پرور
۹۲	ساڑ نینگے	جلادیں گے
"	چھٹنا	خلاصی پالا
"	نہال	فارغ البلال
"	اکھر	حرف
"	بدھ ماتا	شکم مادر
"	جب لگ	جہاں تک
"	ہونہاری	شدنی
۹۵	ودھیک	زیادہ
"	ایک	شہرت
"	سنگدا	ڈرتا
"	ادترا	لاولد
"	قبیلڑا	برادری
"	ڈھل	دیر
۹۶	ڈوم ڈالڑا	میراثی وغیرہ
"	دیرائیاندے	دشمنی رکھنے والے بیگانے

صفحہ نمبر	لغت	معنے	صفحہ نمبر	لغت	معنے	صفحہ نمبر	لغت،	معنے	صفحہ نمبر	لغت	معنے
۹۶	چھوہری	لڑکی	۹۸	ڈھکاڈھو	سبب	۱۰۱	لڈی	ناچ زمیندار	۱۰۴	چھنڈیاں	جھڑک دینا
″	گھلنی	بھیجے	″	نکھڑی	جدائی	″	بےتدھ آنڈی	ایک گیت کا نام	″	پھنڈنا	مارنا
″	سوہاگناں	خاوندوالی عورتیں	۹۹	سوہانڈی	سجاوٹ خولصورتی	″	گوہڑے	روئی اکٹھی کی ہوئی	″	گنڈھنا	جوڑنا
″	کھوہ کھلڑ	کاشتکاری زینت	″	ٹٹے پچھوں	ٹوٹنا خوشہ سے	″	ٹنگنے	ایک لکڑی بندھی ہوئی	″	بھیس	لباس
″	موہنڈے	شانہ ہائے	″	لگڑ	لمبی شاخ			پارچات رکھنے کو	″	اروڑی	کھاد کا ڈھیر
″	رولاک	خاک ستوں	″	ویریاں وتیاں	دشمناں	″	پرکڑی	بوریا	″	چتڑاں	سرین
″	انھونیاں	ناشدنی ہائے	″	کھلیر	چین	″	جھرمٹ	ایک مجمع	″	کھچل بندیاں	وجوہات
″	گوبٹھ	مجلس	″	ادہلے	پردہ	″	گوت کنالہ	رسوم کھانا کھانیکی	″	گوں دار	مطلب پرست
″	اولڑے	بیجا	″	سر،ہیج	خانہ سسرال	″	گواہنڈناں	ہمسائیاں	″	چھہی	گڑھا جھیل کا جسمیں سے
″	ڈٹیں	ملتے دستیاب	″	پچھارڑکیاں	پرسش ہا	″	واہ میں لاٹھکی	اپنا اختیار تمام کرنا	.		کھیت کو آبپاشی کیجائے
″	پوجا	عبادت	″	ملنیاں	ململ کے غسل دینا	″	وسنا	آباد ہونا	″	کرماٹیاں	ناطہ ہائے
″	نگھرجان	غرق ہوجانا	″	داؤنیاں	نام زیور	″	بھبس	چھانی خاک	″	منڈمنگواڑہ	فصل جوادپر سے کاٹ
″	پنڈدے پینچ	گاؤں کے رئیس	″	دھرواس	امید	″	گھرمس	خرابی			لیا جائے اور جو نیچے
″	وچہ سھتے	مجلس میں	″	گلھے	دہیج کا کھانیکی چیز	″	سنجال سکھناں	خالی بالکل			رہ جاوے .
″	متھاڈاہیا	روبرو مقابلہ کرنا	″	متھیاں	کھانے کی چیز	″	رسدی گل	مزے کی بات	″	لنڈور	لنڈے اچکے بدمعاش
″	چونسی	چارتار کا	″	لیٹڑے	ایک لکڑی کا نام	″	رس	مزہ	″	موہ لیندے	ٹھگی کرتے ہیں
″	کھدر	کھادی	″	یرکدے	ٹوٹنے والی	″	متھے بھورے	منحوس مت علا پیشانی	″	دندیاں ہوہنسے	رہزنی
″	ترسا	تین تار	″	باہیاں	ہردوطرف	″	چندریئے	بدنصیب	″	سنہاں	نقب لگے
″	سرساندے بھوچن	قسم پارچہ ریشمی	″	ساتھی	ہمراہی	″	کھدیڑیئے	پراگندہ	″	گانڑا	گانا
″	تیور بیور	پارچہ دہیج	″	بھوے ہوئیکے	خرابی شور کرتے ہوئے	″	لاواں لینڈڑی	رسوم شادی	″	مہک	خوشبو
″	چیکاں	چیخ	″	تور	دم	″	چھلے	زیور ہاتھ کا	″	کھنب	دھوبی کی بھٹی
″	گھمائی	قربان	″	بوتھیاں	منہ	″	کڑے	زیور ہاتھ کا	″	پرات	برتن کی قسم
″	اج اجوکڑی رات	آج کی رات	″	ھنبلاں	مجمع	″	پنجانگلاں	زیور ہاتھ کا	″	جھولیاں	رجھولہ، بیماری کا نام
″	لگیاں لانیاں	قریبی رشتہ دار	″	چنگیاں	پھلانگیں	″	ٹاڈاں	زیور پیر کا	۱۰۵	سون سپت	رسوم وغیرہ
″	سکیاں	″	″	ڈھڈمارن	منہ سے مارنا حیوان کا	۱۰۳	دھڑی	نوعروس کی مانگ میں	″	ڈھان	افسوسناک
″	ودھیاں	مبارکبادیاں	″	پیر ٹنب کے	پاؤں ہلا کے			سندور لگانا	″	کلیلیاں	دل کا رنج وغصہ
″	دلیسیں	خوار ہون گے	۱۰۰	جیوکاں	پوجاری معتقد	″	ٹکابندلی	ہردو نام زیور	″	مٹھی	مقرر کی
۹۸	موبھا	لحاظ	″	بھڑبھو	کوزا اچھلنا	″	پھبدی	خولصورت معلوم ہوتی	″	چھبراں	بارش زور کی
″	سراں نال سہردایاں	زندگی کیساتھ لحاظ	″	پکوان	نام خوراک کی چیز	۱۰۴	انجوڑ	بگاڑ	″	تکاوڑے	فکر
″	ریجھ	بہت خوشی	″	ٹمک	پٹاری وغیرہ	″	تھوڑی	کمی	″	چپ چنگ	خاموشی
″	لنیاں لب	مقسوم	″	داہوداہ	جلد بہ جلد	″	ونڈیاں	تقسیم	″	چھٹے ہٹ	چھوڑ دیئے ہوئے کام

صفحہ نمبر	لغت	معنی	صفحہ نمبر	لغت	معنی	صفحہ نمبر	لغت	معنی	صفحہ نمبر	لغت	معنی
۱۰۷	گیڑے	چلائے	۱۱۱	ادبھا ساہ	دم پریشانی	۱۱۴	سدھراں	شوق ہائے	۱۱۸	ہاوں	دل کا گم ہونا
”	گھا	زخم	”	آہوڑی	چاہی ارادہ کرنا	”	بن پھبکے	بناؤ سنگار	۱۱۹	چھیک	سوراخ
۱۰۸	اوچیڑے	تازے از سرنو زخم	”	نوچھان	عاجز صورت	”	ترٹھل	ہل چل	”	سہلنیاں	ترستی ہوں
”	مڑ آ	واپس آؤ	”	سگواں	بعینہٖ	”	بھولیاں	ہلکی شدت گرمی	”	تت پرتٹڑی	آتش نصیب
”	جھلاں	جنگل و بیلا وغیرہ	”	پیراند تڑا	پیروں کا عنایت کیا ہوا	”	رت لبنواں	سار گرم ہوا سوم گرما کی	”	جھب بوہڑ	جلدی پہنچ
”	جھنجھ	کشتی پہلوانوں کا دنگل	”	دہن دہاں	روانگی دریا کی	”	اڑلیس	چکر پارہ کرنیوالی	”	بھلاوڑا	جھلک
”	سورمے •	بہادر	”	دھرواس	تسکین دل	”	روہجدی	مشغول	”	سون نہ دیندی	ہم بستر نہ ہونے دیتی
”	کھونیاں	جمع فوج	”	پینگھ	جھولا	”	سمجھدیئے	رجوع	۱۲۰	گھمسان	لڑائی شور فساد
”	ٹھاٹھ چھڈی	مقرر کر لی	۱۱۲	ٹھاٹھاں	جوش	”	قہر قلہور	ظلم پر ظلم	”	بھاویں	تکیہ کلام رچا ہے
”	گھون	مونڈا ہوا سر	”	تاہنگ	امید	”	نکھٹیاں	بیدست رہ جانا	”	مجوواہ	شاخ دریا
”	جرنا	برداشت کرنا	”	ڈھیریاں	دل کی حرص	”	جھمنی	ایک لکڑی جس سے کپاس	”	لکڑی پریت	لگی ہوئی محبت
۱۰۹	موہری	پیش رو	”	گھیریاں	چاروں طرف بند کرنا	”		درست کی جاتی ہے	”	جدو کنے	جب کے
”	دلاندی دلنی	میدان کے معرکہ	”	ددھریاں	زیادہ	۱۱۶	اجڑ گیاندا وہڑا	برباد شدہ کا صحن	”	روپ دارسا	حسن کی آبداری
”		کہنے دلے	۱۱۳	سہیڑیاں	بدل قبول کی دی حکم خدا	•	کلانڈے کھوہ	فساد کا کنواں	”	دھڑویل	دھاڑے مار ڈاکو
”	لل دللنی	بے عقل	”	بوپڑا	خوبصورت	”	ٹانگ بڑے	اے کشتی برکنارے	”	چنچر ہاریاں	دغے باز عورتیں
”	ادھلنی	اٹھانا گذری ہوئی	”	کرلاوندی	گریہ زاری واویلا	”	اولیدیا	الٹا پوشیدہ کو ظاہر کرنا	”	گھمکھاریاں	خوشی سے گھومتے
”		بات کو	”	سنگوونی	اکٹھی کرنی	”	ادساریاں	ارادہ ہائے			پھرتے رہنا.
”	رڑکدی	حراش	”	مہلڑ	کھاد	”	جھب ویہجے	جلدی شادی	”	رین	یک رنگ
”	ڈابو	حالت غم سخت پریشانی	”	داہن	زمین جسمیں ہل چلا ہوا ہو	”	پتیجے	بہلاؤ	•	دھونسا	نقارہ
”	چنگ	آگ کی انگاری	”	سیسیاں	پے در پے گلہ رانی کرنی	”	بھتیجی	برادر زادی	۱۲۱	کھڑا کھٹن	بڑا مشکل
”	اوہجڑ	جنگل	”	پیہن	غلہ جو پیسے کیلئے تیار کیا جائے	۱۱۸	رتیجھے	ارمان دل نکالنا	•	شہدے	عاجز
۱۱۰	کرنگ	پنجر بے بدن	”	نویکلی	علیحدہ	”	وچھنیانوں	جدا کئے ہوئے کو	”	چیکناں نرم	چیکناں اور نرم
”	ہڑبال	رخسارے بیچ گھسے	”	دری	رسوم برات زیور و کپڑا	”	بھنیانوں	بریان شدہ را	”	پنڈا	بدن
		ہوئے علامت لاغری	”	بھٹھ	نشان سندھ درجو	”	ساہیاں پنیانوں	موقعہ برابر	”	جھگڑے	خانہ ہارے
•	کنگروڑ	پشت کی ہڈی	”		عروس کو آنگ میں لگایا	”	رتیانوں	رو توں کو	”	بال سیکے	جلا کر تلپے
”	سکری	خشکی			جاتا ہے.	•	منجڑی	چارپائی	”	دھیدو	نام رانجھا
•	پھڈے	گڑھے	”	دھونیاں	آگ جلانے کا گڑھا	”	چھوندیاں	بال کنواری کے سر کے نشان	”	پہلڑے پور	سب سے پہلے
”	ادبھے ساہ	دم پریشانی	”	کمی	نیم بسمل	”	لوہڑ	غضب	”	چلہہ	دیگدان
”	سھاجڈے	عادت ناخوش	”	وہاوندی	گذرتی	”	دندا سڑا	دنداسہ	”	جھلکناں	جلتی آگ میں لکڑی
”	نیوں	محبت عشق	•	نج جنیندڑی	اے کاش پیدا نہ ہوتی	”	آدس دیکھ	بے اختیار بے معلوم بے خبر			وغیرہ پھینکنا
۱۱	ادہندی	سر نیچے کرنا	”	ٹکلو	تتولہ رخسارہ	”	پہن لکیاں	دل کا گم ہونا	•	گھوک سوناں	مستی کی خواب

صفحہ نمبر	لغت	معنے	صفحہ نمبر	لغت	معنے	صفحہ نمبر	لغت	معنے	صفحہ نمبر	لغت	معنے
۱۲۱	متاجاگیا	ارادہ پیدا ہوا	۱۲۴	جھمکدے	شعاع دیتے	۱۲۴	بھسم	خاک راکھ	۱۲۷	جدآکاس	مقامی روح
"	رگڑ	ٹکڑ	"	بندڑے	نام زیور کان کا	"	کھرب وہم	سختی نرمی	"	چت آکاس	دلکے تسلی پکڑنیکی جاء
"	چاچڑھیا	شوق والی ازحد ہوا	"	جنڈڑینی	سر کے بال	"	پرکھ	مرد	"	جیبھاں	زبانہائے
"	ٹھاپ	مقرر کرنا	"	سرکوچکے	دلدار کے بالوں	"	نرم ترم	زار زار	"	سان چڑھاکے	تیز کرکے
"	کھسکا دیندا	درغلا کرے آنے	"	باریاندار چھلے	کی خوبصورتی	"	تھرکدے	مذبذب	۱۲۸	ہریں ہرو	ذات میں ذات
"		کایا دزدی	"	کجل بھنبڑے	چکنی وسیاہی سما	"	اک بھا	ایک نرخ	"	اکارتھا	ضائع
"	ماڈھوشاہ	آکڑخاں مفت	"	پنج بھوت	حواس خمسہ	"	دوار	دروازہ	"	چرنامستاں	قدم بوسی
"		میں مرنے اڑانیوالا	"	بنیکارتے	مقام منزل فقر	"	واعدے	فکرات	"	بھربھات	فجر
"	ہنجواں	آنسو	"	اور بانی	نام اذکار	"	دینیاندے	بےکسوں کے	"	رائیگاں	بے فائدہ
"	ڈوہلکے	گراکر	"	گیان	ذکر وحدانیت	"	ہسنیاندے	نیچ ذات کے مرتبہ	"	کرت گھن	احسان فراموش
"	دامن	کھیتی باڑی گھاس	"	دان	سخاوت	"	تاڑی لاکے	تصور باندھنا	"	لوتی وڈرے	شرارت انگیز آدمی
"	ٹہل	خدمت	"	دھیان	خیال	"	ہرگ سوگ	خوشی غم	"	تاگھسا	گرمی نرمی
۱۲۲	ٹیک متھا	سلام نیاز آداب	"	بھوآتماں	روح	"	اودیاں پاستی	الگ اونچی جگہ رہنے	"	سلیائی	بیزار کیا
"	زہدتے جہد	عبادت وریاضت	"	دس رس	منزلت بالذات مقام			والے	۱۲۹	ٹھلیائی	الٹ پلٹ
"	پوتھیاں	کتابیں	"	بھلکھے	دیکھنے سر کرنے	"	استری	عورت	"	اوڈلیائی	روک دما
۱۲۳	صدق دھارکے	صادق الیقین ہوکر	"	بھوگ بھوگنا	جماع کرنا جوش ہوکر	۱۲۶	کندمول	گھاس پتی	"	ہوڑے	منع کرے
"	رہجدی	پکتی	"	پنڈاپاکے	بدن پرورہ کرکے	"	تن چوپڑیں	بدن چکنا رکھنا	"	دھروں	قدیم
"	پہنچا	بنت	"	واٹ	راستہ	"	کرپا	مہربانی کرنا	"	گاؤنشان	دشمنائیگی
"	ڈوبڑے	ڈوبے ہوئے	"	جھاگن	کاٹنا گزرنا سلامت	"	ڈھل	دیر	"	بچن	قول
"	ڈوہنگرے	عمیق گہرا پن ڈونگھا	"	سواد چھٹکے	پہنچنا تکلیف اٹھاکر	"	اڑک	نادان	"	پروان	منظور
"	کول دوں	پاس سے	"		لذت چھوڑکے	"	چرن	قدم	"	سرگ	جنت
"	نوایا	رجوع کیا	"	راکھ	خاک	"	بھوچھنگی	قرفہ	"	سوہلیاں	سلوک
"	دیا	مہربانی	"	دغادانیاں	فریب بے انصافی	"	ماہنواں	مردماں	"	کاوڑاں	بخیلی ہائے رنج
"	سکھنا	خالی	"	لت گھت	شرارت انگیزی	"	اڑنگھاندا	لاالعقیل	"	کرودھ	غصہ عصب
"	بھریا	پُر	"	پرکھ نر	پرکھ مرد، صیغہ موصوف	"	کندی	آبداری	"	جان بجھکے	دیدہ دانستہ
"	میا	عطار	"		درصفت مردانگی، ارادہ	"	استرا	واقف	"	حسن بادلی	خوبصورتی کا لباس
"	دھندا	مشکل کام	"		پر کامیاب ہونا	"	رگت	رگھائے	"	لیڑے	کپڑے
"	دھکیاں دھوڑیاں	مصیبت زدہ	"	پان پت	عزت	۱۲۷	سرہد	جسم	"	انگ	بدن
"	کلوں	حسب نسب	"	سنگتاں	گردہ	"	جوت	روشنائی	"	روڈبھوڈ	صفاصفا
۱۲۴	جوڑکے	باندھ کر	"	پنتھ	طریقہ مذہب	"	تیاگ	ترک	۱۳۰	کوڑے دانام	جدامجد کا نام
"	ریت دی کھند	ریت دی دیوار	"	سن سماہد	خاموشی کا مقام	"	بھوتاکاس	دنیا	"	کھنڈگیاں	پھیل گئیں

صفحہ نمبر	لغت	معنے	صفحہ نمبر	لغت	معنے	صفحہ نمبر	لغت	معنے	صفحہ نمبر	لغت	معنے
۱۳۰	برن	رنگ صورت	۱۳۲	تیلا	کھیت کو خراب کرنیوالی بیماری	۱۳۵	بالڑا	چھوٹا لڑکا	۱۳۹	نڈھڑا	خالی الخالی
”	کھپری	آگ کا برتن	”	اک	مدار کا بوٹا	”	پھبن	خوشنما	”	مٹیاریاں	جوان عورتیں
”	سمرناں	تسبیح اذکار	”	کریر	نام درخت	”	ڈول	طرح	”	قہر قلور	غضب
”	ناڈسنگی	سینگ بجانیوالا	”	ڈیلا	پھل کریر	”	مان متی	ظالم بیرحم سنگدل ہے	۱۴۱	بھورا	کنبل
”	الکھ یعنی الحق	اسم ذاتی یعنی اللہ ہو	”	دہلا	فارغ		.	خیال والی عورت	”	ایڑ	گلہ گوسفنداں
”	بھن کے	توڑ کر	”	ات وار	اب کی دفع	”	چک دتا	نکال دیا	”	نہر	بھیڑیا
”	گالیا	پانی کر دینا بذریعہ کھٹائی	”	نگھوریاں	غرقاب	”	پچوترا	کسان کا ایکدفعہ کا ہرانی کرنا	”	گھر کی وٹ	غصے سے پیشانی گھماکر
”	سکھیا	تعلیم اپدیش امر	۱۳۳	کورپنے	احمق پن	”	ادترا	لاولد	”	بگھارڑا	بھیڑیا
”	کسوت	حال قال	”	راہکاں	ہالی کلیہ رانی کرنیوالا	”	آگیا	خوشنودی مہربانی مُخیر	”	کنج لاہیائی	شرم اتاردی
۱۳۱	پاپ	گناہ	”	کھرڑ	گھسکر یعنی خوب رگڑ کر	”	سوترا	اہل اولاد	”	کنے ٹھپ چاندوں	کسی جگہ غائب ہوجانا
”	نگر نہ پور	پیچھے نہ رڑ	”	چڈیاں	بیل کے چلانے کی ترکیب	”	رندلی	شہرت لگانیوالا نادکرنیوالا	۱۴۲	النبڑا	آگ کا بھڑکا
”	پھبی	خوش نما	”	ایک لکڑی	جو حصہ پر لگائی جاتی ہے	۱۳۷	واہواہ دھاناں	جلد جلد چلنے والا	۱۴۳	اولاہنبڑا	گلہ گذاری
”	ہنیر	محنت یعنی نامرد	”	پکھاں	چوٹھلے پوشیدہ	”	سرکدا	قریب قریب ہونیوالا	”	کھسک جا	چپکا چلا جا
”	کوہجڑی	بدنما	”	چوکھراں	چارپائیاں	”	ان ڈٹھ	نہ دیکھا ہوا	”	سومدکے	سوچ کر
”	مت کومت	ہدایت بے ہدایت	”	اکھاڑیاں	میدان	”	جھٹ چور	دست نزدی چور کی	”	کہیڑا	مخول بازی مذاق دل لگی
”	بھروڑی	سر کی باربرداری یعنی گٹھ	”	ناڑیاں کرڑن	چمڑے کی رسی باندھنا	”	چغلدی جیبھ	چغلخور کی زبان	”	نہ رجدینی	نہیں سیر ہوتے
”	کماد	پودا نیشکر	”	سانبھیا	سمہالا	”	آدرمتے	آپہنچے	۱۴۴	اول سول	اچھابرا
”	لاگو	دشمن	”	درد	دلا ہوا	”	نچروٹ	نچراپن	”	بھیڑاں	مشکلات
”	گنے ٹوٹڑی	نیشکر اور اسکا پودا	”	کھچاں رناں	نامعقول عورتیں	”	نچرپن پودہ	نچراپن کی	”	نہ پجدینی	نالائق
”	سونکھنا	سوکھنا	”	لڑاکیاں	جنگ باز	”	ہنجار	دوبارہ	”	تجدینی	ترک کر دیتے ہیں
”	دھڑکی	گاڈ بکر	”	جھیڈاں	کیسکی نقل کرنا سانگ لگانا	۱۳۹	لاہد	معلوم ہوجانا	”	گھرن لگوں	مجامعت کرنے لگاہے
”	چھوٹڑی	گاڈ میش	”	ساردا اتر کلا	دودک زہرملی آبداری کا	”	بھوبھڑ اپڑا ہد	جھوٹ ظلم	”	ڈبڈھ	پیٹ
۱۳۲	پاڑنے پاڑدا	فساد ڈالنا	”	جھاک	دیکھنا خیال رکھنا جھانکنا	”	ٹھیسیں	ہووے گا	”	ترڑن	پند
”	دھارنہ ماردا	پیشاب نہ کرنا	”	کندل	گھبرا	”	ینواں	نیچا	”	اشکے بیلیا او	مرحبا دوستا
”	دھلونت	پیادہ سرکار	”	مس بھناں	مرد کا عالم شباب	”	ولی ودھر	لایعقل	”	موہلی	ایک اوزار دستی
”	مورگھی	بیوقوفی	”	بھوبھتے	خالی	”	رڑے	میدان اور مست	”	چینا	قسم غلہ
”	جھورو	پریشانی	۱۳۵	بھاپی	مقرر کی دیں بھڑائی	”	گلادلاں چھلاندیاں	باتیں پیچدار کیں	”	اوکھلی	گڑھا
”	بہلا	حالت مستی میں نادان ہونا	”	پترا	ہولکے آگے اڑنیوالا	”	ہون وبہیر	چنانفی الفور	”	چھڑن	دھان کوٹنا
”	ریپلا	بگھیاڑ	”	بھلے ملدیاں	شگون نیک	”	چکھیونے	ذائقہ لیا	”	اوپرے	بیگانے
”	لبلا	مطلب پرست	”	گھلاں نوحچ	رخساروں میں	.	ہانجہ	گروہ بے تعداد	”	ابھیا	معلوم کیا
”	دندیاں لہک	بہت منت زاری	”	پنڈ بر پنڈ	گاؤں در گاؤں	”	بھوکاں بیاندیاں	باتیں پہیلیاں کی	۱۴۵	بھات کھانی	اکثر فقیر اہل ہنود کا تکیہ کلام ہے

صفحہ نمبر	لغت	معنے	صفحہ نمبر	لغت	معنے	صفحہ نمبر	لغت	معنے	صفحہ نمبر	لغت	معنے
۱۴۵	هولاں	نیچا کر لینا	۱۴۸	گھڑالوڑ	نیچے غرق	۱۵۰	دھنبلاں	مجمع	۱۵۲	لیسے	پشم کا کپڑا
"	بھولدائی	بھولنا	"	مجھکڑا	بھوکا	"	گندیں گلانذیاں	گروہ پھولوں کی	۰	وُن	طرح مثل
"	کمرساں	زمیندار	"	ڈھٹھا	گرا	"	ہکلتے شوکیاں	چھاتیوں پر زور	"	چھن	بھگی کا ناموس وغیرہ
"	اوڑ	خشک سالی	"	نار	عورت	۱۵۱	لاکرن بھوت	جوگیانہ بھیس	"	پیئے پٹیئے	بھائی پٹی دشنام
"	توڑنے نال نیناں	چشمونکے غمزے	"	کونت	خاوند	"	بھچھیا	گدائی	۱۵۶	گھوسھتیاں	شرارتیں
"	نچدینی	عادت سے باز نہ آیا	"	تڑئی	بیخ بنیاد	"	بنیتی	گذارش	"	تان	طاقت
"	بڈھیاں ٹھڑیاں	بیمار ضعیف عورتیں	"	اڑیو	خطاب تکیہ کلام	"	آکڑ	گھمنڈ	"	سرسیاں	زور آور
۱۴۶	بھاہ بھڑکی	آگ کا جوش	"	لیکھڑی رکھ	مقدر کی لکیر یعنی تحریر	"	ہباس	جنگل کی خوشبو	"	بریائیاں	بدعملیاں
"	چواتیاں	ذراسی آگ جھپٹ جاوے	۱۴۹	سڑی بلی	جلی بلی	"	اودھیاں	علیحدہ	"	دھسیاں	غرق ہوئی ہوئیں
"	بھل بھلاوڑے	سہوا	"	پچھلی نیناندی	بلاغت آنکھوں کی	"	مورچھا گھت	حیوان	"	آتماں	دل
"	ابدھوت	مست بھینسے کی طرح	"	چھج چھانی	گھر کا برتن غلہ آٹا وغیرہ درست کرنیوالی .	"	اکھیں ٹڈیاں	آنکھیں تکتی رہ گئیں	"	بھجگیاں	بریاں شدہ
"	ارڑائی ندا	بلند آواز	"	جوبن لٹیا	حسن برباد	"	چھیڑ چھاڑ	دل لگی	۱۵۷	کھری مت	ناقص عقل
۱۴۷	پریم تتیاں	محبت بھری	"	بکل وچ	پردہ میں	"	سرکے ڈنیاں	عرق میں غرق	"	پویں اپٹھی	پڑیں الٹی
"	گوہڑیاں	بڑی سرخ رنگ	"	کھیہ لائیکے	خاک لگاکر	"	سونے ڈٹڑی	سونے جیسی	"	مدپڑا	مقابلہ فساد لڑائی جھگڑا
"	کھیویاں	مست	۱۵۰	ماجھیوں	نام علاقہ	"	راج پتر	راجکمار	"	بھوہرے	چرخہ کاتنے میں مشغول ہونے کی جگہ
"	اوسیاں	فالاں	"	روہیوں	نام علاقہ	"	سگھڑ سوجان	عقلمند	"	ٹال لوئی	اتار کر پردہ
"	ہیکلاں	نام زیور	"	بیٹ	نام علاقہ	"	گبھروا	اے جواناں	"	کلیں تارسو	حسب نسب کو نیکنام کروگے
"	قدروے	قدخوشنما	"	راوی	نام علاقہ	"	جاپناہیں	معلوم ہوتا ہے تو	"	اوزار	بیزار
۰	رتھو ہنس	راجہ	"	واہ	نام علاقہ بر دریا	"	وچارہ	عاجز	"	سجڑی	تازی
۱۴۸	لوبھی	لالچی خواہشمند	"	چھناں	چناب	"	چکی ہانیاں	وہ جگہ جہاں چکیاں لگی ہوں	"	بھال	جستجو
"	بھربھری	نام راجہ	"	ترنجناں وچ	جہاں لڑکیاں چرخہ کاتتی ہیں	۱۵۲	کھنڈاکر وہدہ	ہتھیار غضب کا	"	خیر گھتو	خیر ڈالو
"	بھرمایا	دل بے اختیار ہونا	"	وہڑیاں	صحن	"	سوتنے ہاں	کھینچتے ہیں	"	سیدھا	رسد خوار کی چیزیں
"	پریم	محبت	"	رٹھو مٹھو	رٹھا ہوا ناراض ہوا	"	گھر بہرانیے	خانہ مالکاں دیہہ	"	تھالیاں پرس	تھالیاں بھری ہوئی
"	چاٹ	لذت	"	ہکاں	چھاتیاں	"	سرمہریاندے	سرعورتوں کے	"	بچن اچرو	کام فرماؤ
"	کارنے	اچنبہ کام	"	جگ دھوڑ	خاک شوری	"	دانیاں تے پڑانیاں	عقلمند عورتیں	"	روہدیاں	غضب ناک
"	مٹھی مٹھی	افسوس افسوس	"	اتیت	فرقہ فقرا اہل ہنود	"	ہاروت ماروت	نام فرشتگان	"	بھوال	ابرو
"	کھلی تلی	کھڑی کھڑوتی	"	مچلیاں	خاموش ہوکر باتیں بناکر مطلب حل کرنا.	"	لڈی	کھیل ناچ دہکاں	"	مستیاچاک	مست جاٹ
"	ٹٹ تراں	لوٹے اوسیاں	"	انجان	نادان	"	اوچیڑیاں	اکھیڑتے ہو	"	بھڑک	عادت
"	دھوکہ	کھٹکتی	"	گکوہڑا	جانور	"	ڈبے بیڑے	غرق ہوئے	"	اودہال	اودہال
"	مسوہنوں	نوجوان				"	ساہورے	سسرال	"	نہ گولدائے	نہ گولدائے
"	واروار صدقڑے	باربار قربان				"	جھل ملیاں	برداشت کریں			

صفحہ نمبر	لغت	معنے	صفحہ نمبر	لغت	معنے	صفحہ نمبر	لغت	معنے	صفحہ نمبر	لغت	معنے
۱۵۷	چوبر	جوبن جوان موٹا تازہ	۱۶۰	اوڈھنی	اوڑھنی	۱۶۲	لاگا	مقابلہ	۱۶۴	تھونپاں	ایک شاہ لکڑی دودھ کے
″	سوہنکاں	مخبر	″	سیہتی	بام	″	کھچے	بڑی نامعقول عورت			برتن سکھانے والی
″	گھیوں	روغن	″	چواٹ	نانہ	″	دہسکلے	موٹے جسم کی عورت	″	کرڑتل	چیرا ہوا چمڑا جس سے
۱۵۸	نیوں کے	نیچا ہو کر	″	دھاڑے مار	ڈاکو			بےخوف			چارپائی بنی جاتی ہے
″	چھوہ چھاہ	دم درود	″	لپڑ	بے شرم	″	چنچال	زبان آور بڑ بڑ	″	جھکیاں	ٹوٹی ہوئی چارپائی
″	اجڑے پنڈ	ویران گاؤں	″	گھمڈ پیئے	گھومتی ہے			کرنے والی	″	شہن	سن
″	کلکری	کھیل	″	ٹمڈیئے	حرکت	″	کھاکھ	دریدہ دہن	″	پنکھڑ	رسن پاؤں کا جس سے
″	سمی	″	″	تنجدیئے	ذرہ ذرہ کرنا	″	جھکڑ جھاجھڑا	اندھیری کے درلے			چارپایہ باندھا جاتا ہے
″	ببی	″	″	کنڈھیلناں	قوم	″	اینویں انجڑے	ضائع ہونے والی	″	سوجوبھادا	قسم سن
″	دھرت	زمین	″	جملٹیاں	قوم	″	کھیو کھنولیئے	چوب ایک کھیل کا نام ہے	″	مہرکاں	گائے بھینس کا رسن جو
″	چوہر ٹیٹریدا	چوہر ٹیٹر یکا ایک گیت	″	لوہکاں لاکے ہکاند	نامعقول حرکات	″	ادل منگولئے	ہڑپ کرنیوالی			پہنایا جاتا ہے
″	گڑہدا	کھیل	″	تاوُن	آٹا گوندھا ہوا	″	دہشاپی	جوان عورت قابل مرد	″	کھوپے	بیل کی چشموں پر
″	چھوہریاں	لڑکیاں	″	چھلیاں	تیزیاں	″	دکھر	سبزی ترکاری			باندھنے کی چیزیں
″	چھوب	پینبہ کاتنے والا	″	بھلیاں	زیادتیاں	″	گاں میلادئی	گلے دہتا	″	ناڑیاں	چمڑے کا رسہ
″	بائڑ	سوت کے تار جس کے	″	ادت گدہ ہوتیاں	ایسی ویسی باتیں	″	گجیائی	نعرہ کیا	″	پورانیاں	لکڑی چارپایہ ہانکنے والی
″	فہل	ذریعہ چرخہ گھومتا ہے	″	کھڑدیاں	ناہموار	″	اوکایا سو	ہوتا کام خراب کیا	″	ناگرویل	خوبصورت
″	بھڑلندیاننی	گھسانا	″	چھلتراں	ذرہ لکڑی کا چھلکا جو	″	اولیلدائی	خیال	″	ان جھک	بےخوف
۱۵۹	ہیک	باریک لمبی آواز	.		ہاتھ میں گھس جائے	″	درج	منع	″	گلاہدڑی	زبان آور بہت باتیں بنانیوالا
″	پکھیواریاں	قوم	″	کولہنی	شرارت انگیز عورت	″	وہاجیو	خرید کیا	″	کرمٹنے	مصیبت یا مشقت
″	مجھیٹیاں	قوم	″	نشار	تسلا	″	سویلدائی	سویر			بہت
″	میوناں	قوم	″	لہنجڑا	حد سے زیادہ دبلے ہو کر	″	ڈھانڈڑی	گلے	″	رگ	اندازہ دستی
″	اڈوبگین	قوم			دق کرنے والا	″	ددہنی	برتن دودھ والا	″	پھلے کھیڑیانیے	احاطہ کھیڑیاں
″	بھٹیناننی	قوم	۱۶۲	چنھیاں	خراب آنکھیں	″	کنک دے دہری	فوج کا پیش رو	″	جھلت	نظارہ
″	کھٹیکناں	قوم	″	دھرنا مار	بیفکر ہو بیٹھنے والا	″	روہ	غصہ	۱۶۵	للوردا	متلاشی خوراک گرسنہ
″	مارن اڈیاں	ایڑیاں مارتی	″	دہلڑی	خالی	۱۶۳	اڈتنے پڑتنے	ظاہر باطن اگلے پچھلے	″	تران	سینے کی طاقت
″	انچلا	دامن	″	میسٹر	میسا آدمی مطلبی	″	کھڑلت	کھڑے ہوئے لات مارنے	″	ہٹھ	حوصلہ
″	جیجا	نوشوہ	″	گھونیاں	کچھ آدمی مطلب ہو	″	دھرول	دھپڑ سخت بیدریغ	″	بھادی	ہکائی گدڑی
۱۶۰	سالیاں	خسر اچیاں			خاموشی کرنیوالا	″	چھکئی	دھوکہ دیکر نکل جانا	″	دھجاں	شوکت
″	جیٹھیاں	بڑی غریبی خسر خانہ	″	نہوں نہوں	ناخنوں تک	″	ارل گھوڑاں	اونچا نیچا اتنا چارپایہ	″	لوہڑے مار	اپنے فن میں کمالیت
		کی رشتہ دار لڑکیاں	″	کھوٹیا	بے وفا	۱۶۴	بچھلاں	کپڑے پڑے ہوئے			دکھلانے والا
″	بھڑا	منہ	″	پکھوٹیا	اپنے مطلب کا خبط پکا	″	کھرانیاں	وہ جگہ جس میں چارپایہ کے پھنے کے نشان ہوں	″	رکتاں	شرارتاں

صفحہ نمبر	لغت	معنے	صفحہ نمبر	لغت	معنے	صفحہ نمبر	لغت	معنے	صفحہ نمبر	لغت	معنے
۱۶۵	بھنڈ	بدنام	۱۶۷	بولدا بول	پیشاب کا پیشاب	۱۷۳	اوٹ	پناہ	۱۷۷	بھاٹ	مار، زد و کوب
〃	بھنڈار	مجمع کی جگہ	〃	نلج دہڑ ہٹھ	بےشرم و بےعزت	〃	دھڑوائی	تولنے والی	〃	ہانجھ کانجھ	ذمہ داری
۱۶۶	لُونے ہارئیے	سحر کرنیوالی	〃	سھٹ	کہانی حکایت شہرت انگیز	〃	آہڈا	مقابلہ	〃	نہ چرکر	نہ کھانے سے
〃	ڈھگی دہڑی	گائے مستی ہوئی	۱۶۸	دھیرج	آہستگی	۱۷۴	گلاں گلاباں	باتیں کہیں ہوئیں	〃	کھد کھتناں	خرابی ڈالنی
〃	سکے سوٹریاں	قریب رشتہ دار	〃	ہان	ہم عمر	〃	ہساں	حرص ہائے	〃	کپتیاں	بےعزت عورتیں
〃	دھروہیاں	دوہائیاں	〃	گھنڈ	تقاب	〃	پوچھ پدی	دُم ایک جانور کی	〃	اکھیں ساہنویاں	برابر چشماں مراد نظر گستاخ
〃	نہریئے	غصہ مادہ گاؤ	〃	رہند	جھگڑا	〃	منجراں	خوشہ برنج	〃	ادکھیریاں	مشکل
〃	کھکھراں	بھڑ کا چھتہ	〃	نویکلے	علیحدہ	〃	بیٹ ادے وہائیں	بیٹ علاقہ دہائیں چال	۱۷۸	لل دللیاں	بیہودہ بکواس
〃	جھگڑیل	جھاگڑو	〃	دانڈڑی	سب سے جدا	〃	گوا پاتر		〃	بکراں ٹھکراں	فریبی دغاباز
〃	مرکناں	پستہ قد	〃	ہانڈڑی	ہم عمر	〃	پرانیاں	ہرٹ کے بیل چلنے کی جگہ	〃	ادہجڑ	بیابان
〃	گھنڈ	بےعزت	〃	جٹ جٹالیاں	دھینگو زوری	〃	کچھاں	بغلاں	〃	اڈو گھوڑے	خراب رستہ کی رفتار
〃	موہجڑ	بے شرم	〃	گھول	کشتی	〃	سنگھائیں	سونگھتا ہے	〃	ربت	مصیبت
〃	چرکٹہ	مردِ جیم	〃	ابتراں	نابکار	〃	وہڑ	گوسالہ جوان	〃	ہڈستراں	مضبوط
〃	پان پت	عزت آبرو	〃	دہم	مشہور	〃	بھونگر	گھورناں	〃	ودہان	زیادتی
〃	کرڑمٹے	بدصورت	〃	دہر	سستی	〃	بڑہکاں	آواز گاؤ نر	〃	پاہرو	چوکیدار
〃	چھپڑ نکئے	پست ناک والی	〃	کھوٹیئے	چپ چاپ شرارت	〃	یکڑ	واہیات	〃	بھانڈے بولدے	برتن پیشاب کے
〃	داس نہ وسیں	آباد نہ ہوئی	〃		اٹھانیوالی عورت	۱۷۴	ہیکڑاں	آکڑ بازیاں	〃	جیرے	حوصلہ
〃	دیتی	کسی جگہ گئی	〃	لوٹھٹئے	جلی ہوئی	〃	کھردے	سخت	〃	بابری	بالوں کی سر پہ جھنڈ
〃	کنگ	ساز	۱۷۰	نیڑلویں	نزدیک ہی	〃	پن کے	گدا کر کے	〃	انھیاں نوں	نابینوں کو
〃	ونکدی	بیچو بیچ غصہ کرنا	〃	کلکٹر	دشنام	〃	گلھاں ابھرن	رخسارے ابھرے ہوئے	〃	پکھنے نوں	گداگری
〃	جھلکدی	بڑ بڑ کرنا	۱۷۱	چھیپے چیڑ ہدی	ضد پر آمادہ ہو کر فساد	〃	پڑچول	تحقیق	〃	پھیکنے نوں	کائی کوں مراد از دفتر
〃	ترہٹھ	خوف ڈر			بڑھانیوالی عورت	۱۷۵	تکھے دیدڑے	تیز چشماں			برخواست
〃	ڈھل مٹھ	دیر و تحمل	〃	بل ناہیں	بیہودہ نہیں	〃	کھنبہ	پر	〃	پکھنڈ	تدابیر ناکام
〃	ڈبی پوسے	فرقہ	〃	کھبڑ	خوب موٹا مارسا	〃	ڈھک	قیدی	〃	سوانیاں	عورتیں
〃	بھیڑو کار	ناقص کام کرنیوالی	۱۷۲	دگڑیاں تگڑیاں	آکڑ باز	〃	بھوہڑے	کمی	۱۷۹	بردلی	زچ کرنیوالی عورت
〃	کھوجدی	مغز زنی	〃	چھڑ	بیزار	۱۷۶	کٹ دینی	ایک جانور پرندہ	〃	حسن مٹھے	گول مول گیند کی
〃	اڈگواہنڈناں	ہمسایاں	〃	بھونکیاں	آوازِ سگ	〃	بھونکنی	بطورِ سگ	〃	بوبکے	طرح پر اندام عورت
۱۶۷	ابرٹھ	برابر بڑھیا	〃	اچھل	بےشر	〃	پنجاں پناں	مجالس	〃	سوئن چڑی	سونے کی چڑیا
〃	بھاری پنجھ	بڑی چھینک مراد	〃	بابنہہ	چڑیل	〃	ران کے	دیوانہ کر کے	〃	مموئے نی	ایک جانور پہاڑی
		از حرامزادہ	۱۷۳	لگن	شوق ایک برتن کا نام بھی ہے	〃	بوہا	دروازہ			نازک خوبصورت
〃	پھیٹ پھیٹاندا	منصوبہ باز	〃	سد	آواز ما	۱۷۷	کچرک	کب تک	〃	رلیس	کسی کی طرح یا برابری کرنے کو

صفحہ نمبر	لغت	معنے
۱۷۹	لوٹیے	بے عزت عورت
"	آلئے بھولئے	سادہ مزاج عورت
"	درٹھوک شالئے	دوبڑی بڑی روٹی بھر کر کھانیوالی
"	چھیڑ کندراں	شرارت انگیزی
"	چھیڑ	خرابی
"	جھوٹیاندے	بھینسا
"	پتے کڈھئے	مغز نکالنے والی
"	جٹ جُٹکلے	زمیندار باندھ کر
"	پوٹیاندے	چاپلوسیوں کے
۱۸۱	کھوٹیاندے	کھوٹا
"	نہ بھولئے	نہ بے پردہ کرنا
۱۸۲	ٹولئے	سوچ
"	ٹھولنے نی	ٹھولا مار کر نکلتا سیدھا کرنا
"	اکاؤ ناہیں	دق کرتا ہے
"	جھاڑے	کچھ پڑھ کر پھونکنا
"	تنہہ	خودروئی خودپسندی
"	اِٹ سِٹ	بوٹی زمین کی
"	تِل	قسم غلہ جسمیں سے تیل نکالا جاتا ہے۔
"	کوارگندل	بوٹی اکثر دوائی میں استعمال ہوتی ہے
"	ڈاہڈیاں	مشکل
"	ارگھنے	بے عقل
"	لے ٹھپڑے	ناقص فہم
"	سونپٹے	شریف عورت
"	دُوکھ دلدر	آزار تنگی
"	شکیاں نیں	خشک دریا
"	اٹئے	رکاوٹ
"	ترکھی	تیز
۱۸۳	کاہلئے	تعجیل کاری

صفحہ نمبر	لغت	معنے
۱۸۳	بیر تبیا لیا	افسوس کرنا
"	فرفیجیا	دھوکے باز
"	پھوک ساہویں	دم پایا پھونکنا
"	پران سکھ	نام کتاب طب ہندی زبان کی
"	چار چوار	پیار محبت
"	مُول نہ بھاوے	ہرگز پسند نہ آئے
"	خیر منکھ	نام کتاب طب ہندی زبان کی
"	عقلدے	بناوٹ کی باتیں
"	ڈہم	اٹکل پچو اٹا سٹا
"	دست	جہیز
"	ٹرکدی	ٹرکولی عورت فسادی باتیں کرنے والی
"	گھرکدی	کتوں کی طرح کھرکنے والی
"	جرے	بہت تھوڑا اندراج
"	جھرکدی	تنگدلی
"	ڈرکدی	چھلانگیں مارنیوالی
"	برکدی	چھیڑ کنا
"	سرکدی	دبے پاؤں چلنا چپ چاپ
"	لڑکدی	زلف نکالنے والی
"	سیانے	داتا
"	جاندیئے	جانتے ہیں ضرور
"	دہنی جائے	جماع کرانا چاہتی
"	جھوٹی جھیڑی	وہ گاؤمیش جو
"	صاہن دی	نر کی
"	موتری	پیشاب گاہ یعنی ذکر
"	لنڈی دھڑی	دم کٹی گائے یا بچھڑی
"	مرکدی	اوپر اوپر سے کاٹتی
"	بھڑکدی	اچھلتی کودتی

صفحہ نمبر	لغت	معنے
۱۸۳	مور پھرڈے	شانہ کی حرکت
"	پھرکدی	تھراتی
"	چرکدی	ذرا ذرا گود زنی یعنی چوں چوں کرتی
"	رن پینکار	عورت مکار
"	نہ رہے گُجھی	نہیں رہتی چھپی
"	کھرکدی	معلوم ہوتی ہے
"	رن چھری	عورت حرامزادی
"	ککری	آبلہ چشم
"	رڑکدی	درد در چشم پلک زدن کرمے شود
"	جوہ	چراگاہ
"	کھرکدی	کھجلاتی ہے
"	گھڈیندیاں	کھیل
"	ان پُنے	بن چھانے
"	تھیندیاں	من چھنے
"	ہاٹھاں	ہوتی ہیں
"	ناڑے	مجمع
"	کرھیندیاں	باندھنا مضبوط کرنا
"		کسی رہن کیساتھ کسی چیز کو
۱۸۴	اوکھلے گھت	اس گڑھے میں ڈال جہاں چاول نکالا جاتا ہے
"	چھڑیندیاں	کوٹ کوٹ کر صفا
"	ترکیندیاں	گندی ہوجاتی ہیں
"	توڑدیاں	ابتدا کی
"	مینڈیاں	بے نشان
"	گیڑ	چکر کنوئیں کا جسکے ذریعہ پانی نکالا جاتا ہے
"	جلاں نحیانے	پانی تازہ
"	اند بھربات	مزہ فجر کا
"	ہردیوچہ	دل میں

صفحہ نمبر	لغت	معنے
۱۸۴	گھناں تر کیاندی	بدبو، گندہ
"	کوہج مانج	خوب صفا
"	ادچھان	گھن
"	رھٹڑا	خفا ہوا ہو
"	وٹر	نافرمان
۱۸۵	ڈچکراں	تمسخر
"	ویر درویہ	عداوت ناراضگی
"	مدپڑا	مقابلہ غصہ
"	منہ پاٹیاں	دریدہ دہن مستورات
"	پریم جڑیاں	سحر یا جادو
"	سول	درد پیٹ
"	گھبڑا روگ	اندرونی زحمت
"	لہڑی ڈینڈی	بردہوتی جاتی
"	لاہو لتھڑی	غرق ہوتی جاتی
"	دیہی	جسم
"	لاڈ ڈینال	ناز کے ساتھ
"	موہدا	اولٹا
"	جھگڑا	خانہ
"	ڈھڈ	شکم
"	ڈنڈول	درد شکم کا جو دلولہ پھرنے سے ہوتا ہے
"	اوہمول	فساد
"	پرکھیوں	معاملہ سے معلوم ہونا
"	وڈی ڈول	بُری طرح
"	توہاڈی	تمہاری
۱۸۶	پول	بھید
"	دیدنہ	احوال
"	ہنکاریا	اے متکبر
"	جوبن	حسن
"	الادناں	کہتا ہوں
"	ڈبھے	نام بیماری

صفحہ نمبر	لغت	معنے
۱۸۶	کاکیاں	لڑکیاں
"	جاتکاں	لڑکے
"	پنڈاوگناندی	بوجھ گنہگاری
"	شوہدیاں	عاجزاں
"	بھول گیا	الٹ گیا
"	چھتر	جوتی بہت پرانی
"		ٹوٹی پھوٹی
"	تانیاں	سیدھالمبا پڑنا
"	ہڈکوڑے	اخیری سانس
"	سنڈھ	عقیمہ
"	یٹساں	درد کی چوٹ
"	ٹنڑی	ٹوٹی پھوٹی
"	لسی	چھاچھ
"	لواکیاں	سیاہ بال جائے
		مخصوص
"	بہوں	زیادہ
"	ڈہنڈیاندیاں	خبرگیریاں
"	چونڈیاں	عورت بالغہ کے سر بال
"	تجئے	ترک
"	چھلچھدر	چھنچھوراپن
"	ہریارڑے	چالاکی
"	گلاں اولیاں	باتیں نامناسب
"	ٹرکیاں	ڈرایا
"	بھیڑ دکارے	اے بدکار
"	گرب گھیئے	اے اربیلی
"	انوکھئے	اے انوکھے نیوالی
"	وساہ	اعتبار
"	رڑکاندیاں	جتادینا
۱۹۳	گھورسوریئے	مشورے ناجائز
"	مکھ مروڑیئے	روگردانی
"	پسارڑے	موجودہ کام

صفحہ نمبر	لغت	معنے
۱۹۳	گھوکراں	شور کے آواز
"	ترابنگے	ڈرجائیں گے
"	کرنیاں بھرنیاں	اعمال
"	درتیا	گذراہوا
"	پرشن	فال
"	چھیک	سوراخ
"	راہکاں	نوکراں کاشتکاراں
"	گاہ لیا	فصل سمہالنا
۱۹۶	اپٹھ	الٹا
"	مٹیاریئے	اے جوان
۱۹۷	نکھٹ	کم ہوجانا
"	بھواں دلاندیاں	خیالات دلہائے
"	پکھنڈ	فریب
"	ٹمیناں	پستہ قد
"	گھٹیندلاندی	لپتہ قد مضبوط
"	گدراؤ گھرال	پنجھر آنکھوں کی
۱۹۷	پچیاں	خراب آنکھیں
"	پھینڈلاں	بیٹھا ہوا ناک
"	کرتیح	نفرت
"	سہینڈ	غلاظت بینی
۱۹۸	لوندیاں	درد کرتی ہیں
"	کوریاں	برتن چھاچھ ڈالنے کا
"	آپوڑیاں	ضدخور
"	ہمت	قوت
"	کھوریاں	زمین کھودنی پاؤں سے
"	اراٹ	شور آوازۂ شتر
"	جھگا	کرتہ
"	بوبیاں	نوک ہائے پستان
"	رولاک	خستہ حال
۱۹۹	ہنجرن	بوکناں
"	بھونکدی	آوازہ سگ مادہ

صفحہ نمبر	لغت	معنے
۱۹۹	چاٹیاں	برتن
"	کیتاں لکیاں	کتے کا چاٹا ہوا
"	پینڈ پھاہ	جنت سگ
"	رُبدیاں ٹپیاں	خدا کے برباد کئے ہوئے
"	ڈیٹانڈے	مشٹنڈے جوان
"	جھلدیاں	جنگل بیلا
"	سپاٹیاں	داؤ پیچ
۲۰۰	لبھی چڑھی	کمی وبیشی
"	الواں ماہیاں	الو کی طرح
"	رنیجھ پلمدی	غلاظت بینی
"	لانگھ	لنگوٹی
		احیار
"	ممے	پستان
"	لیرڑے	کپڑے
"	چڑیاں ہانکیدے	چڑیوں کو آواز سے اڑانا
"	کڑکدی دھپ	سخت دھوپ
"	کھاکھاں	بیخ رخسارہ
"	مہیو	مغز
"	پٹ پڑاوناں	ریشم پڑاوناں
۲۰۱	لوچھو لوچھو	شوخی ہائے
"	پھوڑیاں	غصہ کے وقت
		مارنے کو اٹھنا
"	کاٹھ کٹوڑیاں	آدمی کو قید بندی
		کرنے کی
"	انموڑ	نہ باز آنیوالا
"	اڑی بدھی	ضد باندھنی
"	اڈرتے پھوڑ	تکرار عناد
"	پہہ چھاڑیں	کمال ضدخور
"	اوچھلیاں	اندازہ سے زیادہ بھر کر
		ہر گرنا ۔
"	وہڑا	صحن

صفحہ نمبر	لغت	معنے
۲۰۱	للکار دیئے	خبردار ہوکر دوسرے کو
		آواز دینا فساد پر آمادہ کرنا
"	متھاڈہمئے	داغ پیشانی
"	سندستا	خبر
"	بھیاپٹیاں	بھائی پٹی دشنام عورت
"	انہونیاں	ناجائز
"	گھاالڑے	زخم خام
۲۰۲	کھنڈوہنے	ناخنوں سے چھیلنا
"	رلدیاں پھردیاں	خوار خستہ حال
"	لٹور	بیخود
۲۰۴	بھستا	
"	جان چوک	
"	پچھٹیاں	قوم
"	اڈواڈی	الگ الگ
"	مہرناں	پیشرد
۲۰۵	رہٹیاں	قسم کبوتر مادہ
"	دھیریاں	تحمل
"	رابیل باندی	غلام عورت جوان
"	الکھ فساد	بیخ فساد
"	جھلی	سست
"	ابلکے جڈیئے	سست الوجود
"	بھگت سوارے	ٹھیک درست
"	ہوڑا	دروازہ بند کرنیوالی
"	بروہنہ	بنیاد دروازہ شتر گاؤ
"		نر ۔
"	اٹھ پلیدا	محاورہ مردار ترک
"	مواس	آگے بڑھنا میدان
		جنگ میں مقابلہ موجہ
"	الیریا	ہاتھ بڑھاکر کسی کو چیز دینا
"	دب ڈریڑیا	دہمکانا
"	الگھیڑیا	بند کو خلاص کرنا

صفحہ نمبر	لغت	معنے	صفحہ نمبر	لغت	معنے	صفحہ نمبر	لغت	معنے	صفحہ نمبر	لغت	معنے
۲۰۵	کلیلیاں	رنج وغصہ	۲۰۷	مُنج	ویران	۲۰۹	پوست آدڑانی	چمڑا	۲۱۳	رتڑ	سرخ رنگ مثل خون
"	آوہ اوہ لوہڑ	محاورہ بجائے افسوس	"	لُنج	ہاتھ پاؤں ڈھیر	"	پھوک دِتو	جلا دیا	"	چھوہرے اوتھکے	اے لڑکی زبان آور
"	بند ناہیں	شکایت کرتا ہے	"	اُنج اُنج	ایسے ایسے	"	پھلکے	الٹا کر	۲۱۵	کھاڑنا	چھیڑنا
"	سواد	مزہ	"	کُنج	سانپ کا چمڑا جو چھوڑ	"	پڑملکے	میدان میں مقابلہ کر کے	"	پڑتنا پاڑنا	پردہ ظاہر کرنا
"	بھابڑا	قوم ہنود	"		دیا جاتا ہے	"	چونپ	حرص	"	کوتیاں	فساد انگیز کلام
"	سُدہرہانوں	درست ہوئے ہوئے کو	"	بھنج	زمین سفید	"	لیساں	چمٹنے والی	"	آہلنے	آشیانہ
"	تھاماں	سمہالنا	"	تھنج	ایک دودھ کا نام جو	"	مہاستی	چالاک	"	مڑیں منڈو	بازآئے لڑکوں کے
"	ہٹک دینا	منع کرنا			عورت کے سینہ میں ہوتا ہے	۲۱۱	دھرج	ڈھول کی			ساتھ کھیلنے والی عورت
"	دیانیاں	مہربانیاں	"	ترج		"	ڈہنج	چوٹ زخم	"	گل نہ مالیوئی	بات نہ پیس پیش کی
"	چانیاں	روشنی	"	کھج	چوک جانا	"	پھٹ	زخم	"	کونس	دشمنی
"	آدر	تواضع	"	گنج	دلاور ہو کر گھومتا	"	پیڑادھار	رہزن ڈاکو	"	بوہل راہکاندا	بوہل انبار غلا ایک
"	وگڑ نکڑے	بگڑ کر اکڑ کر	"	کوڑا ہنگیا	تلخ	"	اڈالیا	جھکے بیٹھنا			کرساں۔
۲۰۷	گھر بار نہ اڈیائی	خانہ آبادی	"	وانگیا	اصلاح کیا ہوا	"	پچج	خراب	"	ہوس جوڑ ہرپاندی	حرص مہتر ونکی
"	ٹکڑیاں رکھیاں	پارچہ نان خشک	۲۰۸	ڈہانگیا	لمبی اور پتلی لکڑی	"	چھل جاسیا	پرتو دیکر جانیوالا	"	مرشد مرش	حرص ہوا بیفائدہ
"	نیڑے	نزدیک	"	اٹکا	روک	"	ساہنجہ	رشتہ۔ معاملگی	"	دوکھانا	آزار دینا
"	ٹٹے ٹوہنیاں	خصیہ ٹٹولنے والی	"	پان پت	عزت آبرو	۲۱۲	سُتھن	پت بے صورت	۲۱۶	چُپ چپاتڑی	خاموشی
"	ہڑبچ	مشت گھونسا	۲۰۹	چونبڑ	نوکدار چیز کی نوک	"	ڈھینگے	گرمینگے	"	گُنڈی بنت	بدمعاش عورت کی شکل
"	کھکھڑار	بیخ رخسارہ	"	دُسر	آرپار	"	چھپنگے	چھپ جائیں گے	"	گُڈا بھسی	بدنام
"	کھیڈ کھدہنیاں	کھیل کھیلنے والی	"	کچریا	داڑھی مونچھ چٹ	"	لاڈ بھنگھارنی	ناز و شوخی	"	بھوبھیانسے	منہ
"	موہنیاں	مدغلاناں	"	ڈانجیا	لمبا آدمی	"	این	جتاتا	"	کھوسڑیوں	پیزار
"	کال جیبھاں	سیاہ زبان	"	گانجیا	ایک تھوڑی سی چیز	"	چونکڑی	خوب آراستہ ہو کر بیٹھنا	"	چوآڑیاں	لٹھ
"	لوٹھیا	جلا ہوا			کسی کو دے کر اسکو	"	گل تسادڑی	بنیاد تمہاری	"	لِنگ سکے	لِنگ گرم کریں
"	بوتھاڑ	دہن			یاد دلانا۔	"	مٹ	مٹکا	"	چوبراں اکھوٹیانسے	موٹی بیشرم عورت
"	دھڑسنیر	کھاد	"	چھانجیا	اندھیری کا حصہ	"	چیرکھٹ	چارپائی	"	پچھوں تاسیا	افسوس
"	چھوڑنا	غصہ ارادہ میں جنگ کے	"	مانجیا	میلے برتن کو کسی چیز	"	پرتھمی	مخلوق	"	کھیکھن	مکروفریب
		بیٹھے ہوئے اٹھنا			سے صاف کرنا۔	"	منکھ	رحمدلی	"	گھگری	لہنگا
"	انجوڑیا	ضد پر آمادہ ہونا	"	وانجیا	ضائع	"	ٹیپ ٹاپ	نخرہ ٹخرہ	"	گھمنڈ	فساد خیال فخریہ
"	بان بھچر	قسم رگ	"	دلاوڑا	گھومانا	"	ڈیک	نام ندی	"	چوچے	تہمت
"	کُج	گوشہ	"	ملاوڑا	ملاقات	"	بھوئیں	زمین	"	دگاڑ کارا	بدی برا کام
"	مُنج	گھاس جس سے بان تیار	"	تاوڑا	دیگ بڑا دیگچہ	"	اٹھری ورتیں	خشک ہوئے	"	کجل پوچھل آلڑ	کاجل دم دار
		ہوتا ہے۔	"	پھاوڑا	گوبر وغیرہ صاف	"	گگڑاں	کچا بیر	"	زلفاں کنڈلدار	زلف پیچدار
					کرنے کا آلہ						

صفحہ نمبر	لغت	معنے	صفحہ نمبر	لغت	معنے	صفحہ نمبر	لغت	معنے	صفحہ نمبر	لغت	معنے
۲۱۶	آلیاں	نام زیور	۲۱۹	دھون دے مڈھ	گردن کے پاس	۲۲۳	دہمکار	زلزلہ	۲۲۶	اٹھ پہر	ہروقت
،،	ٹھوڈی	زنخدان	،،	لیکاں	مراد از بدنامی	،،	بھولیلیاں	عطرفروش	،،	وساریئے	فراموشی
،،	للہادتی	حرکت زبان	،،	سوہاں		،،	سمی	عام کھیل	،،	چھپڑاں	خاندان کی
،،	تیڑ	کمر	۲۲۰	نال افترے	ساتھ چلے کے	،،	ہول		،،	مولیاں مہندیاں	تار
،،	ٹنگار	بدنامی	،،	اردڑی	کھاد لیٹر اور کوڑے	،،	ہیلو اہیلو	کھیل کا شور	۲۲۸	پیریں پوں	پاؤں پر سر دھرنا
،،	ٹکاودنی	شوخ چشمی			کی جگہ	۲۲۴	مابگا	نازی	،،	تامنے	تب صلح ہو
،،	کھدر	پائمال	،،	ہونگ رسیا	پریشان ہورہا	،،	دھیریاں	انگلی سے حرکت کرنا	،،	ڈھونڈکے	تلاش
،،	ناہ بھاوے	ناپسند	،،	جھوردا	افسوس کرنا	،،	تھڑا	مجموعہ مرداں	،،	ترلے	منتیں، آرزوئیں
،،	پھبے	ٹیڑھی	،،	کٹ کڈھے	زدوکوب کئے گئے	،،	بوشانیے منی	پیڑوں میں سے	،،	مناوڑا	وکیل صلح کرنیوالا منصف
،،	لیکادنی ایں	زبان سے بانی کرنا	،،	ڈھنڈور بانڈے	منادی والے	،،	باہوڑی باہوڑی	فریاد			خیرخواہ طرفین
،،	بجھارتاں	رُموز	،،	گل کوجھڈی	بات بدڈھب	۲۲۵	ٹلیائیاں	گریہ زاری دل وجان سے	،،	سروپا	خلعت
۲۱۸	ڈھاگھتیونے	گرالیا	،،	ہاڑے	نالہ فریاد	،،	پھٹ ٹھڈکے	اکھاڑ کر الٹا پلٹا	،،	مہنے	طعنے
،،	لاوے توں	کسی کام کو ایک کے	،،	پلاں پدڑاں	بے قدر	،،	چھڈ نٹھیں	چھوڑ بھاگی	،،	بے پتی	بےعزتی
		ساتھ دوسرا سرانجام دینا	،،	بھنے ہڈ	استخوان ٹوٹے	،،	لوک دکھاوڑا	دنیا کا دکھاوا	،،	وگو	کھوہ بیٹھے
،،	اتاولے	بھڑتیلا	،،	چلاندے	بڑا لالچی	،،	دھڑکے	خوف زدہ	،،	سوہدلوچہ	سرخی میں
۲۱۹	منڈیاں ہسنیاں	لڑکوں کو فریفتہ کرنیوالیاں	،،	بلاندے	زور	،،	ستھر	کاہ	،،	اچھی پیڑونڈ	اچھی ہمدردی
،،	ماہلڑ	گرداباندھ	،،	دھوال	آتشکدے	،،	ڈھنڈاں	خوار	،،	ٹوری	والی
،،	گھوک	شور	،،	سکھنا	خالی	،،	سہج	آہستگی	،،	ڈھانڈیاں کھولیاں	گلے بھینس وغیرہ
،،	گھسے	فرت بازی	،،	کھیتیاں	ادھرادھر کی باتیں	۲۲۶	دنے دکھلا اوہ	دل کو گھڑا ہوا وہ	،،	چونڈیاں	
،،	ٹوہنے ٹوہنیاں	ٹٹولنے ٹٹولتا	،،	پون	ہوا	،،	پنڈ داراہ	گاؤں کا راستہ	،،	کواردیاں	ناکتخدائی
،،	گھڑونجیاں	سبوح دلان	،،	وجھاپ	گریہ زاری	،،	چپ	خاموشی	،،	ہانک پکار	آوازہ بلانا
،،	کھونیاں	سبوح دلان کی	،،	کھاپ	جانکاہی	،،	وہٹڑی	دہن	،،	شوہدیاں	بیچاروں کی
،،	تھونیاں	دودھ برتن ٹانگنے	،،	رووادھاریا	دلی ارادہ ہونا	،،	بھیپ گئیں	چشم نیچے کر گئیں	،،	گھنڈ	گرہ
		کی لکڑی۔	۲۲۱	دھونیاں	آگ دھوآں	،،	بگویں	الغرض مراد بغرضی	،،	پرسوارتھی	کارِصواب
،،	چوہنیاں	نام قصبہ	۲۲۲	وٹ مارکے	چھوٹی سی بندلستی	،،	سرسیا	ہوسکا	،،	جھولے	جھوٹے
،،	چھلاٹوہنیاں	سرجلی	،،	بھڑکی آگ	زور آتش	،،	جھبا	ہاتھ کی ہتھیلی سے کپنا	،،	نرولی	پاکیزہ
،،	تھاپناں	پشت پناہی	،،	جھونپڑی	کچا مکان	،،	مہار	اونٹ کی رسی	،،	ملاوڑا	ملاقات کرنیوالا
،،	گلھاں پٹکے	رخسار سے اکھیڑ کے	،،	سہنگنی	گاڑھی	،،	چوہدرانی	معزز عورت	،،	بہوچھا	کم حوصلہ
،،	تاپے توڑ	آزاربند توڑنا	،،	تپنسیاں	لوہا کرنیوالی	،،	تُجھگا	خانہ	،،	نردم	جوش
،،	چھنجھور	بدھول کر	،،	سمادھ	مڑھی	،،	رتاناں	موسم سے	،،	حسنداوچہ	خوبصورتی کا گمان
،،	مارہنداں	گھونسے مار کر	،،	ارٹھ میلیاں	مجمع بکراں	،،	دہاڑ وندسیں	جاتی تھی	،،	محیدا	تیز ہوتا

۱

صفحہ نمبر	لغت	معنے	صفحہ نمبر	لغت	معنے	صفحہ نمبر	لغت	معنے	صفحہ نمبر	لغت	معنے
۲۲۸	دسواس	وسوسہ	۲۲۲	سونپڑے	سپرد	۲۲۵	چاوڑاں چکڑاں	ناز مسخری	۲۲۷	پون پورے	جھتے پڑیں
"	بھکھڑ	اندھیری	"	تیوناں	عورتیں	"	انجان	نادان	"	پیڑے	والدین
"	پلو	دامن	"	اوبجڑ	جنگل ویرانہ	"	وڈوریائی	تعریف کیا گیا	"	چھبیاں	کسی کے رخسار میں
"	سماں	موقعہ پر زمانہ شاہد حال	"	کچرواڈیاں	حرام زدگی	"	پوریائی	بھرویا			انگلیاں دینا
"	بھرایا	رجوع ہو جانا	"	پھدیائی	پکڑا	"	بھرپوریائی	لبریز کرنا	"	تریگا	صحیح ہوگا
"	کالا کھ	سیاہ رو	"	بن بدھیائی	بغیر باندھے	"	دوڑیائی	بھاگا	"	بھیڑیو	بڑی
"	کپارے	کارہا وانتظام ہا	"	ترتمیاں	رناں	"	چمڑے	چمٹ جائے	"	ٹھوٹھیاندے	پیالوں کے
۲۲۹	پنتھ	مذہب ملت	"	دہمیاں	وسوسہ	"	داند پتالو	خصیہ بیل	"	نندوسیں	بدخوئی کوتی تھی
"	انت دہن	تعریف	"	داہڑی	ریش	"	توت	نام درخت	"	جوٹھیاندے	پس خوردہ
۲۳۱	کنک	غلّہ	"	ہیٹھ سوتے	نیچے سوئے ہوئے	"	سہالو		"	لوٹھیاندے	جلے ہوئے
"	بھاہی مکردی	دھوکہ بازی کی ٹٹی	"	آن	غیرت .	"	موہری	پیش رو	"	دوکھن	دو ٹکڑے
"	وڈیائی	المشہور بدنام	"	کھیویاں	مست	"	کتکتھ	لٹھ	"	چھیڑا	جھگڑا
"	منڈڑی	ناقص	"	سوہیویاں	سجتی ہیں	"	اودہالواں	عورت ورغلا کے	۲۲۸	سان چڑھی	تیز ہوئی ہوئی
"	چنگیاں بیبیاں	نیک عورت	"	وین	رونا			جانے والی	"	آٹلیں	آربازآ
"	دھریاں	جوش شہوت	"	ساک سین	قبیلہ رشتہ	"	چک دیئے	نکال دیں	"	منڈئی	جوان عورت
"	چنبلاں جوہٹھ	ذلیل خوار	"	مہریاں	عورتیں	"	دردرا	بیجا تذکرہ	"	مرکنے	پستہ قد
"	چھلاں	آوارہ	"	مہردیاں	محبت کی	۲۳۶	اوکھڑا	مشکل	"	ہنڈیئے	ہمجولی
"	کھیڈو مہلیاں	کھیل بازاں	"	وہم	شور	"	اڑی بدھی	ضد باندھی	"	چھیڑو	گلہ بان
"	بڈو	بدنام رسوا	"	گھرو کپڑے	بے اتفاقی خانہ	"	ڈاہڈیاں	زور آور	"	جی ڈی	گاؤمیش کو بلانے
"	ڈھٹے بھالڑے	دیکھے اور تلاش	"	نکھٹیا	گم ہو گیا	"	ماڑیاں	کمزور			کا آواز
"	اٹھپڑے	اُلٹے	"	گھور کے	ڈر کے	"	کھوہ لیا	چھین لیا	"	کھنڈیئے	دلدار
"	سُرت	خبر پرستی	"	بھلے دسرے	بھولی فراموشی	"	چھوہنی چھو	شروع کیا	"	چیلڑی	معتقد
"	باہو	مُفت میں وقت	"	انشٹڈ	تردد ناجائز	"	چھستھا	سبق حاصل ہونا	"	گھنڈ	پردہ روپوشی
		نکالنے والی			ہفت کشور	"	سہیڑیاں میں	زوجہ بنائی گئی	"	چک گھت	زہریلے سانپ کا
•	جُھڈو	نامرد	"	پھٹکڑا ملک	لعنت کا نشان	"	شوکیں	آواز سانپ			ارادہ ہونا
۲۳۲	قصیڑے	قصہ ہائے	"	پنڈھ بھگڑیاندی	گٹھڑی بھگڑونگی	"	بھوکیں	اینٹھ دار	"	نوکاں نینانہ یاں	نوکیں چشموں کی
"	منہ لوہٹھڑے	منہ جلے	"	گنڈ باولہ	مست بے پروا	"	کوکیں	فریاد کی	"	کالجہ سلیائی	جگر کا سوراخ
"	جھوک سواتے	آگ جلا کر لگانا	۲۳۵	بھال	تلاش	"	بھلو بھلی	ہمت اور بہادری	"	لوہڑے لٹیاں	افسوس لٹ جانیکا
"	منہ اڈیائی	دریدہ دہنی	"	اوتادلا	جلد باز	"	چوکیں	آواز سگ مادہ کی طرح	"	نیناندی جھاک	دید چشم
"	سامنے	رو برو	"	باسن	برتن	"	جسہ	بدن	"	کٹھیاندے	کشتہ ہوئے ہوئے
"	گدیائی	مضبوط کیا	"	دسوریائی	شک	۲۳۷	دوبھاہ	دو حصہ	۲۳۹	ٹھاٹھاں	لہر

صفحہ نمبر	لغت	معنے
۲۳۹	ڈاہنجہ	شوق
"	ڈھولانڈی	ڈھول کی آوازیں
"	بھیناں میں	بریاں
۲۴۰	ڈھاک مرڑیاں	ناز وانداز دکھانے
		بے پرواہی سے
"	بھڑیاں	سر دھونا
"	ٹہل جوسرے	خدمت حتی المقدور
"	سیاں کو ہانڈے	سینکڑوں کو سوں کے
۲۴۱	پھند	راستے
"	کونت	خاوند
"	مینا نیانڈے	بارش بے انداز
"	بھیلدا سانگ	نقل مثل
"	کھول بکل	پردہ کھولے
"	کچل بھنبڑے	سیاہ کاجل نما
"	نین اپرادھ	آنکھیں ظالم
"	وٹنا	غسل کا مصالحہ
"	ٹکا بندلی	نام زیورات
"	لوہلاں	زیور
"	رٹھرا یار	ناراض دوست
"	موہنی	دل فریفتہ کرنیوالی
"	اندرانی	راجہ اندر کی رانی
"	ہانھ جوڑکے	مجمع باندھ کر
"	بدلاں ہانجھ	رفتار ابر باراں
"	ڈول ڈال	طرح وضع
"	بپت	مصیبت
"	بھیڑ	مشکل
"	نویں نروئی	تندرست
۲۴۲	بانیاں	لباس
"	ٹکانیاں	مقام ہائے
"	نگھانیاں	نام قصبہ
"	سمانیاں	پوشیدہ

صفحہ نمبر	لغت	معنے
۲۴۳	ولیں	لپٹا
"	دلانیاں	بہت سے اسباب
"	ٹٹیانیاں	جگنو
"	کوٹھیاں	بیجا
"	رلے رنگی	پائمال ہوئے ہیں
"	پاسیاں	ادھر ادھر
"	دابیاں واسیاں	دبدبہ
"	گھلی اندھیر ڑی	آمدن اندھیری طرح
۲۴۴	دہن لوہڑ	دریا برد
"	ماہی	محبوبہ
"	جتن	چارہ جوئی
"	بھوجھائی	غمگین
"	سدھراں	حسرت دل
"	بھاویں	شاید
"	کھڑیائی	خلاصہ
"	بنڑیائی	ختم کیا
"	کھوہا کیڑیائی	کواں چلایا
"	ڈکاں	پستان مثل سیب
"	چھوکاں	تیاری ہائے حسن
"	بانیا	بخوشی استعمال
"	پنیں	دبائی
"	ٹھلیاں	ترکھناں
"	بھیڑیاں ہٹیاں	خستہ حال عروساں
"	کوتاں راریاں	خاوند نے جماع کیا
"	تھک ہٹے	بے دست ہو کر
۲۴۶	گھرکدی	دم چڑھا ہوا
"	پیڈو	جسم از ناف بتر
"	دگانڈیاں	گلہ کے ساتھ
"	چگن	چرنا
"	جٹ	بندے ہوئے
۲۴۷	گاہدی	ایک آلہ جس کے

صفحہ نمبر	لغت	معنے
۲۴۷		آگے بیل جوتتے
		سے کوآں چلتاہے
"	پھیڑیا	مس کیا
"	اوچھلیائی	جوش
"	پھلیائی	زیروزبر
"	بوک بند	لنگے کا زنجیر
"	ٹھلیائی	بند
"	تکولڑے	حال
"	ونجارڑے	سوداگر
"	گھم	پھرنا گھومنا
"	پینجے	دھنیاں
"	تو پیئے	اول درجہ کی
"	اچنبڑا	عجوبہ
"	پاہرواں	چوکیدار
"	ٹنب	اٹھانا
"	ہل جل	جلد بجلد
"	ٹھوہنگا	ضرب چونچ
"	سارتے	دار پر
"	دہل	خوشبو پراگندہ شدن
"	بھانہ بھترا	دروغ وغیرہ
"	بھانہ بھترا	"
۲۴۹	یار اکھلجائے	بند خلاص
"	اڈیو	خطاب مستورات
"	ٹل	طاقت
"	پرنیھ	نام بیماری یرقان
"	چھاپاں	انگوٹھیاں
"	کھب گیاں	گھس گئیں
"	تنیاں	بند
"	ڈھلیاں	نرم
"	اتھروں	آنسو
"	ڈھوولیاں	گرائی

صفحہ نمبر	لغت	معنے
۲۴۹	کھل گئی تولوٹے	درہم برہم مال ہوگئے
"	موہندی پئی	شکم کے بل
"	تیز بیتے	حصہ دلوا
"	کٹا کھٹیا	بھینس کا بچہ
		پکڑ گھومتا
"	گلہ کڑی	دست بغل
"	رت ونی	خونی رنگ
"	دھوڑ پیاں	گرد پڑی ہوئی
"	بونیاں	بالائی آب
"	واہڑ	تیزی
"	ماں پیر پٹیں	مشکل سے پیر اٹھائی
"	تتڑیاں کناں	ترازو کی تنائیں
"	ٹھوکر	ضرب
"	نگھر جاندڑیوں	غرق ہوئی ہو
"	مرکھانڈریوں	خصم کھانیوالی
"	درماندڑیوں	بیچاری
"	ہونی ہوری	شدنی شدہ
"	دھرت پاٹ	زمین پھٹ چکی
"	خوچاں	خوشہ ہائے
"	متک تے چنے	مراد مکر فریب
۲۵۱	گھتی چالیاں	نام کھیل
"	چیچو چیچ گندلیاں	
"	چڈی ٹاپیاں	
"	گھڑا	پوشیدہ
"	نرول	صاف
"	گتھل گتھل	ادھا اوٹھا
"	ہوں گیوں	ہلتے جلتے
"	ساہن مار برکاں	سانڈ شور کرکے
"	بات بری	عادت خراب
"	نساردا	کریں کی آڑ
"	لتاڑدا	پائمال کرتا

صفحہ نمبر	لغت	معنے
۲۵۱	پَن کڈھدا	چھانکر نکالنا
〃	ڈہڈوچہ سُول	پیٹ میں درد
〃	ڈنڈول	پیٹ میں درد پھرنا
〃	چُوڑ مُول	برباد اصل
〃	بھنبریاں	اڑتا جانور
〃	اوڈیاں	اُڑیا
〃	مینہ وٹھاں	ذرہ ذرہ
۲۵۴	اِچیاں پیچیاں	آب پاشیدہ
〃	ٹیچیاں	اونچی جگہ
〃	نیچیاں	پہاڑ
〃	پربتاں	خستہ حال
〃	کیڑنے	خستہ مال
〃	انوکھڑی	عجوبہ
〃	اوکھڑی	مشکل
〃	کوکھڑی	شکم
〃	سوگھڑی	آسودہ
〃	لاہولتھڑی	غرق غم کی
〃	چوکھڑی	اچھی
〃	دلاندینی	میدان
〃	وچ پھراندینی	بیچ شانوں کے
〃	پیہڑا	جانشین عروس
〃	پرچدا	مشول
〃	دہٹی گھبرو	عورت خاوند
〃	کوپتڑی	بے عزت
〃	لوٹنی	〃
〃	شرمندگی	ملامت برداشت
〃	سہاں گے	کریں گے
〃	چھوپ گھتے	سوت کاتنا
۲۵۵	میل بھنڈار	مجمع لڑکیوں کا
〃	ڈب کے	غرق ہوکر
〃	دلاوندیئے	پرچاتی ہے
۲۵۵	پھوکیاں میاں	مراد از خالی منہ کی باتیں۔
〃	چھڑن لگی	افسوس کرنے لگی
〃	پوپاوندیئے	گریہ زاری
〃	منجیوں بیٹھ	چارپائی سے نیچے
۲۵۶	تیرے من	تمہارے دل
〃	پیٔے بیلڑی	گلبدن
〃	وادلین کھنوں	ہوا لیئے بغیر
〃	تاڑکے	بند کرکے
〃	مان تیاں	مغرور
〃	لوہیدیاں	دروازے کی
〃	مہریاں	زینت عورتیں
〃	پری مورتاں	پری پیکر
〃	چھترماں	تیز زبان
〃	چندرانی	دنیا کی خولصورت
〃	نرم ملوک	نازک اندام
〃	لڈبھریاں	خوش خلق
〃	باہریاں دیتاں	دہقانی عورتیں
〃	گہریاں	عمیق
〃	کویں تلکے	کسی طرح چلے
〃	ماندگی	زحمت
〃	ہریاولی	سبزی کو
〃	کیٹیاں گالے	دل ہی دل میں
〃	ہاں	مشورہ کرنا
〃	وِچ دہڑے	صحن میں
〃	چندرا	خراب
〃	ہٹکنی ہاں	منع کرتی ہوں
۲۵۷	وساہ ناہیں	اعتبار نہیں
〃	گل گنوں	بات مقرر کرتی
〃	ستی پئی لوکیں	سوئی ہوئی خلقت
〃	دلادناہیں	مشغول کرتا ہے
۲۵۷	لاون بھیرئی	کپاس میلے پہلے روز
〃	پرس	مرد
۲۵۸	پیلی	کھیت
〃	بناوٹ	بنتر
〃	سوداسیاں	کپڑا سر پر لپٹا ہوا
〃	پردٹڑے	کانٹے کی ٹوکری
〃	لوہڑاپراہد	جھوٹھ از غیب
〃	درستھ	حال
〃	متاکردیاں	صلاح کرلے
〃	ادمادئیاں	گرم طبع
〃	گہرٹہدا	نام کھیل
〃	گھمبراں	
〃	مٹیاراں	جوان زناں
〃	ولدیاں	عادتاں
〃	دوہڑی	دردسری
〃	گلہتی	اوڑھنی کو گرہ دیکر گلے باندھنا
〃	لنگوٹڑے	کمربند
〃	پڑی	نوکری
۲۵۵	متاکیتا	مشورہ کیتا
〃	ہرپابیاں	فسادناں
〃	ادکھیاں	مشکل
〃	کھیڈاپاڑن	بڑا فساد
〃	ودٹھکے ڈکرے	کاٹ کر ٹکڑے
〃	پاجھگی	تنکوں کا ٹھاٹا باندھکر
〃	سویں سنجیں	دن کے وقت
۲۵۶	سوہیے	یادگیری
〃	سگھڑ	دانا
〃	واگتے	گلہ بان کی عورت
〃	پرلیوں	اس طرف سے
〃	اڈے اڈے	اونچے نیچے
۲۵۶	ڈھے ڈھیر	گرکے ڈھیر
〃	سریر	جسم
〃	چلوچل	جلدی
〃	دھڑادھڑ	پے در پے
〃	گھوئے	مجمعے
〃	جھاکناں	آب گل سے گذرنا
〃	بھڑتو	کودنا
〃	چھیبی	دھوبن
〃	کلے پٹ	اُجاڑ مراد از کوچ
〃	بلاق	نام زیور
〃	بندے	نام زیور
〃	پاڈنٹے	نام زیور
۲۶۲	کھنڈپٹی	درہم
〃	چوڑچوپٹ	برہم
〃	دندویڑکاں	دانتوں کا گھسلنا بند کرنا
〃	بے سدھ	بیہوش
〃	سانگراں	جوق جوق
〃	دہراں	مرداں
۲۶۳	پھنیر پھنگرڑ	سانپ پھندار
〃	بنگھرو	زہر آلود خون
〃	پٹاریاں	ٹوکریاں
〃	اک چوا	مدار کا دودھ
〃	کھواگنڈے	پیاز کھلا
〃	سوتری	سانپ
〃	نگھی	نیش زدہ
〃	ایڑاایڑی	وقت طلوع یا غروب آفتاب
〃	نیاریاں	علیحدہ
〃	پچاڑکی	چادر کی لپیٹ مارکر گانٹھ لگانا۔
۲۶۵	سرکیا	چلا

صفحہ نمبر	لغت	معنے	صفحہ نمبر	لغت	معنے	صفحہ نمبر	لغت	معنے	صفحہ نمبر	لغت	معنے
۲۶۵	رڑکیا	چونپ خار معلوم ہوئی	۲۶۶	چیخ بھارڑی	نالہ و فریاد شور شرابہ	۲۶۸	پنڈ	بدن	۲۷۰	کھسکو شاہ	سرکنے والا
"	بنھ جھولی	جھولی باندھ کر	"	کوارڑی	بکرہ	"	کیوڑیداسٹ	خوشہ کیوڑا	"	سیوا کرے	عبادت کرے
"	جھاڑ بوٹے	سرکنڈہ وغیرہ	"	نیارڑی	الگ	"	شپاشپ	فی الفور جلد	"	ساہنگر ڈھول	منادی
"	بھڑکیائی	زیادہ	"	خوارڑی	خرابی	"	لاڈلے	محبوب	"	پچھاوڑا	سایہ
"	کوڑمے	ناطہ دار	"	بھارڑی	بوجھدار	"	بڈار دے ہو	دور کرتے ہو	"	نویکلی	الگ
"	کنبدا	لرزتا ہوا	"	پیارڑی	عزیزہ	"	کیڑے	کرم	"	بوہا بند	دروازہ بند
"	دھڑکدا	خوف کرتا	"	نِشا	تسلی	"	آلود گھسڈ	گندگی آمیز	"	کن سن	نام بیماری
"	چاٹ	لذت	"	سوجھا	پتا	"	کہہ پئی	رسوم پڑی	"	چھل مارئیے	"
"	کیل	تابعدار	"	کوہڑا	جزامی	"	جھاڑیائی	دم پانا	"	کھیہ سر گھتے	خاک ڈالکر
"	بے سنگ	بے ڈر	"	دھودھار	سفیدکو	"	پنج گڈ دینی	پہیہ گاڑی	"	پٹیائیں	توجہ کرتا
۲۶۶	سمیانڑے	سلمان	"	دھکاں نیڑ	نزدیک	"	لدوپئی	ارادہ از تیاری سفر	"	دھمک	زلزل
"	مگتے گنگ	گنگا باشی	"	چھال نہ جلے	ہیبت	"	للکارنی	مصیبت میں پکارنا	"	سویں نہیں	سونا نہیں
"	نواسیا	نوازا	"	جھلی	برداشت	"	روگ	بیماری	"	دھون چڑھ	گردن پر سوار
"	ہتھ بنھ	دست بستہ	"	اکھاکھا	کہنا اور کہانا	"	ٹکراں مارتے	سر پھوڑتے ہیں	"	متاکھیڑیاندا	انتظام کھیڑیاندا
"	نیویں دھون	نیویں گردن	"	کیردی	مفلس کی		سورمیاندا	بہادروں کا	"	ہتھ پھڑیدی	دست دادہ
"	بھکھے	گرسنہ	"	ہونس	طلب	"	دھمکانے ہاں	ڈراتے ہیں	"	جتول	جس طرف
"	بھالیا	تالاش	"	ایراہدلٹی	ظالم	"	باہوڑیداویلا	امداد کا وقت	"	دھل وچہ گھتنا	دیر میں نہ ڈالنا
"	مہروالیا	مہربان	"	آنکھ	غیرت	"	کابلی رنڈا	چالاک	"	ڈاچی	شتر مادہ
"	جالیا	گذارا	"	رہ پلٹیا	غصہ نکالنا	"	ویر سہیڑ دینی	مصیبت مول لی	"	آن رنگی	آکر آواز دیا
"	گالیا	گداز	"	کھوہ کھسٹیا	چھین لینا توڑنا	"	جھگا چوڑ چپٹ	خانہ ویران	"	جاپے اسنجہ	معلوم ہوتا ہے ایسا
"	پالیا	پرورش	"	موراں	شانہ ہائے	"	ڈھک نکوڑے	قسم کرم	"	ولے سوئیدی	پہلی پیدائش
"	ٹالیا	ٹالدیا	"	پسلیاں	استخوانِ پہلو	"	کچر یاندا	خربوزہ خام	"	پٹھ پربت	پشت مثل کوہ
"	ڈھونڈھاں	تلاش	"	کمیال	مشت ہائے	"	رن کھسکاونی	عورت ورغلانی	۲۷۲	دینہ دیویاں	عین دن کے وقت
"	اُوڈدیاں	اڑتی	"	بھن مروڑ	توڑیا	۲۷۰	لیندو جاوتی	لیکر چلا جانا	"	ترنڈیاں	گلہائے بزاں
"	پھاتھیاں	پھنسی ہوئی	۲۶۸	سنگ گلو	گلو	"	گھلیائی	روانہ کیا ہے	"	نگی	نقب لگی
"	نہ بھُرے	نہیں چلتی	"	نیر گھٹیائی	پانی کم ہوگیا	"	من نیندا	دل چاہتا	"	چانگراں سوکراں	آوازہ
"	ہتھیارڑی	معلوم	"	بھج چلیائی	دوڑ چلا	"	چیکدیسن	شور کرتے تھے	"	دہی گندگی	جاری نجاست
"	ٹابری	قبیلہ	"	واہو دھا	پے در پے	"	سوہرا	سسرا	"	بیگانڑی	پرانی
"	اکارڑی	ایک علیحدہ	"	کڑکیاں	بلند آواز	"	داہند ڑیدا	دوسرے گاؤں والی کا	"	بلدرانوی	عورت استعمال کی
"	سرڑں لاہ	سر سے اتارتی	"	دھاڑ کائی	گردہ	"	ویرا رامد	اچنبا عجوبہ واقعہ	"	نک وڈھ	ناک کاٹ کر
"	بھنڈی	ہے۔	"	کٹ دھاڑ	کوٹ مار زیر زبر	"	بھلاوڑا	پرتوا	"	سٹیا	پھینک دیا

صفحہ نمبر	لغت	معنی
۲۷۲	اوبھڑواہیاں	ایک دم سوئے ہوئے اٹھنا
"	کالکھیں	سیاہی
"	گھست ہوگیا	ڈال کر ملا گیا
"	چانگ کوکڑی	آوازہ شور
"	حال بوبو	شور غوغا
"	چڑ ہو جانا	سریں کو بی
"	چوڑنخاس	ویران
"	اڈپاس	ادھر ادھر
"	سراس	پریشان
"	پٹاس	استرا لگانے کا چمڑا
"	گٹ	مجمع
"	اچن چیت	بیخبر یک بیک
"	بھکاں	آواز شیر
"	گھنگھور	گوش رشی
"	اکھڑے بھور	وقت چشم زدن
"	کچیچیاں	غصہ سے منہ کو ترچھا کرنا
"	دکھی	پہلو
"	الکھ فساد	کام تمام
۲۷۳	پھڑیا پھڑیا	کار با بکار
"	جان بھکے	دیدہ دانستہ
"	دوجیاں	دوسری
"	عتاپیا	سویا ہویا
"	نکھڑ ہونے	جدا کیا
"	ہیٹھ سٹیا	نیچے پھینکا
"	دانیاں	واقعات
"	دگترے	گئے گذرے
"	دہانیاں	گذرے ہوئے
"	ویلا بیتیاں	وقت گذرا ہوا
"	بے بھیٹیاوے	بے فہم

صفحہ نمبر	لغت	معنی
۲۷۴	گول گلوں	غور کر بات کو
"	آواز کوکو	فریاد
"	کوکدا چانگراں	آوارہ غوغا
"	دھراسدائی	دل سکتہ
"	بولونارکے	شور کرکے
"	للکراں	چیخیں
"	دھماں	مشہوری ہائے
"	خون پھٹیا	خون نکلا
"	چریں جیوں	عمر دراز ہو
"	دھانگ	دبدبہ
"	دھیان دھرنا	خیال رکھنا
"	کھوہراں	چھیننے والی
"	کھوہرد	خرود
"	پرہے	مجلس
"	ڈہب	طریقہ
"	بھیکھ	بھیس
"	مجاورانی	جھاڑو کش
"	الڑا کھا	خام زخم
"	رکھ دینال	درخت کے ساتھ
۲۷۶	رنجانیاں	مظلوم کیا
"	جگ ٹھگیاں	جہاں کو دھوکہ دیا
	کھل	چمڑا
"	تران	زور
	دھیرولں	انبار بخشش
	دھکے لکھی	جمع لاکھوں
	لائیکے دم	خرچ کرکے دولت
"	پھوہرو	دم دینے والا
"	کنبد سیجان	لرزتی جان
"	چکڑ نال لڑی	کیچڑ سے آلودہ
"	پبوڑیا	آلودہ کیا
"	پھوگ	بیرس نچوڑا ہوا

صفحہ نمبر	لغت	معنی
۲۷۶	اوکڑا	بالکل
"	رساںچوڑیا	رس نکلا ہوا
"	انولدا	اناج بکتا
"	بولپاندا	سل
"	بچھلک	پیچھے آیا ہوا دوسرے باپ کا لڑکا
"	کولیاں	کمین عورتیں
"	چیتا	مت
"	سویرڑے	پہلے صبح وقت
"	روہجکاں	شغل کاروبار
"	جوپایاڑکیا	کھایا اور پیا
	بھلاچچوں	بھلا شوخ
	ولچھلنا	فریب
	دغویں	دغے باز
"	جھاگڑو	جھگڑا کرنیوالا
"	کلاکلاری	شرارت کی باتیں کرنے والا
"	پھکڑاں	بے حیثیت
۲۷۸	پچولیا	جھوٹھ بولنے والا
"	منہ کج	روپوشی
"	ودان	نام اوزار آہنگری
"	اوہڈنی	دوپٹہ زناں
"	سہم	خوفزدہ
"	چپ مثل	بالکل حال حیران خاموش
	منہ پھوک	منہ پر سفیدی حیرانگی
"	کھلے کاٹھ	سوکھا ہوا درخت
"	وجوگ	جدائی
	گواہنڈ	ہمسائیگی
"	ڈھیہ لیے	گر پڑے
"	چوگ	خوراک

صفحہ نمبر	لغت	معنی
۲۷۸	ٹھکروگ	خوامخواہ کی بیماری
"	پاٹھ پڑیوگ	پوجا عبادت
"	ڈانڈیاں	زور آوراں
"	کیہڑا کھوگ	کون چھینے گا
"	سنجوگ	مقدر
"	پیڑونڈاویاں	ہمدرداں
"	بھکن بھاہیں	الٹنے آگ کے
"	پھیر سیلا	پھر ملاقات
"	سرینہ	نام درخت
"	ڈھنبڑے	قسم مچھلی
"	نگی بوری	نام رنگ
"	سرگاپوری	بہشت
"	امرپوری	عدم
"	اندرپوری	بہشت
"	دیوپوری	پرستان
"	نخاندے	ناخنوں سے
۲۸۰	ڈھڈ	شکم
"	منڈا کاہن	لڑکا کاہن جس کو کشن کنہیا کہتے ہیں
"	دروپی	نام عورت
"	بھیل بھکم	نام مرد بیبت ناک
"	جدھ	جنگ
"	بھنے زنمول	بند ہو ہرگز
"	بھکیاں چھائیاں	مکانات وغیرہ
"	پاہنڈیاں راہیاں	راستہ جانیوالوں کو
"	پالیاں ماہیاں	عیالی گلہ بان مراد از کوشش سچ جھوٹ
"	دھکنئیں دیہہ	نکالنا چاہیں نکالدے
"	دھک	جواب
"	پھٹکار	لعنت

صفحہ نمبر	لغت	معنے	صفحہ نمبر	لغت	معنے	صفحہ نمبر	لغت	معنے	صفحہ نمبر	لغت	معنے
۲۸۰	لگ	بمعنے مگر، مگر اس	۲۸۰	سوہ	خبر	۲۹۲	پت	عزّت	۲۹۶	چھوتیاں	شروع کیا
•		جگہ مراد عادت ہے	,,	جوہ	چراگاہ	,,	مکلاوہ	بخانہ آوردن عروس	,,	ماں	خودی
,,	ڈنگ	الگ الگ	,,	آہ تے وہ	آواز افسوسناک			رادوبارہ	,,	کاسدے	کس چیز کے
,,	ڈھک	پردہ پوشی	,,	پھائیاسی	مارا تھاہ	,,	چنڈال	زبون کام کرنیوالی	۲۹۷	چکنا چور	ٹوٹا ہوا نہایت
,,	بیدھڑک	بیخوف	,,	بھہ دھرو	پابند گھسیٹ کر	,,	کچکڑا	کانچ کا موتی منکا			زیادہ ضعف رسیدہ
,,	پگ	پختہ	,,	میل ملوہ	ملاقات لطف	,,	بھیکھنے	ارادہ ہائے	,,	پریت	محبت
,,	ڈک	بند	,,	لوہ	جلائی	,,	لہڑے	پارچہ، لیڑے	,,	ادہلا جگدا	پردہ جہان کا
•	جھک	شرم	۲۹۰	لبھ لیس	تلاش کر لیں گے			بدن کے	,,	دھکو دھوڑا	دھکا یا مصیبت ہے
,,	میٹی مٹھ	در پردہ	,,	چلی	چلو	,,	کوماہی	جانور	,,	بھیڑ مچایا	مقابلہ کیا
,,	بودلی	بے قدر	,,	پرہاں نجاہن	اگے نہ جانا پادیں	,,	آہلنا	آشیانہ	,,	سانجھ ٹٹی	رشتہ ٹوٹا ملاقات چھوٹی
,,	پریم دی جڑی	شوق کی بوٹی	۲۹۲	خیر دا بیج	صلح کا وسیلہ	,,	کملیاں	بے خبراں	,,	کھتڑا	چوک گیا فراموش
,,	مستانڑی	دلیوانی	,,	منہ دی وا	لڑکی کا منہ	,,	بھوت	نامعقول	,,	موہا بیٹھوں	چوری کرا بیٹھا
,,	دھنبلا	مجمع	,,	مینے	کمینے	,,	منڈلی	مجلس	,,	مٹھے بیٹھا	جگہ خبرداری
,,	کتے لاڑیاں	کسی جگہ عورتیں	,,	بھائی چارا	برادری	,,	ڈڈی بار	برائے لطف			کھیت
,,	کتے گلائے منڈے	کسی جگہ کھلائے لڑکے	,,	گنڈھ پھیریا	شگون شادی قصد	,,	کھرل ہانس	نام علاقہ	,,	ماہی یار	روٹی کے
,,	کون کوچ کر	ذات خود کو محیط کر کے			سپاہ روانہ کرنا	,,	ٹھٹے	نام موضع			دوست
,,	کھیڈاہار	کھیلنے کا ارادہ کیا ہو	,,	عادجوگاد	قدیم	,,	پرکھ	دیکھ کر کھوٹا کھرا		÷	÷

اوہناں لفظاں دے معنی جیہڑے پچھلے ایڈیشن وچوں رہ گئے ہوئے نے (از بابو ہمدم لاہور)

صفحہ	لغت	معنے	صفحہ	لغت	معنے	صفحہ	لغت	معنے	صفحہ	لغت	معنے
۲	معمول	ودرتارا	۴	دھیریاں	آسرا	۶	کھبی	لگام دی تھاں	۷	جھنجھٹ	جھگڑا فساد
,,	رنجول	رنجور اداس	,,	معمور	نیکی سے پُر			رسی	,,	گورمتے	مشورے صلاح
۳	جرم	جنم پیدائش	,,	پٹن	پاک پٹن	,,	راٹھ	خاندانی	,,	پینچ	سردار
,,	نزدل کیتا	بھیجا	,,	جھوگ	لہر	,,	پرتیت	اعتبار	,,	پچھ	ونڈ
,,	امتی	میری امت	,,	شمع جاگی	نور ظہور کیا	,,	رکتاں چھیڑنا	ادرکڈھنا، دکھ دینا	,,	بھنڈی	بدنامی
,,	ڈھویا	نذر سوغات	,,	زہد الانبیاء	زاہداں دانی			دل دکھانا۔	,,	رائیگاں	فضول
,,	املاک	فرشتے	,,	دفور	کافی	۵	تازی	گھوڑا	,,	آرسی	شیشہ
۴	ڈڈو ڈیرے	بڑے بزرگ	۵	چیٹک	شوق	,,	مچھ لگی	ریشمی لگی	,,	وادی	بھیڑی
,,	میریاں پیریاں	بزرگی اور کرامت	,,	دین کے	چن کے	,,	پانڈ والا	گھر سیتی اک پنڈ	,,	لٹ	آوارہ
,,	اٹی	برباد ہوگئی	,,	سرپوش	ڈھکن			لیس والا	۷	ہرنالی	ڈھگے جو لینے

صفحہ نمبر	لغت	معنے
،	آلود	گندگی گناہ
،	مزاج	مخول
،	پھگڑی	تہمت
،	ریشتے	مصیتاں
،	کلنک	بدنامی داٹکا
9	ڈاری	فریبن
،	ہریاری	جوان دی گاہک
،	لو	عزت
،	پنگھٹ	پانی بھرن دی تھاں
،	ترنجن	چرخہ کتن دی تھاں
10	کنڈیاں	دلدار
،	منگو	وگ مہیندار
،	آہدیاں	سست
،	ڈھاسنا	ڈھو
،	جالی	جال
،	ٹھٹھولی	مخول
،	مجوواہ	دریادے وگن دی تھاں نہر دونگھا پانی
12	ادٹ	آسرا
،	چپ کھنے	داری قربان
،	بیت العتیق	بیت المقدس
،	صدلی نور	بیت المقدس دی مسجد
،	معمار	راج
،	اصول	طریقے
،	نص	فیصلہ
13	الحان	خوش آواز
،	املی	لکھائی
،	سیاق خسرا	سرکنڈیدی سیاہی
،	ترٹکے	نخرے
،	بدعتی	دین وچہ رکتاں پان والے

صفحہ نمبر	لغت	معنے
10	جائزاں	شریعت کمیطابق
،	چوبر	مشٹنڈے
،	ریڑکا	دودھ رڑکنا
،	کھرباہرناں	عورتاں
،	کپن	گوگرڑ والا
،	جھبیل	ملاح
،	جھیاں	پیچھیاں
،	ہاک	آواز
،	ٹھل ناہیں	دریا وچہ پیرز
18	واہل	ترن دی تیاری گٹھڑی
،	کوکھڑاہل	ہمت
19	مہائن	اوہ لوک جیہڑے بڑی وچہ چڑھن واسطے اکٹھے ہوندے نے
،	کڑنگی	ہتھ وچہ ہتھ
،	بجورنگ	پورے ٹوٹے ہوئے۔
،	بینی	تک
،	جھمیاں	چنیاں
،	سوہا	پٹ حلوان
21	کیتی	بے شمار دنیا
،	لوہڑلٹی	قہری بھری ہوئی
،	نرگسی	سورج مکھی دے پھل وانگوں
،	مرگ	ہرن
،	ٹھلیاں	کھڑیاں
،	انبار	ڈھیر
،	مشک قبہ	چوبچہ
،	سادوچوں	دو پھانک

صفحہ نمبر	لغت	معنے
21	پڈو	دھنی توں اُتلی جگہ
،	شہنا	پٹ
،	سرین	چتڑ
،	ساق	پنی
،	ستون	تھم
،	حسینی	حسین علیہ السلام والی تلوار
،	پلا	تلوار دی نوک
،	خزانے دی مار	باڈے علاقے وچ زہری پیاندی مشہور تھاں
،	گنگ دھار	گنگادے کنڈے دے
،	اندرانی	اندر دی رانی
،	پکنی	پکن پین دے دارالخلافے دی بنی ہوئی
،	اپراہد	تلوار
،	اوندھ واٹ	
،	مصری	
،	الوکار	اپرج
22	قزلباش	نگہبان باہتھیار
،	اڑدباذار	شاہی بازار صدر بازار
،	کانباں	چھٹیاں چھمکاں
،	جاپلے شان	جگہ دی عزت نہ
،	کیتے	کیتی بے ادبی کیتی
،	نخصم لی	بدھا مالک نہ ہوئے
،	نگھڑا لبوڑ	بیہوش
،	بھکھ	ڈین چمڑ گئی

صفحہ نمبر	لغت	معنے
24	جھڑپ	جھڑک
،	کارد	چھری
،	شہدے	عاجز
28	چھلک	گنے دی مطلب گن
،	دھار	میدان سپاہی
،	آدر	عزت
28	خوش پوش	چنگا لباس پان والا
،	پڑتلیاں	میلے کچیلے
،	دوہیلڑائی	شکل
،	سگڑ	سیانا دانا
،	گھبروٹ	جوان ہون والا
،	دس پاس	رنگ ڈھنگ
28	بھوٹ	ناچاکی
،	لائی	جج منصف
،	ٹھنڈ	آرام چین
،	دہاڑویاں پیڑ مدے	ڈاکواں دے
29	کھندا	وگ، گلہ، منگو
،	ماہی	واگی چھوڑ ڈانگری
،	کیڑ	خبرداری
،	ساہ ابھلائے	گھبراہٹ
،	سرتے	
،	ادھین	عاجز
30	مامار	یک لخت سرکڈھ دینا
،	تھرمار	مایا وانگ جم جانا
،	اکاکار	اکا ساہے دا ساہا
،	ٹینڈ بدھی	نالونال
،	چونپ	شوق لگن
،	بوری مارکے	بڑھک مارکے
،	آیوڑماں	برادری
،	چانکاں	حال دہائی للاں
،	سنگ سگیلیاں	جوڑہان

صفحہ نمبر	لغت	معنے	صفحہ نمبر	لغت	معنے	صفحہ نمبر	لغت	معنے	صفحہ نمبر	لغت	معنے
۳۰	ڈھیلیاں	موئیاں نیویں سنگلیں	۴۱	دھراشاندے	دشمنی	۵۷	بھرڑی	علاقہ	۶۵	بھلاوڑا	جھک
"		والیاں	۴۲	آب	آبداری پُٹھ	"	ڈرپ		"	بھگت سوایئے	ماریئے
"	موسیاں	موم دے رنگ والیاں	۴۳	روک	جواب	"	کیراتے کوہرا	مطلبی	"	بھنبھڑی	لال داہڑی
"	بوڑیاں		۴۳	ساٹنے نی	ماں دروازہ منہ	۵۸	گجھ	دلدار	۶۶	پاسنا	فوج کٹھ
"	کیلیاں	بھوسلے رنگ والیاں	"	آبنے	ہوئی	۵۹	کھور	دشمنی	۶۷	سوہا	طلب گار ڈھونڈن
"	کھریڑ	گاڑھے دودھ والیاں	"	کھڑ دُنبی	دلیو دی بھری ہوئی	۶۰	ہیزم	لکڑی درخت			والی
"	کھلاں	پتلے دودھ والیاں			شہوت والی	"	بھاں بھاں	رولا	"	ساہویں	ٹھانگو ٹھاہر ڈھونڈن
"	کھیپلاں	اگاں ودھے ہوئے	"	موہنے پاڑہے	مشکی ہوئی	"	موی مچھلی	مچھی دی اک قسم			والا
		سنگ والیاں	"	ادماڈڑا	آدم چارہ	۶۲	مہرنگواندی	سب توں اگے	"	پیرڑے	ڈاکو راہ مار
"	مینیاں	پکڑی	"	بکڑی	جھوٹھی			جان والی	"	لاہڑی	لالچی
"	ہردرہایاں	درھے دے درھے	۴۴	کمن آنیاں	کمینیاں	۶۳	ڈھاک	خلقت مدد	"	باولی	بابیاں قطبیاں دا نشان
		سون والیاں	"	عاقلاں	نافرمان	"	تھلب	ڈبل روٹی			فقر دا سامان
"	سون	جلدی سون والیاں	۴۵	گرڑھے	ڈوب دے دہڑناں	"	نیل ڈانٹاں	لاساں	۶۸	کرنگ	پنجر
"	پھرڑاں	تردن والیاں	۴۶	منگواڑ	مال گائیاں	"	لہریئے		۶۹	گھاٹی	لنگوٹی
"	سنڈ	بے اولاد			مینہیاں	"	کپڑدھڑی	کپڑکٹ دھوبی دی	"	پھل کناں	شرمگاہ
"	جوہیر	چرن دی جگہ	"	رہاڑ	ضد	"	چونگھ ڈھابدی	تلادا دھم	"	ایدھرے بتھاں	لڑائی داگھر، ظلم
"	آسراں	آسرے نال کھلون	"	کوہاں	جماعتاں، منڈلیاں	"	اڈر دبیگنے	لڑاکی			دی جگہ
		والیاں	۴۸	کرڑاڈے	جاسوس	"	بڑبولئے	بکواسن	"	کانگرڑے	نک وڈیا ہویا لگ
"	دودھ لیڑاں	دودھ بین والیاں	"	ڈھک	جیہڑی ٹرے ہیڈا	"	گھنڈ دیتے	نک وڈی بھیڑے			سی نہ کوٹھی تے نہیں
۳۲	منہ کھراں	بیماری			کمر کے بہ جاوے			سبھادی			بہنداہیں بدنامی
"	لمبے	بوٹے جھاڑ	۴۹	جھانگرڑا	ذخیرہ، بیلا	"	گل دوپہریئے	چیک جھاڑاپان			جاندی نہیں .
"	کہنہ	گردن گچی	۵۰	ڈھوئی	پچھٹ کمر			والی۔ گل دوپہر	"	ترڈدیو	گڈدیو
"	ہکھی	خواہش	۵۱	پچ	عقل ڈھنگ			آتش بازی	۷۱	تریڈدے نی	کھسکدے نی
۳۳	دھسکلاں	سٹاں	۵۳	کیاڑی	جیبھ دی جڑھ	۶۳	ٹوُنب	گہنا	۷۲	وجھاپ	رنج
"	کلب	کتے	"	واہ	داغِ غم	"	زکری	کھوٹی	"	اچیر	اشیر سویر
"	برناں	دھیان دھرنا	۵۴	تنگدارنی	تھانیدارنی	"	رنگن	گولی	"	کھاس	کھیں چھمیہ
۳۸	مالزادی	کنجری	"	صور	کرنا، ناد	"	گھرل واہن	پانی دی لس دی جگہ	۷۳	انا	دائی
۳۹	سوہیاں	جاسوساں	۵۵	خورش	خوراک	"	شعلہ	شربت	"	ٹرک چلی	کھسک چلی
"	چنک	چٹکی بھر	۵۶	بڑمٹ	زورا	۶۴	کرت گھن	احسان فراموش	۷۴	کندا	سردلائی
۴۰	مجذوب	مست	۵۷	لگت	سجاوٹ	"	پنج گڈوا	گڈاکپاس	"	داہڑے	گھرل کڈے ہوئے
"	باٹے	جدائی	"	عورات	عولت دی جمع زناں	"	پاس نہ دلیسیا	نہ ہووے گا	۷۵	لادن نا	دیندار

صفحہ نمبر	لغت	معنے	صفحہ نمبر	لغت	معنے	صفحہ نمبر	لغت	معنے	صفحہ نمبر	لغت	معنے
۷۶	ممنون	احسانمند	۸۲	ٹکٹ	قلعی چہرے دے	۱۰۷	کایلیاں	کچیچیاں	۱۲۴	پنج بھوت	ہوش ہواس خمسہ
″	انانیت	کھوئی نیت دی			گرد چکر	۱۰۸	کلسی ری دا	سونے دی بوبی	″	اردبانی	اوردو ظیفہ
″		گل	۸۳	بھراوا	لباس	″		گنبد دی	″	سنتوکھ	صبر
۷۷	مصقلہ	گدی صقل کرن والی	۸۴	بچھاوڑیاں	موڑدیں لاگ	۱۰۹	دلنی	فوجاں دی سردار	۱۲۵	سُن سمادھ	چپ چاپ
″	مورچا	دٹ چپ داغ	۸۵	وچھنا	نند نیاز	۱۱۰	بھڈے	ترٹیاں	″	کھرب دسم	سختی نرمی
″	پٹیاں	پٹامراد کسے داپٹا	۸۶	چکھالود	ہندوستانوں باہر	۱۱۱	سگواں	برابر	″	رقم	چیزدسب اسباب
		مطلب بھوڑی جیہی	۸۷	محکمہ	شروع دی جگہ	۱۱۲	ڈھیریاں	امیداں	″	چرببیاں	چمڑا
۷۸	چکراندے	ضلعیاندے	۸۸	لولیر	شومی	۱۱۳	نمیں	مست	۱۲۶	واشی	زانی
″	ٹرنے سیتی	مالدار منے پردنے	۸۹	وٹرے	غصے ہوگئے	″	بوبڑا	بھولا	۱۲۷	اکخد	بےحد بےانت
″	بکراندے	کواریاندے	۹۰	بان	عادت	″	ہلڑ	کلہ	″	اتھر	پاک
″	چغد	الو	۹۱	مہرے	گوٹاں	″	سیاں	اہل دیاں بکراں	۱۲۸	اکارتھ	فضول
″	قزاق	ڈاکو	″	لاس	اگ نال لوسنا	۱۰۴	تھرتھل	تھرتھلی گھبراہٹ	۱۲۹	کاوشاں	دشمنی
″	کلوکل	اج نہیں کل وعدے	″	جاہ	مرتبہ	″	قہرقلور	وڈھا ظلم	″	تاکا	ہتھوپائی
″	میوں ٹھگنی	ٹھگاں نوں ٹھگن والی	۹۲	بدماتا	بدماتھا قسمت	۱۰۶	ٹینڈے	کپاہ دے پھل	″	رند	رستہ
″	نراس	اداسی	۹۴	پچھے چھٹے	لڑاکی قوم	۱۱۷	ٹانک	گھاٹ پار	۱۳۰	دن	تت چیزاں
″	داس	سولدی جو تجدی	۹۵	اتمام تحصیل	ڈگری	۱۱۸	پنیانوں	پورے ہویاں	۱۳۱	بھات	طریقہ
″	ثقلات	سکھلات داساگ جدھا بی	″	رجل	پوچھل	۱۱۹	اوس	بےدس	″	سوں سے	نال
		نہیں ہوندا ایہ	۹۶	ڈوم ڈلڑا	مانگت منگن والے	″	دیکھ	بغیر سوچیاں	۱۳۲	دھلونت	سرکاری گچھ گچھ مقدمہ
		ولایتوں آوندا سی	″	تغیر	بدلی ہوگئی	۱۲۰	رپن	رچ مچ جان	۱۳۳	کھوریاں	جوہٹیاں
۷۸	بوکنا	شیر گجنا	۹۷	امردی	اللہ توں	۱۲۱	خوان یغما	دسترخوان	″	جھیڈاں	مخول
۷۹	چوہڑے چپڑے	کمی کمین	۹۸	قصہ	چیتا شاید	″	رلکاینی	کھاینی	″	کچکڑا	منکا
″	مشرو	ریشم جدھے وچ	۹۹	پرتیت	یقین	۱۲۲	یاراں ویہاں	ٹنڈ کھوہ دی	۱۳۴	چھاک	دید بازی
		سوتر دگیا ہووے	″	لگر	پتلی لکڑی	۱۲۲	اک واہ کے	ہتھلی ٹنڈ	۱۳۵	پترا	ہولتے اڈپیا
		مطلب شروع کیتا	″	ڈھگ	جرم	۱۲۲	آسن	مراقبہ	۱۳۶	صاجی	عزت کلونت
		ہووے شرع	۱۰۱	بھولورام	باندر	″	میا	دیامہربانی	۱۳۷	رندمی	مسافر جاندار
		نال جائز ہووے	۱۰۲	کرٹے	صفاں لوریئے	۱۲۴	شال مشرو	ریشمی چادر	″	زنبیل	کچکول کشتی
۷۹	بوک بند	گھگرے دا کپڑا اک	″	گوت	ذات	″	تیاگے	چھڈ دیے	۱۳۸	گنگ باشی	گنگادا رہن والا
		زنجیری دی ہندی	۱۰۳	دنجا گلاں	شکل دے بوٹے	″	بھور	روح	۱۳۹	دلی ددھرا	بےوقوفا
		اے جیہڑی گھگرے	۱۰۴	ہاہو	دریا دا وچکار	″	آتما		۱۴۰	مورچھل	مورچھڑ جھاڑو
		نوں اڈن نہیں دیندی	۱۰۵	پجوہا	سوماں	″	دس	حکم	۱۴۱	نہر	بگھیارڑ
۸۱	ہیک	آواز سُر	۱۰۶	ستقرڑا	الزام	″	رس	چسکہ	۱۴۲	پنجال	وِٹھ

صفحہ نمبر	لغت	معنے	صفحہ نمبر	لغت	معنے	صفحہ نمبر	لغت	معنے	صفحہ نمبر	لغت	معنے
۱۴۳	جسیانی	جس وِلا دان والا	۱۶۳	شاگنی	سردارنی	۱۷۷	ہانجھ کانجھ	ذمہ داری	۱۹۶	سٹھ	ونھ گیا
”	ابدھوت	مشٹنڈا	۱۶۴	ادل }	ڈنگر بھن دے	۱۷۸	بند	قید	۱۹۷	چلوکجیاں	شاہدر دلیوانہ
۱۴۷	کھیدیاں	نشے بھریاں	”	گھوراں }	بھاں۔	۱۷۹	مرطوف	بدبودار	”	مدرلواپلئے	کی منت پوری کرد
۱۴۸	دھوہ	کیچ	”	پکھلاں }		”	فرج	خوشی راحت	۱۹۸	کوری	بلبھنی
۱۴۹	پراٹھوہ	چاہ مند طلبگار	”	کرڑتل	چمڑا اودھر	۱۸۰	ٹابری	قبیلہ بڑا	۱۹۹	قلے	اصطبل
۱۵۰	جگدھوت	چڑھائی	۱۶۵	آندل دیہڑ کا	خرمستیا ہویا	”	نشابری	تسلی	۲۰۰	بیوس	شہوت کا جوش
”	اتیت	عاجز	۱۶۶	نہریے	بھوتیے	۱۸۱	وچولی	ولی	”	تلتھڑی	کرامت داوار
”	لکوہڑا	اللہڑ بھولا	۱۶۷	تریٹھ	خوف ڈر	۱۸۲	نخاس	منڈی	۲۰۱	کتکا	نقردا گھنٹہ
۱۵۱	سیفی	وظیفہ	”	یرولی	یرکی ہوئی یاداں	”	تتھ	مزاج	۲۰۲	بھکھیاں	بھکھا۔غصہ
”	مورچہ گھت	بے ہوش			والی	۱۸۳	گام رہوار	سرپٹ	۲۰۳	کنت پڑطولی	بہتے خاوند کرن والی
۱۵۲	چکی ہانیاں	جتھے عورتاں رلکے	۱۶۸	ڈبی پورہ	اک بیوقوفاں دا پنڈ	”	بیطنے دار	انڈے دین والی	۲۰۴	نوہریا	بپاری
		چکیاں پیہندیاں			مشہور اے جے	۱۸۴	لنڈی	کلی جدھے بچے	۲۰۵	ساردی ہڈی	جادو دی ہڈی
۱۵۳	انگشت	انگل			دی ہیگا۔	”		کوئی نہ ہوئے	”	نوالیاں کھونا	پوریاں پونا
۱۵۴	حقیقت	حال	۱۶۹	واندڑے	نویکلے	۱۸۵	پنکار	پختہ کار	۲۰۶	کیف	نشہ
۱۵۵	وسب	عادت	”	جٹ جٹالی	دھکا زوری	۱۸۶	ڈنڈول	ملہپ	”	لنگ	جوڑ
۱۵۶	قیمیا	قیمہ	”	تارکسار	شان وشوکت	”	بیربتیاں	کھوہ پتال	”	آدر	عزت
۱۵۷	چونبھ	زخم	۱۷۰	کلکٹر	بہت سخت	”	بول	بھیت	۲۰۷	گھکن	کچکول بھرا بھرنا
۱۵۸	چھوہ چھاہ	دم جھاڑا	۱۷۱	چپہ چڑھی	ضد چڑھی	۱۸۷	شومدیاں	عاجزاں	”	سنیر	ملہی. گوہیا
۱۵۹	سمی	نام کھیڈ	۱۷۲	بانجھ	رنگین بوریا	”	سنڈھ	بے اولاد عورت	۲۰۸	ہدف	تیر
”	پبی }		۱۷۳	دیواق	منشی	۱۸۸	جھ	اچھرا	”	پان پت	عزت
”	سوئی }		۱۷۴	کوار پاتر	کواریاں	”	شانے	مُہنڈے	”	ہنج	اتھرو
”	لبھنا }		”	شترگوزہ	اونٹھ دا پدبے	”	دھراک	قبض	۲۰۹	مہانجلے	سویرے ای
۱۶۰	انجلا	لانگڑ			بھوّیاں	۱۸۹	گربھ	حمل	”	آکرڑے	سخت
۱۶۱	بران	دلیل دیل دی	”	سفلوائی	بے وقوفی	۱۹۰	کھڈار	کھیڈ وملو عشقباز	”	گراڈرا	پنڈ
		گھوڑی	”	سار	لوہا	۱۹۱	جھٹ ترلے	حیلے ترد	”	پاخاک	پیراندی دھوڑ
”	ٹانچ	نخرہ	۱۷۵	گٹار	لالی.شارک اصل	۱۹۲	گرہب گہیلی	جن کچا کڈھایا	۲۱۰	ایدلیش	نصیحت
”	لبشنی	گاہک			دچہ چھوٹا جیہا جنور			ہووے	”	درویش	فقیر
۱۶۲	پکنوٹا	پختہ کار	۱۷۶	سانگ	نیزہ	۱۹۳	جیوجامہ	پیارا	۲۱۱	دھرج واچنا	لڑائی کرنی
”	لاگا	جنگ	”	سانگ	نقل	۱۹۴	پرشن	فال	”	دھج	ادا
”	دکھر	سبزی	”	بھیل	جلاد	۱۹۵	راہکاں	نوکراں	۲۱۲	بھن	بے ڈھنگا
”	ڈہانڈری	گاں	۱۷۷	مال	لوہا	۱۹۶	تریٹھ	دردکرن لگا	۲۱۴	یمن	صدق

صفحہ نمبر	لغت	معنے	صفحہ نمبر	لغت	معنے	صفحہ نمبر	لغت	معنے	صفحہ نمبر	لغت	معنے
۲۱۴	گگرٹ	للھہ کچا بیر	۲۲۹	ہانک ہانک	فریاد آور	۲۴۸	بلدانی	گایاں بلدانوں	۲۶۲	مقراض	قینچی
،	لوہشکے	ایانی ایں	۲۳۰	زدم	مان			بچھوں پھوک مارنی	،	ریش	داہڑی
،	پرتھمی	مخلوق	،	محاسل	حاکم	۲۴۹	پیڈو	دھنی توں ہیٹھاں	،	ٹڑکاں	دند
۲۱۵	منکھ	سوبج	۲۳۱	ودیائی	بدنام کیتا ای	،	کانگوی	دھاڑوی	۲۶۳	پنگرو	پھٹنا
۲۱۵	الان فلان	ایر غیر جگہ	،	پاہو	سٹ کڈھو	۲۵۰	قوچاں	گھچے	۲۶۴	منگرو	پھٹنا
،	مرشو مرشو	گھبراہٹ	۲۳۲	دہامیاں	سوچاں	،	منگ نے }	مکرو	۲۶۴	مانس طیور	آدمیاں تے پنچھیاں
۲۱۶	کھیکھن	نخرے	،	خنامی	بدنامی		چنے	فریب	۲۶۵	ترکھ	پنجر
،	پچوچے	تہمت	،	وار	مدح۔ قصیدہ	۲۵۱	رول	روند پھیر تو بھرٹ	۲۶۶	نوالیا	مناکیا
،	کسھن	کنجری	۲۳۴	ڈولا	ڈولی، پالکی	۲۵۲	ساکھ	بیلی بناں پونجی	۲۶۷	لاغر لوتھ	پتلی
،	ٹنگار	مان	،	رساں	بھارت	،	عراق	کیاریاں	،	ہونس	تاہنگ
،	تہبار	چولاند اکٹیا ہویا لوک	۲۳۵	روک	نقد	۲۵۳	ٹیچے	ٹکانے	۲۶۸	مور	چور
۲۱۹	ماہلڑہ	لام	،	کنکیاں والیاں	سپاہیاں	،	اپکار	کرم مہربانی	۲۶۹	گرانبار	مشکل
،	علی الحساب	بے حسابا	،	دردرا	شور رولا	،	مکر مطول	مکر دی مطول	۲۷۰	طمع	تانیہ بھتی
۲۲۰	کھووٹے	راہ کھہڑے	،	کھنڈ بالو	ریت تے کھنڈ			یعنے وڈی کتاب	۲۷۱	ساہنگرو	ڈھنڈورہ
،	چلاندے	چلیاں ہویاندے	۲۳۶	کورنشاں	ادب سلام	،	کنز قریب	فریب دا کنز	۲۷۲	نکوئی	نیکی
،	جلیاں	بگھیاٹاندا کرنا	۲۳۷	ہیزم	لکڑی درخت			یعنے خزانہ	،	چھل	سپدا
،	روا	جائز	۲۳۸	درشتی ہنڈی	عندالطلب منگن تے	،	ابلیس ملفوف	ایک کتاب	۲۷۳	بدّو	بدنام
،	دین	مکر			ملنا۔	،	خناس	شیطان	۲۷۴	فرج	شرمگاہ
،	رنا بیٹھا	لا بیٹھا	۲۳۹	خلخاں	گڑیاں	۲۵۴	لاٹڑی	لویری		چوارڑی	کیاڑی زبان دی
۲۲۴	شبخون	رات دا حملہ	،	ڈھنجھ لاہ کے	ریجھ پوری کر کے	۲۵۵	لولنی	بے عزتی لولی			جرٹھہ
،	بنتے	ادہلے	۲۴۰	جمع خاطر	تسلی	۲۵۶	پشت	مدد	۲۷۵	جھاڑدتے	قتل کر دتے
،	طلاء	سونا	۲۴۱	مواسل	منکریدہ	۲۵۷	رجوع	حاضر	،	نادکاں	تیر
،	پٹ ھڈکے	کھوہ دا تلا	،	سری صاف	ہریر ریشم	،	وستی	رونق آبادی	۲۷۶	اکھدے پھول	اکھدے لخطے وچہ
،	چکداتاں کیتا	بنادتا	،	پٹاکی	پٹ دی	،	لادن پھرن	کپاہ چنن دیاں	،	بکاں	شیر دی آواز ہاکرے
۲۲۶	بے گھویں	بے پرواہ	۲۴۲	زور شور	قیامت			تیاریاں	۲۷۷	عدلی راجہ	عادل شاہ ملتان والا
،	ماد	مات	۲۴۳	مور ہوئے	آدمی تو مونگے	۲۵۸	کانگ کیتی	آواز دتی	۲۷۸	راہ بھدانے	مسافر
۲۲۷	چھٹڑاں	طلاقناں خصماں	۲۴۴	حرص بھگ	شہوت	۲۵۹	ہر بابیاں	پھیے کتناں	۲۷۹	قطب	مراد شاہ صاحب دے
		چھڈیاں	۲۴۵	نموجھان	ادھوئی	۲۶۰	جھل ملہاری	عاجز			باپ توں
۲۲۸	مناورڑا	صلح کراوندا	۲۴۶	چھیلی	لے لی	۲۶۱	بیا بیا	آر	،	بولو	حال پکار
،	سروپا	انعام	۲۴۷	لم لئے	لبیڑ لباڑ کے کھا	،	گفتہ	کہیا	،	للکراں	چلکراں پکاراں
،	ڈہانڈیاں } کھویاں	گاواں ہیہیاں			لئے	،	تکی	تینوں	۲۸۱	کھرہرو	جلاد

صفحہ نمبر	لغت	معنے	صفحہ نمبر	لغت	معنے	صفحہ نمبر	لغت	معنے	صفحہ نمبر	لغت	معنے
۲۸۱	مجروح	زخمی	۲۸۷	جھائی	جھگی	۲۹۴	بھوت منڈی	بدمعاش دی جنڈی	۳۰۲	انا فتحنا	اساں کھولیا
۲۸۲	جمل	جملہ تمام	״	ضابطہ	شاہی حکومت	۲۹۵	خورسند	خوش	״	کونی بردا	ٹھنڈی ہوجا
״	سرساہی	گھیولنی ادھ چھٹانک	״	ڈک	ڈکا	״	تمثیل	مثال	۳۰۳	ثمرہ	پھل
		اناج لئی پڑوپی	״	دم	دولت	״	ڈھوآر	سوغات	״	بحر سمندر	ساگر
״	خرخشے	ڈر خطرے	״	لادھڑک	نہ ڈرن والا	۲۹۶	رخت	سامان	۳۰۴	چینا	ٹکڑے ٹکڑے
״	عنفوے	قہر	۲۸۶	نفیر	بینسری	״	پیوند	ساک	۳۰۵	دروازہ	باراں
۲۸۳	لاتذکرو	نہ بیان کرو	۲۹۰	ہتھو	بینسری	״	شکم	پیٹ	۳۰۶	خونریز	خونی
״	نزدل	نازل لکھیا ہویا	۲۹۱	کرنا	بینسری دی چھیڑی	۲۹۶	ناطقہ	بولنا	״	لیاقت خیز	قیامت لیاون
۲۸۴	دغولیا	دھوکے باز			قیامت نوں جنی ایں	״	کڑاں	خبراں			والے
״	کلاکاری	فسادی	״	آدجگاد	کدی کدی نہیں	۲۹۷	جنگیاں	چھالاں	״	ظلم انگیز	ظلم کرن والے
״	نٹی	آدھ گوٹ جھیڑی	״	عیب جوئی	خوبیاں دسنیاں	۲۹۸	گوڈکے	پیٹھ بھ کے	״	سین	انگ ساک
		بیٹھی چلائی	״	کلول	بیجا ادادال	۲۹۹	دوار	دوارے	״	ریز بریز	بچائیں بچائیں
		ہوئے	״	دلویث	بے غیرت	۳۰۰	تشہیر	مشہور کردالے	״	شیرانہ	ایران کا
۲۸۵	بھوگ	غذامزہ	۲۹۳	معزول	نوکریوں ہٹادتا	״	تغیر دالے	ڈلکے بولنا			دارالخلافہ
۲۸۶	چکابوت	چخہ لود ہندوستان	۲۹۴	کاٹ	معاملہ	״	نوترمیم	دوہاگھٹا کرنا			
		توں باہر	״	داد	بخشش	۳۰۲	جرم	جمنا			

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمد

اوّل[1] حمد خدا دا ورد کیجے عشق کیتا سو جگ دا مول میاں
عشق فعل ہے رب دی ذات فاعل عاشق اوسدے سبھ مفعول میاں
عشق پیر فقیر دا مرتبہ ای مرد عشق دا بھلا رنجول میاں
پڑھ پڑھ علم قضا پئے کرن قاضی باہجھ عشق دے رہن مجہول میاں
درجہ عشق ہے عاشقاں صادقاں دا کردے عشق نی مرد قبول میاں
بھاویں زہد عباداں لکھ ہوون عشق باہجھ نجات نہ مول میاں
عشق عاشقاں اندر رہے جی عاشق عشق نوں کرن قبول میاں
کھِلے تہاندے باغ قلوب اندر جنہاں کیتا ہے عشق قبول میاں

پہلاں آپ ہی رب نے عشق کیتا معشوق ہے نبی رسول میاں
ہستی عشق ظہور ہے عشق سارا عشق ہوسیا سدا معمول میاں
عشق واسطے رب حبیب اُتے کیتا آپ فرقان نزول میاں
پڑھیاں علم نہ رب دی تم ہووے اکو عشق دا حرف معقول میاں
منزل عشق دی وچہ مقصود ملدا جھیڑے ہور نی طول فضول میاں
عاشق سدا زندہ خوشیاں نال رہندے کدی ہون نہ بہن ملول میاں
خاطر عشق دی زمیں اسمان بنیاں لوح قلم دا عشق اصول میاں
وارث عاشقاں تے کرم رب دا ئے جنہاں کیتا ہے عشق حصول میاں

[1] بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ الحمد للہ رب العلمین یاد رہے کہ اللہ جلشانہٗ فرماتا ہے کہ فاذاقرات القرآن فاستعذ باللہ من الشیطٰن الرجیم لعنی سب سے اول شیطان مردود سے بچنے کے لیے خداوند تعالیٰ کی پناہ لی جاوے پھر قرآن شریف جو کہ کلام الٰہی ہے پڑھا جاوے اور چونکہ حدیث شریف میں آیا ہے کل امر ذی بال لم یبدا بسم اللہ فھو ابتر یعنی اگر کوئی عمدہ کام بسم اللہ پڑھ کر شروع نہ کیا جاوے تو وہ ناقص اور ردی ہو جاتا ہے اسلئے اول اعوذ باللہ پھر بسم اللہ پڑھ کر کتاب یا کام شروع کیا جاوے۔ تو خداوند تعالیٰ اس کام کو ٹھیک اور درست کریگا اسلئے شاہ صاحب نے (باقی برصفحہ ۳) پر

نعت پیغمبر خُدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

دُوئی نعت رسُول مقبول والی جیندے حق نزول لولاک کیتا
سرور ہو کے انبیاں اولیاں دا اگے جھدے آپنوں خاک کیتا
ہویا حق نوں شوق جد ملن سندا ڈھویا اندر براق چالاک کیتا
نبی اہل قریش وچہ جرم پایا خوشی خویش قبیلڑا ساک کیتا
مکے نور رسُول دے چمک ماری قلعہ محل نوشیرواں چاک کیتا
معراج رسُول دا حق ہے جی جوڑا نور دا اہن پوشاک کیتا
جتھے وہم ادراک دی پہنچ ناہیں نبی صاحب واقف ادھوں تاک کیتا

خاکی آکھ کے مرتبہ وڈا دتا سبھ خلق دے عیب تھیں پاک کیتا
کرے اُمتی اُمتی روز محشر خوشی چھڈ کے جیو غمناک کیتا
تے سلام پیغام پہنچان تائیں قاصد وحی سردار لاک کیتا
شافعی عاصیاں دا حامی مجرماں دا تے محرماں دا دردناک کیتا
ایہ بھی معجزہ نبی کریم دا ئے نال انگلی چن دو پھاک کیتا
نبیاں ہوناں دھرت معراج ہوئے حضرت ونج معراج لولاک کیتا
وارثشاہ سبھ سرخرُانیاں دے رب نبی نوں چا ہو شناک کیتا

مناقب چہار یار کبار رضی اللہ عنہم

چار یار رسُول دے چار گوہر سبھے اک تھیں اک چڑہندڑے نی
جنہاں صدق یقین تحقیق کیتا راہ رب دے سیس وکندڑے نی
صوبے چار نی شرع محمدی دے ملک دین اندر نبی انڈڑے نی
نگہبان ہوئے سرمتاں دے جھولن نبی کریم دے جھنڈڑے نی
جنہاں فرق انہاں وچہ کجھ جاتا اوہ دھرں حضور دے گندڑے نی

ابوبکرؓ تے عمرؓ عثمانؓ علیؓ آپو اپنے گنیں سوہندڑے نی
ذوق چھڈ کے جنہاں نے زہد کیتا واہ واہ رب دے بندڑے نی
١٩ پائی فتح کر کے جنگ کافراں تے کیتے تم کفار دے دھندڑے نی
٢١ بازو بند رسُول دے ڈنک مارن سچے چار موتی لڑی گندڑے نی
وارثشاہ مدد چار یار دی جی ربا رکھیں فعل جو مندڑے نی

بقیہ حاشیہ صفحہ ٢۔ اول حمد خدا دا ورد کیجے، سے کتاب شروع کی ہے انسان کا فرض ہے کہ الحمد للہ رب العلمین ہر وقت زبان پر جاری رکھے ١٢ ے عشق یعنی محبت یا شوق یا پیار کو جگ یعنی جہان کا مول یعنی اصل کیا ہے ١٢ ے چونکہ عشق ہر ایک چیز کا اصل ہے اس لیے خداوند تعالیٰ نے اپنا معشوق محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پیدا کیا۔ اور اسی سبب سے اپنے حبیب پاک پر قرآن مجید نازل کیا اور پ ۴ ع میں فرمایا ہے لقد من اللہ علے المومنین اذ بعث فیھم رسولا من انفسھم الی الآیہ۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے مومنوں پر احسان کیا جو اس نے ان میں سے ان میں رسول بھیجا۔ جو ان پر ان کی آیتیں پڑھتا ہے اور ان کو سنوارتا ہے اور کتاب اور حکمت سکھاتا ہے اگرچہ وہ پہلے صریح گمراہی میں ہے ١٢ ے کسی نے کیا اچھا شعر کہا ہے شعر ہزار سال عبادت لنہ نمازی نیست کیکہ عشق ندارد خدا رضی نیست ے یعنی حدیث قدسی کی طرف اشارہ ہے لولاک لما خلقت الافلاک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر آپؐ ہوتے تو میں زمین و آسمان پیدا نہ کرتا ١٢

در مناقب امامین رضی اللہ تعالےٰ عنہما گوید

حضرت حسنؓ حسینؓ دی ذات عالی علی شیر خدا دے شیر دونویں
لخت جگر رسولؐ بتولؓ جائے عاشق رب دے مرد دلیر دونویں

دوہتروان حبیب خدا دے نی اُچی جد دے وڈ وڈیرہ دونویں
رب پاک آیت قدسی بھیجدی ہوئے شرک توں پرے پریر دونویں

جنہاں کدی سوال نہ رد کیتا وکے راہ مولی کئی دیر دونویں
منزل عشق دی جنہاں ثبوت کیتی مرے ذرہ ناہیں قدم پھیر دونویں

تیغ عشق دی نال شہید ہوئے کٹھے ظالماں موذیاں گھیر دونویں
گنج ظاہری باطنی دلساں دے ہوتے وچہ میدان دے ڈھیر دونویں

درجے پاک شہادت در رب دے بخشے عالی قدر تے چنگ چنگیر دونویں
روز حشر دے اُمتی عاصیاں دی بخش واسطے ہون اگیر دونویں

مہربان تمامیاں مومناں دے مددگار نے سنج سویر دونویں
حل مشکلاں دا رشا کل کردے ہتھو ہتھ نہ لاوندے دیر دونویں

مدح پیران پیر محبوب رب قدیر محی الدین قدس اللہ سرہٗ

مدح پیر دی حب دے نال کیجے جیندے خادماں دلوچہ پیریانی
باہجہ اوس جناب دے پار ناہیں لکھاں ڈھونڈدے پھرن فقیریانی

بیہڑے پیر دی نظر منظور ہوئے گھریں تنہاں دے پیریاں میریانی
روز حشر دے پیریاں طالباں نوں ہتھ سجڑے ملن گیاں چھیریانی[1]

کھیتی نبی دی غفلتاں نال اُٹی[2] مرٹکے اگیاں درین پنیریاں[3] نی
بنے لاوندے ڈُبیاں بیڑیاں[4] نوں کرامات دے نال زنجیریانی

مہربان ہوکے چور قطب کیتا بخش دتیاں ملک جاگیریاں نی
کاہندے کل اقطاب دے قدم دھریا پایاں قرب حضور وڈیریانی[5]

اوہ تاں خاص محبوب اللہ دا اے قلماں لکھیاں جس لکیریاں نی
وارث محی الدین ہے پیر ساڈا اوہنے نام دیاں سلوں ڈھیریانی[6]

مدح حضرت فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ

مودود[7] دا لاڈلا پیر چشتی شکر گنج مسعود بھرلو پر ہے جی
بابایاں قطباں دے وچہ ہے پیر کامل جیندی عاجزی حد منظور ہے جی

خاندان وچہ چشت دے قابلیت شہر فقر دا پٹن معمور ہے جی
شکر گنج نے آن مکان کیتا دکھ درد پنجاب دا دور ہے جی

۱ چیریاں چھٹیاں یعنی اعمال نامے ۲ یعنی گرد آلود کھیتی جو کہ زیادہ ہونیسے رک جاوے یا ایسی کوئی صورت کہ جس سے اس کی حالت تغیر ہو جاوے ۳ پنیریاں یعنی پودے اشارہ بطرف پیر صاحب ہونہار پودا ہوا ۴ یعنی بحر سلوک کو تیر کر کنارہ پر پہنچنا بغیر امداد حضرت قدس اللہ سرہٗ کے مشکل ہے ۵ وڈیریاں بندگیاں ۶ ڈھیریاں یعنی امید ظاہر و باطنی ۷ خواجہ مودود ایک چشتی بزرگ کا نام ہے جو کہ باوا صاحب کے سلسلہ کے فقیر ہیں ۱۲

سوٹا صبر دا ماریا نفس موذی بہر بھن کیتا چکنا چور ہے جی
گنج کھوکدے دولتاں ونڈیاں نے فیض آپ دا فیض گنجور ہے جی
زہدالانبیاء[1] نام دھریا سو آپ صابری وِچ صبور ہے جی
نال شوق خدا دے شمع جاگی دین دُنی اندر نور و نور ہے جی
نال اک نگاہ دے خاک دماں نوں ہویا ترت لقا حضور ہے جی
وارثشاہ فرید الدین اُتے رحم رب دا افضل وفور ہے جی

فرمائش یاراں در عشق مجازی گوید

جدوں عشق دے کم نوں ہتھ لائیے پہلاں[2] بدنام دھائیے جی
یاراں اساں نوں آن سوال کیتا قصہ ہیر دا نواں بنائیے جی
حرص توڑ کے بود نابود والی درجہ آپ فناہ دا پائیے جی
پلے دولتاں ہون تے ونڈ دیئے گنڈی چھوڑئیے نہ سدائیے جی
کانواں وانگ[4] اُڈار بنیریاں دی ایویں کوڑ نہ مغز کھپائیے جی
لٹکدار رنگیلڑا شعر کر کے چیٹک عام تے خاص نوں لائیے جی
نال عجب بہار دے شعر کر کے رانجھے ہیر دا میل ملائیے جی
رانجھے ہیر دے عشق دی گل سُتی[5] نویں سرے توں پھیر جگائیے جی
پھیر نبی رسول پیغمبراں نوں دم دم درود پہنچائیے جی
ایس پریم دی جھوک دا سبھ قصہ جیبھ سوہنی نال سنائیے جی
تدوں شعر دی شاعری وَل[3] ہووے جدوں اذن حضور توں پائیے جی
بلبل ہو کے چہکیئے باغ اندر سخن رمز دے نال الائیے جی
کر کے کالیاں بگیاں کاغذاں نوں ایویں شعر نوں لیک نہ لائیے جی
رمزاں معنیاں وِچ خوشبو ہووے عشق مشک نوں کھول دکھائیے جی
یاراں نال مجالساں وِچ بہہ کے مزہ ہیر دے عشق دا پائیے جی
وارثشاہ رل نال پیاریاں دے نویں عشق دی گل ہلائیے جی

دربیان قبول کردن فرمائش یاران یکدل

حکم منکے سجناں پیاریاں دا قصہ عجب بہار دا جوڑیائی
بہت جیو دے وِچ تدبیر کر کے فرہاد پہاڑ نوں پھوڑیائی
ڈبا ایس وجود قلوب والا اساں لاہ سرپوش اکھوڑیائی
فقرہ جوڑ کے خوب درست کیتا نواں پھل گلاب دا توڑیائی
سبھا دین کے زیب بنا دِتا جیہا عطر گلاب نچوڑیائی
کوئی دغا ناہیں کیتا وانگ چوراں[6] دِن دیویاں جنڈرا توڑیائی

۱ یعنی پیغمبر زاہدان۔ اشارہ بطرف بابا فرید شکر گنج ۲ مصرعہ ترجمہ بسم اللہ ۳ دل بمعنی ٹھیک درست ۴ اس شعر کا مطلب یہی ہے کہ جس طرح کوا بیگانہ چیزوں کو دیکھ کر دیواروں پر اڑتا اور بولتا ہے اسی طرح چور شاعر کا حال ہے کہ دوسروں کے شعر پر جھپٹنا اور چھین لے جانے کا حیلہ کرتا ہے۔ مگر بیگانی چیز آخر بیگانی ہے ۵ مراد حکایت خفتہ را بیدار کردن یعنی گذشتہ بات کو از سرنو بیان کرنا ۶ شعر کا ملکہ اور لیاقت خداداد ہو تو شاعر بنکر تصنیف بنانا مناسب ہے۔ ورنہ بیکار مضامین اور اشعار کی چوری کرنا ایسا ہے جیسے لوگوں کی گرہ کاٹکر بدنام ہونا ۱۲

تازی طبع تے عشق اسوار کر کے کھی چاہڑ میدانو چہ چھوڑیائی	وارثشاہ فرمایا پیاریاں دا اساں منیاں ہول نہ موڑیائی

ہزارے دی تعریف

دربیان تعریف تخت ہزارہ

اک تخت ہزاریوں گل کیجے جتھے رانجھیاں رنگ مچایائی	چھیل گبھرو مست البیلڑے نے سندر اک تھیں اک سوایائی
والے کوکلے مندرے مجھ لنگی نواں ٹھاٹھ تے ٹھاٹھ چڑھایائی	کوئی حسن دی کان گمان سندر اِک دوجے دا انت نہ آیائی
پھل ڈال تے باغ بہار نہراں چھانواں ٹھنڈیاں نال سہایائی	عقلمند نے لوک سلوک والے راٹھ جگ دے وچہ سدایائی
ایس ندی چناب دے ملک اندر تخت نگر دا نام دھرایائی	وارث کی ہزارے دی صفت آکھاں گویا بہشت زمین تے آیائی

موجو چوہدری دی تعریف

دربیان تعریف موجو چوہدری

موجو چوہدری پنڈ دی پانڈ والا چنگا بھایاں دا سردار آہا	اٹھ پتر دو بیٹیاں تسدیاں سن وڈا ٹبرا تے پروار آہا
بھلے بھائیاں وچہ پرتیت اوہدی منیاں چوہدری وچہ سرکار آہا	دولت مال دے نال خوشحال وسے ہور مجلساں وچہ اعتبار آہا
حکم وچہ شریک سبھ اوسدے سن عذر کسے نہ کجھ انکار آہا	وارثشاہ ایہ قدتاں بدیاں نی دھیدو نال اس بہت پیار آہا

بھراواں دی رانجھے نال دشمنی

دربیان عداوت کردن برادران رانجھا

باپ کرے پیار تے ویر بھائی ڈر باپ دے تھیں پئے سنگدینی	گجھے مہنے مار کے سب وانگوں اوہدے کالجے پئے ڈنگدینی
کوئی وس نہ لگنے کڈھ چھڈن دیندے مہنے رنگ برنگدینی	کہائی گل کریہے جے وچہ بھایاں اوہدی گل نوں چاانگ دینی
یار تیوڑیاں متھے تے گل کردے بولن بول اولڑے جنگ دینی	وارثشاہ ایہ عرض ہے بہت پیاری ہو ساک نہ سین انگدینی

موجو چوہدری دی تعریف

دربیان فوت شدن موجو چوہدری پدر رانجھا

تقدیر سیتی موجو فوت ہویا بھائی رانجھے دیناں کھہیڑ دینی	کھائیں وچکے گھور دا بھریں نال کڈھ کتاں دھیدو نوں چھیڑ دینی

ا ادلنگ معنی کسی چیز کے اوپر سے گذرنا اس جگہ مراد نا چیز سمجھتا ہے ع یعنی اونچی توم والا بنتا ہے ٢ کھیڑدے یعنی اکو دکھ پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں

نت سجر اگھا کلیجڑے داگلاں ترکھیاں نال ادھیڑدے نی
منہ جوڑ کے نت گرمتے کردے بول بولدے اڈ نکھیڑ دے نی
گلاں سچیاں جھوٹھیاں میلکے تے دامن پاک آلودلویڑ دینی

بھائی بھابیاں ویر دیاں کرن گلاں نت جھنجٹ ایہ نبیڑدے نی
ویکھو چال زمانے دی الٹ گئی سکے سکیاں ویر سہیڑ دینی
وارثشاہ جہان تے غرض مٹھی آپو اپنی جوگ نوں گیڑدے نی

دربیان طلبیدن برادران رانجھا قاضی را برائے تقسیم زمین

حضرت قاضی تے پینچ سدا سارے بھایاں زمیں نوں کچھ پوایائی
کچھاں مار شریک مزاخ کردے بھائیاں رانجھنے دے باب بنایائی
سدھا کرنائیں ایس اچکڑے نوں بھنڈی نت توں نت سوایائی

دڈھی دیکھ کے زمیں دبے نے دارث بنجر زمین رانجھیٹے نوں آئیائی
گل بھایاں ایہ بنا چھڈی مگر جٹ دے بھکڑی لائیائی
وارثشاہ جے نفس دے کہے لگوں الویں رائیگاں عمر گوائیائی

دربیان طعنہ کردن برادران رانجھارا

پنڈا چھنڈ کے آرسی نال ویکھن تنہاں ڈھنگ کہیا ہل داہنائی
کتے آپ منہ ہاریاں نکل جاسی موہوں آکھنا نہیں اکھاہنائی
ہن بھوئیں دے جھگڑے کرے منڈا اوس توڑ نہ مول بناہنائی
کم واہی دے وچہ نہ ذرا ویہلک دارے بیٹھیاں ایس دن لاہنائی
اونہوں ولیاں بہن دی پئی وادی چٹ کم نوں ایس نہ ڈاہنائی
غصے ہویاں نوں مول نہ جاندائے نہ ایہ پیار دے نال وساہنائی

تن پالکے چوپڑے پٹے جنہاں کسے ان کی انہانوں چاہنائی
کوئی ڈنگ لنگھالے پنڈ ساڈے گلو لساں بھی کویں چالاہنائی
دینہہ وتجھلی داہے تے رات گاویں اساں ایہ نہ مول ویاہنائی
دنیاداریاں دے جھیڑے عمر دے نی دن چار نہ ایس بناہنائی
گلیاں ویہڑیاں دیوچہ لٹ بھوندا کسے ورجنا نہیں تراہنائی
وارثشاہ کی جانیئے ایہ نڈھا کسے روزدا ایہ پراہنائی

دربیان کارکشت کردن رانجھا گوید

کرلئی ہرنالی سی رانجھنے نے ہل واہن نوں ترت تیار ہویا

وچہ زمیں دے جاکے ہل جتا نال دھپ دے بہت لاچار ہویا

لے اڈ یعنی علیحدہ کرنا چاہئے ۲ے فی قلوبہم مرض فزادہم اللہ مرضا ولہم عذاب الیم ۳ے کسی کے باب بنانا۔ کسی کو مصیبت میں ڈالنا۔ ظلم کرنا۔ مارنا۔ ۴ے پنڈا چھنڈ کے بدن صاف کر کے یعنی۔ لوگ بانکپن میں رہتے ہیں ان سے محبت کا کام نہیں ہوسکتا ۵ے منہ ہارا۔ بدلگام۔ آزاد کسی کی نصیحت نہ ماننے والا ۶ے ایک وقت کے کھانے کو ڈنگ کہتے ہیں۔ ڈنگ لنگھانا یعنی چند روز گذارا کرنا ۷ے بری عادت کو وادی کہتے ہیں ۱۲

رو روماں تے باپ نوں یاد کردا اِن اہن بھیں کھڑا بیزار ہویا
پیکئے ہن رلشتے گلیں سارے دُکھ رونے وچ درکار ہویا

خوشی نال سی کھیڈدا نے راتیں پھرے دائریاں وچہ بیکار ہویا
وارث ماں تے باپ دیناں خوشی رل بھایاں دے نال خوار ہویا

شروع نمودن قلبہ رانی میاں رانجھا

رانجھا جو نرا داہ کے تھک رہیا لاہ اریاں چھاں نوں آوندائی
چھالے پئے تے ہتھ تے پیر پھٹے ساڈوں وا ہی داکم نہ آوندائی
راتیں دکھاں دیناں نہ نیند پوندی دِن رونے وچہ وہاوندائی

بھتا آنکے بھابی نے کول دھریا حال اپنا رو وکھاوندائی
بھابی آکھیا لاڈلا باپ دائیں اتے کھرا پیار رلاوندائی
وارثشاہ میاں فعل بندیاں دے رب قدرتاں نال ازماوندائی

دربیان غصّہ شدن رانجھا ہمراہ ینگہ

رانجھا آکھدا بھابیو ویرنوں نی تساں بھایاں نالوں وچھوڑیا جے
سکیاں بھایاں نالوں وچھوڑ مینوں کنڈا وچہ کلیجے دے پوڑیا جے
تساں فکر کیتا ساڈے کڈھنے دا بھایاں نالوں وچھوڑ کے موڑیا جے
دِن رات ساں مست میں وچہ یاراں بولی مار کے جا جوڑیا جے

خوشی روح نوں بہت دلگیر کر کے تساں پھل گلاب دا توڑیا جے
بھائی جگر تے جان ساں اسیں اٹھے وکھو وکھ ہی چا وچھوڑیا جے
نال قہر دے اکھیاں کڈھ بھابی دیکھو مہنا ہور کی جوڑیا جے
جدوں صفاں ہو ٹرن گیاں طرف جنت وارثشاہ دی آگ نوڑیا جے

مسخری کردن ینگہ بار رانجھا

کریں کھا کے آکڑاں دُدھ چاول ایہہ جکے کھان دیاں مستیاں نی
ایہہ رانجھے دے نال نے گھیو شکر پر جیو دا بھیت نہ دسدیاں نی
اکوں کو لنک[۱] میں اساں لگا ہور سبے کھالیاں وسدیاں نی
ہتھ پکڑ کمان طوفان والی تیر مہنیاں دے ساڈوں کسدیاں نی
من بھاوندا کھلیئے[۲] جگ آکھے گلاں تک نوں بھاندیاں سدیاں نی

آکھن دیوراں نال نہال ہویاں[۳] ساڈوں سبھ شرکیاں ہسدیاں نی
رناں ڈگدیاں نی دیکھ چھیل مُنڈا جویں شہد وچہ مکھیاں پھسدیاں نی
گھروں نکلیں تے پیا مریں بھکھا سبھے بھل جانیں خرمستیاں نی
وچہ ویہڑیاں بہندیاں ڈاہ چرخے رنت ساڈیاں گلاتوں ہسدیاں نی
وارث بہنا نوں عادتاں بھیڑیاں نی سبھ خلقتاں واستوں نسدیاں نی

۱ یعنی ناجائز تعلق کی بدنامی دینی ۲ یہ بدنامی کا داغ ۳ یہ کہاوت ہے۔ من بھاوندا کھائیئے تے جگ بھوندا ہندا ہے۔ یعنی کھانا تو وہ کھاؤ جو دل چاہے اور لوگوں کی رسوم کے موافق عملدرآمد کرنا چاہیے۔ جیسے لباس رسوم وغیرہ۔

دربیان جواب وے ہی کردن رانجھا بانگہ

تساں چھترے مرد بنائے تے سپ سیاں دے کر دوڑا ریونی	رابے بھوج دے مکھ لگام دیکے چڑھ دوڑیاں ہوٹوں نے ہاریونی
کیرو پانڈواں دی صفا گال سٹی ذرا گل دے نال ہریاریونی	راون لنک لٹائیکے گردھویا کارن تساندے ای ہتھیاریونی
تساں پیر ولی غوث قطب مارے مکراں نال سبھے برباریونی	وارث رن دی ذات بیوفا ہوندی پوی نال نہ کسے اتاریونی

سخت جواب کردن ینگہ صاحبہ بارانجھا

بھابی آکھدی گنڈیا منڈیا وے ساڈے نال کی رکتاں چایاں نی	اسیں شرم دیاں ماریاں ڈب مریئے ساڈے بھاتوں کیہاں نایاں نی
دلی جیٹھ تے جنہاں دے فتو دیو ڈب مویاں اوہ بھرجایاں نی	لٹکند راوہیڑیاں وچہ بھرداناں پنڈیاں تدھ بھرمایاں نی
گھروگھری وچار دے لوک سارے سانوں کیہاں پھاہیاں پایاں نی	سانوں چھڈیا کسے نہ لوجوگا کیکاں پچھلے اساں نوں لایاں نی
تیری گل نبنے گی نال ساڈے پر ناہ لیاسیا لاندیاں جایاں نی	وارثشاہ انہوڑاں نوں موڑنا ہیں جنہاں واریاں توڑنباہیاں نی

جواب دادن رانجھا ینگہ صاحبہ را

منہ برا دسینداڑ ابھابیئے نی سڑے ہوئے پتنگ کیوں سارنی ئیں	تیرے گوہڑ اکم کی پیا میرا سانوں بولیاں نال کیوں مارنی ئیں
اُتے چاہڑکے پوٹڑیاں لاہ لویں کیہے گلاندے محل اُسارنی ئیں	اساں نال کی معاملہ پیا تیرا بر پکیاں ولوں گوارنی ئیں
اینویں غیب دیاں تہمتاں جوڑکے تے کجھ سچ نہ جھوٹھ نتارنی ئیں	وارثشاہ بیفائدہ عمر بازی جاکے روز قیامتے ہارنی ئیں

غصہ شدن ینگہ صاحبہ بارانجھا

سدھا ہوکے وٹیاں کھاجٹا آکھ ہے نوں لڈیاں چایاں نی	تیری ینگھ سلانڈے اوتے گل ہووے دھماں وچہ ترنجناں پایاں نی
ویہں رات خراب اوہ مگر تیرے ایس عشق نے بہت اکایاں نی	گھر بار وسار خوار ہویاں جھوکاں سیدیاں جنہاں نوں لایاں نی

۱ے بدنام کرنے کی باتیں ۲ے سر پر مصیبت لانا ۳ے جو رو کنے سے نہیں رکتے ان کو روکنا نہ چاہیے ۴ے جنہوں نے بُری عادت کو اخیر تک پہنچایا ہے۔ گوجرا۔ اختیار کا کام جو سوائے اسکے دوسرا نہ کر سکے ۵ے کلو کو اشر لو (ترجمہ) کھاؤ اور پیو رزق اللہ کی اور نہ پھرو ملک میں فساد مچاتے ۶ے یعنی پانی کے گھاٹوں پر شہرت اور عورتوں کے کاتنے کی جگہوں پر مشہوری اور ذکر ہوتا رہتا ہے۔

وارث شاہ ایہ جنہاں دا چند دلبر ڈبّے مونہہ یاں اوہ بھرجایاں نی	زلفاں کالیاں کنڈیاں ہو منگو جھو کاںؔ ہک تے آن بہایاں نی

جواب رانجھا بایگنہ

دنیا خواب خیال دی بات ساری کجھ نہیں ساہ ایس دم دے نی	رانجھے آکھیا بھابیو ویرنوں نی بولو سخن حیا شرم دے نی
وارث فعلاں دے نال خوار ہوندے بندے پاک گناہ تھیں جم دے نی	جھوٹھ غیبتاں وچ غلطان رہو حکم نہیں ہوے ایس کم دے نی

جواب یگنہ بارانجھا

چیرا نبھ کے بھنڈرے وال چوپڑ وچ ترنجناں پھریاں گھتنا ئیں	اٹھکھیلیا اہل دیوانیاں دے تھکاں ہڈ میاں دے اُتوں سٹنائیں
کریں کم ناہیں اچھا کھائیں پہنیں جڑھ اپنے آپ دی پٹنائیں	رتی کھاندیاں نوں جے پوے بھوڑا چا انگنے وچ پلٹنا ئیں
وارث غفلتاں وچ نابود جیہڑے تنہاں آکھ کی کھٹنا وٹنائیں	ولنگ آہدیاں ڈہا سنالا بہیں کجھ کم نہ کاج نہ کھٹنائیں

آزردہ شدن رانجھا ازیگنہ خود

ہتھوں تیریوں دیس میں چھڈ جاساں رکھیں ہنسا یئے واسطائی	بھل گئے ہاں وڈّے ہاں آن ویہڑے سانوں بخش لئے درایئے واسطائی
نال حسن دے بھریں گمان لدی سمجھ مست ہنکا یئے واسطائی	دن رات توں ظلم تے لک بدہا مڑیں روپ سنگا یئے واسطائی
وارث شاہ نوں مار نہ بھاگ بھریئے انی نندی پیا یئے واسطائی	کدی کسے دینال نہ گل کریں کبر والئے ماریئے واسطائی

جواب دادن یگنہ صاحبان رانجھا دھیدورا

واہ ونجھلی پریم دی گھت جالی کائی نڈھی سیالاں دی پھالیاویں	ساڈا حسن پسند نہ لیاونائیں جا ہیر سیال دیاہ لیاویں
تیتھے ول ہے نال دلاوز دارانی کو کلاں محل توں لاہ لیاویں	وہیں رات بھریں اوہدے مگر لگا جویں دالگا تویں لالیاویں
وارث شاہ نوں نال لے جائیکے تے کوئی دم دے کے کھسکالیاویں	دنے بوہیوں کڈھنی ملے ناہیں راتیں کند ڈھا کے چھوڑیوں ہالیاویں

لے تیری زلفیں بھینسوں کے گلہ کی طرح سینہ پر آن چڑہیں ٢ پ ١٤ قل ان اللہ (ترجمہ آیت) تو کہہ اللہ حکم نہیں کرتا عیبت کے کام کیوں جھوٹ بولتے ہیں اللہ پر جو علم نہیں رکھتے ٣ بگڑی ہوئی طبیعت والے کو کہتے ہیں ٤ عورتوں کے ورغلانے کا طریقہ تجھے خوب یاد ہے ٥ گردن کو نکالنے کا موقعہ نہ ملے ١٢

جواب کردن رانجھا ہمراہ بینگہ صاحبہ

نڈھی سیالاں دی ویاہ کے لیا دساں میں کریں بولیاں آتے ٹھٹھولیاں نی ۔ بھے گھت پہیڑا وانگ مہر باندے اگے تساں جیہاں ہون گولیاں نی
مجو داہ دچہ بوٹیئے بھابیاں نوں ہون تساں جیہاں بڑبولیاں نی ۔ بس کرو بھابی اسی رج رہے بھر دتیاں جے سانوں جھولیاں نی
نقلاں نت کرو وچہ ویہڑیاں دے بھنڈاں کنجر اندیاں جویں ٹولیاں نی ۔ وارث عاقبت تنہاں نوں اجر ملسی پورے پاوڑے جنہاں تولیاں نی

تمسخر بینگہ یار انجھا

کیہا بھیڑ مچایائی گجیلڑے متھاڑا ہیائی سوکناں وانگ کیہا ۔ جاہ سجر اکم گوانا ایں ہو جا سیا جو بناں پھیر بیہا
رانجھے کہا غصہ سر دھول ماری کیہی ان نوں جیویں لیہا[2] ۔ تسیں دیس رکھو اسیں چھڈ چلے لاہ جھگڑا ایہا تے گل لیہا
رانجھا ہو غصے اُٹھ رواں ہویا بھابی رکھ رہی اوہ تاں نار ہیا ۔ ہتھ پکڑ کے جتیاں مار بکل رانجھا ہو ٹریا وارثشاہ جیہا

روانہ شدن رانجھا از تخت ہزارہ

روح چھڈ قلبوت جیوں وداع ہوندا تویں ایہ ردیش سدھاریائی ۔ ان پانی ہزارے دا قسم کر کے قصد جھنگ سیالاں دا دھاریانی
کیتا رزق نے آن اوداس رانجھا چلو چل ای جیو پکاریائی ۔ کچھے ونجھلی مار کے رواں ہویا وارث دیس تے وطن وساریانی

خبر شدن برادران از رفتن رانجھا

خبر لوکاں نے بھایاں نوں جا دتی دھیدو رُس ہزاریوں چلیا جے ۔ ہل واہنا اوس تھیں ہوونا ہیں مار بولیاں بھابیاں گھلیا جے
پکڑ راہ ٹریا ہنجوں نین رون جویں ندی دا نیر اُچھلیا جے ۔ دھیدو دکھ بھیا نال بھرجایاں دے اوہدا کسے نہ جی تسلیا جے
اگوں دیر دے واسطے بھایاں نے آ دھ واٹیوں راہ آ ملیا جے ۔ وارث حق دے نوں جدوں رنج کیتے تدوں عرش اللہ دا ہلیا[3] جے

کلام دھیدو

رانجھے آکھیا اُٹھیا رزق میرا ایتھوں بھایئو تسیں کی منگدے او ۔ ونڈ لیا جے باپ دا ملک سارا تسیں ساک نہ سین نہ انگدے او

---

[1] ٹھٹھے بازی [2] پشم کو کھانے والا کیڑا [3] جب حقدار کو حق سے محروم کر کے ناراض کیا جائے تو اللہ کا عرش کانپتا ہے۔

وچوں خوشی ہو ساڈے نکلنے تے گل آکھدے مو ہوں نہ سکندے او
بھلے کم دلوچہ نہ نیت تساں ردا دار لڑائی تے جنگدے او

دس گجھے تے منصور وانگوں منوں چاسولی اُتے ٹنگدے او
وارثشاہ ہن اسیں او داس ہوئے تسیں خوشی دسو نال رنگدے او

مِنت زاری کردن برادران پیش رانجھا

آکھ رانجھیا بھاء کی بنی تیرے دیس اپنا چھڈ سد ہارنا ہیں
ایہہ باندیاں اسیں غلام تیرے کوئی ہور دچار وچارنا ہیں
بھایاں باہجھ نہ مجلساں سوہندیاں نی بھائیاں باہجھ کجھ بھرم بھار نا ہیں
بھائی ڈھاوندے بھائی اسار دینی بھایاں باہجھ باہاں بلکار نا ہیں
طالعمندیاں ملکھ خوشامداں نی اتے غریب دا کوئی بھی یاد نا ہیں
باہاں کلیاں نوں لوک مار داجے باہاں والیانوں کوئی سار نا ہیں

ویرا انبڑی جایا جاہ ناہیں سانوں نال فراق دے مار ناہیں
بخش ایہ گناہ توں بھائیاں نوں کون جمیا جو گنہگار ناہیں
لکھ اوٹ ہے کول دسندیاں دی بھایاں گیاں جیڈی کوئی ہار ناہیں
بھائی مرن تے پوندیاں بھج باہاں بناں بھایاں بھرے پرواز ناہیں
باہاں والیاں دی لوک کرن منت بناں باہاں دے کوئی کرار ناہیں
وارثشاہ میاں بناں بھایاں دے سانوں جیونا ذرا درکار ناہیں

عاجزی وزاری کردن ینگہ صاحبان

بھرجایاں آکھیا رانجھیا وے اسیں باندیاں تیریاں ہونیاں ہاں
جان وچہ النبیاں آگئی ئے تیرے درد فراق چا بھُنیاں ہاں
سانوں صبر قرار آرام ناہیں جس ویلڑے تیتھوں وچھنیاں ہاں

نام لینائیں جدوں توں جاوندا ایں ہنجھڑو ورتدیاں رونیاں ہاں
جان نال قربان ہے تدھ اُتوں اتے آپ بھی چوکھے سہنیاں ہاں
وارثشاہ کہیا من دلی دلورا اسیں سبھ مُرادتے پنیاں ہاں

مِنت کردن رانجھا پیش ینگہ صاحبان

بھابی رزق اُداس جاں ہوڑیا ہن کاسنوں گھیر کے ٹھگدیاں ہو
بھائی ساک سُن سو تساں وکھ کیتے تسیں ساک کی ساڈیاں لگدیاں ہو
اسیں کوہجڑے وپڑے وا لے تسیں جوبنے دیاں نیئں وگدیاں ہو

پہلے ساڑ کے جیونمانڑے نوں پچھوں بھلیاں لاؤنے لگدیاں ہو
اسیں وانگ سواہ دے ہو رہے تسیں کولیاں دیلوانگ وگدیاں ہو
اساں آپ تے ایہ معلوم کیتا تسیں ٹھگنیاں ای سارے جگدیاں ہو

ا ے بھائی ہماری والدہ کا جنا ہوا۔

۲ ے پاس رہنے والوں کا لاکھ پردہ اور بڑی اُمید ہوتی ہے ۳ ے جسطرح بازو کی مدد سے کام کیا جاتا ہے جسطرح بھائی بھی کام کرتے ہیں۔

بھراواں دے طعنے

بھابیاں دے ترلے

رانجھے دا جواب

کھری مت دی گل کھلار کے تے پھر پھوسیاں مار کے بگدیاں ہو
اسی نس آئے تسیں مگر پیاں پچھا چھڈ وساڈا تائیں دگدیاں ہو
وچہ شرع نہ عقل نہ قول تساں قاضی مفتیاں نال کیوں لگدیاں ہو
وارثشاہ اکلڑے کی کرناں تسیں ست اکٹھیاں وکدیاں ہو

روانہ شدن رانجھا از برادران

واہ لاہے بھائی بھابیاں بھی رانجھا رُس ہزاریوں دہایا ئی
ہتھ ونجھلی پکڑ کے رات ادھی رانجھے مزہ بھی خوب بنایا ئی
رَن مرد نہ پنڈ وچہ رہیا کوئی سب گرہ دِ میت دے آیا ئی
بھکھہ ننگ نوں جھاک کے پندھ کر کے رایں وچہ مسیت دے آیا ئی
اِک ہو بے سُرت بہوش گئے اکناں راگ اُتے چت لایا ئی
وارثشاہ میاں پنڈ جھگڑیاں دی پچھوں ملاں مسیت دا آیا ئی

تعریف مسجد

مسجد بیت العتیق مثال آہی خانہ کعبیوں ڈول اتارِیا نے
معمار اصول تے فِقہ والے تھم دین دے نال کھلہاریا نے
پڑھن فاضل درس درویش مفتی خوب کڈھ الحان پکاریا نے
وچہ فِقہ اصول دے خوب کامِل نال علم دے عمر گذاریا نے
گویا اقصے دے نال دی بھین دوئی شاید صندلی نور اسارِیا نے
ثابت نص حدیث دے نال کر کے چھت کعبہ دی خوب اتاریا نے
مہرے دار دستاراں تے ہتھ عاصے کدی جھوٹھ دی لاف نہ ماریا نے
وارثشاہ اصیل استاد لڑکے خو علم دی کدی نہ ہارِیا نے

نام کتاب ہائے علم عربی فقہ و اصول

تعلیل میزان تے صرف بہائی صرف میر ہی یاد پکاریا نے
خانی نال مجموعہ سلطانیاں دے اتے حیرت الفقہ نوایا نے
زراریاں دے نال شرح ملاں زنجانیاں نحو نتاریا نے
کرن حفظ قرآن تفسیر دوراں غیر شرح نوں دریاں ماریا نے
اٹھے پہر گرداناں داورد کردے علم عربی دی عمر سواریا نے
قاضی قطب تے کنز انواع باراں مسعودیاں جلد سواریا نے
معارج النبوت خلاصیاں نوں روضہ نال اخلاص پساریا نے
فتاوی برہنہ منظوم شاہاں نال زندیاں حفظ قراریا نے
حزب البحر تے حرز یمانیاں وے رداں وچہ دن رات گذاریا نے
وارثشاہ سب علم دے وچہ کامل جو کجہ پڑھے سو سب نتاریا نے

کتابہائے فارسی نظم و نثر

اِک نظم دے درس ہر کرن پڑھ دے نام حق تے خالق باریاں نی
گلستاں، بوستاں نال بہار دانش طوطی نامہ تے رازق باریاں نی

پنڈیاں دی پڑھائی داسامان

نشیات نصاب تے ابوالفضلاں شاہنامیوں واحد باریاں نی
بہار دانشاں اتے محمود نامہ کشف اللغات بھی کھول اکھاڑیاں نی
درمجالس پڑھدے نالے جنگنامہ نال جلوہ تے شیخ عطاریاں نی
طب اکبر تے یوسفی پڑھن لڑکے قصہ یوسف دا کڈھ ہکاریاں نی
ہدایہ کلی قرابادین پڑھدے نافع انسان نہ منوں وساریاں نی
سکندر نامہ تے نال انوار سہیلی حاتم نامہ تے صادق تاریاں نی

قرآن السعدین دیوان حافظ شیریں خسرواں لکھ سواریاں نی
بدر چاچ کریما تے پندنامہ آمدنامیاں تے اللہ باریاں نی
نجات المومنین نے اروشندل پڑھدے چارچمن بھی خوب پکاریاں نی
زلیخا نال بلند آواز پڑھدے تلدمن تے اعظم باریاں نی
تعویذات سیفی نال فال نامہ تے نگار دانش لکھ تاریاں نی
آئین اکبر تے نگار نامہ وارث ہور متفرقہ ساریاں نی

اشیاء مکتب کودکاں !!

قلمدان دوات دتین پٹی نالویں املی ویکھ دے لڑکیاں دے
اک بھل کے عین داغین واچن ملاں جند کڈھن نال کڑکیاں دے
اک نال بھربات دے آجاندے یارے خوف وریڑیاں ڈرکیاں دے

لکھن نال سودے سیاق خسرے سیاہی اور جے لکھ دے ورقیاں دے
اک اوندے شوق جزدان لیکے وچ لکھیاں دے نال تڑکیاں دے
وارث شاہ دھن بھاگ سہاگ تنہاں جھلے کھ استاداں دے جھڑکیاں دے

ملاں دی چھاہ طرار رانجھے نوں

کلام مُلا با رانجھا

مُلاں آکھیا چونڈیاں ویکھیاں ای غیر شرع توکون ہیں دور ہوا دے
کوئی بدعتی توں نظر آونائیں ایسے وقت ہی دور ضرور ہوا دے
انا الحق کہاونا کھرا اوکھا اوڑک مریں گا وانگ منصور ہوا دے

ایتھے لچیاں دی کائی تھاں ناہیں پئے دور کر حق منظور ہوا دے
خراباتیاں دی نہیں جاگہ ایتے یاد رب دی نت مذکور ہوا دے
وارث شاہ نہ ہنگدی باس چھپے بھاویں رکھئے وچ کافور ہوا دے

رانجھے داجواب

جواب رانجھا با مُلاں

ظاہری شیخ دی عمل شیطان والے کیہا رنیون جاندیاں رہیاں نوں
اس پلیت تے پاک دا کرو واقف ایسی جان دے شرح گواہیاں نوں
کیہا حرص دا جال کھلاریائی ڈھونڈیں اڈیاں چھٹکے پھاہیاں نوں

لگے کڈھ قرآن تے بہیں منبر کیہا اڈیو مکر دیاں پھاہیاں نوں
جیہڑی تھاں ناپاک دے وچ وڑیوں شکر ربدیاں بے پرواہیاں نوں
نائب پاک رسول دے تسی ہو جی واقف کرو چا راہ گمراہیاں نوں

لے دمن اظلم (ترجمہ) اس سے ظالم کون ہے جس نے منع کیا اللہ کی مسجدوں میں کہ پڑھے وہاں نام اس کا اور دوڑا ان کے اجاڑنے کو ایسوں کو نہیں پہنچتا کہ بیٹھیں ان میں مگر ڈرتے ہوئے ۲؎ کیا حکم کرتے ہو لوگوں کو نیک کام اور بھولتے ہو آپ کو اور تم پڑھتے ہو کتاب پھر کیا نہیں سوچتے ترجمہ (باقی صفحہ اگلے پر)

اساں جیہے فقیر تے مہر کیجے کر دعا چا پاہندیاں ساہیاں نوں
جیہڑا نور متھے دا مجراب میاں توں تاں ٹھگنا ئیں جاندیاں راہیاں نوں
تسی کر دتقصیر معاف میری کیوں پائیں عیب برایائیاں نوں

کھوتی بھیڈ بلی کتی ضرب کڈھو چھڈ و کواریاں نہ ویاہیاں نوں
لئیں رشوتاں رب توں ڈریں نائیں لگے اجلدے کریں اکرڑاہیاں نوں
وارث شاہ دچہ حجریاں فعل کردے ملاں جو تمرے لادندے واہیاں نوں

خوشامد رانجھا پیش ملاّ

وچہ مسجداں بیٹھ کے صبح ویلے تسیں ذکر تے شغل کماوندے او
غیر شرع تے ہور حرامخوراں نال دُرّیاں چاکو ہاوندے او
رات اساں گذار نی وچہ مسجد جیکر تُسیّ بھی روا رکھاوندے او

جیکر عاصی تساں ڈاڑہی کرے زیارت عیب او سدے چا دنجاوندے او
شرع بڑا ئسر پوش بنایا جے تسیں شرع دے لوک کہاوندے او
وارث شاہ فقیر تے مہر کریو تسی سچ دی بات پچھاوندے او

جواب ملاّ

گھر رب دے مسجداں ہوندیاں نے ایتھے غیر شرع نہیں واڑئیے اوئے
ینوں کپڑا ہووے تاں پاڑ سٹیے لباں ہون دراز تے ساڑئیے اوئے
کرے حجتاں آنکھے نال ساڈے اوہنوں مار کے چا اجاڑئیے اوئے
جیہڑا فقہ دے علم دا نہیں واقف اوہنوں چا سولی تے چاہڑئیے اوئے

تارک ہو صلوۃ دا پٹے رکھے لباں والیاں مار پچھاڑئیے اوئے
جیہڑا کھائے حرام تے جھوٹھ بولے کافراوس نوں آپ کاریئے اوئے
کتا اتے فقیر پلید ہووے نال دُرّیاں بنھ کے ماریئے اوئے
وارث شاہ خدا دے دشمناں نوں دوروں کتیاں وانگ دُرکاریئے اوئے

سوال رانجھا

سانوں دس نماز ہے کاسدی جی کاس نال بنا کے ساریانے
لمبے قد چوڑی کس ہان ہوندی کس چیز دے نال سواریانے

کن تک نماز دے ہین کتنے متھے کنہاندے دھروں ایہ ماریانے
وارث کلیاں کتنیاں الیس دیاں نی جس نال ایہ بنھ کھلاریانے

جواب ملاّ

اساں فقہ اصول صحیح کیتا غیر شرع مردود نوں مارنا ئیں

اساں دسنے کم عبادتاں دے پل صراط توں پار اتارنا ئیں

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۲، کا) آیت اتا مردن الناس ۳ے پ۲۴ ع۲ وہی ہے جس نے بنایا تم کو خاک سے. پھر پانی کی ایک بوند سے پھر لہو جمے ہوئے سے پھر تم کو نکالتا ہے لڑکے پھر جب تک پہنچو اپنی جوانی کو پھر جب تک ہو جاؤ تم بوڑھے ہے پھنسی ہوئی کو چھوڑ کر اڑتے ہوئے کے پیچھے چلتے ہو یعنی حرص ۱۲

فرض سنتاں واجباں نفل وتراں نال جائزاں سچ نتارنا ئیں | وارث شاہ نماز دے تارکاں نوں تازیانیاں دُریاں مارنا ئیں

طعنہ زدن رانجھا مُلّا را

تیں وچ خدا دے خانیاں دے ڈھلی چھڈ کے گوز کیوں مار دے او | جھوٹھ غیبتاں تے احرام کرناں بدظنی دے کم کیوں سار دے

اُٹھے پہر مسیت دے وچ بیٹھ کے تے پئے بُرے خیال چتار دے او | اٹھنے کو ہڑیاں لوہلیاں وانگ بیٹھے قرعہ مرن جہان دی دھار دے

بانس حلویاں دی خبر مردیاں دی جیوندے نال دعایاں دے مار دے او | شرع چا سرپوش بنایا جے روا دار وڈے گنہگار دے

پچھلی رات جاں بھکھ دا وقت ہوندا اُٹھ حال ای حال پکار دے او | وارث شاہ مسافراں آیاں نوں چلو چل ای پئے دنگار دے

جواب مُلّا

مُلاں آکھیا نامعقول جٹا فرض کج کے رات گذار جائیں | فجر ہوئی توں اگے ہی اُٹھ ایتھوں سر کج کے مسجدوں نکل جائیں

صبح وقت جے وچ مسیت ڈھٹوں چادر سد چوبر تیرے مگر لائیں | توں تاں بیوقوف مجہول جٹا رل چگیوں ڈنگراں وچ گائیں

گھر رب دے نال نہ بنھ جھیڑا از غیب دیاں حجتاں چھیڑ نائیں | وارث شاہ خدا دے خانیاں نوں ایہ ملاں تے چمڑے ہین بلائیں

مقولہ شاعر

رانجھے لڑدیاں بھڑدیاں رات کٹی فجر ہوئی تاں اُٹھ کے دھایا ئی | کوئی ہیر دا جا دیدار پائی اے دل وچ ایہ متا پکایا ئی

بھایاں بولیاں مار کے کڈھ دتا اساں دیس تے وطن بھلا ئی | وارث شاہ رب ہے بے پرواہ ڈاہڈا جس عاجزاں نوں وقت پایا ئی

روانہ شدن رانجھا از مسجد

چڑی چوہکدی نال جاں ٹُرے پاندھی پیاں دودھ دے وچ مدھانیاں نے | صبح صادق ہوئی جدوں آن روشن تدوں لایاں آن چچلانیاں نے

اکناں اُٹھ کے ریڑکا پا دتا اک ڈھونڈ دیاں پھرن دو دھانیاں نے | اک اُٹھ کے ہلیں تیار ہوئے اک ڈھونڈ دے پھرن پورانیاں نے

لیاں کڈھ ہرنالیاں ہالیاں نے تحیئاں بھوئیں نوں بہانے لانیاں نے | گھر باراں چکیاں جھوتیاں نی جنہاں تاوناں گُنھ پکانیاں نے

اے تازیانہ اُدر درّے سے ۔ ادرینگے ۲ے مقعد سے ہوا نکالتے ہو (پنجابی پد) ۳ے اپنا مقولہ شاہ صاحب کہتے ہیں کہ مسجدوں کو ملا لوگ بلائیں لگی ہیں ۴ے ترجمہ آیت پ ۳ ع۴ اور کھاتے ہو مردہ مال سمیٹ کر اور محبت کرتے ہو مال کو جی بھر کر ۔

کاروبار وچہ رُجھا جہان سارا چرخے کتدیاں اُٹھ سوانیاں نے
رانجھے کوُچ کیتا آیا ندی اُتے ساتھ لدّیا پار مہانیاں نے
اُٹھ غسل دیو اسطے جان وڑے سیجاں جھلنے رات نوں رانیاں نے
وارث شاہ میاں لڈّن وڈا کپن کپّا شہد بھریا جویں بانیاں نے

منت رانجھا پیش ملاحاں

رانجھے آکھیا پار لنگھا ابّا مینوں چاہڑلے بدّے واسطے تے
ہتھ جوڑکے منّتاں کرے رانجھا ترلے کراں ہیں جھبدے واسطے تے
تسی چاہڑ لو مینوں وچہ بیڑی چپّا دھکساں ربّے واسطے تے
وارث رُس آیا نال بھاباں دے منت کراں سبّدے واسطے تے

جواب ملاح بار رانجھا

ربّ واسطے بیڑی دیو چہ بیٹھے پیسے پار ہی پار پکارنے ہاں
پیسہ کھوہ کے تلی تے دھرے جیہڑا گودی چاکے پار اتارنے ہاں
جیہڑا کپڑا دے تے نقد سانوں سبھو ادسدا اکم سوارنے ہاں
دوماں تے فقیراں تے مفت خوراں دوروں کُتیا نوانگ درکارنے ہاں
چور دہاڑدی آنکے لبھ دیوے پردہ ادسدا ناہ اکھاڑنے ہاں
اتے ڈھیکیا مفت جے کن کھائیں چا بیڑیوں زمیں تے مارنے ہاں
زور آوری جے آنکے چڑھے بیڑی ادھ واٹرے ڈوب کے مارنے ہاں
وارث شاہ جیہاں پیر زادیاں نوں ڈھوں بیڑی دیوچہ نہ واڑنے ہاں

آزُردہ شُدن رانجھا

رانجھا منتاں کرکے تھک رہیا انت ہار کنڈھے اُپر جا بیٹھا
کانویں سد فراق دے نال روّے اتے وانجھلی شبد وجا بیٹھا
رناں لڈّن جھبیل دیاں بھرن مٹھیں پیر دوہاں دیوچہ ٹکا بیٹھا
منڈا باہوڑیں جٹ لیجاگ رناں کیہا شغل ہے آن مچا بیٹھا
چھڈ اگ بیگانڑی ہو گوشے پریم ڈھانڈڑی وکھ جگا بیٹھا
جوکوئی آدمی تریمتاں مرد بہبسن پتن چھڈ سبھ اوس تے آ بیٹھا
غصّہ کھائیکے لئے جھبیل جھیّاں اتے دوہانوں ہاک بلا بیٹھا
وارث شاہ اس موہے نے مرد رناں نہیں جاندے کون بلا بیٹھا

شناوری کردن رانجھا در دریا

رانجھا ہے نہ ورجیک کسے جیلے وچہ ندی دے جاکے پیر پائے
لوک آکھ رہے میاں ٹھل ناہیں تیری جان جائے جویں سر جائے

--- جو عورتوں سے ہم صحبت ہوئے --- ملاح کا نام اور کپن بڑے پیٹ والے کو کہتے ہیں اس کی تمثیل آگے دیتا ہے --- ادھ واٹرے نصف دریا۔ یعنی
بجد ہار کے اندر --- گاؤں والے مدد کو پہنچو جاٹ عورتوں کو نکال لے جائے گا ---ہ درغلاتے ہیں۔

رناں لڈن جھبیل دیاں پکڑ رہیاں رانجھا رہے نہ درجیا پیر پائے
رانجھا آکھدا دکھی نوں مرن بھلا سکھی کون جہیڑا چھڈ شہر جائے
پیا دخت جاں ماں تے باپ ہویا یوسف وانگ بھراواں نے ویر پائے
لوکاں آکھیا موڑ کھا ڈب مرسیں چند ویکھ جھناں دی لہر جا
جیلے رزق بہانڑے موت ہوندی گھر بیٹھیاں نوں کیہڑا خیر پا
وارث شاہ نوں آسرا رب دائے بندہ کت ول وس بغیر چل

رانجھے دا رب تے بھروسہ

در دریا رفتن رانجھا

رانجھا بنھ کے داہل تیار ہویا کیتا پار داچا سامان میاں
ڈر موت دا مول نہ عاشقاں نوں نہ کجھ اپنا شوق تے شان میاں
خضر پیر تے اللہ نوں یاد کر کے چھڈ خوشی تے شان گمان میا
وارث سبھ دنیا دے غم بازہے جی رکھ ربدی طرف دھیان میا

لوکاں دا رانجھے نوں ٹھلکن

منع کردن رانجھا از عبور دریا

لوکاں دوڑ کے رانجھے نوں پکڑ آندا نہ کر زور توں ٹھل نہ سجنا او
سین ونجھیں جھناں دا انت ناہیں ڈب مریں گا ٹھل نہ سجنا او
ساڈا عقل شعور توں کھس لتا رہیا کوکھڑا ایل نہ سجنا او
ساڈیاں کھیاندیاں لوچہ وانگ دھیری ڈیر لگھت ہوہن سجنا او
منتاں کردیاں تے پیریں پوندیاں نوں جائیں سٹ کے گل نہ سجنا
چاہڑ موہڈیاں تے تینوں اسیں ٹھلاں کوئی جان توں ڈھل نہ سجنا ا
ہتھ بدھیاں اسیں غلام تیرے بھاویں ویچ پر ٹھل نہ سجنا
وارث شاہ میاں تیرے چوکھنے ہاں ساڈا کالجہ سل نہ سجنا ا

لوکاں دا رانجھے نوں بیڑی وچ چاڑھنا

نشاندن رانجھا در کشتی

دوہاں ہاں توں پکڑ رانجھیٹڑے نوں مڑ آن بیڑی وچہ چاہڑیا نے
گویا خواب دے لوچہ عزازیل ڈٹھا اوہنوں پھیر مڑ عرش تے چاہڑیا نے
تقصیر معاف کر آدمی دی نویں سرے بہشت وچہ واڑیا نے
وارث شاہ نوں ترت نوہائیکے تے بیوی ہیر دے پلنگ تے چاہڑیا نے

رانجھے نے پلنگ ویکھ کے پچھنا

پرسیدن رانجھا حقیقت پلنگ

یار و پلنگ کہیا سنے سیج ایتھے لوکاں آکھیا اک جٹیٹڑی دا
ایہ اوسدی ہے آرام گاہ عشق مشک دے بسترے لیٹڑی دا

لے پ ۴ ع (ترجمہ آیت) اگر اللہ تم کو مدد کرے گا تو کوئی تم پر غالب نہ ہوگا اور جو وہ تم کو چھوڑ دے گا تو وہ کون ہے کہ تمہاری مدد کرے گا اس کے بعد اور اللہ پر بھروسہ چاہیئے مسلمانوں کو ۔

شاہ پری پناہ نت لئے جتنوں ایہ تھاں ہے مشک لپیٹڑی دا
ادہنوں وچہ جہان نہ ملے ڈھوئی جیہڑا ماریا اوسدی پھیٹڑی دا
ایہ اوسدی سیر دا تھاں بنیاں ذوق شوق دے وچہ سمیٹڑی دا
بگھیاڑ دا خوف جیوں بکری نوں تویں لڈن نوں خوف چپیٹڑی دا
سیر نال سہیلیاں نت کردی باپ منداحکم مہر ٹیٹڑی دا

بادشاہ سیالاں دے ترنجناں دی مہر چوچک خان دی بٹیٹڑی دا
قسمت والڑا اروح ہے جھنگ اندر کل تار سیالاں دی نٹیٹھڑی دا
اک حکم سہیلیاں وچہ ہویا اوس نڈہڑی عشق سمیٹڑی دا
ایس سبھ جھبیل تے گھات پتن سبھو حکم ہے ایس شلیٹڑی دا
وارثشاہ میاں جگ جاندائے نام ہیر ہے حسن دلہیٹڑی دا

مقولہ شاعر

بیڑی نہیں ایہہ جنج دی بنی بیٹھک جو کوئی آوے سو بہاوندائے
جویں شمع تے ڈگن پتنگ دھڑ دھڑ لنگھ نئیں مہائن آوندائے
لڈن نہ لنگھایائے پار اسنوں اس ویلڑے نوں پچھوں تاوندائے
جنے کھنے نوں لڈن ایہ آکھدائے کویں لاہو اسنوں میلا آوندائے
ٹھگ سینے دھینر وں آوندے نے ایہ تاں ظاہرا ٹھگ جھناوندائے

نڈھا وڈا امیر فقیر بیٹھے کون پچھدائے کیہڑی تھاوندائے
گویا خضر دا بالکا آن لتھا جہاں کھناں شیرنیاں لیاوندائے
یار وجھو ٹھہ نہ کرے خدا سچا رناں میریاں ایہ کھسکاوندائے
اک سد دیاں ایہ جند لیندا اینچھی ڈیگ دا مرگ بہاوندائے
وارثشاہ میاں ولی ظاہرائے ویکھو ہنے جھبیل کٹاوندائے

پرسیدن مرداں از رانجھا

لوکاں پچھیا میاں توں کون ہوناہیں ان کسے نے آن کھوالیائی
انگ ساک کیوں چھڈکے نس آیوں بڈھی ماں تے باپ نوں گالیائی
اکے اینویں ہی رات گزاریائی کسے دودھ نہ گھٹ پیالیائی

تیری صورت بہت ملوک دسے ایڈا جفا توں کاسنوں جالیائی
اوہلے اکھیاں دسے تینوں کویں کیتا کہناں دیتیاں دا قول پالیائی
وارث حال کیکوں ہوگ ماپیاں دا جہناں نہ فرزند سمھالیائی

جواب رانجھا

رانجھے کھول کے حال احوال سارا اوہناں لوکاں نوں چا سنایائی
موئے ماں تے باپ تاں وخت پیا بھایاں وطن بھیں چا تراہیائی

گھر ماپیاں دے رہیا لاڈلا میں ویکھو سائیں نے کھیل وکھایائی
وارث ربدے بابجھ نہ تاہنگ کوئی باہاں فقر دا اساں وٹایائی

۱؎ پنج مراد مورث اعلیٰ ۲؎ قوم سیال کی عورت۔
۳؎ نکال لے جاتا ہے ۴؎ ملاح کو پٹواتا ہے ۵؎ جفا جالناں۔ تکلیف برداشت کرنا ۱۲

آرام کردن رانجھا

رانجھے دا ٹھیک سونا

ہس کھیڈ کے رات گذاریا سو صبح اُٹھ کے جیوداس کیتا
اگے پلنگ بیڑی وچ وچھیا سی اُتے خوب وچھاونا راس کیتا
راہ جاندڑے نوں جھگی نظر آئی ڈیرا جا ملاحاں دے پاس کیتا
بیڑی وچ ود جا کے ونجلی نوں جا پلنگ اُتے عام[1] خاص کیتا

خبر کردن شباناں در شہر جھنگ

ہیر نوں پتا لگنا

جا ماہیاں پنڈ وچ گل کیتی اک سگھڑ بیڑی وچ گاونداائے
سنے لڈن جھبیل دیاں دونویں رناں سیج ہیر دی رنگ لاونداائے
ادہے بولیاں مکھ توں پھل کردے لکھ لکھ[2] دا سدا وہ لاونداائے
وارث شاہ کواریاں آفتاں نی ویکھ کیہا فتور ہن آوندااۓ

در تعریف دختراں

سہیلیاں دی تعریف

کیہی صفت سہیلیاں کرے شاعر اکو جی توں نیناں دے انگ بن دے
سرمہ کجلا کٹک قندہار وائے ہن دیکھ محبوباں دے جنگ بن دے
ابرو وانگ کمان لاہور[3] دسن کول پلکاں دے تیر خدنگ بن دے
کرڈنگی[4] پائیکے لٹکدی چال چلن عاشق ماریندے پئے ڈھنگ بن دے
ہنج تولیاں جھمیاں مکھڑے تے ہتھیں سوہندے کنگن نے ذنگ بن دے
گھر بار وسار اجاڑیاں سر[5] چڑھ کھڑے کول چو رنگ بن دے
اک بھاریاں گویاں حسن روشن عاشق دیکھ چراغ پتنگ بن دے
ایس سحر جھناں دے ناز نیارے پر اصل سیالاں دے جھنگ بن دے
جیہڑے نقش بینی سچے وچ سیالاں ایسے نقش نہ چین فرنگ بن دے
زلفاں کالیاں ناگناں مکھڑے تے ظالم عاشقاں دی پئے ڈنگ بن دے
متھے مسجداں دے محراب سوہن صفاں چونڈیاں دے کول ننگ بن دے
وارث شاہ جنہاں شوق رانجھنے دا گل گنت دے وچ اک انگ بندے

آمدن ھیر

ہیر دا آونا

لیکے سٹھ سہیلیاں نال آئی ہیر مترڑی[6] روپ گمان دی جی
کڑتی سوہے دی ہک دے نال بھی ہوش رہی نہ زمین آسمان دی جی
ٹک موتیاں دے کنیں جھمکدے سن کوئی حور تے پری دے شان دی جی
اہدے نک بلاق جیوں قطب تارا جویں بھنبڑی قہر طوفان دی جی

[1] عام خاص مراد مستعمل کر دیا جس پر کوئی بیٹھا نہ تھا۔ رانجھے نے اس کو عام کر دیا [2] لاکھ روپیہ کا ایک سخن کرتا ہے [3] صاحبان عمل اور باوقار و باعزت [4] کرڈنگی۔ ہاتھ میں ہاتھ ڈال کر چلنا [5] حسن کے غرور پرست [6] جوبن۔ جوانی کی خوبصورتی۔ مطلب یہ کہ حسن کے طوفان میں ڈوبی ہوئی تھی۔ قہر اور غضب کا لفظ مبالغہ کے طور پر آتا ہے [7] غضب کا حسن یعنی بے حد خوبصورت۔

آبنوسیاں والیئے ٹلیس موہیئے اگے گئی کیتی تنبو تان دی جی

وارث شاہ میاں جٹی لوہڑ لئی بھری کبر ہنکار تے مان دی جی

وصف جمال ہیر

کہی ہیر دی کرے تعریف شاعر متھے چمکدا حسن مہتاب دا جی

سیاں نال لٹکدی آوندیئے جویں جھولدا پر عقاب دا جی

بھواں وانگ کمان لاہور دِسّن کوئی حسن نہ انت حساب دا جی

کھلی وچ ترنجناں لٹکدیئے ہاتھی پھرے جیوں مست نواب دا جی

چہرے سوہنے تے خط خال سوہنے خوشخط جیوں حرف کتاب دا جی

خونی چونڈیاں رات جیوں چن دوالے سرخ رنگ جیوں رنگ شہاب دا جی

نین[۲] نرگسی مرگ مولڑے دے گلہاں ٹہکیاں پھل گلاب دا جی

سرمہ نیناں دی دھار وچہ پھب رہیا چڑھیا ہند تے کٹک پنجاب دا جی

جیہڑے ویکھنے دے ریجھوان آہے وڈا واعدا انہاں دے باب دا جی

چلو لیلۃ القدر دی کرو زیارت وارث شاہ ایہ کم ثواب دا جی

در تعریف ہیر

ہونٹھ سرخ یاقوت جیوں لعل چمکن ٹھوڈی سیب ولایتی سار وچوں

نک الف حسینی دا پپلائے زلف ناگ خزانے دی بار وچوں

گردن کونجدی انگلیاں رواہاں پھلیاں ہتھ کولڑے برگ چنار وچوں

دھنی حوض بہشت دا مشک قبہ پیڈو مخملی خاص سرکار وچوں

سرخی ہونٹھاں دی لوہڑ دنداسڑے دا ہوجے کھتری قتل بازار وچوں

شاہ پری دی بھین پنج پھول رانی گجھی رہے نہ ہیر ہزار وچوں

لنکا باغ دی پری کہ اندرانی حور نکلی چن انوار وچوں

ابرو[۵] ہند تے اوندھ ولٹ مصری چمک نکلے میان دی دھار وچوں

متھے آن لگن جیہڑے بھور عاشق نکل جان تلوار دی دھار وچوں

پھرے چھنکدی چاء دے نال جٹی چڑھیا غضب[۱] دا کٹک قندھار وچوں

دند چنبے دی لڑی کہ ہنس موتی دانے نکلے حسن انار وچوں

لکھی چین کشمیر تصویر جٹی قد سرو بہشت گلزار وچوں

چھاتی ٹھاٹھدی ابھرے پٹ کھینوں سیو بلخدے چننے انبار وچوں

کافور شہنا سرین بانکے حسن ساق ستون مینار وچوں

باہاں ویلنے ویلیاں گنھ[۴] مکھن چھاتی سنگ مرمر گنگ دھار وچوں

سیاں نال لٹکدی مان متی جویں ہرنیاں ترٹھیاں بار وچوں

پتلی پیکنی دے نقش روم والے لدھا پری نے چن اجاڑ وچوں

جو کوئی ویکھدا اوسدے حسن تائیں زخم لگدا اوس تلوار وچوں

عشق بولدا انڈھی دا بھاؤں تائیں راگ نکلدا ذیلدی تار وچوں

کی کجھ ویکھیئے رب کھاونائے انہاں کوریاں دے الوکار[۶] وچوں

[۱] غضب کو ہمراہ لیے ہوئے [۲] نین نرگسی جو ہرن کے آنکھ سے مشابہ اور مولے کی طرح شوخ [۳] خط و خال یعنی زیب دکھلا رہے اور پھب سے تھے [۴] یعنی مکھن کو گوندھ کر [۵] جیسے غضب کی تلوار میان سے باہر آتی ہے۔

[۶] الوکار۔ فوج کا جمگھٹا جو مقابل فوج کے مقابلہ پر ہوتا ہے۔

قزلباش جلاد سوار خونی نکل دوڑیا اڑد[1] بازار[2] وچوں
وارثشاہ جان نیناں داداء[3] لگے کوئی بچے نہ جوئے دی ہار وچوں

ہیر دا آونا

دربیان آمدن دختران بردریائے چناب

آیاں نال اشتاب اتاولے دے لیکے پریاں دیوانگ اڈاریاں[4] نی
چلو ہیر دے نال اُٹھ چلئے نی لئے وچہ دریا دے تاریاں نی
نگاہ ٹہنڈڑی دیکھ کے پھٹ ستن نین تکھڑے تیز کٹاریاں نی
نین شربتی کانیاں سوئن چڑیاں عطر بھنیاں پریم پاریاں نی
ہتھیں پکڑکے کانیاں[5] شاہ پریاں زوروں کردیاں نے مار و ماریاں نی
مکھ کھول دکھائیکے پُٹ سٹن لہو پیندیاں پریم پیاریاں نی
اِک دوئی نوں آکھدی چلو اڑیو کرو ہیر دے نال تیاریاں نی
جیہڑا ہیر دی سیج تے نظر آوے دہتوں مار کریئے ڈکے ساریاں نی
اکو جیڈیاں حسن گمان سندر وچہ عمر دے خاص ٹیاریاں نی
پینچھی[6] ڈھین[6] آسماندے زمیں تے آن لگے جھانجھراں دیاں چھنکایاں نی
نیڑے آنکے کرڑکیاں وانگ بدلی نیڑے آن ہویاں ٹونے ہاریاں نی
وارثشاہ جھبیل تے کڑ اوڈھا ہتھیں چابکاں دیاں ہتھیایاں نی

لڈن نوں سیج دی پچھ

پرسیدن ہیر لڈن ملاح راکہ پلنگ کے خراب کرد

دس لڈنا کالیا گڈھناوے ساڈے پلنگ نوں کہنیں خراب کیتا
کجھ خوف خدا نہ مُول کیتا میری جان تے تدھ عذاب کیتا
وے امان[7] زبان نہ کسے کریئے پاک لوکاں نے بیٹھ حساب کیتا
ساڈی سیج تے کون سوالیوئی میر اکجھ نہ ادب آداب کیتا
تیریاں کرساں سارا ملک جانے جیہا پلنگ نوں تدھ بے آب کیتا
وارث کسے دا ناہ زبان کہیئے رب حکم قرآن کتاب کیتا

ہیر دا پلنگ کول آکے لڈن نوں غصہ ہونا

آمدن ہیر نزد پلنگ وخشم گرفتن بر ملاح

طرف بیڑی دی سن سبھے دوڑ آیاں ون پلنگ دے انہاں دھیان کیتے
آن پلنگ تے کون سوالیا جے میرے بیڑے تس سامان کیتے
کرڑیئے مارنہ اساں بیدوسیاں نوں کوئی نہ ایہ مہمان کیتے
ڈٹھا سوہنا اک جوان سُتا اُتے لال دوشالیاں تان کیتے
پکڑ لے جھبیل تے بنھ مُشکاں مار چھمکاں لہولہان کیتے
ایہ آن بیٹھا بولے راگ سوہنے سر لوکاندے الس احسان کیتے

لہ چھاونی کا بازار ۲ہ جوئے کا دار ۔ اکثر ایک نہ ایک تو ہار جاتا ہے ۔ کبھی کبھی برابر بھی رہ سکتا ہے لیکن شاعر مصرعہ میں یہ ظاہر کرتا ہے کہ عشق کے جوئے میں دونوں میں سے کوئی بھی نہیں جیتتا اور آنکھوں کا داؤ لگانے کے لیے ہار تسلیم شدہ امر ہے ۳ہ اڑنے والے پرندے ۴ہ پرندے گر جاویں ۵ہ کانیاں ، درختوں کی سبز لکڑیاں جن کو چھمک بھی کہتے ہیں ۔
۶ہ اولوں کی بارش ہوئی یعنی غضب بھڑکا ۷ہ امانت میں خیانت نہ کرنا چاہیئے ۔

زلیخا وانگ جہدوں ثابت رہینگی نی تاہیں جانساں تدوں دھیان کیتے
پچھر ہاریئے رتّوں ڈریں ہوئیے اگے کسے نہ ایڈ طوفان کیتے
کیہی کیتوئی لساں دیناں ہیرے تیری مارنے چا حیران کیتے
تیرے جہیاں صورتاں کئی ہویاں اوہناں حُسندے نہ گمان کیتے
اسیں بہت بیدوس بے عذرہاں نی تیرے عشق نے چا بے شان کیتے
ایس عشقدے نشے تے نڈھیے نی وارثشاہ ہوری پریشان کیتے

رنجیدہ شدن ہوی ہیر

جوانی کملی راج ہے جوچکیدا اوے کسے دی کی پرواہ مینوں
میں تے دُھروہ کے پلنگ توں چا سٹاں آیا کدھروں ایہ بادشاہ مینوں
ناہیں پلنگ تے السنوں ٹکن دینا لاڑ ہیگا لکھ جے واہ مینوں
ناڈ[1] شاہ دا پُت کہ شیر ہاتھی پاس ڈھکیاں لئیگا ڈھاہ مینوں
اہدے بہھے ہزار غلام میتھے اتے الیسدی نہیں جے چاہ مینوں
ایہ لودلا[2] پیر لبغداد گا میلے آن بیٹھا وارث شاہ مینوں

کلام کردن ہیر با رانجھا

اُٹھیں سُتیا سیج اسادڑی توں ملاں سُسری وانگ کی پیا ہیں وے
گھیں لدّ ہیا منڈڑی سیج اُتے توں تاں کون کوئی آن پیا ہیں وے
میں تاں سٹھ سہیلیاں نال کھڑی مینوں پہر ہویا گذر گیا ہیں وے
اوے اُٹھ کے دے جواب مینوں کہیا گھڑا بوڑ ہو گیا ہیں وے
بُرے دناں دیاں تیریاں پھیریاں نی دُس سوٹیاں دے پے گیا ہیں وے
کوئی لطرا پیندھے ہے تدھ کیتا پینڈے ٹردیاں ای تھک گیا ہیں وے
راتیں کتے اوینیدرا کیتوئی ایڈی نیند دا لا لڑھ گیا ہیں وے
سنجی ویکھ نخصمڑی سیج میری اُتے آ کلی آن ٹھیہر پیا ہیں وے
اکے تاپ چڑھیا جن بھوت لگو اکے ڈائن کسے بھک لیا ہیں وے
وارثشاہ توں جیوندا گھوک ستوں اکے موت آئی مر گیا ہیں وے

مہربان شُدن ہیر

کوکے مارہی مارتے پکڑ چھمک پری آدمی تے قہروان ہوئی
رانجھے اُٹھ کے آکھیا واہ سجن ہیر ہسکے تے مہربان ہوئی
کچھے وتجلی کن دے وچہ والے زلف مکھ تے پریشان ہوئی
بھنے وال چمبے بلینی چندرانجھے نین کھلے دی گھمسان ہوئی
صورت لوسفدی ویکھ طیموس بیٹی سنے باکے بہت حیران ہوئی
نین مست کلیجڑے وچہ دھانے ہیر گھول گھتی قربان ہوئی

[1] جب ہوش میں رہے گی تب ہی جائیں گے [2] کسی فخر والے کا بیٹا [3] یعنی کیا ہے یہ وارث شاہ یا پیر بودلا یا پیر لبغداد ہے جو میرے پاس میلا لے کر آیا ہے۔

ادہنوں ویکھدیاں ہیر جو خوشی ہوئی عقل بھل گئی پریشان ہوئی	روپ جٹڈا ویکھ کے جاگ لدھی ہیر وار گھتی سرگردان ہوئی
بھلا ہویا ایں تینوں نہ مار بیٹھی کائی نہیں سی گل بیشان ہوئی	وارثشاہ نہ ٹھاں دم مارنیدی چار چشم دی جدوں گھمسان ہوئی

جواب رانجھا با ہیر سیال

رانجھا آکھدا ایہ جہان سُفنہ مرجاونائیں متوالیئے نی	تساں جیہاں پیاریاں ایہ لازم آئے گئے مسافراں پالئے نی
ایڈا حسن دا نہ گمان کیجے ایہ پلنگ تے ستے نہالئے نی	اساں ربدا آسرا رکھیائی اُٹھ جاونائیں نیناں والیئے نی
عجز نال مسافراں گل کیجے کرکے دلبری ساتھ نوالئے نی	وارثشاہ دے مگر نہ پویں موئیے ایس جھڑ فدی گل نوں ٹالئے نی

جواب ہیر سیال بارانجھا

اوے پلنگ تے ہیر سجھ تھاں تیری گھول گھتیاں جیوڑا وارایائی	ناہیں گال کڈھی ہتھ جوڑنی ہاں ہتھ لاناہیں تینوں مارایائی
اساں ہکے آن سلام کیتا آکھ کاہنوں مکر پارایائی	ایس ہتاں کراں تے پیر پکڑاں تیتھوں گھولیاں کوٹاں سارایائی
سنجیں پھراں ترنجنیں چین نہیں سی اللہ والیاں نے سانوں تارایائی	وارثشاہ ہے کون شریک اسدا جس دا رب نے کم سوارایائی

جواب رانجھا با ہیر سیال

مان متیئے روپ گمان بھریئے اٹھکھیلیئے چھیل چھبیلیئے نی	عاشق بھور فقیر تے ناگ کالے باہجہ منتروں مول نہ کیلیئے نی
ایہ جوبناں ٹھگ بازار دائے لُٹنے ہارئیے رنگ رنگیلیئے نی	تیرے پلنگ دا رنگ نہ روپ گھٹیا نہ کر شہدیاں نال بخیلیئے نی
اسیں تساں نوں ویکھ کے مست ہوئے تسیں ہو گئے وانگ تحصیلیئے نی	وارثشاہ بن کاردوں ذبح کریئے بول نال زبان رسیلیئے نی

جواب ہیر سیال بارانجھا

گھول گھول گھتی تینڈی وات اُتوں بیلی دس ویکھاں کدوں آونائیں	کسے مان متی گھروں کڈھیائیں جس واسطے پھیریاں پاونائیں

لے جو تیری شان کے لائق نہ ہو ۲ے تنبیہ اور شوخی کی بات ع ے پ ۳ ع ۱۱ الآیہ۔ اور دنیا کی زندگی کی پونجی تو یہی ہے دنیا کی جنس سے محبت کرنا ۳ے محصول لینے والا بدلحاظ ۱۲

کی نام تے ذات دا کون ہیں توں اتے کس دا پت کہاونا ئیں
تیری صورت بہت پسند آوے سانوں جیو دلوچہ توں بھاونا ئیں
کیہڑا وطن تے نام کی سایاں دا تے جد دا کون سداونا ئیں
منگو بابلیدا تے توں چاک میرا ایہ فند لگے جیتوں لاونا ئیں

کون چھڈ آیوں پچھے گھر والی جس واسطے توں پچھوتاونا ئیں
نین مست تے بھولڑا مکھ تیرا گلاں مٹھیاں نال ہساونا ئیں
تیرے وارنے وارنے جو کھنے ہاں منگو بابلدا چار لیاونا ئیں
وارث شاہ چھیک[1] جے نویں جو پین سبھے بھل جانیں جھڑیاں گاونا ئیں

جواب رانجھا با ہیر

رانجھا ذات دا جٹ ہاں نڈھیئے نی پنڈ تخت ہزارہ ہزاریئے نی
بھایاں زمیں مینوں اوہ ونڈ دتی پئی پانی دی بوند نہ کھاریئے[2] نی

سو جو چوہدری دا پت لاڈلا ساں پیا وخت تقدیر جاں ہاریئے نی
طعنے دین شریک تے لوک سبھے جھلے کون ایڈی شرمساریئے نی

کلام رانجھا

تساں جیہے معشوق جے بھیں راضی منگو نیناں دی دھار[3] وچہ چاریئے نی
خوشی نال گمان نہ رجھ رہیئے کیتے قول نہ مول وساریئے نی
گل گھت[5] جنجال کنگال ماریں جا تریخنیں وڑیں کواریئے نی

نیناں تیریاں دے اسیں چاک ہوئے جویں جیو منے تویں سلاریئے نی
کتھوں گل کیجے نت نال تساں کوئی بیٹھ وچار وچاریئے نی
وارث شاہ اس جگ توں اٹھ جاناں دلوں کبر ہنکار نوں ماریئے نی

جواب ہیر با رانجھا

ہتھ بدھڑی رہاں غلام تیری سنے تریخنیں نال سہیلیاں دے
سانوں رب نے چاک ملا دتا بھل گئے نے پیار سہیلیاں دے
اساں سکیاں نوں رب جگ[7] دتا نروں ہٹیاں اساں اکیلیاں دے

ہوس نت بہار تے رنگ گھنے وچہ بیلیاں[6] دے نال بیلیاں دے
دیکھ بیلیاں دے وچہ کراں موجاں راتیں کھیڈساں وچہ حویلیاں دے
اساں شوق پیار دیدار دا اے ہور شوق نہ رنگ ہتھیلیاں دے

[1] ایہ ایک کھیل ہے۔ جس میں چار گنے مٹھا بنا کر دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر اور مروڑ کر دوسرے کے منہ میں رسا نچوڑ کر ڈالی جاتی ہے۔ اور بار کے گاؤں میں جوان لڑکے اور لڑکیاں عام طور پر کھیلتے ہیں [2] یعنی بھائیوں نے ایسی بنجر زمین مجھے دی تھی جس پر بارش ہوتے پر بھی پانی نہ چڑھتا تھا۔ بالکل بیکار تھی۔
[3] نیناں دی دہار، آنکھوں کے ڈورے میں گاؤ میشوں کا گلہ چراؤں [4] یعنی جیسا تمہاری مرضی ہو اس قول کو پورا کر دو اور مکمل کر ڈالو۔
[5] مجھ کو عشق کی مصیبت میں ڈال کر تو اپنی سہیلیوں میں جا گھسے [6] جنگل میں دوستوں کے ساتھ [7] جگ موقعہ اور اتفاق۔ ۱۲

خوش پوش ہو شناک گو انڈھ ہووے کس کم گوانڈھ پڑتیلیاں دے	وارثشاہ میاں اللہ مہر کیتی اساں لبھ لئے ہٹ پھلیلیاں دے

جواب رانجھا

نال نڈھیاں گھن کے چرکھڑے نوں تساں بیٹھناں وچ بھنڈار ہیرے ٹکی دے کے ویہڑیوں کڈھ چھڈیں سانوں ٹھگ کے مول نہ مار ہیرے آور دیکھے آئے غریب تائیں بھیر مول نہ کریں وگار ہیرے	اسیں آن کے رلاں گے وچ ویہڑے سیالیں دی کوئی نہ لے گا سار ہیرے اساں نال جے توڑنا ہوئی ایں سچا دیہہ کھاں قول قرار ہیرے وارثشاہ دو رکن ایمان دے نیں منیں قول زبان اقرار ہیرے

قسم خوردن ہیر پیش رانجھا

مینوں باپ دی قسم رانجھیا دے مرے ماں جے تدھ تھیں مکھ موڑاں خواجہ خضر تے بیٹھ کے قسم کھادی بھتوں خوک جے پریت دی ریت لوڑاں ایہہ قول نہ توڑساں ماہیا وے وچ دوزخاں دھاویں جان ہوڑاں	تیرے باجھ طعام حرام مینوں تدھ باجھ نہ نین نہ انگ جوڑاں کوہڑی ہوئے کے نین پران جاون تیرے باجھ بیں کونت جے ہور لوڑاں مدد نال خدائے دے میاں وارث دلوں غیر دلیلاں نوں چاہوڑاں

جواب رانجھا

چھپیا معاملے ہین تے نس جائیں عشق جالنا کھڑا دو ہیلڑا ئی دہشت عشق دی بری ہے تیغ کولوں برچھی نگ سپ جو شیلڑا ئی تاب عشق دی جھلنی بڑی اوکھی عشق گور دے جگ بھج چیلڑا ئی	سچ آکھنائیں سنیں آکھ مینوں اہو سچ تے جھوٹھ دا ویلڑا ئی ایتھوں چھڈ ایمان جے نس جائیں انت وچ قیامت نوں میلڑا ئی وارثشاہ آس تدہوئی پوری ملے ہیر تاں کم سوہیلڑا ئی

جواب ہیر با رانجھا

تیرے نام توں ہیر قربان کیتی مال جان تیرے اتوں وار پائی رانجھا جیو دلوچ یقین کرکے مہر چوچک دے پاس سدلیائی	پاسا چاندا سیں ہیں لابازی تساں جتیا تے اساں ہار پائی اگے پینچنی ہوکے ہیر چلی کول رانجھے لوں آن کھلائی

۱؎ چرخہ کاتنے کی جگہ ۲؎ ظاہری خوشامد اور چاپلوسی ۳؎ پینچ کی مؤنث

کرکے قسم سوگند اقرار سچا اہیو قول زبان پکار دیا ئی
وارثشاہ ہن ویکھ لے ہیر جٹی کہیا عشق دا مکر پسار یا ئی

تعریف کردن ہیر خاصیت رانجھا پیش پدر

ہیر آکھدی جائکے بابلا وے تیرے نام توں گھول گھمایاں میں
لاساں پٹیاں پائیکے باغ کلے پینگاں شوق دے نال پنگھایاں میں
میری جاں بابل جوییں ڈھول راجہ ماہی مہیں دا ڈھونڈ لیایاں میں
جس اپنے راج دے حکم اندر ساندل بار دے وچہ کھڈایاں میں
جیتاں ناز دے نال میں نیند کیتی تاں بھی کسے مول جگایاں میں
وارثشاہ پیارڑا سوہد آندا گلاں بھوڑیاں چامکایاں میں

پرسیدن چوچک از ہیر خاصیت رانجھا

باپ ہس کے پچھدا کون ہندا ایہ منڈڑا کت سرکار دائے
سگھڑ چتر اتے عقل دا کوٹ نڈھا مہیں بہت سنبھال کے چار دائے
مال اپنا جان کے سانبھ لیاوے کوئی کم نہ کرے وگار دائے
وچہ کار ہوشیار دن رات رہندا رہی گئی نہ مول دسار دائے
نالے صورت دا بہت ملوک دسے نالے بہت ہی عقل وچار دائے
ہتھ لایاں ہنڈے تے داغ پیندا ایہ مہیں دے نہیں در کار دائے
ہکے نال پیار دے ہونگ دے کے سوٹا سنگ تے مول نہ مار دائے
دسے نور اللہ دا مکھڑے تے پیارا ای رب چتار دائے
بھاہیاں روہنیاں کھبیاں نوں کڈھ کھوبیوں پھیر مڑ تار دائے
وارث جنہاں نوں ہوڑ تا ہنگ کوئی کم تنہاں دے آپ سوار دائے

کلام چوچک

کیہڑے چوہدری دا پت کون ذاتوں کیہا عقل شعور دا کوٹ ہے نی
١٠٦ فوجدار وانگوں کرکے کوچ دہانا جویں مار نقارے دی چوٹ ہے نی
وطن الیں دا ذات تحقیق کرنی ایہ گل نہ سٹنی سوٹ ہے نی
١٠٧ طبع الیں دی بہت حلیم دسے نیناں نال کردا لوٹ پوٹ ہے نی
کیکوں رزق تے آن اداس کیتا اہنوں کیہڑے پیر دی اوٹ ہے نی
کِنہاں جٹاں دا پتر ہے کون کوئی کیہڑی گل دی الیں نوں تروٹ ہے نی
سیرت شکل فرشتیاں وانگ اہدی مندا جاپدا ئے عمر چھوٹ ہے نی
١٠٨ دس پاس جنگی اجے ہے جاتک منڈا جاپدا اوگ گبھروٹ ہے نی

لے ثابت قدم اور بردبار ٢ے گاؤ میشوں کو چرانے والا ٣ے ڈھونڈ لائی ہوں ٤ے ہاتھ لگانے سے اس کے جسم پر داغ پڑتا ہے یعنی نازک بدن ١٢
٥ے بیگار کی طرح کام نہ کریگا ٦ے تمام گمشدہ گاؤ میشوں کو کیچڑ سے نکال کر وہ پس لادے گا ٧ے اس بات کو ضائع نہ کرنا ١٢
٨ے شکل صورت اچھی ہے۔ ابھی تو لڑکا ہے ١٢

ماں باپ بھراواں دے نال اسدا کیہڑی گل توں لے گیا چھوٹے نی
وارثشاہ کیوں چھڈیا دیس اس نے کیہا جو چہ ایس دے کھوٹے نی

جواب ہیر با پدر خود چوچک

پتر تخت ہزارے دے چوہدری دا رانجھا ذات دا جٹ اصیل ہے جی
متھا ایس دا چمکدا نور بھریا سخی جیوڑا انہیں بخیل ہے جی
جیکر وچہ مقدمے جا بہے نال عقل دے کرے سبیل ہے جی
ستیں پیڑھیں ایہ طالع مند رانجھا اصل نسل تھیں حسب دلیل ہے جی
ایہدا بو پڑا اکھ تے نین نمھے وڈی سوہنی ایس دی ڈیل ہے جی
گل سوہنی پرہیدے وچہ کرداکھوج لائے تے نیاؤں وکیل ہے جی
لکھاں جھگڑیاں دی ایہ اتاں اکھ لاہے سائیں ذات دے انہیں رذیل ہے جی
وارثشاہ وچہ مجلساں سوہندا ئی عقل بخت دی نری تمثیل ہے جی

باز جواب دا دن پدر ہیر را

کئی ڈوگراں جٹاں دی نیاؤں جانے پرھے وچہ دلاوری لایاں دے
ہیرے بس نہ ایس توں نفع کوئی جس ویر پایا نال بھایاں دے
کس گل توں رس کے اٹھ آیا اڑیا کاسنوں نال بھرجایاں دے
پاڑ چیر کرجان دا کڈھ دلیسوں لڑیا کاسنوں نال ایہ بھایاں دے
ایس لڑکے دی عقل ہے بہت چنگی کیکوں چھڈ آیا وگ گایاں دے
وارثشاہ دانا ایہ بہت دسدا قصے جوڑ دا گلاں سنایاں دے

جواب ہیر و مقولہ شاعر

لائی ہوئے کے معاملے دس دیندا منصف ہو وڈے پھیڑیاں دے
ٹھر مہر دی دہار دیوا ونڈا ئے ٹھنڈ پاوندا وچہ بکھیڑیاں دے
سیان جوان دا بھلا ہے چاک رانجھا جتھے نت پوندے لکھ بھیڑیاں دے
سانوں رب نے آن ملایا ئے میں تاں پارکھاں وچہ دھیڑیاں دے
ہن خوشی دے نال توں آکھنی ئیں انت وسیں ساک سہیڑیاں دے
واہوں کڈھ کے کنڈھے دے پار لائے تھوں کڈھ دا کھوج چھڑیاں دے
بھارہی روتّی نوں سانبھ لیاوے اکھیں وچہ رکھے وانگ دھیریاں دے
وچہ مال دے رہے دلیر کھڑا پہلوان جیوں وچہ اکھیڑیاں دے
وچہ کم دے بہت ہشیار رہندا اکھیں میٹ دانہ وانگ ہیریاں دے
115 وارثشاہ ہے شیر جوان رانجھا پچھے پوندا ئے دہاڑیاں پیڑیاں دے

لہ مصیبت اور بلا دور کرتا ہے۔ ۲ہ سات پشتوں سے بخت والا۔
۳ہ داؤ پیچ اچھے جانتا ہے۔ ۴ہ دریا سے نکال کر کنارے پر لے آتا ہے۔
۵ہ قدمات کے کھوج گھروں سے نکال دیتا ہے ۶ہ کشتی لڑنے کی جگہ۔ ۱۲۰

منظور کردن پدر ہیر شابانی رانجھا

تیرا آکھناں اساں منظور کیتا مجھیں دیہ سمہال کے ساریاں نی
رلا کرے نہیں وچ کھنڈیاں دے الیس کدی نہیں مجھیں چاریاں نی
ایہ طبع دا بہت ملوک چنچل مہینوال ہونا گلاں بھاریاں نی
تیرے کسے ہیرے کاماں کھیائے جیویں پیر توں نشان زاریاں نی

خبردار رہے مجھیں وچ کھڑا بیلے وچ مصیبتاں بھاریاں نی
متے کھیڈ رجھے کھڑیاں جامجھیں ہوون پنڈ دلوچ خواریاں نی
دینہہ رات پھرنا وچ بیلیاں دے مگر مجھیاں نہت خواریاں نی
وارث نیک نصیب نے عاشقاں دے گلاں وگڑیاں رب سواریاں نی

آمدن ہیر پیش مادر مہربان

پاس ماں دے ہیر نے گل کیتی ماہی مہیں دا آن کے چھیڑیا میں
سنجاں نت رلے منگو وچ بیلے ماہی سگھڑ ہی آن سہیڑیا میں
پسلوں دے لاسڑا بچھیاسی گلاں مٹھیاں نال کھہیڑیا میں
شیریں نال کلام حکائیتاں دے اوہدا جوڑا اگڑ لویڑیا میں

نت پنڈ دے وچ وچار لوندی ایہ جھگڑا اچا نبیڑیا میں
مائے کرم جاگے ساڈے منگواں دے ساوا اصل جٹیٹڑا گھیریا میں
اوہدی ذات صفات تحقیق کر کے انجھاٹ دا فرق نکھیڑیا میں
وارث شاہ ہن رب نے مہر کیتی بوٹا دکھ دا پکڑ ادھیریا میں

باز آمدن ہیر پیش رانجھا

پھیر ہیر رانجھیٹے دے کول آئی ہوئی بہت اہین دلاسڑے تے
ہن گھبر ویرانجھیا جان بھائی گذر آوسی دودھ دے کاسڑے تے
میں تاں سٹھ سہیلیاں نال لے کے کیڑ رکھساں[2] شاہ ابھاسڑے تے

مکھن کھنڈ پراوٹھے کھامیاں مجھیں چھیڑ دے رب دے آسرے تے
ہیر آکھیا رب رزاق تیرا میاں جائیں نہ لوکاں دے ہاسڑے تے
تیرے نال رفیق شفیق ہو کے نظر پاساں کھوج دے گھاسڑے تے

مجھیں چھیڑ دے جھلد لوچ دلبر آپ ہو یہیں اک پاسڑے تے
وارث رب نے کم بنا دتا پر عمر ہے نقش پتاسڑے تے

۱ آلودہ کیا یعنے محبت سے ۲ تیرے حال کی خبر دمبدم رکھوں گی ۳ یعنے جہاں جہاں تو جائے گا تیرے قدموں کے نشان دیکھتی ہوئی تجھے ملوں گی ۳ یعنی جس طرح پتاشہ ٹوٹ کر نابود ہو جاتا ہے۔ ۱۲

مقولہ قسمہائے گیاہ

113 ربّ کرم کیتا وسی بار ساری ہویا گھاہ پھٹار ماں مار یارو | 114 پھپھی کھوی کنھی ڈیلا مرک بھابڑ دھامن کھبلاں باہجھ شمار یارو

115 للھی کھیری مرالتے گربھ سچر ڈل سیر کاہی وچہ بار یارو | 116 ڈھڈن کھوی دہرانی چراں لونک تھرمار جمیں اکا کار یارو

گرمنڈ ہانا لنہاک سوانک پلواتھ وبھ سرکڑے برو ہزار یارو | آہر اپنے نال رنجھیٹڑے نے پنڈوں ہکیاں مہیں پچکار یارو

117 ٹریاں ہو اگڑ پچھڑ ٹینڈ بدھی دوروں دسیاں جیویں کالی دھار یارو | 118 وارثشاہ ہزارے دے چوہدری نے کا مگتی دی چک لی کار یارو

رفتن رانجھا برائے چرانیدن گاؤمیشان

بیلے رب دا نام لے جا وڑیا ہویا دھپ دے نال ظہیر میاں | اوہدی نیک ساعت رجوع آن ہوئی آملے جاندے پنج پیر میاں

رانجھا ویکھ کے طبع فرشتیاں دی پنجاں پیراں دی پکڑ اودھیر میاں | بچہ کھا چوری چوہ مجھ لوری جی وچہ نہ ہو دلگیر میاں

119 رب کاج سوارسی آپ تیرے کوئی تدھ ہوسی بھیڑ میاں | تساں تُرٹھیاں کل جہاں تردا میرے تیں ہو دستگیر میاں

آکھے نڈیڑی سوہنی کرو بخشش نال رب دے تساں ہے سیر میاں | کیتی عرض بھرست سلام کرکے میںوں چوپنے ہے وچہ شریر میاں

حاصل ہووسن سبھ مقصود تیرے پوسی ٹھیک نشانے تے تیر میاں | بیڑا پار تھیسی فضل رب کرسی کیوں ہونا ہیں ایڈ ظہیر میاں

چھاویں رکھ دے بیٹھ کے شوق سیتی سدلا ونداوانگ فقیر میاں | میںوں ہیر دا عشق ہے ہیر بخشو اوس رب دے تیں امیر میاں

بختی ہیر درگاہ تھیں تدھ تائیں سانوں یاد کریں پوے بھیڑ میاں | مہر نال پنجاں پیراں بخش دتی خادم ہو گئی جٹی ہیر میاں

تیرے ڈٹھیاں باہجھ نہ پلک رہسی آسی جھل بیلا اندھی بیر میاں | وارثشاہ جاں نیک نصیب ہودن مدد پیر فقیر امیر میاں

نامہائے پیران وعنایت کردن اشیاء

خواجہ خضر تے شکر گنج نور گوہری ملتان دا ذکریا پیر نوری | ہور سیّد جلال بخاریا سی اتے لال شہباز بہشت حوری

طرہ خضر رومال شکر گنج دتا اتے مندرا لال شہباز پوری | خنجر سیّد جلال بخاری دتا کھونڈی ذکریئے پیر تے اک بھوری

121 مہربان ہو کے کرن بہت شفقت کوئی کرے نہ تدھ تے مول زوری | 122 مالک منگوں دا کیتا رب تینوں دودھ پی بچہ چوہ مجھ لوری

رانجھے دا مال چھیڑنا

پنج پیراں دا رانجھے نوں نشاناں دا انعام

لے پ۲۱ ع (ترجمہ آیت) اور تو دیکھتا ہے زمین دبی پڑی پھر جہاں ہم نے اتارا اس پر پانی تازی ہوئی اور ابھری اور اگائیں ہر بھانت بھانت رونق کی چیزیں ۲ے تمہارے مہربان ہونے سے تمام جہان کامیاب ہو جاتا ہے۔

تینوں بھیڑ یوپے کریں یاد جٹا ناہیں جانا اساں نوں پلک دوری — وارثشاہ جدوں سانوں یاد کریں اسیں آ وانگے چھیڑ کے ترت حضوری

در تعریفِ گاؤمیشاں

بیلا باغ سہایا مجھیاں نے رنگا رنگدیاں رنگ رنگیلیاں نی — ڈاراں کونجاں دے انگ وچہ پھرن بیلے اک دوجی دی سنگ بنگیلیاں نی
اک ڈھیلیاں موسیاں بوڑیاں سن اک کیلیاں تے اک نیلیاں نی — اک کنڈھیاں سنگ دے لدا سوہن اک دودھاں دے مست مٹیلیاں نی
اِک لنڈیاں بڑیاں بلیاں سن اک مٹھیاں اک کرٹلیاں نی ۱۲۴ اک گھپلاں اک کھریڑے کھلاں اک مینیاں سنگ سہیلیاں نی
اک ہر ودر بایاں سول پھرڑاں اک سنڈھہ تے موٹیاں ڈیلیاں نی ۱۲۶ سجر سوتے گبھناں کھانگڑاں نے اک ڈوکلاں اک ہتھیلیاں نی
بوری مار کے اک اڈا ہویاں اک نال پیار رسیلیاں نی — اک وانگ مرغابیاں چال چلن اک بولیاں چھیل چھبیلیاں نی
اک کرن اگالیاں وچہ ڈمھاں اک ڈھڈلاں اک پتیلیاں نی — اک ڈردیاں سدر انجھیٹڑے تیوں اک ہوک رانجھیٹیدی کیلیاں نی
اک رج کے کھائے کے مست ہویاں آ بوڑمے دیوچہ وصیلیاں نی — اک کرن اگالیاں مست ہوکے مرکاں کھائیکے سادیاں پیلیاں نی
اک ابلقاں سیاہ سفید سوہن پوچھل چوریاں بگیاں پیلیاں نی — وارث ماہی دی سدنہ سنی جنہاں رک تیلیاں تے برے چلیاں نی

دیگر

مال وچہ جو ہیر دے آن چھیڑیا مہر وگوکیاں نال خوشحالیاں نی ۱۲۸ ساہن مار بڑ ہکاں گائیں مگر لگے دھنیاں جھوٹیاں سنڈ ہیاں پالیاں نی
گائیں مہیں ولائیکے مئیں رانجھے ہتھ چھیڑ پیار سمھالیاں نی ۱۳۰ دم دم رانجھیٹے دی کیڑ رکھن جویں نال محبتاں پالیاں نی
رانجھا ہیر دا تے ہیر رانجھنے دی مجھیں ہیر دیاں ہسیاں والیاں نی ۱۳۲ وارث تخت ہزارے نوں چھڈ آیا پچھے ہیر دے تریٹیاں گالیاں نی

دیگر شمار گاؤمیشاں و مادہ گاواں

رانجھے پکڑ کھونڈی ہتھوں ہوک دتا مجھیں جھل دیوچہ جا واڑیاں نی ۱۳۴ کٹے کٹیاں ہور دھناپناں نی وچھے وچھیاں دین کداڑیاں نی
وگ گایاں تے ویہڑیاں ویہڑیاں دے اک لانبھ کرکے رنجھیٹے تاڑیاں نی ۱۳۶ ہونڈریل تے اسراں دودھ لیڑاں تہاں منہ کنڈالیاں چاہڑیاں نی
اک بھجدیاں رنگدیاں کھان موڑے اک ہندیاں چا بجھاڑ باں نی ۱۳۸ اک سنجیاں بھردیاں دین چاہنگاں اک جوڑیاں بنکھڑاں ناٹیاں نی
اک شوہ دریا وچہ لین للاں اک چکڑیں پھاتیاں ساڑیاں نی ۱۴۰ اک مونڈھے منہ موندھا پڑیاں رانجھے کڈھ کے کھوہیوں تاڑباں نی

۱۴۱ کھرک ہاریاں تے سڑن والیاں نی کجھ موکھراں نال دباڑیاں نی

۱۴۲ چھچھڑ کھادیاں اٹھیاں کھڈے لیاں رانجھے گھر کے چھیڑیں واڑیاں نی

۱۴۳ اک ہٹ تے ہلاں دیاں ہاریاں نی پڑے پیئے تے کہنہ متراڑیاں نی

۱۴۴ اک اچیاں لمیاں ویلدیاں نی ولہاہنڈراں اک گواڑیاں نی

۱۴۵ اک لیہڑکے تے نکانک ہویاں اکناں ہاڑیا پیا بھکھیاڑیاں نی

۱۴۶ اک ڈگدیاں ڈھیندیاں وگ لیاں اک واڑے کا دانتے پاڑیاں نی

۱۴۷ اک ماردوڑنگیاں ملہے پٹن اک کھنڈیاں بھندیاں جھاڑیاں نی

۱۴۸ نیلی نیں دیاں مہیں سن نائیاں دیاں مٹھی دسکے اڈنکھاڑیاں نی

۱۴۹ کیاں معہراں دا منگو وچہ سیالاں رانجھے پکڑ کھونڈی سبھے چاریاں نی

۱۵۰ وارثشاہ رانجھیٹڑے ہیر پچھے چوہدریاں سبھ اجاڑیاں نی

آمدن ہیر نزد رانجھا

۱۵۱ ٹری جھنگ سیال توں ہیر جٹی آیا روح قلبوت جگاونے نوں

۱۵۲ چڑھیا خلد توں حسن دا ابر رحمت ساندل بار دا ملک وساونے نوں

۱۵۳ رانجھے یار دے پیار دا چاء چڑھیا آئی ہیر دل دی ڈنجھ لاونے نوں

۱۵۴ وارثشاہ جیوں وچہ جہان بندے آون نیک اعمال کماونے نوں

آمدن ہیر نزد رانجھا در چراگاہ

ہیر چائی بھتا کھنڈ کھیر مکھن مٹیں رانجھے دے پاس لیاوندیئے

ڈھونڈھ بھال کے جوہ سبھ جھل بیلا ایندی پاس رانجھیٹے دے آوندیئے

خدمت گاری پیار دے نال کردی ادب اک نہ مول بھلاوندیئے

تیرے واسطے جوہ میں بھال تھکی بہہ کے اپنا حال سناوندیئے

ہتھیں اپنے رانجھے نے ہیر جٹی چوری مہر دے نال کھواوندیئے

وارثشاہ جو حال احوال سارا کل پڑ تنے کھول وکھاوندیئے

جواب رانجھا با ہیر

شرع وچہ منظور نہ قول رناں رانجھا ہیر نوں آکھ سناوندائے

مرشد جن تے رن دا پچھے شیطان جیہڑا افترا مکر پڑھاوندائے

مکر رن دے جیڈ نہ مکر کوئی رب وچہ قرآن فرماوندائے

رناں سچیاں نوں کرن چا جھوٹھے مرداں دے وچہ سماوندائے

رناں منڈیاں پوستیاں بھنگیاں دا اعتبار زبان نہ آوندائے

وارثشاہ جے قول تے دین پہرہ پت مہر دا چاک سداوندائے

۱ے بیٹھے کو رگڑ کر پودوں کو خراب کرتی تھیں ۲ے دل کا ارمان نکالنے کو ۳ے کھانا اٹھا کر لائی ہے ۴ے پ سورۂ مائدہ اے ایمان والو پورا کرو اقرار ۱۲

جواب ہیر با رانجھا

ہیر آکھدی رناں نوں نندنا ہیں رن چھنڈ تے آپ نوں جالدی اے
لیلیٰ مجنوں دے تن وچہ دبھ اگی سوہنی اپنے آپ نوں گالدی اے
پکے ساہورے سکیاں دین پچھا کھی کرن نہ دولتاں مالدی اے
ولی غوث لیہ رناں تھیں ہوئے پیدا حواّ سمجھ لے آدم دے نالدی اے
رن جیڈ نہ کسے دے ہٹھ کرنا رن مال تے ملک نہ بھالدی اے
زلیخا چھڈ سرداریاں ہوئی عاجز جھگی پائیکے ہٹھ سمہالدی اے
سسّی ہو شہید وچہ تھلاں موئی شیریں سمجھ لے ویلے نالدی اے
ہٹھ رن دے جیڈ نہ مرد کردا وارثشاہ نوں خبر اس حالدی اے

ایضاً

اللہ سچ تے نبی برحق میاں میں تاں اپنا دیاں اقرار تینوں
مینوں بھلیاں نی ہور سبھ گلاں تیرے درد دی لبس ہے کار مینوں
تیرے نام دا ذکر دن رات ہے جی ایہہ مہر دے نال دیدار مینوں
تیرے نال ہی قول بنا ہو نائیں بھاویں جیت آوے بھاویں ہار مینوں
تیری بندی ہاں جچر ہے جان میری کھڑ طویچ لے ہٹ بازار مینوں
تیرے دامن میں لگڑی رہاں میاں جویں جانا ئیں پار اتار مینوں
آپ کٹساں جویں جو ہوگ لکھی توں تاں دلوں نہ مول وسار مینوں
ہن جیوندی کدھ نہ موڑساں میں وارثشاہ دیناں اقرار مینوں

نصیحت کردن ہیر میاں رانجھا

ہیر کرے تسلیاں رانجھنے نیاں میری گل دیول دھیان کرناں
ایس عشق دے بحر دی لہر مار وا کے ترجاسی اِکے ڈُب مرناں
بیڑا عاشقاں دا رنت پار لگسی سچ ثابتی دا تساں قدم دھرناں
خلقت جاگ لا ہمڑے بہت دیسی نہیں احمقاں تھیں کجھ ہور سرناں
156 میاں رانجھنا کوڑ ایہہ دور ہوسی انت سچدا سچ ای آ ترناں
اہل عاشقاں نوں انہوں دین طعنے جویں کلب کلے لگے مگر ہرناں
دوتی دشمناں وچہ ہے اس ساڈا صابر ہوئیکے دکھاں نوں چاجرناں
دو جا کید وہے شکل شیطان دی جی چارہ ہندیاں اوس نہ فرق کرناں
ایس عشق دے کھیت دی کار ایہا نال تہمتاں معاملہ پیا دھرناں
دنیا جانکے سئیں وچہ اکھلی دے اُتے دھسکلاں توں پھیر کی ڈرناں
جان سوئی محبوب توں فدا ہووے نہیں عاقبت نوں اک روز مرناں
وارثشاہ اک ربدی مہر باجھوں نہیں عاشقاں آسرا ہور پرناں

ے پ ۱۴ ع (ترجمہ آیتہ) اور پورا کرو اقرار اللہ کا جب آپس میں اقرار دو اور نہ توڑو قسمیں پکی پیچھے اور کرکے اللہ کو اپنا ضامن ۱۲
ے کہاوت مشہور ہے کہ اوکھلی میں سر دیا تو دہمکیوں کا کیا ڈر ۱۲ ے کتے ۱۲

رانجھے نوں بھائیاں دا خط

نامہ نوشتن برادران بطرف رانجھا

جدوں رانجھنا جاکے چاک لگا مہیں سانبھیاں چوچک سیالدیاں نی
بھائیاں رانجھیدیاں سیالاں نوں ایہ لکھیا ذاتاں محرم ذات دے مالدیاں نی
ساتھوں رس آیا تسیں موڑ گھلواہنوں واہراں سا تدن بھالدیاں نی
ساتھوں واہیاں بیجیاں لے دانے بانیاں پچھلے سالدیاں نی
ساڈے آکھیاں جے تسیں گھل دیہوا ایہ تاں خوبیاں نیک خصالدیاں نی
مہیں کنک نوں دیکھے کھسک جاسی ساڈا نہیں ذمہ پھر وبھالدیاں نی
لوکاں تخت ہزار یوچہ جا کہیا کھونیاں اوس اگے بڑے مالدیاں
موجو چوہدری دا پت چاک لائیوایہ بھی قدرتاں ذوالجلال دیاں نی
جنہاں بھوئیں توں رسکے اٹھ آیا کیاریاں بنیاں اسس لالدیاں
ساتھوں گھڑی نہ وسر دے ویر پیارا روون بھابیاں الیدے نالدیاں
مہیں چارکے وڑے سوہنگ ساڈا ساتھے کھونیاں الیدے نالدیاں
ایہ صورتاں تھگ جو پھدے ہو وارثشاہ فقیر دے نالدیاں

ایضاً

تسیں گھل دیہو تاں احسان ہووے نہیں چل میلا اسیں آوونے ہاں
ماں باپ جایا ویر رس آیا اگے تساں دے منصفی پاونے ہاں
اساں آیاں نوں تسیں جے نہ موڑ و بیٹے پیٹے پکا پکاونے ہاں
گل پلوڑا پا کے ویر سبھے اسیں رٹھڑا ویر مناونے ہاں
ساڈے نال لوڑ وانصاف کرکے عرض عاجزی نال سناونے ہاں
نال بھائیاں پنڈ دے پینچ سارے وارثشاہ نوں نال لے آونے ہاں

رانجھے دے بھائیاں نوں چوچک دا جواب

جواب نوشتن مہر چوچک برادران رانجھا

چوچک سیال نے لکھیا رانجھیاں نوں نڈھی ہیر دا چاک اوہ ہنڈڑا جے
سارا پنڈ ڈرے وس چاک کولوں سرہا ہیاندے اوہدا کنڈڑا جے
سر سوہندیاں لوڈیاں نڈھڑے دے کنیں لاڈرے دے بنے بنڈڑا جے
اساں جٹ بہے جانکے چاک لایا دیئے تراہ جے جانیئے گنڈڑا جے
ایڈا گھبرو گھروں کیوں کڈھیا جے لنگا نہیں کمچورنہ ٹنڈڑا جے
وارثشاہ نہ کسے نوں جاندائے پاس ہیر دے راتدن ہنڈڑا جے

ایضاً

گھر آیاں دولتاں کون دیندا کسے بنھ پنڈوں نہیں ٹوریائی
کسے چٹھیاں خط سنیہاں تے مال لٹیا ناہیوں موڑیائی
وچلے حال دی کجھ نہیں خبر سانوں کیہڑی گل توں رسیا دوڑیائی
اساں جیوندیاں نہیں جواب دینا ساڈا رب نے جوڑنا جوڑیائی
جائے بھائیاں تے بھابیاں پاس جم جم کسے ہٹکیا تے نہیں ہوڑیائی
منگو نال پیار دے سانبھدائے اساں ڈھونڈھ کے چاک ایہ لوڑیائی

ساڈے نال رہے دِنے رات ہیرا اک گھڑی نہ اساں وچھوڑیائی

وارثشاہ ہزارے دے باغ وچوں اساں پھل گلاب دا توڑیائی

خط رانگہ صاحبہ بطرف ہیر

بھر جایاں رانجھیدیاں تنگ ہوکے خط ہیر سیال نوں لکھیائی

دیور چند ساڈا ساتھوں رس آیا بول بول کے گھروں اٹھیں سکھیائی

جھٹ کیتیاں لال نہ ہتھ آون سوئی ملے جو توڑ دا لکھیائی

کٹریئے سانجھ نہ مال توں رانجھیاں دا کر سار دا دیدڑا تکھیائی

ساتھوں چھیل سوادھ دنڈا لئے لوک یاریاں کدھرن سکھیائی

ساڈا لال موڑ دسانوں ہیر پاؤ جانوں کمیاں نوں پایا بھکھیائی

کوئی ڈھونڈ و ڈیرڑا کم جو گا اجے ایہ نہ یاریاں سکھیائی

وارثشاہ لے چھٹیاں دوڑیائی کم قاصداں دامیاں سکھیائی

آمدن خط نزد ہیر

جدوں خط دتا لیا قاصدے نے ڈٹھی ہیر نے ترت پڑھایائی

اٹھو پہر رون سبھو ویرا ہدے ایہ لکھیا چا بتایائی

ہیر سد کے لبھنے یار تائیں سارا معاملہ کھول سنایائی

سارے عملے اتے وچھاب جیہڑے گلہ لکھیا وچ سنایائی

گھلو موڑ کے دیورا ساڈڑے نیوں منڈا رس ہزاریوں آیائی

وارثشاہ رانجھے سنی گل ساری کہیا بھائیاں جھگڑا لایائی

شکائیت رانجھا از برادران

بھائیاں بھابیاں[1] چا جواب دتا مینوں وطن بھتیں چا تراہیو جے

مینوں مار کے بولیاں بھابیاں نے کوئی سچ دا قول نہ بھالیو جے

مینوں دے جواب چا کڈھیو جے ہل جو کیا رڑا واہیو جے

نت بولیاں ماردیاں جاہ سیالیں ہیر کڈھنا دیس بھتیں چاہیو جے

ہن چھٹیاں لکھ کے گھلیاں جے جدوں کھیتری دا رکھا چاہیو جے

بھوئیں[2] کھوہ کے باپ دا لیا ورثہ مینوں اپنے گلوں چا لاہیو جے

گھبے دے طعنے میرا ساڑ اندرا تے کالجہ چا تپایئو جے

رل رن خصماں مینوں بھٹیھ کیتا میرا عرش دا کنگرہ ڈھائیو جے

ایس ہیر سیال دے چاک لگے جیٹی مہر دے نال چا چاہیو جے

وارثشاہ سمجھا جٹیاں نوں ساڈے نال کیہا متھاڈاہیو جے

لے پ ۴ ع ۱۳ (ترجمہ) اور ڈرتے رہو اللہ سے واسطے دیتے ہو آپس میں اور خبردار ہو تحقیق یہ ہے اللہ پر مطلع اور دے ڈالو یتیموں کو مال ان کے اور بدل نہ لو گندا ستھرے سے اور نہ کھاؤ انکا مال اپنے مالوں کے ساتھ یہ ہے بڑا وبال ۲؎ یعنی بھائیوں نے میری زمین اور باپ کا تمام ورثہ لے لیا اور مجھ کو گھر سے نکالدیا۔ یتیموں کا مال کھانے والے آگ کھاتے ہیں ۳؎ میرے ساتھ سہلنی کر کے مجھے ذلیل کیا جس سے میرے دل کو سخت صدمہ ہوا اور لاچار ہو کر گھر سے نکل گیا ۴؎ محبت کے ساتھ دل پھنسا لیا ۱۲

جواب خط ھذا

ہیر پچھ کے ماہیڑے اپنے نوں لکھوا جواب چپاٹو ریائی
اساں دہیدونوں چاہمینوال کیتا کدی ٹوڑنا تے نہیں ٹوریائی
گنگاہڈیاں گیاں مڑدیاں نی گئے وقت نوں کسے موڑیائی

تساں لکھیا تے اساں وا چیائی سانوں واچدیاں ای لگا جھوریائی
کدی پان نہ دل تے پھیر سہنچے شیشہ چور ہویا کس جوڑیائی
ہتھوں چھٹڑے واہڑے نہیں ملدے وارث چھڈناں تے نہیں چھوڑیائی

جواب نوشتن ہینگہ صاحبہ رانجھا بطرف ہیر

جے توں سوہنی ہوکے پویں سوکن اسیں اک تھیں اک جھمیدیاں ہاں
اوہ اساں دینال ہے چند بند اسیں کھتیاں نال سوہنیدیاں ہاں
اسیں الیس دے مگر دیوانیاں ہاں بھاویں چنگیاں تے بھاویں مندیاں ہاں
جے توں الیس دے کھاہڑ لوٹیں لہیں موہے ساری عمر دی لاناں ہندیاں ہاں

رب جاندائے بھیناں عمر ساری اسیں الیس محبوب دیاں بندیاں ہاں
اوہ مار دا گالیاں دساں نوں اسیں پھیر مڑ چوکھنے ہندیاں ہاں
جس ویلڑے دا ساتھوں رس آیا اسیں سنجڑ ورت دیاں رونیاں ہاں
وارث بہت لاچار خوار ہویاں رانجھا نظر آوے اسیں جیندیاں ہاں

دیگر

بھرجاباں رانجھے دیاں پھیر لکھیا ہیر تیریاں مہنیاں مہنیاں ہاں
اوہدی بھتاں غلام ہو رلیو ساتھوں ممنون احسان دیاں ہنیاں ہاں
جوگی لوکاں نوں منکے کرن چیلے اسیں الیسدے عشق نے مُنیاں ہاں

ایہ اساں دینال تاں سونہدائے بھاویں چھیل ہاں تے بھاویں طعنیاں ہاں
رانجھے یار باہجوں اسیں خوار ہویاں کونجاں ڈار تھیں اسیں وچھنیاں ہاں
وارث شاہ رانجھے اگے ہتھ جوڑیں تیر پر یمدی اگ نے بھنیاں ہاں

نامہ نوشتن ہیر

جو چک سیال توں لکھ کے نال چوری ہیر سیالنی کہے تپیت ہے نی
ہور رانجھے دی بات جو لکھیا جے ایہ تاں گل بڑی انا نیت ہے نی
تسیں مگر کیوں الیس دے اٹھ پیو اہدی اساں دینال پریت ہے نی

ساڈی خیر ہے چاہندی خیر تساں جیہی خط دے لکھندی ریت ہے نی
رکھیا چا قرآن مصحف الیس نوں قسم کھا کے دیہ سیت ہے نی
اساں جاتر نجناں وچہ بہنا سانوں گاونا الیس دا گیت ہے نی

ے تو اگر اس کا پیچھا چھوڑ دے ۱۲ ے اس کی جگہ اور غلام لو تو ہم احسان مند رہیں گے ۱۲

دہیں چھیڑ مجھیں وڑے وچہ بیلے الیس منڈڑے دی ایہا ریت ہے نی	راتیں الا اللہ نوں یاد کردا وارثشاہ دے نال میت ہے نی

ایضاً

نی میں گھول گھتی اوہدے مکھڑے توں پا دودھ چوری اوہدقوت ہے نی	الا اللہ دیاں جلیاں پاوندائے ذکر حیّ تے لاہوت ہے نی
نہیں بھابیاں تے کرتوت کائی سبھے لڑن نوں ہو مضبوط ہے نی	سونپ پیراں نوں جھل وچہ چھیڑنی ہاں وہدی مددنوں خضر توط ہے نی
ماریا تساں دیاں مہنیاں گالیاں دا ایہ تاں سک کے ہویا تابوت ہے نی	جدوں تساں نے سی گالیں دیندیاں سا ہوایہ تاں اوتنی دا کوئی اوت ہے نی
رانجھیا بخشیا رب بہشت میوہ رس بھنڑا جویں شہتوت ہے نی	بیلے وچہ مجھیں نت چاردائے رانجھے یار دا تھاں لاہوت ہے نی
جس وقت آوے میں وں چین چڑھدا رانجھا دسدا وانگ ملکوت ہے نی	وارثشاہ پھراں اوہدے مگر لگی اجے تیک اوہ رہیا انچھوت ہے نی

جواب خط ہیر از طرف اینگہ بطرف ہیر

ساڈا مال سی سوتیرا ہو گیا دڑا ویکھناں برا خدایاں دا	توہیں جمیاں تے توہیں پالیا ئی نہ ایہ باپ دا تے نہ ایہ بھابیاں دا
شاہو کار ہو بیٹھی ہیں مار ٹھیلی کھوہ لیا ئی مال توں سایاں دا	گنڈا ہتھ آیا تساں گنڈیاں دے مٹھاں چوہا جیوں تھوتھیاں وھایاں دا
اگ لین آئی گھر ساں بھسوئی ایہ تیرا سی ویرنہ بھابیاں دا	وارثشاہ دی مارہی وگی ہیرے جہیا کھوہیوئی دیور بھرجایاں دا

جواب ہیر

تسیں الس دے خیال نہ پوواڑو نہیں گھٹ کجھ الیس پیار اتوں	نی میں جیوندی الیں بن رہاں کیکوں گھول گھول گھتی رانجھے یار اتوں
میں تے ایہ ویاجھ لیا سودا کیتا ہے اڑد بازار اتوں	میرے آکھنے تے مہیں چاردائے لوک کھیڈے کسب روزگار اتوں
جھلاں بیلیاں توچہ ایہ پھیرے بھوندا سرد ےسچدا میں گنہگار اتوں	ہیر لو اسطے کارکما وندائے میری جند گھولی اہدی کار اتوں
تدوں بھابیاں ساکڑے بندیاں سن جدوں سٹیا پکڑ پہاڑ اتوں	گھروں بھابیاں چا جواب دتا ایہناں ہوئیں ڈیٹیاں جار اتوں
نا امید ہو وطن نوں چھڈ ٹریا موتی ٹٹے جوں پٹ دی تار اتوں	ایہ آکھدا میں نہیں جاونا جے بھاویں لاو زور سرکار اتوں
بناں محنتاں گدیاں لکھ پھیرو نہیں مورچا جائے تلوار اتوں	ایہ مہناں لہیگا کدی ناہیں الیس سیالاں دے سب سردار اتوں
ندھی آکھسن جھگڑدی نال لوکاں اوس سوہنے بھنڑے یار اتوں	وارثشاہ سمجھا دیو بھابیاں نوں سن مرطے نہ لکھ ہزار اتوں

لے پ ۳ ع ۲ (ترجمہ) وہ یقین لائے اور چین پکڑتے ہیں ان کے دل اللہ کی یاد سے ۱۲ ۲ے کہاوت ہے جب کسی کے مال کو کوئی جبراً چھین لیتا ہے تو کہتے ہیں ہیرا مال تیرا ہو گیا اب براہ خدا دکھلا توسہی ۳ے اس پیار سے کچھ سود نہیں ۱۲

مشغول شدن ہیر در عشق رانجھا

چھناچوری داکٹ کے ہیر جٹی میئں رانجھے نوں ترت پہنچاوندی سی
کتن ترِنّن چھڈیا سارا ہیر جٹی ہر وقت رانجھیٹے تے جاوندی سی
خلق دیکھ کے دسدی چال بھیڑی ہنجے انگلیاں منہ وچہ پاوندی سی

کر کے قسم سوگند تے قول سچا مڑ کے گھر اندے دل اوہ آوندی سی
لوئی شرم دی لاہ کے سنے سیّاں نال شوق دے گلے لگاوندی سی
وارثشاہ وچہ دوزخاں ساڑینگے بُرے عملاں تو شرع فرماوندی سی

رسوا شدن ہیر در خلقت

نشر ہوئی ایہ گل وچہ جھنگ سارے ہیر دوستی چاک دے نال لائی
گھر آوندی رانجھے توں وداع ہو کے ماں آکھدی کریں حیا کائی
مار ڈکرے کر نگے وڈھ تیرے چوچک باپ سلطان تے سکا بھائی
مرجاہ رانجھیٹے توں ڈاریئے نی ٹل جاہ آکھے میرے لگ جائی
ساڈی گل دی لوک وچار کر دے وچہ جھنگ سیال دے بھین بھائی

بیلے وکھدی یار ہنڈاونے نوں موہوں شرم حیا دی لج لاہی
مینوں ساڑیا لوکاندے طعنیاں نے بُرے لیکھ نوں گھر ساڈے ہیر جائی
آڈاریئے چنچر ہاریئے نی سر ساڈڑے وچہ تیں خاک پائی
پئی ماں سمجھاوندی ہیر تائیں کیوں چاک دینال پریت لائی
وارثشاہ تہاں لوڑ پئی نیاّ جنہاں پیاندی جمند جان[2] تائی

جواب ہیر با مادر

سن ملکئے انبڑیئے میریئے نی چھڑ جان رانجھیٹے توں نہ ٹلساں
عاشق ہوئے جو عشق دے وچہ ثابت جیکر رب میلے انہاں نال ملساں

بھاویں وڈھ کے ڈکرے کرن میرے وچ کربلا ہو شہید مرساں
وارثشاہ جے جیوندی مرانگی ہیں لیلیٰ مجنوں دینال ہیں جا رلساں

جواب مادر با ہیر

ملکی آکھدی بھیڑ لیئے تتیئے نی گلاں چھڈ ایہ بھیڑیاں وادیاں نی
چوری کٹ کے اٹھ کے نت بیلے جاویں رانجھیدے پاس جوادیاں نی

کتن تمن دا نہیں ہے چا تینوں اساں پکیاں تے تساں کھادیاں نی
دھیاں ہون جہڑیاں لگن آکھے جانوں دھیاں نہ اوہ مالزادیاں نی

ل پ ۴ ع ا (ترجمہ) تو نہ سمجھ کہ لوگ خوش ہوتے ہیں اپنے کئے پر اور تعریف چاہتے ہیں اپنے کئے پر سو نہ جان کہ وہ خلاص ہیں عذاب سے اور ان کو دکھ کی مار ہے
۲ والدین کو ناراض کر کے غضب کی آگ میں نہ جلانا یعنے غضب ایک آگ ہوتی ہے جو دل کو ناراض کرنے سے پیدا ہوتی ہے ۱۲۔

پُھل بیجیا سی کنڈے اُگ پئے واہ واہ ایہ قسمتاں ساڈیاں نی		وارثشاہ نہ اچھیاں لگدیاں نی سانوں ایہ جو تیریاں وادیاں نی

گاہ گاہ آمدن ہیر نزد رانجھا

چوری ماں توں اُٹھ کے کسے ویلے ہیر رانجھیدے پاس بھی آوندی اے		کسے وقت ہیوقت بھی ہیر جٹی چھناچوری دا اُکٹ لے جاوندی اے
رہناں قول اقرار تے تساں ثابت نال عاجزی آکھ سناوندی اے		وارثشاہ میاں جیہڑا قول کیتا اوہو گل سانوں بھلی بھاوندی اے

دیگر

کیدو لنگاں چاچا جیہڑا ہیر سندا اوہدا طور براد سیاوندا ئے		دا[2]ء تکدا کھڑا اوہ ویکھدا ئے وانگ سوہیاں پھیریاں پاوندا ئے
چوچک ملکی نوں رات دن مت دیند اڈھی مار کے نہیں سمجھاوندائے	۱۵۷	ٹدھی نال رانجھے پھرے وچہ بیلے کیدو سر وسر پا کرلاوندا ئے
کرگ وچہ سنسار خوار سارے ماہی مہیں دا مول نہ بھاوندا ئے		مقصود درآیا بی میاں وارث جیہڑی گل نوں نت چھپاوندا ئے

ایضًا

کیدو[3] ڈہونڈ دا کھوجنوں پھرے بھوندا بانس چوریدی بیلیوں آوندی اے		مگر لگ ہیر دے اُٹھ ٹریا جس راہ رانجھیٹے دے آوندی اے
سب پھب گئی گل لنگڑیدی جس بات نوں ہیر کرلاوندی اے		مقصود ہویا کیدو لنگڑے دا جیندی گل نوں ہیر پرتاوندی اے
ہیر کول نہیں رانجھا ہے بیٹھا ٹنگ کیدو دی تیز ہو جاوندی اے	۱۵۸	سوال پائیکے منگدا چٹک چوری جدوں ہیر ندی ول آوندی اے
رانجھا آکھدا آ فقیر سائیں تہاڈی طبع سوہنی دِسّ آوندی اے		وارثشاہ رانجھیٹے نوں ہیر جٹی سبھ نعمتاں روز کھواوندی اے

سوال کیدو پیش رانجھا

کیدو سہلیاں ٹوپیاں پا گل وچہ وانگ فقر دے رنگ وٹاوندا اے		اسیں بھکھ نے مار حیران کیتے آن سوال خدائیدا پاوندا اے
ہیر گئی جاں ندی ول لین پانی کیدو آن کے مکھ دکھاوندا اے		رانجھا ویکھ کے صورت اوسدی نوں مہربانگی نال بولاوندا اے
کیدو سُن احوال خوشحال ہویا طرف رانجھے دی دوڑیا آوندا اے	۱۵۹	ایتھے خیر دیویں اگے ملک تینوں کیدو ایہ سوال سناوندا اے

لے پ ۱ع (ترجمہ) اور چھوڑ دو کھلا گناہ اور چھپا اور جو لوگ گناہ کرتے ہیں سزا پاویں گے اپنے کئے کی ٢ے پ ۱۴ع (ترجمہ) اور جو لوگ برائیوں میں ہیں انکو سخت مار ہے ۳ے پ ٢٢ ۱۳ع (ترجمہ) وہ دغاباز تحقیق شیطان تمہارا دشمن ہے ۴ے چٹک مخفف چٹکی یعنی تھوڑی سی چوری (بقیہ اگلے صفحہ پر)

ٹوپی پہن کے شیخدی بنے صورت ابلیس دے مکر بناوندا اے
رانجھے رگ بھرکے چوری چادتی بیکے ترت اوہ پنڈ ول ہاوندا اے
رانجھا آکھدا اک فقیر عاجز آن واسطہ رب دا پاوندا اے ۱۶۰
رانجھے پچھیا ہیر نوں ایہ لنگا ہیر کون فقیر کس تھاوندا اے
تیویں مردو چہ رانجھیا پلے پاڑے ماواں دھیاں نوں پاڑ وکھاوندا اے
ایہ برا انجیل بد اصل ناسق کوئی ایس نوں بھلا نہ بھاوندا اے
داتکد اکھلا اڈیک داسی وانگ سوسیاں پھیریاں پاوندا اے
پنجیں کپڑیں ہیر نوں اگ لگی جدوں رانجھنا سخن الاوندا اے
ہیر بولدی کیتوئی برا ماہیا تیری مت نوں کون لیجاوندا اے
سخن چین جہان داچھل لنگاں ماواں دھیاں دے ویر پواوندا اے

حاضر پچھیا حب توفیق مولا رنگ زنگدیاں سداں سناوندا اے
ہیر کچھدی آن کے رانجھنے نوں ادھی چوری نوں کون لیجاوندا اے
دتی رب دے نام تے چاچوری کئی بہت مجذوب سناوندا اے
ہیر آکھدی میرا جنڈال چاچا ہتھیں لاوندا پیرین بجھاوندا اے
ایہنوں ذات توں خیر نا پاونا سی لکھ وار سوال جے پاوندا اے
دوئی تھاں شیطان ایہ جھنگ اندر کھنڈا مردا ایہ وڈا سداوندا اے
ایہا گل جٹیٹی نوں کھا گیا جویں زخم تلوار دا کھاوندا اے
جویں زخم تائیں پھیر پچھ کے تے کوئی اوسنوں لون جا لاوندا اے
دیسی ستیاں کلاں جگانگاں اک دودھ دلوچہ چوا وندا لے
وارثشاہ میاں ویکھ ٹنگ لنگی ایہ شیطان دی کلا جگاوندا اے

جواب ہیر با رانجھا

ہیر آکھدی رانجھیا برا کیتو تیں تاں پچھناں سی ٹھیر ائیکے تے
ایہ تاں وچہ سنسار خوار کرسی ساڈے بھیج نوں کوڑ بنائیکے تے
خیر لیندائی پچھیاں نوں ترت نٹھا اٹھ وگیا کنڈ وکھائیکے تے
ہیر مگر نٹھی جا کھلا کینا اوہنوں نال آواز بولائیکے تے

میرے آوڑے تیک اڈیکنا سی گلیں لائیکے کویں اڈائیکے تے
میں تاں جاندا نہیں سال ایہ سوسیاں خیر منگیو سو میتھوں آئیکے تے
بیٹے جاندائی رنڈ ہیئے جاہل نی جاہ پچھ لے گل سمجھائیکے تے
وارثشاہ میاں اسحتوں گل پچھی دوزن اڈیاں ہک وچ لائیکے تے

جواب رانجھا با ہیر

ہیرے عاشقاں لکھ ملامتاں نی نال صبر دے شکر گذار دے نی
شیطان ہے بخیل مکار کتا جیہڑا کردائے کم بیگار دے نی

سخی سائلاں مول نہ رد کردے خیر دیوندے نال پیار دے نی
دنیا دارآں تے فاضلاں ٹھگ لیندا عاشق صالح چادر کار دے نی

(البقرہ حاشیہ) مجھے دے کیونکہ میں بہت بھوکا ہوں ۵ پ ۲۹ ع ۲ اور جو آگے بھیجو گے اپنے واسطے کوئی نیکی اس کو پاؤ گے اللہ کے پاس بہتر اور ثواب زیادہ ۱۲
لہ پ ۳ ع ۲ ترجمہ شیطان وعدہ دیتا ہے تم کو تنگی کا اور حکم کرتا ہے بیحیائی کا اور اللہ وعدہ دیتا ہے اپنی بخشش کا اور فضل کا اللہ کشائش والا ہے سب جانتا ہے ۲ ۔ پ ۱۴ ع ۳ ترجمہ ابلیس جیسا تونے مجھ کو کھویا میں انکو بہاریں دکھاؤں گا زمین اور راہ سے کھوؤں گا ان سب کو مگر جو تیرے بندے ہیں ۱۲

یہ دیلائی اج سمہال ہیرے ہوویں خوار نہ وچہ سنسار دے نی
وارث شاہ میاں کم سوئی گئے ہوئے حکم جو پروردگار دے نی

جواب ہیر بار انجھا

ہیر آکھدی رانجھیا بر اکیتو ساڈا کم سی نال ویرایاں دے
ملے سراں نوں یہ وچھوڑ دیندا بھنگ گھت دا وچہ کرٹایاں دے
جھوٹھیاں سچیاں گلاں نوں میلائے وانگ لاگیاں کوڑیاں نایاں دے
سلڈے کھوج نوں تک کے کرے چغلی دن رات ہے وچہ بریایاں دے
بابل انبڑی جا کے ٹھٹھ کرسی اتے آکھسی پاس بھرجایاں دے
۱۶۲ دولت دین تے دھرم ایمان سبھے وارث شاہ ہے نال کمایاں دے

گرفتن ہیر کیدورا

ملی راہ وچہ دوڑ کے جاندھی پہلے نال فریب دے چٹیا سُو
سرو ں لاہ ٹوپی گلوں توڑ سیلی ہکوں چائیکے زمیں تے سٹیا سُو
کیدو لنگے نوں پکڑ کے چور وانگوں مار مار کے تے چا پھٹیا سُو
نیڑے آن کے شہنی دے وانگ گجی اکھیں روہ دا نیر پلٹیا سُو
پھیر زمیں تے ماریا نال غصّے دھوبی پڑے تے کھیس نوں چھٹیا سُو
وارث شاہ فرشتیاں عرش اُتوں شیطانوں زمین تے سٹیا سُو

ترسانیدن کیدورا

ہیر ڈھا کے آکھیا میاں چاچا چوری دیہ جے جیونا لوڑ نائیں
بنھ ہتھ تے پیر لٹکا دیساں لڑ لڑکیاں نال کی جوڑ نائیں
داہڑی پٹ کے دُبر وچہ دیونگی میں کیوں شرم دی لج نوں توڑ نائیں
نہیں تے مار کے جند گوادیساں منیوں کسے نہٹکنا ہوڑ نائیں
چوری دیہ کھاں نال حیا آپے کاہ اساں دے نال اجوڑ نائیں
۱۶۴ وارث شاہ گناہ دی ندی اندر اینویں رائیگاں عمر نوں بوڑ نائیں

گریختہ شدن کید وپیش مہر چوچک

اڈھی ڈلھ پئی اڈھی کھوہ لئی چن میلکے پڑھے لیاوندائے
نہیں چوچکے نوں کوئی مت دیندا انڈھی مارکے نہیں سمجھاوندائے
کہیا مندا نہیں ساڈا مول میرا چوری پلیوں کھول کے کھاوندائے
چاک نال اکلڑی جائے بیلے اج کل کوئی لیک لاوندائے

ے بدنام کرنا ۱۲

١٦٥ ایہ گل جہان جے کھنڈ جاسی ڈھونڈھے ویلڑیوں پچھوں تاوندا اے
١٦٦ گل آکھی سی لی آکھ چھڈی ڈھولی ڈھول نوں جویں وجائیندا اے
جس ویلڑے مہر نے چاک رکھیا اس ویلڑے نوں پچھوتاوندا اے
١٦٧ نڈھی ہیر نوں نہیں سمجھاوندا اے اتے چاک نوں نہیں ترا ہوندا اے
١٦٨ اج اڈگئی مت بے چوچکے دی جیہڑا چاک نوں نہیں ہٹاوندا اے
١٦٩ وارثشاہ جو عیب نہ کج دا اے رب اوسدا نہیں چھپاوندا اے

اِنکار کردن چوچک پیش کیدو

چوچک آکھدا کوڑیاں کریں گلاں ہیر کھیڈدی وچ سہیلیاں دے
پینگاں پائیکے پیاں دے نال جھوٹے تریخن جوڑدی وچ حویلیاں دے
ایہ چغل جہان دا مگر لگا فقر جان دے ہو نال سہیلیاں دے
کدی نال مداریاں بھگ گھوٹے کدی جا نچے نال چیلیاں دے
نہیں چوہڑے دا پت ہووے سید گھوڑے ہون نہیں پت لیلیاں دے
وارثشاہ فقیر نہ ہون ہرگز پتر جٹاں تے موچیاں تیلیاں دے

طعنہ زدن زناں مادر ہیر را

ماں ہیر دی تے لوک کرن چغلی تیری ملکئے دھی خراب ہے نی
اسیں ماماں پھپھیاں لج مویاں ساڈا اندروں جی کباب ہے نی
١٧٠ ایہ تاں ندی جھناں تے نشر ہوئی ایس دکھ دا اساں عذاب ہے نی
١٧١ اسیں منع کریئے سگوں شوخ ہوندی دیندی ٹھوک کے کڈ جواب ہے نی
١٧٢ دھیاں ساڈیاں دا سانوں فکر ہویا تیری دھی دا ہور خطاب ہے نی
١٧٣ نال چاک دے نیوں لگایا سو اٹھے پہر ہی رہے غرقاب ہے نی
١٧٤ بیلے جاندی مسیت دا ناں لیکے کچھے مار قرآن کتاب ہے نی
١٧٥ لوکاں بھانے مسیت دے وچ پڑھدی اوہدے سبق دا ادھڑا باب ہے نی
چاک نال اکلیاں جائے بیلے ہویا ماپیاں دُھروں جواب ہے نی
شمس الدین قاضی نت کرے مسئلے شوخ دھی دا دیاہ ثواب ہے نی
تیری کُڑی دا مغز ہے بیگماں دا ویکھو چاک جیوں پھرے نواب ہے نی
وارثشاہ منہ انگلیاں لوک گھتن چڑھی ہیر نوں لوہڑے دی آب ہے نی

غمازی کید و پیش مادر ہیر

کیدو آکھدا دھی ویاہ ملکی دھروئی رب دی من لے ڈاڈھیئے نی
اکے مار کے وڈھ کے کریں بیرے منہ سر بھن چوداں نال سائیے نی
ویکھ دھی دے لاڈ کی دند کڈھیں انت جھورسیں رن قصائیے نی
اکے بھنکے تے بھورے چا گھتو لنب وانگ بھڑولے دے آئیے نی

لہ بھیڑ کا بچہ گھوڑا نہیں بن جاتا۔ اسی طرح کیدو مکاڈلی نہیں بن سکتا ٢ے عاسے مرگئی ٣ے شوخی سے نقد جواب دیتی ہے ٤ے غضب کی آگ گویا ہیر ایک تلوار ہے اور اس کو آب دی گئی ہے۔ جو شرم وحیا کو کاٹتی چلی جاتی ہے ٥ے اس کے ٹکڑے کر ڈال۔ اور منہ سر اس کا جلتی ہوئی لکڑیوں سے توڑ کیونکہ تو اس کی مالک ہے ٦ے عقل دور ہو گئی۔ مست یعنی نصیحت ١٢ ے اسکے لاڈ دیکھ کر کیوں ہنستی ہے ٧ے آخر غم کرے گی اور ظالم عورت شہ یا بند کر کے غلہ ڈالنے والے بھڑولی میں بند کر دو۔ اور اس کا دروازہ لیپ دو ١٢

غصے نال ملکی تپ لال ہوئی جھب دوڑ توں مٹھے نائیئے نی
سد لیا توں ہیر نوں ڈھونڈ کے تے تینوں ماں سدیندیئے ڈلیئے نی
کھڑ ڈنبیئے موہنیئے پاٹڑیئے نی مشٹنڈیئے یار دی واہنے نی
وارثشاہ وانگوں کتے ڈب موئیں گھر آیا لپے دی لے نائیئے نی

غصہ ملکی مادر ہیر با ہیر

ہیر آکھدی آئیکے ہسکے تے انی جھات نی انبڑی امیری اے نی
تینوں ڈوہنگڑے کھوہ وچہ جا بوڑاں گل بیٹوئی لچی امیری اے نی
۱۷۶ غصے نال آکھے ملکی ہیر تائیں سانوں پٹیا ای چاکدی آچیری لے نی
۱۷۷ دھی جوان جے نکلے گھروں باہر لگے دس تاں کھوہ نگھیری اے نی
۱۷۸ کوتل وانگ کھلی پھریں وچہ بیلے آٹھر جا کد وچھیری اے نی
۱۷۹ جیوں جیوں ونجیا تیوں تیوں سرے چڑھیں بھتھیں ہوئیں شوخ دو ہیری آ نی
دھی جوان جے کیدی بری ہووے چپ کیتڑی چا نبیڑی اے نی
۱۸۰ تینوں وڈا ادڑا جا گیا ئے تیرے واسطے ہنس سہیٹڑی اے نی
۱۸۱ لوکا نوچہ پوشاک توں پاک رکھیں دامن نال آلودہ لویڑی اے نی
۱۸۲ وارث جیوندے ہون جے بھیں بھائی چاک چہ برانہ سہیڑی آ نی

جواب ہیر

ہیر کڑک کے آکھدی ماں تائیں مینوں شوق نہ چاء ویاہ دے نی
رانجھے نال ہوئی جند جان اکو لکھے لیکھ ایہ دھر دل درگاہ دے نی
دل وجان بھیں میں حاضر گولڑی ہاں اگے میں رانجھے بادشاہ دے نی
چاک میرا تے میں بندی چاکدی ہاں وعدے حشر دے توڑ نباہ دے نی
سچ آکھنوں ذرا نہ سنگدائیں بھاویں ڈرپاؤ مار بھچاہ دے نی
صدی تیرہویں وانگ شہ پکڑی ہاں نال حکم رسول اللہ دے نی
منہ جھوٹھیاں تے جیبھ لوبھیاندی قول نہیں اعتبار وساہ دے نی
حکم رب دے توں کرس سخن سچے جیہڑے نوین وارث اگے شاہ دے نی

لے زبردست نیل گائے۔ جنگلی بینڈھے کی مادہ، یار کی خبر گیر اور اس پر مست شدہ، اس مصرعہ میں شاعر نے کمال کر دیا ہے فصاحت ٹپکتی ہے ۲ے تو اس طرح گھر سے گم ہو گئی۔ اور گھر نہیں آتی۔ جس طرح ماتم والے گھر جا کر حجام عورت واپس نہیں آتی اور اسی جگہ رات دن رہتی ہے کیونکہ اس نے وہاں کھانا پکانا اور مہمانوں کی خبر گیری کرتی ہوتی ۳ے مقولہ۔ مادر ہیر یعنی تجھے عمیق کنوئیں میں غرق کردوں۔ کیونکہ تو نے ہماری جڑ اکھاڑ دی ۴ے تو نے ہم کو برباد کر دیا۔ چاک کی کنیزک۔ یعنی رانجھے کی غلام ۵ے کوتل گھوڑے کی طرح بھر مست ۶ے بڑی اہم بات تیرے دل میں اٹھی اب تیرے واسطے خاوند تلاش کرنا ضروری ہے۔

۷ے وارث! جنہوں نے بادشاہ کے آگے سر جھکایا ۱۲

ماں دی نصیحت ہیر نوں

کلام مادر ہیر

بلکی ہیر نوں آکھدی سمجھ کڑیئے گلاں کرنئیں زور دھگانیاں نی
ساڈزادیاں دا چالا پکڑ دھیا توبہ کرن تینتھوں کمن آنیاں نی
شرع نبی رسول دا دیکھ مسلہ عاقاں دوزخاں وچہ جھلکانیاں نی
تیرے طور وچوں ایہو سدائے لیکاں جھنگ سیال نوں لانیاں نی

کرن ماپیاں نال جواب اساہویں دھیّاں ہون نہ اوہ سیانیاں نی
ہیرے سمجھ نہ ہونا دان بچی لجاں ساڈیاں رکھ وکھانیاں نی
کریں نت مطالعہ علم داتوں گلاں جاہلاں نوں سمجھانیاں نی
متیں دتیاں باز نہ آوندیاں نی وارثشاہ نے جھیڑیاں رانیاں نی

ہیر دا جواب

جواب ہیر

پہلوں رب نوں یار دا شوق ہویا نبی پاک دا کرن جمال مائے
آہمنوں ساہمنا رج کے دیکھیو نے گلاں کیتیاں فرق نہ دال مائے
تویں تخت ہزاریوں لوڑ رانجھا رب میلیا جھنگ سیال مائے
سدا یار دا خاص معراج میرا بیلے وچہ ہوندا چاک نال مائے
حج کعبے دا کرن نوں جانیاں ہیں میرے مڑندی نہیں مجال مائے
میل یار دا نام معراج ہویا کھول ویکھ قرآن دی فال مائے
رُخ یار دا آیت تطہیر[1] دِسدا کراں دید تے ہوواں نہال مائے
پچھے چاک دے مرن قبول کرساں کراں ہور نہ غیر خیال مائے

آیا وحی لیکے ہویا ترت حاضر لیا یار نے یار نوں بھال مائے
ہور دلاں دیاں لیاں تے دتیو نے ذات اک ہوئی ذات نال مائے
پنجاں پیراں دتا رانجھا رب کولوں جھولی ہیر پایا خوشی نال مائے
بیلے جاؤ نوں مول نہ مڑانگی ہیں توڑے کھوہ اندر گھت گال مائے
رَب اَوار نی تدوں حکم کیتا جد ہویا سی شوق کمال مائے
رانجھے ہیر دیوچہ نہیں وتھ کوئی ایس گلنوں سوچ سمھال مائے
رب ذوق تے شوق دی چاہ دیوے لین عماندے لوں جنجال مائے
تاہئیں جگ تے وارثا سیّد مانگی رانجھے یار دی ہیر سیال مائے

ماں دا ہیر نوں جھڑکنا

سرزنش کردن مادر ہیر

تیرے دیر سلطان نوں خبر دے فکر کرے اوہ تیرے مکاوینداں
نک وڈھ کے کوڑماں گالیوئی ہویا فائدہ لاڈلڈا دیندا

چوچک باپ دے راج توں لیک لائیا کیہا فائدہ ماپیاں تاوینداں[2]
راتیں چاک نوں چا جواب دلیساں نہیں شوق ہے مہیں چرا وینداں

[1] اِنما یرید الله (الایہ) بحق اہلبیت آنحضرت [2] والدین کو رنجیدہ کرنے سے کیا فائدہ ۱۲

تیرا خیال کوپتیئے نت ایہو ماں باپ نوں سدا ستا دیندا
آمٹھئے لاہ دے سبھ ٹونہاں کیہا فائدہ گہنیاں پا دیندا

زانی دوزخاں دیو چہ ساڑنی گے بدلہ عاقبت عمل کما دیندا
وارثشاہ میاں ایس چھوہری دا جی ہو یائی لنگ ہا دیندا

جواب ہیر

مائے رب نے چاک گھر گھلیا سی تیرے ہون نصیب جے دھُر دے چنگے
جیہڑے رب کیتے کم ہو رہے سانوں ماں کیوں غیب دے دے پنگے
نہ چھیڑئیے رب دیاں پوریاں نوں جنہاں کپڑے خاک دے وچہ رنگے

ایہو جہے جے آدمی ہتھ آون سارا ملک ہی رب توں دُعا منگے
کل سیانیاں ملک نوں مت دتی تیغ مہریاں عشق نہ کردے ننگے
جنہاں عشق دے معاملے سر چائے وارثشاہ کیتوں رہن سنگے

شکوہ کردن ملکی پیش مہر چوچک

ملکی ویکھ کے ہیر دا شوخ دیدہ چا مہر تے حال اظہار کیتا
طعنہ دین شریک تے لوک سارے چوطرفیوں خوار سنسار کیتا
ویکھو جے سیالاں دی لاہ سُٹی نڈھی ہیر نے چاک نوں یار کیتا
کڈھ چاک نوں کھوہ لے سیں سبھے اساں چاک توں جیو بیزار کیتا
جھب ویاہ کے دھی نوں کڈھ دیسوں سانوں ٹھٹھ ہے ایس مردار کیتا

اتے آکھدی چوچکا بنی اوکھی سانوں ہیر دیاں مہنیاں خوار کیتا
ایس سوتروں اُتر رہن چنگا جنہاں ماپیاں نال پتار کیتا
جاں میں مت دتی اگوں لڑن لگی لج لاہ کے چشماں نوں چار کیتا
اکے دھی نوں چا گڑھے ڈوب کمیئے جانوں رب نے چا گنہگار کیتا
وارثشاہ نوں ہیر خوار کیتا ماہی ربّ صاحب سردار کیتا

غصّہ شدن مہر چوچک

راتیں رانجھے نے مہیں چا آن ڈھویاں چوچک سیال متھے وٹ پایائی
بھائی چھڈ مہیں اُٹھ جاہ گھریں تیرا طور نہ اسانوں بھایائی
ٹھٹھے نال لوکاں سانوں ٹھٹھ کیتا اتے مہنیاں بہت اکایائی
جیا جھوردا سی اوس ویلڑے نوں کا ملاں رکھ کے تے پچھوں تایائی

مئیں رانجھے نوں پاس بلایائی سارا شہر بُرا آکھن دھایائی
سیالو کہو بھائی ساڈے کم ناہیں جائے اودھرے جدھروں آیائی
سانوں مہنا ایس دا آیائی ٹھٹھے نال جہان تے تایائی
بھلا کیتا سی ہن مندا بیٹھ آیا کیتا اپنائی اساں پایائی

ے پ۲ ع (ترجمہ) اور تم کو پورے بدلے ملیں گے دن قیامت کے ۱۲

اساں ساہن نہ رکھیا ایہ نڈھا دھیاں چارنا نہیں بنایائی
اتقوا من مواقع التہم وارث شاہ ایہ دھروں لکھایائی

جواب رانجھا

جواب رانجھا

وَلَو بَسَطَ اللّٰہُ الرِّزقَ لِعِبَادِہٖ رزق کھاکے مستیاں چایاں نی
اچھا کھایئے پہنیئے جگ بھاناں نہیں خوایاں کرنیاں آیاں نی
اِلّا عَلَی اللّٰہِ رِزقُھا ایہ لے سانبھ مجھیں گھر آیاں نی
کُلُوا وَاشرَبُوا رب نے حکم کیتا لَا تُسرِفُوا منع فرمایاں نی
کِتھوں پچن ایہناں مشٹنڈیاں نوں جنہاں کھادیاں دودھ ملایاں نی
سچا رب ہے رزق دے دین ہارا وارث شاہ گلاں سمجھایاں نی

رانجھے دا مہر چوچک دے گھروں نکلنا

رفتن رانجھا از خانہ مہر چوچک

رانجھا سٹ کھونڈی اُتوں لاہ بھورا چھڈ چلیا سبھ منگوا ڑمیاں
دِل چایا دیس تے ملک اُتوں اوہدے بھاہ دا بولیا ہا ڑمیاں
تیری دھی نوں اسیں کی جانئے ہاں تینوں آؤندی نظر بہار ڑمیاں
منگو مگر میرے ہتھوں آؤندے ہیں اپنیاں مہر جی تا ڑمیاں
گھٹ بہویں چرایاں ماہیاں دیاں صحی کیتا ای کوئی کرا ڑمیاں
دِھی کھتری دی رہی کھتری تے ویکھا گیا ہے ہو بہا ڑمیاں
ہٹ بھرے بھکنے نوں سانبھ لیو کڈھ چھڈیو ننگ کرا ڑمیاں
جیہا چور نوں کھریدا کھڑک پہنچے چھڈ ٹردائے سنّھ دا پا ڑمیاں
تیریاں کھولیاں چوراں دے ملن سبھے کھڑے کُٹیا نوں کائی دھا ڑمیاں
مینوں مہیں دی کجھ پرواہ نہیں نڈھی پٹی سی ایس رہا ڑمیاں
تیریاں مجھیں دے کارنے رات اَدھی پھراں بھندا قہر دے جھا ڑمیاں
مہیں چاریاں نوں برس گئے باراں اج اٹھیواندوں سا ڑمیاں
تیری دھی رہی تیرے گھر بیٹھی جھاڑا مُفت دا لیائی جھا ڑمیاں
وارث شاہ میاں پُوری ناہ پیا پچھوں آیا سیں پڑتنے پا ڑمیاں

رانجھے دی اداسی

حیرانگی رانجھا

رانجھا ہو دلگیر حیران بیٹھا ملیا صاف جواب جہاں کاردائی
پکے انب انار تے دھک ملیا راکھا رہیا جو باغ بہار دائی
جٹ دے پیار تے ٹھگ لیا طمع دیکے ساک دی لار دائی
کھجل رات دن ہویائے برس باراں وچ بیلیاں دے مجھیں چار دائی
کیتی کتری کار برباد ہوئی دُکھ محنتی نوں مارے خار دائی
۱۸۴ لوک آکھ رہے چاکا اُلو آ ویہ مُفت پیا ڈھوئی مار دائی

ا یعنی تہمتوں کی جگہ سے بچو اور نہ ایسے کام کرو کہ جس سے بدنام ہو جاؤ جو لوگ دُنیا میں بُرے خیالوں سے بچتے ہیں وہی اللہ تعالیٰ کے نیک بندے کہلاتے ہیں اور اس کے مقرب ہوتے ہیں اور بدنام آدمی ہمیشہ دنیا میں ذلیل دخوار اور بے اعتبار اور کبیرہ گناہوں پر اعتبار کرنے سے کافر ہو کر داخل فی النار ہوتے ہیں وقنا ربنا عذاب النار
ا ے چرواہوں کی اُجرت ہضم کر جا ہم کو کوئی پرواہ نہیں کیا ہم بقال ہیں کہ حساب بہی نکالیں گے ۳ے دوکان بھرا ہوا مال کا صحیح وسالم تو نے قبضہ کر لیا اور دوکاندار کو گھر سے نکالدیا ۴ے یعنی لوگ رانجھے کو کہہ رہے تھے کہ چوہدری تم سے مفت میں کام لیتا ہے اُمید نہیں کچھ دے یا تمہاری امید کو پورا کرے مگر اسے عشق میں سرگرداں ہو کر کسی کی کچھ

الیس نفس شیطان مردود پچھے جگ جان کے حق وسار دائی	وارث جھس دُنیا دیاں لالچاں داجویں کُتیاں ہلک مُردار دائی

بیان افسوس خوردن چوچک از رفتن رانجھا

نہیں چھیڑن نہ باہجہ رنجھیٹڑے دے ماہی ہور سبھے جھکھ مار رہے
کائی رُلے پھرے وچہ جھل بیلے کائی چھپ کے اندرے وار رہے
سیّال پکڑ ہتھیار تے ہوکو ہماں مگر لگ کے کھولیاں چار رہے
کائی گھس جائے کائی ڈب جائے کائی شینہ پاڑے کائی پار رہے
نہیں چریاں باہجہ نہ رانجھنے دے کرلوک تیرڑا پیار رہے
وارث شاہ چوچک پچھوں تاونداے منگو نہ چھیڑے ایس ہار رہے

بیان کلام کردن ہیر با مادر خود از اندوہ

مائے چاک تراہیا چا بالے الیس گل اُتے خلقت ہسی اونی
آکھن دانیاں ماہی نوں ڈھونڈ ملکی خاک اُڈی دھی جے نسی اونی
ماہی منسی تاں گل بھلی تھیسی سیناں ہیر اوہدے پچھے رُسی اونی
رب اوسنوں رزق ہے دینہار اکوئی اوسدے رب نہ تسی اونی
نہیں پھرن خراب وچہ بیلیاں دے اندر کھوہیاں دے پھسا پھسی اونی
وارث شاہ اولاد نہ مال رہی اوہدا صبر جدھی محنت کھسی اونی

حمایت کردن ملکی پیش چوچک برائے آوردن رانجھا

ملکی گل سناؤندی چوچکے نوں لوک بہت دیندے بد دُعامیاں
حق کھوہ کے چا جواب دتا میں چھڈ کے گھراں نوں جامیاں
پیریں لگ کے جا منا اسنوں آہ نقر دی بری پے جامیاں
آکھیں ہیر تیرے بن رہے ناہیں جیویں جانسیں توں لیامیاں
باران برس میں اوس چاریاں نی کیتی نہیں سوچوں چرامیاں
لیکھا منگدا اپنی چاکری دا تھیلی دماں[١] دی دیونی آمیاں
جویں جانسیں تویں لیا اسنوں آکھیں ہیر دا ہو خیر خواہ میاں
وارث شاہ فقیر نے چپ کیتی اوہدی چپ ہی دیگ اُڑامیاں

جواب چوچک با مادر ہیر

چوچک آکھیا جاہ منا اسنوں دیاہ تیک تاں میں چرائی اے
مکھن دہیں دیہواوہدے چونڈیاں[٢] نوں اتے کھنڈیں نوں شام چرھائی اے
اج روز دا کجھ وساہ ناہیں نال خوشی دے وقت لنگھائی اے
ٹیکا چکن دوزی ہتھ چھیل چھلے نال ونجھلی رنگ لگائی اے

١ اگر وہ اُجرت مانگتا تو بہت رقم دینی پڑتی ٢ زلفوں کے واسطے مکھن دہی اور اس کے عصا کو خوبصورت بنوا دینا کپڑا ہاتھ میں چھلے بانسری رنگ دار مطلب یہ کہ خوشامد سے کام نکال لو ١٢

الیس جگ مکار دا کم ایہو کوئی مکر فریب بنائی اے — ساڈی دھی دا کچھ نہ لاہ لیندا سب ٹہل ٹکور کرائی لے
جدوں ہیر ڈولی پا ٹور دیئے رُس پیئے جواب سنائی اے — وارثشاہ ایہیں جٹ سدا کھوٹے اِک جٹ کا فنڈ بھی لائی اے

پرسیدن ملکی رانجھا را

ملکی جا ویہڑے وچ پچھدی اے جیہڑا ویہڑا اسی بھایاں بھاویاں دا — ساڈے ماہی دی خبر ہے کتے اڈیو کدھر ماریا گیا پچھوتاویاں د
ذرا ہیر کڑی اوہنوں سددیئے رنگ دھودے پلنگ دیاں پاویاں دا — ملکی نال نہ بولیا سیاں رانجھا جویں چور نوں خوف کرڑاریاں د
رانجھا بولیا ستھروں بھن آکڑ ایہہ بیٹھا اے سردار نِتھاویاں دا — کھیت والیاں کھیت سنبھال لیا کی زور ہے کیریاں لاّدیاں د
سرپٹے صفا کر ہو رہیا جیہا بالکاں منیاں بادیاں دا — وارثشاہ جوں چور نوں ملے واہر اوہ بھے ساہ لیندا مارے ہاہیاں د

دلاسہ دادن ملکی رانجھا را

ملکی آکھدی لڑیوں جے نال چوچک کوئی سخن نہ جیوتے لاونائیں — کیہا ماپیاں پتراں لڑن ہوندا تساں کھٹناں تے اساں کھاونائیں
چھڑ مال دے نال میں گھول گھتی مال سانجھ راتیں گھر آونائیں — توہیں چوئیکے دُدھ جماونائیں توہیں ہیر دا پلنگ وچھاونائیں
کُڑی کل دی تیرے توں رُس بیٹھی توہیں اوسنوں آمناونائیں — منگو مال سیال تے ہیر تیری نالے گھور ناتے نالے کھاونائیں
گھتھا ٹولنا کس ولاونائیں سنجی ڈھاک نوں کس رُلاونائیں — میں رانجھے نوں عرض سنائیکے جی داغ ہجر دا چا گواونائیں
تیرے نام توں ہیر قربان کیتی منگو ساتھ کے چار لیاونائیں — منگو چھیڑ دے جھل وچ میاں وارث اساں تخت ہزارنیوں جاونائیں

دربیان کلام رانجھا با ہیر سیال گوید

رانجھا ہیر نوں آکھدا ماں تیری سانوں پھیر مڑ رات دی چمڑی اے — میاں من لے اوسدے آکھنے نوں تیری ہیر پیاری دی امبڑی اے
۱۷۷ چھڑ مال دیناں میں ہیر صدقے رُس عاشقاں گل نکمڑی اے — ۱۷۸ ہسّن کھیڈنیدا ایہو وقت ساڈا جے عمر نہیں کوئی لمڑی اے
۱۷۹ نسبت کرندی کتے صلاح کائی ہیرے پلیاں نہیں ارمبڑی اے — ۱۸۰ گھوڑے دلاندے انت منہ زور ہوندے دس شوق دی واگ کس تھمڑی اے
۱۸۱ قصے ہوں جہان تے عاشقاں دے گلاں سندیاں دی جند کمبڑی اے — ۱۸۲ کوئی سار ناہیں دکھاں کٹڑیاں نوں گھر ماپیاں دے ہیر جمڑی اے

کی جانیے اُٹھ کس کُرٹی بہسی اجے ویاہ دی بات تے لمبڑی اے	وارثشاہ اس عشق دے ونج وچوں کسے پلّے بدھڑی دمبڑی اے

منظور کردن رانجھا حکم ملکی

رانجھا ہیر دی ماں دے لگ آکھے چھیڑ مجھیاں جھلنوں آوندا اے	منگوا لڑ دتا وچہ جھانگڑی دے آپ نیا ئیکے رب دھیاوندا اے
بخشنہار ستار ہے نام تیرا بخش ہیر ایہ شغل کماوندا اے	صورت وچہ محبوب دے محو ہوکے اگے نظر دے آن بہاوندا اے
ہیر ستواں دا مگر گھول چھناں ویکھو رزق رانجھیٹے دا آوندا اے	گل پا پلّہ پیریں جا پوندی مینں رانجھے نوں عشق مناوندا اے
میرا من ہیون تیرے نال میاں سنجا لوک پیا بھس پاوندا اے	پیرا اپنے یاد کراں ویلے سانوں آسرا جنہاندے ناؤندا اے
رانجھا جیہڑے دے وچہ دلگیر ہوکے پنجاں پیراں دا نام دھیاوندا اے	پنجاں پیراں دی آمدن تت ہوئی ہتھ بنھ کے سیس نواؤندا اے
رانجھا ہیر دونویں ہوئے آن حاضر اگوں پیر ہن ایہ فرماوندا اے	وارثشاہ میاں تساں دوہاں تاہیں پیر ثابتی نال بولاوندا اے

پند دادن پیران ہیر و رانجھا را

بچہ دوہاں نے رب نوں یاد کرنا نہیں عشق نوں مہناں لاؤنا ایں	رانجھا ہیر تیری تے توں ہیر دا ہیں الیس عشق اکھاڑا پاؤنا ایں
اُٹھے پہر خدا دی یاد اندر تساں ذکر تے خیر کماونا ایں	توہانوں مہنا جگ نے لاؤنا ئیں پر عشق بھیں نسنہ جاؤنا ایں
رانجھے ہیر دوہاں رل عرض کیتی اگوں پیراں دا ایہ فرماؤنا ایں	الیس عشق دا ونج بیوپار ایہو جیو جان تے سیس گواؤنا ایں
رانجھا ہیر دونویں رہسن بہت خوشی موتی لعل دیاں پرؤنا ایں	وارثشاہ پنجاں پیراں حکم کیتا بچہ عشق نوں نہیں ڈولاونا ایں

آمدن قاضی برائے فہمایش ہیر

ہیر ونکے بیلیوں گھر ریں آئی ماں باپ قاضی سدلیاوندے نی	دونویں آپ بیٹھے اتے وچہ قاضی اتے سامنے ہیر بہاوندے نی
بچہ ہیر تینوں اسیں مت دیندے مٹھی نال زبان سمجھاوندے نی	چاک چوبراں نال نہ گل کیجے ایہ محنتی کیہڑے تھاوندے نی

لے اونٹ کس کروٹ بیٹھے گا۔ یعنی خدا جانے انجام کیا ہوگا ۱۲ ۲ے شادی کا عرصہ لمبا ہے ۱۲ ۳ے عشق کے بیوپار میں کسی نے کچھ کمایا نہیں، ہمیشہ نقصان ہی ہوتا ہے۔ ہاں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت میں کبھی نقصان نہیں ہوتا۔ فائدہ ہوتا ہے ۱۲ ۴ے بڑے لوگ بے فائدہ کوشش کرتے ہیں ۱۲

ترنجن جوڑ کے اپنی گھریں بہئے سگھڑ گاؤنکے جی پرچاوندے نی
نیویں نظر حیادے نال رہئے تینوں سب سیانے فرماوندے نی
شرم ماپیاں دیول دھیان کیجے شاندار ایہ جٹ سداوندے نی
ایتھے دیاہ دے سبھ سامان ہوئے کھیڑے پئے بنا بناوندے نی
لال چپر کھڑا ڈاہ کے چوپ پلیئے کیہئے سوہنے گیت جھناوندے نی
چوچک سیال ہوری ہیرے جانی ئیں سرداں تے پنچ گراوندے نی
باہر پھرن نہ سوہندا کواریاں نوں اج کل لاگی گھر آوندے نی
وارثشاہ میاں چند روز اندر کھیڑے جوڑ کے جنج لیاوندے نی

جواب ہیر با پدر خود

ہیر آکھدی بابلا عملیاں توں نہیں عمل ہٹایا جامیاں
شینہہ چیترے ہن نہ ماس باجھوں جھٹ نال ایہ رزق کمامیاں
ہور سبھ گلاں منظور کراں اک چاک توں نہ ہٹا میاں
میں تاں منگ درگاہ توں لیا رانجھا چاک بخشیا آپ خدا میاں
ایس عشق دے روگ دی گل ایویں سر جائے تے ایہ نہ جامیاں
جیہڑیاں واں دیاں عادتاں جان ناہیں رانجھے چاک توں رہیا نہ جامیاں
داغ انب دی رسادا لہے ناہیں داغ عشق دا ابھی نہیں جامیاں
جتھے قلم تقدیر دی وگ چکی کون جمیا دے ہٹا میاں
اک چاک دی گل نہ کر دموٗلے بناں چاک دے نہیں ٹکامیاں
وارثشاہ میاں جویں گنج سر دا باراں برس پٹن نہیں جامیاں

کلام چوچک با ملکی مادر ہیر

جیہی دھی تدھ لاڈلی پالیائی کیہا فائدہ ایس توں لوڑیئے نی
سنجی چاک توں ایہ نہ مڑے موٗلے اسیں ورجیئے تے نت موڑیئے نی
ایہدا دا تری نال چاڈھ ڈھڈ پاڑ وسوئے اکھیاں دیو چہ پوڑیئے نی
ایس چاک توں ایہ نہ مڑے موٗلے اسیں نت بہتیرا موڑیئے نی
ایہدے ڈھ لڑ کے کھوہ جنڈیاں نوں گل گھٹ کے ڈونگھرے بوڑیئے نی
اوہدے جیوتے اگ آندیئے بھاویں لکھ نصیحتاں لوڑیئے نی
سر بھن سونال مدہانیاں دے ڈھوئی نال گھڑ تھنی توڑیئے نی
وارثشاہ پھٹے دل نہیں ملدے ٹٹا موتی تے کیدا جوڑیئے نی

جواب ملکی مادر ہیر

ملکی آکھدی مہر جی سنوں میتھوں حق امر دا اساں وچاریائی ۱۸۳
۱۸۴ حکم وچہ قرآن دے خون مندا اللہ پاک تے نبی پکاریائی
پہ چوچک آکھدا ملکئے جمدی نوں گل گھٹ کے پھاہ نہ ماریائی ۱۸۵
۱۸۶ گڑ ہتی زہر دی گھول نہ دیتوئی اوہ دا اج ثواب نتاریائی

لے پ ۳ ع (ترجمہ) قرار پکڑ وا پنے گھروں میں اور دکھاتے نہ پھرو جیسے دکھانا دستور تھا پہلے پہل وقت نادانی کے ۱۲ ۲ے لاگی یعنے مستحق۔ یہ لفظ ان اشخاص کے واسطے منسوب کیا گیا ہے جو گھر کے معتبر خدمت گار ہوں اور خاص شخصوں پر محاورہ زیادہ استعمال کیا جاتا ہے جیسے میراثی، برہمن، نائی، (بقیہ اگلے صفحہ پر)

۱۸۷ کر کے لاڈ انو کھڑے پا لکے تے کواری دھی دا ہچ سوا رہا ئی	۱۸۸	مجھو ڈو ہنگرڑے ندھی نہ روہڑ لوئی ماسہ زہر دا دے نہ ماریائی
۱۸۹ ایہنوں کتے نہ ڈوہنگرڑے بوڑیوئی وہین لوہڑ کے مارنہ ڈاریائی	۱۹۰	وارثشاہ خدا دا خوف کیتو قاروں وانگ نہ زمیں نگھاریائی

کلام ہیر با پدر و مادر و قاضی

بنی کٹنی بندیاں سمجھ مائے لگی درد جو الیس وجوُد ہے نی		جنہاں گلاں داتوں ہیں نام لیندی انہیں گلیں نہ کجھ بہبُود ہے نی
رانجھے نال ہے قول قرار میرا توں پھراں تے ہوواں مردود ہے نی		ہیر کھوہ کے رانجھے توں دئیں کھیڑے سنے قاضی دے توں خوشنود ہے نی
میں تاں رانجھے نوں چھڈاں نہ مُول مائے جچر تن وچہ جان موجود ہے نی		وچہ دوزخاں پلیگے ساڑیائی اوہ تاں کافر وڈا یہود ہے نی
دعوی نال خدا دے بہندا سی اوپر بندگی دے نمرود ہے نی		جنہاں قول تے دھرم ایمان چھڈے وارثشاہ وچہ حشر نابود ہے نی

کلام قاضی شمس الدّین با ہیر پُر تدبیر

قاضی آکھدا اچنہ تے ستی چڑھدے کہیا کسے نے من دے مول میّاں		ایس مرن تے لک ہے بنھ لیا سُولی سار فرہاد قبُول میّاں
سوہنی وچہ دریا دے ڈب موئی جدوں لگو سو عشق دا سول میّاں		روڈہ وڈھ کے ڈکرے لے وہڑ دتا ایس عشق دا ایڈا دھمُول میّاں
سسّی تھلاں دے وچہ شہید ہوئی جان کیتی سو عشق رنجول میّاں		وارثشاہ جے جان گوا دنی آں کریں عشق دا حرف قبُول میّاں

جواب ہیر با قاضی

ناہ مُڑاں میں قول زبان دے تھیں بھاویں دے نصیحتاں لکھ واری	۱۹۲	مُسلے جاسنا توں انہاں تائیں جیہڑیاں سندیاں نی تیری گل واری
جیہڑی لکھی رضا سو نہیں مڑدی کون جمیا میٹ دا ہونہاری	۱۹۴	وارثشاہ میّاں ہن عاصیاں نے فضل رب باہجوں کون کرے کاری

جواب قاضی با ہیر

جویں عمر خطابؓ نے عدل کیتا نوشیرواں پُت کہاؤندے نی		نہ رکھیئے کدی اولاد ایہی جس توں روز الاہمبڑے آؤندے نی
سر بیٹیاں دے چا جُدا کردے باپ غصّاں تے جدوں آؤندے نی		سر وڈھ کے نیں وچہ روہڑ دیندے ماس کاں گُتے بِلّے کھاوندے نی

(بقیہ حاشیہ) یہ تین قوم کے آدمی زمینداروں میں بیٹی اور بیٹے کا رشتہ کرنے کا حق رکھتے ہیں۔ چنانچہ زمانہ حال میں یہ رسوم اکثر کم ہوتی جاتی ہیں۔ ۲ے ڈھوئی کمر۔ لک، لے جو درد آدمی پر آتا ہے اسے کاٹنا ہی پڑتا ہے ۲ے تقدیر کون مٹا سکتا ہے ۱۲

سسّی جام جلالی نے روہڑ دتی کُٹی ڈوم ڈھاڈی پٹے گائندے نی
جدوں قہر تے آوندے باپ ظالم بنھ بیٹیاں بھوراڑے پاوندے نی
ایس کم تھیں جیکر مڑیں ناہیں تیری گرد نوں خون کڈھاوندے نی

اولاد جیہڑی کہے نہ لگے ماپے اوس نوں مار مکاوندے نی
جس وقت اسی موہوں آکھ دیئے اوسے وقت تینوں مار چاوندے نی
وارث شاہ جے ماپے[1] بدّاں تائیں ذمے خون نہ دیونے آوندے نی

ہیر دا جواب ماں تے قاضی نال

جواب ہیر با مادر و قاضی

لوے ہتیا قوم اوہ نشٹ ہووے دھیاں ماریاں خون گواہ میاں
جنہاں بیٹیاں ماریاں روز قیامت سر تنہاندے وڈا گناہ میاں
کہے ماں تے باپ دے اساں منّے گل پلڑا تے منہ کھاہ میاں
جیکر خوشی جہان دی چاہوندے ہو دیہو رانجھے نوں ہیر ویاہ میاں
گلاں کیرناں بہت سوکھایاں نی اوکھا عشق دے چلنا راہ میاں

منداگھات اولاد دینال کرناں لَا تَقْتُلُوا حکم اللہ میاں
ملن کھانیاں تنہاں پہاڑ کرکے جنہیں ماریاں جے تویں کھاہ میاں
اک چاک دی گل نہ کرو مولے وہدا ہیر دے نال بناہ میاں
اساں عشق دے معاملے چک لئے رب چاہسے تے توڑ نباہ میاں
وارث شاہ رب ذوق تے شوق دیوے جیہی ہیر نوں چاک دی چاہ میاں

ہیر دی ماں تے قاضی دیاں ہیر نال گلاں

کلام مادر با ہیر و قاضی

ہیرے مہنا لوک شریک دیندے تیرا ویکھ کے مندڑا راہ دھیا
بیٹھی رات دن کُتڑے وانگ بھونکیں منہ مندڑا تدھ سیاہ دھیا
سانوں مہنے لوک شریک دیندے ویکھ تدھ دا مندڑا راہ دھیا
اک چاک دا رات دن ذکر رکھیں منگیں رب توں سنج صباہ دھیا
مُوہوں بول ترکھڑے لوکے تے کیتا بابیاں دا نک ساہ دھیا

کیلے مڈھ کریر دا واس جیہا مینوں ساڑیا الیسدے داہ دھیا
قربان کمہ دی اوہدے نام اتوں کل خویش قبیلڑا جاہ دھیا
میں تاں بول نہ سکدی نال تیرے لوئی شرم دی لئی آلاہ دھیا
کہے دل نہ مڑن انموڑ ہرگز بھاویں ندی گھتو بھاویں چاہ دھیا
وارث شاہ نوں پچھ لے دکھ ساڈے باہجھ رب نہیں پناہ دھیا

ہیر دے بھرا سلطان دی دھمکی

فہمائش سلطان برادر ہیر

سلطان بھائی آیا ہیر سندا آکھے ماں نوں ہیر نوں تاڑ اماں
اسدے گھسیاں مہنیاں ڈُب دنا اسیں جگ سنسار خوار اماں

جیکر بھیریں باہر ایہ ڈٹھیائی پھیراں الیسدی دھون تلوار اماں
ایڈی دھی برباد نہ رکھ مائے موہر ادیکے ایس نوں مار اماں

[1] بدوں کے قتل کا قصاص نہیں ہوتا ۱۲

تیرے آکھیاں سترجے نہ بیٹھی سٹاں الیں نوں جان تھیں ماراماں
جیکر دھی نہ حکم وچہ رکھیائی بسھ سارڑے سٹاں گھر بار اماں

چاک وڑنے ناہیں ساڈے وچہ ویہڑے نہیں ڈکمے کرانگا چارہ اماں
وارثشاہ جیکر دھی بُری ہووے دیئے روہڑ سمندروں پار اماں

جواب ہیر با برادر

اکھیاں لگیاں مڑن نہ ویر میرے بیبا وار گھتی بلہاریاں وے
بدی لکھی ہے ایہ نصیب میرے بھاویں وڈھ توں نال تواریاں وے
لہو کیونکر نکلے نہ بھائی جھتے لگیاں تیز کٹاریاں وے
لوح قلم پئی سجدے عشق اگے بندی ہیر میں کون وچاریاں وے
ویرا منگ دُعا توں رب اگے بی بی ہیر جہاں ہون کواریاں وے
خوشیاں نال قربان کر عشق اتوں بھیناں ہون جے لکھ ہزاریاں وے
لگے دست اکوار نہ بند کیجن دید لکھدے وید گیاں ساریاں وے

وہن پئے دریا نہیں کدی مڑدے وڈے لاہنے ورزاریاں وے
اوّل روز دا لکھیا آن ملیا ہیر گھول گھتی وار و واریاں وے
سر دتیاں باہجھ نہ عشق پکّے ایہ نہیں سوکھالیاں یاریاں وے
198 رانجھے چاک توں جھنگ سیّال دیاں گھول گھتیاں جٹیاں ساریاں وے
200 کیریں کوڑ نہ تیتھوں میں بھین گھولی گلاں سچیاں ہون کراریاں وے
202 لکھاں داروُاں نال نہ ہون چنگے جنہاں لگیاں عشق بیماریاں وے
وارثشاہ میّاں بھائی ورجدے نی ویکھو عشق بنایاں خواریاں وے

کلام قاضی با ہیر

قاضی آکھدا خوف خدا ئید اکر ماپے ضد چڑھے چا مارنیں گے
زوراوراں دے نال نہ ضد چلدی[1] تیر چاک چو بر سبھ مارنیں گے
منکر ہون جو پیر استاد کولوں اونہوں ڈوہنگے کھوہ[2] نگھارنیں گے
جس وقت دتا اساں چا فتویٰ اوسے وقت ہی مار اتارنیں گے

تیریوں کیا ڑیوں جیبھ کڈھا سٹن مارے شرع دے خون گذارنیں گے
تلعی قدر قضا دی روز قیامت تیریاں اکھیاں وچہ پگھارنیں گے
ماں باپ دے کہے توں عاق جیہڑے اوہ تاں روز قیامتے ہارنیں گے
تیری ذرہ نہ ہوندی اشٹے نظر نیویں وانگ باز دے اکھیا پاڑنیں گے

ماں آکھدی لوہڑ خدا دا جے تکھے شوخ دیدے تیرے پاڑنیں گے
وارثشاہ توں چھڈ بریایاں نوں نہیں اگ دیو چہ پا ساڑنیں گے

۱ے خون کس طرح باہر نہ آوے جس جگہ تیز چھریاں چل جاویں ۲ے لاکھ دوا کر دا اچھے نہیں ہوتے ۳ے گہرے کنوئیں میں ڈبودیں ۴ے پ۱۸ ع۷ (ترجمہ) مرد کو مارو ایک ایک کو دونوں میں سے سو سو چوٹ قمچی کی اور نہ آوے تم کو ان پر ترس اللہ کے حکم چلانے میں اگر تم یقین رکھتے ہو ۵ے پ۱۸ ع۹ (ترجمہ) کہہ دے ایمان والوں کو نیچے رکھیں اپنی آنکھیں ۱۲

کلام ہیر با قاضی

ہیر دی گل قاضی نال

قاضی عاشقاں بناں توں پَڈ سُٹی میں تاں شرمدی بھار نہ لدیانگی
بُھلجاں جے دلوں رانجھیٹرے نوں کتے ڈھونڈرے آپ نہ لدھیانگی
شہرت جگ جہان دی خوشی مینوں جیتاں رانجھنے دے عشقوں ودیانگی
کھیڑیں جان نہ کدی قبول کرساں توڑے مار سے سنگل بدھیاں گی
اج مکھ موڑاں بھلکے حشر نوں میں صف عاشقاں دی وچوں ردیاں گی
مجلس فاطمہؓ دے وچہ میاں وارث سانجھے چاک والی ہیر سدیاں گی

نا اُمید شدن قاضی از ہیر

قاضی دا ہیر ولوں نا امید ہونا

قاضی دے جواب ایہ اٹھ ٹریا کھڑے پونا ہیں کارے ہارنی دے
جھب الیس نوں کتے پرناہ دیہو ویکھو کم ایس بھول گوارنی دے
ماں کہے ہنیر خدا لجے ویکھو برے چالے ایس یارنی دے
ماں باپ قاضی سب نے درلادن پینچ مگر اوہدے لوٹے مارنی دے
اہدا مغز نہ پایا جاوندا ئے بیٹھی پلنگ تے واہگ تسکدارنی دے
وارث شاہ سبھے اٹھ گھریں گئے قصے سن سن خون گذارنی دے

مقولہ شاعر

شاعر دا آکھن

۲۰۳ مستاں کن سردناں کیہا تویں شرع تے عشق تمثیل یارو
۲۰۴ عشق بادشاہی اگے شرع ہوئی ٹھانہ کوتوالی جیوں تحصیل یارو
۲۰۵ عاشق عشق دے جا حضور ہوئے جھیڑے چھڈ کے طول طویل یارو
۲۰۶ لنگھے مار چھالیں جدوں پار ہوئے کوٹ ٹپ گئے جاناں چیل یارو
۲۰۷ سر تے سولیاں جھلیاں عشق پچھے چرھے چخہ تے نبی خلیلؑ یارو
۲۰۸ عاشق کھُٹھڑے نی کاتی عشق دی تے ہوئے ذبح حضرت اسمٰعیلؑ یارو
۲۰۹ کیتی شرع ثبوت ہے عاشقاں نے قاضی غفلتاں وچہ ذلیل یارو
۲۱۰ عاشق باز نہ آوندے عشق دلوں بھاویں لکھ ہووے قال وقیل یارو
۲۱۱ کارن یار دے پاک دیدار پچھے منگ کھاوندے پکڑ زنبیل یارو
۲۱۲ وقت نزع دے بھی عاشق دید منگن کڈھے جان جدوں عزرائیل یارو
۲۱۳ روز حشر نوں بھی اوسے حال اٹھن جدوں صور پھوکے اسرافیل یارو
۲۱۴ وارث پنتھ نیارڑا عاشقاں دا قائم جہاندی ٹھیک دلیل یارو

جلیس فرستان ہیر نزد رانجھا

ہیر نے سہیلی نوں رانجھے ول گھلیا

ہیر سد کے اک سہیلڑی نوں مینوں رانجھے تے ترت پہنچاوندی اے
میرے ماہی نوں آکھنا جا اڑیئے تینوں ہیر ایہ عرض سناوندی اے

۱ بدفعل آدمی کے پیچھے مت پڑو ۲ جلدی شادی کردو ۳ اس کی مغروری حد سے زیادہ ہے ۴ یاروالی عورت ۵ جانوں سے ہاتھ دھو کر ۱۲

ماں باپ قاضی سانوں تنگ کیتا جان وچ شکنجیاں آوندی اے
تسیں مٹھے او خوشی دیناں ماہیا فوج غماں دی اساں تے دھاوندی اے

کائی کرو دعا جناب اندر جیہڑی دکھ تے درد ہٹاوندی اے
وارثشاہ دی عرض قبول ہووے جان تلخیوں پئی گھبراوندی اے

رسیدن پیغام ہیر نزد رانجھا

کڑی سمجھ کے ہیر دی بات ساری رانجھے یار نوں چا سنایا سُو
تیری ہیر نوں لوک خراب کردے چا اگ پریم دی لایا سُو

رانجھا سُندیاں بہت دلگیر ہویا پیر سدنے دی نیت چایا سُو
وارثشاہ دریا وچ نہائے کے تے شبد ونجھلی چا وجایا سُو

یاد کردن پیراں را میاںؒ رانجھا

پنجاں پیراں نوں رانجھے نے یاد کیتا جدوں ہیر سنیہوڑا گھلیا اے
ماں باپ قاضی سبھ گرد ہوئے گلہ ساریاں دا اساں جھلیا اے

پنجاں پیراں اگے ہتھ جوڑ کھلا نیر روندیاں مول نہ ٹھلیا اے
بچہ کون مصیبتاں پیش آیاں وچوں جی ساڈا اتھر تھلیا اے

میری ہیر نوں ویر حیران کیتا قاضی ماں تے باپ پتھلیا اے
مدد کرو خدا دا واسطا جے میرا عشق خراب ہو چلیا اے

پنج پیر شتاب ہو آن پہنچے جدوں رانجھیدا جیوڑا ہلیا اے
اساں وچ مراقبے جا ڈٹھا تیرا عشق میدان کر ملیا اے

تیرا درد مصیبتاں ویکھ کے تے ساڈا شوق تون جیو اتھلیا اے
خورش روح دی راگ ایہ کہن عاشق روح راگ قلبوت وچ سلیا اے

بہت پیار دلاسڑے نال پیراں مئیں رانجھے دا جیو تسیا اے
تیری ہیر دی مدد تے میاں رانجھا مخدوم جہانیاں گھلیا اے

دو تن سدسنا کھاں ونجھلی دے ساڈا گاونے تے چت چلیا اے
پنجاں پیراں اگے جٹ گاوندا اے وکھو راگ سنکے جیو ہلیا اے

محرم عشق دا کہن سرود ہوندا جنہاں راہ سلوک دا ملیا اے
وارثشاہ ہن جٹ تیار ہویا لیکے ونجھلی راگ وچ رلیا اے

سرود کردن میاںؒ رانجھا پیش پیراں

۲۰۳ آہا جٹ ڈھولے سداں والا حضرت عشق استاد سکھاوندا اے
۲۰۴ سر تے پیراں دا حکم پروان کر کے رانجھا راگ وچ لے چت لاوندا اے

۲۰۵ ستیں سُریں رلائیکے ونجھلی نوں انگل پور گرام تے لاوندا اے
۲۰۶ کھرج رکھب گندھار تے مدھم پنجم ہیوت اتے نکھاد لاوندا اے

۲۰۷ اوڈب کھرب شنور تے تیوراں نوں آپو اپنے پنتھ تے لاوندا اے
۲۰۸ ڈھنگ سوہدے کے تے باجاں پتراں دا وکھو وکھ کر شکل وکھاوندا اے

۲۰۹ برٹہت نگت بھال الاپ کرکے دھ گھٹ نہ ماترے لاوندا اے
۲۱۰ ڈھاڈوں گھور وچہ توریاں نال چلے نگہ تال تے خوب لگاوندا اے
۲۱۱ چنچل تال دھمار قوال ڈھیا گدھی دنب دی چال وکھاوندا اے
۲۱۲ تان لے وچہ آوندا محو ہو کے کرکے وضع سم سمجھاوندا اے
۲۱۳ تان سین بھی آن سلام کیتا بیجو باورا ییس نواوندا اے
۲۱۴ بین کار بھی ویکھ الاپ چارے ہتھ چم قربان ہو جاوندا اے
۲۱۵ جلت رنگدا کدی آواز کرے کدی لہر برین دی چاوندا اے
۲۱۶ ققنس سندیاں سوز گداز ہویا عاشق راگ دا انگ چلاوندا اے
شوق نال وجائیکے ونجھلی نوں پنجاں پیراں اگے کھڑا گاوندا اے
کدی اودہلے کاہن تے بشن پدے کدی مجھ پہاڑی تے لاوندا اے
کدی ڈھول تے مارون چھوہ دیندا کدی بونیاں چا سناوندا اے
ملکی نال جلالی دے خوب گانویں وچہ جھیوڑی تے کلی چالاوندا اے
کدی سوہنی تے مہینوال والے نال شوق دے سد سناوندا اے
کدی دھرتاں نال کبت گانویں کدی سوہلے نال رلاوندا اے
سارنگ نال تلنگ سہانیاندے راگ سوہنیدا بھوگ پاوندا اے
سورٹھ گجریاں پوربی للت بھیروں دیپک راگ دی ذیل بناوندا اے
گاویں بھیرویں نال دھناسری دے روپ جیجگ دے وچہ لاوندا اے
مالکونس دیو وچہ پھر گیت چھوہے کدی وچہ آساوری آوندا اے
ٹوڈی میگھ ملہار تے گوندلائے سری جیت ہی نال رلاوندا اے
مالسری تے برج دا راگ بولے اتے تاوڑا وچہ وجاوندا اے
کدارا تے بہاگ دا راگ مارو نالے کاہنڑے دی سُر لاوندا اے
بھیرو نال بلاسیاں بھیم بولے اتے جنگلا پیا سناوندا اے
کلیاں دے نال برہنس بولے نت راگ دی ذیل بتاوندا اے
بروے نال پہاڑی جھنجھوٹیاندے ہوری نال آسا کھڑا گاوندا اے
راگ بسنت ہنڈول تے رام کلیاں بدلونے دیاں سُراں لاوندا اے
پلاسیاں نال ترانیاں دے وارث شاہ نوں کھڑا سناوندا اے

خوش شدن پیراں بر رانجھا

راضی ہو پنجاں پیراں حکم کیتا بچہ منگ دُعا جو منگنی اے
اج ہیر جٹی مینوں بخش اٹھو نگن شوق دینال جے رنگنی اے
مینوں کر دو ملنگ بھبوت لاؤ بچہ اوہ بھی تیری ملنگنی اے
نہ سویں نہ چھڈ اوہال جاویں گھر ماپیاندے نہیں منگنی اے
جیہے نال رلئے تیہے ہو جلیئے ننگاں نال رلئے اوہ بھی ننگنی اے[1]
وارث رانجھنے تے مہربان ہوئے پیراں آکھیا نہیں ایہ نگتی اے

دُعا پیران در حق رانجھا

رانجھے پیراں نوں بہت خوشحال کیتا دعا دیتو نے جا ہیر تیری
تیرے سبھ مقصود ہو رہے حاصل مدد ہو گئے پنجے پیر تیری

[1] جیسے کے ساتھ ملیں ویسے ہو جائیں۔ یعنے جیسے دوسرا آدمی سلوک کرے اس کے ساتھ ویسا ہی کرنا چاہئے ۱۲

جتھے بنے بھاری کریں یاد سانوں مشکل ہوگ آسان اخیر تیری
جاہ گونج توں وچہ منگواڑ بیٹا بخش لئی ہے سبھ تقصیر تیری

ہور غیر توں جی اٹھا لینا ہوسی ہیر دے سنگ کھلیر تیری
وارثشاہ میاں ہیراں کاملاں نے کرچھڈی ہے نیک تدبیر تیری

دریافت نمودن رانجھا حقیقت عشق از مٹھی حجام زادی

رانجھا پچھدا آئیکے نائنے نی دیہیں دل کوئی عشق دے گھات دانی
۲۱۷ بحر عشق دیوچہ غرقاب ہویا ہور خوف نہ رنج آفات دانی
نال عقل وچار وچار کے تے دیہیں ذات صفات عورات دانی
گھر دس توں مٹھیے نیک بختے جتھے داس ہووے دن رات دانی
نیک بخت جیہی نظر آونی ئیں مینوں دس کوئی راہ نجات دانی

مٹھا پھل بہشت دیاں میویاں دا مزا اڈھے یار دے وات دانی
۲۱۸ عشق ہیر دیوچہ میں رجھ رہیا لٹھے پہر چھورا بھات بھات دانی
نالے آل تے نسل شریف ہووے کیہڑا اچنگا ہے صفت صفات دانی
کتے جاگھ نویکلی کنج گوشے قطع وقت ہووے ملاقات دانی
وارثشاہ پچھانکے دس جائیں عشق چنگا ہے کیہڑی ذات دانی

جواب مٹھی نائن میاں رانجھا را

مٹھی بولدی جیو تدبیر کرکے تینوں دسنیاں رانجھنا چھوہرا وے
۲۲۱ پندھ عشق دا چلنا بہت اوکھا راہ عشق دا دہرا سوہرا وے
۲۲۳ کلے عشق دے حرف جیوں ناگ بیٹھے کنڈل گھت تہرا جو ہرا وے
اینویں عشق غذا گھمیاریاں دا گے تیلن دا کھرا انو ہرا وے
چڑھیا عشق مچھیانی نوں چھک واگاں نہیں نہوں لیندا چنگا گھوہرا وے
۲۲۵ اوٹھ چمڑے عشق روں پنجباندا جویں پچھیاں دیوچہ گوہڑا وے
۲۲۷ لٹ پٹ ہے عشق بنگالیاں وا ہندوستان ناندا بھنچھو ہرا وے
۲۲۹ توڑے کسدا عشق کواریاں دا دیندا سجرانت نہو ہرا وے
۲۳۱ ڈھول مار کے تے ڈھاناں جھنگ اُتے نہیوں ہٹدا ہاٹھدا موہرا وے
بھات بھات دا دسنیاں عشق تینوں جیہڑا ہووے اکیہڑا تے دوہرا وے

۲۲۰ حال عشق دا کھول سناؤنی ہاں جیہڑا اور تیا بھورا بھورا وے
۲۲۲ مزہ عشق دا کوڑا ائے زہر وانگوں تلی گھت کے چکنا موہرا وے
۲۲۴ بھیت عشق دے نوں سوئی جاندا اے مرد رند جو عقل دا گوہرا وے
کچا عشق جولاہیاں دا پان وانگوں پچھے رہیا لوہاری نے تھوہرا وے
عشق ترق نگھیار ٹھیالیاں دا شہزادیاں دا زور وہرا دے
۲۲۶ دہایا ماجھیوں عشق سی سکھنی دا اوہنوں پیا جھاندا روہڑا وے
۲۲۸ عشق بار وچہ بگیا شیر وانگوں بھرڑی ڈرپ دا کیرتے کوہرا وے
۲۳۰ گیا ٹھٹھ چماؤ دیا ہیاں دا ساری عمر والا ئیکے جھوہرا وے
۲۳۲ بھنگ گھوٹواں عشق سند ہٹیاں دا دیندا عمل سوایا دوہرا وے
وارثشاہ رانجھیٹے نوں عشق دساں عشق جویں نتھور دا بھوڑا وے

لہ مولشیوں کے بیٹھنے کی جگہ ۱۲

باز کیفیّت نمودن از عشق مِٹھی پیش رانجھا

تینوں ہور بھی کھول کے دسنی آں سب ذات کذات دا عشق بھائی
گُڑھتی وانگ کھلیا عشق دائیا تدامنہ لگدیائیں ہڈیں رچ جائی
نیڑے ڈھکدا عشق نہ کنجریاں دے اگے میہونیاں دا کھڑا جال پائی
چلے چڑھیا سی عشق لمگرانیاں دا صقلی گریندا پھرے تلوار چائی
عشق داتری داہڈواں چوہڑیاں دا اگے نجیاندے کھڑا ہٹ جائی
چڑھیا وانجھے تے عشق سی بیرنی دا بازیگرنیدے پڑیدی چھال لائی
قزلباش ہے عشق سی بیرنی دا چڑھیا غضبدا اٹک تے فوج دہائی
پیرزادیاں دا عشق سرس ہوندا ہتیانیاں دا پچھ تجھ جائی
کھلا عشق توں ویکھ پہاڑناں دا تے لشپوراں دا پردے وچ پائی
لیہنگا پایا ای عشق ونجاریاں دے تے مہانیاں دا پھرے نقش لائی
وضو سازیا عشق سیّدزادیاں دے لگے کھڑا ارائن دا پُھل چائی
لوہڑے مار دا عشق منہاریاں دا چوڑی گرنی دا چھڈنے سدھ کائی
رام جنی دے عشق دی گل کہیئے پت لاہ کے سٹیا وچہ کھائی
کولا پٹ ہے عشق پٹھولناں دا پچھے ریشمی وانگ نہ کنجھ کائی
رولے دانگ ہے عشق پٹ پھیریاں دا جسنے وچہ دیا بھر بھل پائی
بے بھوڑا عشق بکھی وانراں دا پینڈ پینڈ بھاجڑ سر تے پھرے چائی
پچھی وانگ ہے عشق کھترانیاں دا اگے باہمنی ویکھڑا کھیر کھائی
ادسیاں پاوندا عشق ستھونیاں دا اگے کھڑا دھرونتیدا خرچ کھائی
نس سبھناں سی عشق لبانیاں نوں اگے کہے بھڑ بھونجید امومے بھائی

مستحب سی عشق درویشنی دا وڑیا ڈومنی دے اگے تجھ پائی
متھے رنج لگے عشق خانگی دا جویں پھٹک حضور دی وگ جائی
بہاری ہو نجواں عشق ماہتمانیاں دا وچہ جنگڑی دا گھت گور جائی
تنگ پھرے بے عشق کلالنی دا بھٹھ بھیوریدے بھلی جھوک لائی
سولی چڑھیا سی عشق جوگیانیاں دا جہنوں قہر سیالدی رات آئی
زیور سوہنے نے منیشانیاں دے تے بزازاں دا رنگ رنگ آئی
کنڈل ماریا عشق سپاہنانیاں دے گھتے شوکراں تے ملکِ ڈنگ جائی
صاف عشق ہے لُراجناں ڈلیاں دا گھمرِیاں دا مچھی وانگ بھائی
راگ سندر بولدا کھیوڑیدا اگے بھٹنی دا کھلا گیت گائی
نفع منگدا عشق دلالنی دا اگے کھلا محصولن دا سُول پائی
دھڑتھہ منگدا عشق دھڑوانیاں دا لگے کھڑا اتینن دا نفس چائی
کھنڈ بوریاں عشق اروڑیاں دا نفع واسطے بیٹھا سی ہٹ پائی
کتراں کہیاں کتر دادرزنی دا اگے گنڈیاں دا کھڑا گنڈلائی
لکے زانیاں دا عشق عمر ساری انہیں لڑدیاں بھڑدیاں بیت جائی
گاڑے ڈھونوں ہے عشق بدانیاں دا اِٹ تے ٹوکری پھرے گند چائی
عشق ہتیار اچڑھی مارناندا راہ جاندیاں نوں مارے گھت جائی
لڑ جوڑواں عشق پر وہتنی دا اگے نٹنی دا آوے مانگ چائی
عشق ساہنیاں نیاں دا سے گھٹ کالی اگے کہے بھڑ پن دا دھاڑ آئی
چھپ پیا سی عشق کشمیرنے دا اگے پہاڑنی دبر ڈے قید لائی

۱؎ پشاور کی عورتیں ۲؎ اوڈ اٹک ایک جنگی قوم ہے اور بروے قید کے معنی جنگل کی قید ۱۲

بدبو کیتی سی عشق سراجنی دے لگے گجری دے سی بھلی بانجھ پائی
رنگ رتا سی عشق لیلا رناں دا بھٹے گرینڈی مٹھی سی چاٹ لائی
عاجز عشق رناں بنڈاں والیاں دا سدھ پدھرا چادرنہ چکرڑ کائی
پکڑ لئے ڈھانگے عشق مہریاں دے اگے سنگدا آوندا ڈانگ چائی
لتھا پا ممندوں سمیاں دا مارے بٹیاں تے کھڑا ہاتھ لائی
تارکشتی دا پیاسی کربلا جویں گھت مہم سرکار آئی!
ستّی[3] مناں سی عشق صرافتی دا جتھے مہر محمد[1] شاہ لائی
کونج وانگ کرلاوے سپاہنی دا جہناں کونت پردیس نہ خبر کائی
حکم کرے تے عشق بروالیاں دا منجی چالینے جتھے ڈیرہ پائی
چڑھیا کھنب تے عشق جو دہوبناں دا کھڑا اپڑیاندے ڈلے تے سک جائی
وٹنے پھیر دا رے سی وٹنیاں دا ڈبگرنیاں دا چم گال جائی
تلے وانگ جے بھڑک موچنیاں دے دب دبیر دی کھل جائی
کلے بھو کراں عشق ترکھانیاں دا اگے ماشکن دا کھڑا مشک چائی
عشق سگھڑ تے چتر ہے پدمنی دا عزت آبرو دی جس خبر پائی
سانگ بھرڑی سی عشق مہرسیٹیاں دے اگے کھڑا فرنگدا تیغ چائی
تینوں دساں میں عشق کی رانجھیا وے ناہیں بھٹ بھمن نہ ایڈ دم نائی
عشق جمیاں وطن سیالیاں دے جھنگ باپ تے ندی جھناں مائی
اتے محل تے ماڑیاں گھت رہیا باہر جھونپڑی رانجھے آن لائی

چھٹا بیراں دا عشق بھڑمار وانگوں مہانیاں ویکھ کے ڈنڈ پائی
ٹھوروپکڑیا عشق سرلیناندے چمیارنی دے نال بانجھ پائی
چکے خور ہے شہرناں قہرناں دا مٹھی ٹوکری توں بن ڈول جائی
کھسا کھس ہے مار دا لگڑیاندا اگے موتنی دے کھڑی رکھ پائی
آتش عشق ہے آتشبازناں دا کھے خون جیندے نگر لگ جائی
پڑمار یا عشق ارچارنیاں دے جیہڑا اترا دہان کو دہان کھائی
چڑھ اوٹھ تے عشق بلوچنیاندا مارے پاسنی تے بھر سانگ لائی
بدل وانگ گجے بھرانیاں دا کومل بیٹھیاں دا پیاکن کھائی
پارپڑ وانگ جے عشق کمونیاں دا انویں لیس جو ماہاں دی دال بھائی
اگے عشق توں دیکھ قصائیاں دا یاری لاکے ماسنوں دڈھ کھائی
چاول وانگ چھڑ دا جند رکٹناندا جھیج چھانی گھت کے چھٹ جائی
تارے توڑ دا عشق سنیاریاں دا اتوں صاف تے اندروں کھوٹ سائی
عشق استرے وانگ سی نائناں دا ملوانیاں دا بیٹھا سترلائی
ماسخور ہے ستّی سنکھنی دا[2] چک مار کے گلہ تے دند لائی
تریسٹھ[3] سہیلی دا عشق ترہٹا رلی اک دے نال نہ اک کائی
عشق سر اللہ ہے قدرت رب دی دا جیندے لیکھ لکھیا جھولی وچ پائی
پڑلیا عشق سلیٹیاں دے کھڑا اوچہ میدان دے تنبو لائی
وارث شاہ بختاور گھر ایہو ہور نہیں رانجھیٹیا جا کائی

احوال عاشقانِ سلف

حال دیکھ توں عاشقاں ساریاں دا رب نبی دا عشق چپار یائی
آدم حوّا بہشت بھیں کڈھ باہر وڈا قہر تے خون گذار یائی

۱ یہاں سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کتاب کی تصنیف کے وقت محمد شاہ دہلی کا بادشاہ تھا ۲ گوشت نوچ لیتا تھا ۳ رخساروں کو دانت سے کاٹ لیتی ہے۔

بُھل ذکریئے لئی پناہ ہیزم آری نال اوہ چیر کے پھاڑیائی
سلیمان تے پلک وچہ قہر ہویا سٹ تخت توں جا اجاڑیائی
دنیاداراں دے عشق دا حال دساں مرزا گھت لگھا نوچہ ساڑیائی
کامروپ تے دوسری کام لٹاں گوراں جام دا عشق نتاریائی
سسی پنوں سے زمین غرق ہوئی وچہ تھلاں دے خون گذاریائی
شمس ڈھول چھلکے بھاڑ ماچھیاں دے بائی سنے مصری پکڑ ٹایائی
حضرت شیخ صنعان نے عشق پچھے ہنسیا نیاندے سعدانوں چاڑیائی
فقر بادشاہ ملک حضور جا سن رنگ رنگ دا محل اساریائی

اسمٰعیلؑ نوں باپ نے ذبح کیتا چِنہ چاخیل نوں چا ہڑیائی
مارے حسنؓ حسینؓ یزیدیاں نے اگے رب دے حال پکاریائی
چیندر بدن معیار فرہاد شیریں جدوں موئے تاں شکر گذاریائی
روڈا اودھے کے ڈکرے ندی پایا سولی چا منصور نوں چاہڑیائی
لیلی مجنوں دے تن وچہ دیھ سوئی قارون بیٹھ زمین نگھاریائی
سوہنی ڈب موئی مہینوال پچھے یوسف کھوہ دے وچہ اتاریائی
عشق بائی امیر دا خوب ہویا دوہاں کھلیاں ای دم گذاریائی
وارثشاہ کیہے ملکی وخت ڈِٹھا دچھے بنھ کے چا کھلاریائی

طلبیدن ہیر میاں رانجھا

رانجھے آکھیا آکھ ہیرے کوئی ہور تدبیر بنائیے نی
مِٹھی نائن نوں سد کے گل کیجے جیتوں کہیں تیرے گھر آئیے نی
سد مِٹھی نوں اصلاح کیجے ساڈا دوہاں دا بھیت چھپائیے نی
دیھ رات تیرے گھر میل ساڈا ساڈے سر احسان چڑھائیے نی
کمڑیاں پاس نہ کھولنا بھیت مُولے سبھا جیو دیو چہ لوکائیے نی

تیری ماں تے باپ دگیر ہوندے کیوں انہاں توں بات چھپائیے نی
ہیں سیالاں دے ویہڑے وڑاں ناہیں مٹھے ہیر نوں نت پہنچائیے نی
اکھیں ویکھے تے لیے کج اکھیں پردہ کسیدا مُول نہ چلائیے نی
ہیر پنج مہراں ہتھ دتیاں نی کویں مٹھے ڈول بنائیے نی
وارثشاہ چھپائیے خلق کولوں بھاویں اپنائی گڑ کھائیے نی

تجویز نمودن در خانہ مِٹھی

مایا دیکھ کے مِٹھی نوں شرم آئی خوشی ہوئی سو بہت دھیان میاں
مایا باہجہ نہ کوئی ہے باجھ بیلی مایا باہجہ نہ پنڈ گراں میاں
مایا باہجہ ڈلے عقل ہوش سبھے کسے فکر نہ لے دسان میاں
دانشمند تے عقل دے کوٹ پورے مایا باہجہ اوہ ہون حیران میاں

مایا عیب چھپاوندی ناقصاندے مایا لاج رکھے سر بھان میاں
مایا وار دی آدر کرے خلقت مایا باہجہ نہ لیندائی نان میاں
مایا واسطے دین ایمان ڈوبن جہان احمقاں نہ کوئی آن میاں
وارثشاہ بے ذکر توں کریں خالق جو کجھ لکھیا ویکھ دیوان میاں

ؔ کہاوت ہے کہ راز کو پوشیدہ رکھنا بہتر ہے ۱۲

نشان دادن خانہ رانجھا ماں

پھلے کول منگو جتھے بیٹھدا سی اوتھے کول بیسی گھر نایاں دا
گھر نایاں دے حکم سی رانجھنے دا جیہا ساہوے قدم جوایاں دا
مٹھی سیج وچھائیکے پھل پورے اُتے آوندا قدم خدایاں دا
گھڑی رات رہندی گھر ہیر جائے رانجھا وگ چھیڑے مجیں گایاں دا

مٹھی نائن گھراندی نصمنی سی نائی کم کردے پھرن سایاں دا
چاں بھاں مٹھی پھرن والیاں دی جا راکھلدا لیف تلایاں دا
دو نویں ہیر رانجھا اتے کرن موجاں کھڑیاں کھاں مجیں سرایاں دا
وارث اپنے کار وچ جا جھن لوہا پھیر نہ ویکھدے نایاں دا

شناوری کردن ہیر و رانجھا معہ جلیسیاں در دریائے چناب

دین ہووے دو پہر تے آوے رانجھا اتے اوہدے وین ہیر بھی آوندی اے
پنج نہاوند اکمرے وزیجٹی رت ول جھناندے آوندی اے
اُتے آدریا جھناں دے تےرل ہو اکٹھڑی نہاوندی اے
اوہ دجھلی نال سر دکرد اوہ نال سہیلیاں گاوندی اے
کائی چھڑی لک نوں مشک بھری کائی مکھ نوں مکھ چھوہاوندی اے
کائی آکھدی لیسے ہور انجھا وے یار یا ہولی یار نوں ہاوندی اے
کائی آکھدی ماہیا ماہیا وے تیری مجھ کٹی کٹا جاوندی اے
کتنے تاریاں ترن جو اکر کے اک نول نسل رہڑدی آوندی اے
اک ہین تے مہنگھ چیتر انگ بنکے سرخاب تے کونج بن آوندی اے
اک ڈھینگ بنے اک بنے بگلہ اک ننگھ جل کاوتی آوندی اے
اک لدھر ہوکے کرک آوے اک ہو سنسار سرلاوندی اے
ہیر ترے چوطرف ہی رانجھنے دے موی مچھلی بن بن آوندی اے
اوس تخت ہزارے دے ڈنبھرے نوں رنگ رنگ دیاں جالیاں پاوندی اے

ایہہ میں لیا بہاوندائے اوہ نال سہیلیاں دھاوندی اے
رانجھے نال سہیلیاں ہیر نڈی مزہ عشق دا خوب کھاوندی اے
نالے نہاوندی تے نالے کھیے خوشیاں دن رات ایہ کھیڈ مچاوندی اے
کائی زلف نچوڑدی رانجھنے تے کائی آن گلے نال لاوندی اے
کائی میریاں آکھ کے بھج جاندی مگر پوے تے بٹیاں لاوندی اے
مرے تاریاں ترن جو اکر کے اک چھال گھڑم دی لاوندی اے
کائی کالڑیدے خربوزیاں ہو کوڑے ہکسے جا بناوندی اے
اک شرط بدھی ٹبی مار جائے تے پتال دی مٹی لیاوندی اے
اک وانگ گکو ہیاں سنگھ کڈھن اک اوگت وانگ بلاوندی اے
اک اوگت بنے ٹٹیہری ہو اک کلکلا ہو وکھاوندی اے
اک دے پلیٹیاں ہو بلہن مشک وانگراں ڈھڈ پھکاوندی اے
آپ بنے مچھلی نال چاوڑاندے میں رانجھے نوں کول بناوندی اے
وارث شاہ جٹی ناز نیاز کر کے نت یار دا جی پرچاوندی اے

غمازی کردن کیدو نزد ملکی

دیکھ ماہیاں پالیاں حال اوہناں کیدو لنگے نوں جا سنایا ئی ۔ کیدو سندای گل نوں بھال داسی مو ہڈے پا مر گانڑی آیا ئی
کیدو آکھدا ملکئے بھڑیئے نی تیری دھی وڈا چنچر چایا ئی ۔ جانیں تے چاکدینال گھلدی ایں ملک دارتھ گوائیا ئی
ماں باپ قاضی سبھ ہار تھکے ایس اک نہ جی تے لایا ئی ۔ منہ گھٹ رہے وال پٹ رہے لنگ جٹ رہے لٹکائیا ئی
سنگھ گھٹ رہے جیاں پٹ رہے انت ہٹ رہے مینوں تایا ئی ۔ مہنڈیاں ترٹ رہے تے نکھٹ رہے انت ہٹ رہے غیب چایا ئی
متیں دے رہے دل بھو رہے ہیر سیئوں رہے لوہڑا آئیا ئی ۔ وارثشاہ میاں ستے معاملے نوں لنگے رچھنے آن جگایا ئی

کیدو نے ملکی اگے چغلی کھادی

جواب ملکی با کیدو شیطان

ملکی آکھدی سدتوں ہیر تائیں جھب ہوتوں اولیا نائیا وے ۔ الفو موچیا موجیا واگیا وے ڈھڈو ماچھیا بھج توں بھائیا وے
۲۲۳ نتھو چھینیا رلدوا پینجیا وے کھری کرو بردا لیا گاہیا وے ۔ ۲۲۴ صدقی پا ولیا لکھنی تیلیا وے بہلی ڈھولیا رلک توں ماچیا وے
دیکھو نڈھڑی وڈھکے کڈھ ڑنیوں میں اک کے گال نیا وے ۔ لائق ایس اولاد میں کجھ نہاں دھی آتشی تہمتاں لائیا وے
۲۲۵ جمن سنج ایہو جہیاں گھرین دھیاں جنہاں جگدی ریت بھلائیا وے ۔ ۲۲۶ دھیاں ہوندیاں آیا نہ ملک اتے ہیر لیک بیالا نوں لائیا وے
پچھے چاک دے آپ رولاک ہوئی سرپیاندے کھیمہ پائیا وے ۔ مہنے مار شریک تے نک وڈھن میری جھوریاں مت گوائیا وے
اچھل جاوندی ہیں جمن ویہڑے کسے گھڑی تتی ہو جائیا وے ۔ بیلے وگدیئے نت چاک پچھے گھر بار دی ہوش بھلائیا وے
کھیڈن گئی مہا بخلے گھروں نکلی تماں شام ہی نہیں آئیا وے ۔ وارثشاہ ماہی ہیر نہیں آئی مہر منگوان دی گھرین آئیا وے

ملکی دا جواب کیدو شیطان نوں

رفتن مرد مان بطلب ہیر

جھکھڑ ڈوم تے فتو کلال دوڑے بلیہ جوہڑا تے جھنڈ و چاک میاں ۔ جا ہیر اگے دھم گھتیا نے بچہ کیہی اڈائی آ خاک میاں
تیری ماں تیرے اتے بہت غصے جانوں مار دیسی چوچک راک میاں ۔ رانجھا جاہ تیرے سر آبنی نالے آکھدی مارئیے چاک میاں

کاماں بندیاں ہیر نوں لبھن جانا

۱ے جگدی ریت بھوائی یعنی جہان کی رسم یعنی شرم وحیا جو کنواری عورتوں کو ہونا چاہیئے اسکو بدل ڈالا اور برخلاف اسکے کام کیا ۲ے اندیشوں نے میر اعقل گم کر دیا ہے ۳ے یعنی تیرا باپ بھینسوں کے چرواہے یعنی رانجھے کو جان سے مار ڈالے گا۔

طوطا انب دی ڈالی تے کرے موجاں تے گولیلڑا لوپن پٹاک میاں ۔ چلھیں سیالا ننے اج نہ اگ گھتی سارا کوڑماں بہت غمناک میاں
سیالاں فکر کیتا تیر مارنے دا گئے آپنوں بہت چالاک میاں ۔ وارث شاہ تیمم دے مارنے نوں جوڑی سب جھناں دی ڈھاک میاں

آمدن ہیر نزد مادر

ہیر ماں نوں آن سلام کیتا ماں آکھدی آنی سہری اے نی ۔ اڑدیکنے تے مالزادی اے نی غصے ماری آ زہر دی آ زہری آنی
ہڑ بولی اے گولی اے بے حیا اے گھنڈوٹی اے گل دوپہری آنی ۔ اُدھلا گئے بٹنی ایں گم ٹھگنی ایں نی چھیل چھبیلے چھنی ایں چھپری آنی
توں کائیکے ساڑکے لوہڑ دتا لنگ گھڑونگی نال مطہری اے نی ۔ سن آکھنی اُدں ٹل جا ساتھوں مہر انجھے دے نال دی آ ٹھہری آنی
242 چاک نال جاکے بیلے پھسیں کنڈھیں مشک گھتی اے کٹی اے ہری آنی ۔ جھکھڑ جھلی اے تے گھرک بلی اے نی گلوں ساڈلوں لہو گلہڑی اے نی
244 کن گلیٹھی اے تے چکر پھیرتے نی چیتر موتی اے آگد ہری آنی ۔ اکھیں گھرنی ایں تے سنکھ گھورنی ایں تھلب گلٹھی ایں تے دھکر دھہری آنی
246 موت پئی اے تے سندھرٹی اے نی مونہہ پانی اے تے ناساں چہری اے نی ۔ یاراں والی اے لنڈی اے گنڈی اے نی آسامنے چاک کھٹہڑی اے نی
248 نی موئی اے شوخ پٹولی اے نی عشق بلانے خانگی اے شہری اے نی ۔ ان نتھی اے وگدی اے موہرئیے نی ٹھگ ٹہلی اے چھوٹی اے ٹھہری آنی
250 کوڑ کندے نے زہر دی اے رنگنے نی دیہر کھوٹی اے کٹک کہری اے نی ۔ بھڑ لوتھی اے تے کوہڑ کیلی اے نی سر بھنساں نال اکوہڑی اے نی
252 کیتی اے خوار سنسار ہوئی ایں ناہ توں شرم حیا تے ٹھہری اے نی ۔ چُر نگھ ڈھایدی آڈھلا ردی اے گھرا داہن دی ڈونگھی اے لہری نی
ساہناں نال رہیں دن رات کھندی آٹلیں کُتی اے دہری اے نی ۔ اج رات تینوں مجھوواہ ڈوباں تیری ساعت پئی آوندی قہری اے نی
ایس کم تھیں باز جے نہ آکیوں تیری شامت آ دسی کہری اے نی ۔ وارث شاہ جدوں کپڑ دھڑی ہوسی ویکھیں نیل ڈانداں اتے لہری آنی

عذر بیوی ہیر

گند بہت ملوک منہ جھوٹھڑی دا ایڈا جھوٹھ پہاڑ کیوں تولنی ئیں ۔ اماں چاک بیلے اسیں پینگھ جھوٹاں کہے غیبدے طوطنے لولنی ئیں
شعلہ نال گلاب تیار کیتا وچہ پیاز کیوں جھوٹ دا گھولنی ئیں ۔ گداں کسیدی نہیں چرا آندی دانی ہوئیکے غیب کیوں تولنی ئیں

لہ غیروں کے ساتھ جانیوالی ۲ے حمل دار ہونے والی ۳ے کتی کی طرح جماع کی خواہشمند ۴ے موٹے چوتڑوں والی، نوعمر گائے ۵ے آنکھوں سے گھورنے والی ۶ے موٹے رخسار ۷ے چاک کھدیڑی، ملازم کی دگڑی ہوئی ۸ے نوعمر گائے میش جو سانڈ کے نیچے ٹھہر جائے ۹ے بدکار، بدنام ۱۰ے گھرل داہن جس جگہ سے پانی زور سے پڑتا ہے آگے سے زمین کی مٹی اڑ جاتی ہے ۱۱ے سانڈوں کے ساتھ راندن ۱۲۔

ان سنیاں نوں چا سنایا ئی موئے ناگ وانگوں وس گھولنی ئیں
وارثشاہ گناہ کی اساں کیتا ایڈے غیض دے کوڑ کیوں تولنی ئیں

کلام ملکی

کلام مادر ہیر

سڑے لیکھ ساڈے لج پئی تینوں وڈی سوہنی دھی توں لیک لگی
ایس منع کرہے ہاں مڑیں ناہیں تینوں کسے فقیر دی کہی وگی
نت کریں یاری نت کریں تو بہ نت کریں پکھنڈ تے وڈی ٹھگی
وارثشاہ ایہ کھنڈ تے دُدھ کھاندی یاری پھکڑی گئی جے ہوئی ...

جواب ہیر

جواب ہیر

اماں بس کر گالیاں دے نائیں گالیں دتیاں وڈا سر اپ آوے
لے جائے میں بھیڑا بیٹی نوں کوئی عیب تے سُول دا تاپ آوے
بنا بدی پٹنی بہت اوکھی دھیاں ماریاں وڈا پاپ آوے
وارثشاہ نہ مڑاں گی رانجھنے توں بھاویں باپ دے بیدا باپ آوے

ملکی دا چپ ہونا

خاموش شدن ملکی

ملکی ویکھ کے ہیر دا شوخ دیدہ چپ کر رہی ہوں نہ بولدی اے
دم ماریندی جاگہ رہنے ناہیں اوہ تاں وڈے پہاڑ نوں تولدی اے
سبھو خویش قبیلڑے اپنے نوں رانجھے یار دے نام توں گھولدی اے
لک بدھا سو آپ تے مرن اُتے وارثشاہ دیوانگ نہ ڈولدی اے

کیدو دا سیالاں نال گلاں

مخاطب شدن کیدو با سیالاں

کیدو آنکے آکھدا سوہرا لوادے میتھوں کون چنگا مت دلیا اوئے
ایہ نت دا پاڑنہ جائے خالی پنج گنڈدا پاس نہ ویسیا اوئے
اک رگ و دھیک ہے لنگیا ندی کرت گھن فریج ملکھیسیا اوئے
مہیں مٹھیاں تے نال سیال مٹھے اَجکل دگاڑ کر لیسیا اوئے
ہتھوں مار سیالاں نے گل ٹالی پر ہاں چھڈ بھیڑا ہو بھیسیا اوئے
وارثشاہ ایہ پلچ مُشنڈڑا اے اکھیں میٹ بہے ہے چھپیا اوئے

کیدو نے سیالاں نوں آگاہ کرنا

باز کلام کیدو

کسے وڑنوں ملک مشہو ہوسی چوری یاری جو عیب کواریاں نوں
جنہاں مان ہے پنجنے کُڈنے دا کون رکھے ناں ہر یاریاں نوں

ا نہ سننے والوں کو سنا دیا ۲ مرے ہوئے سانپ کی طرح زہر گھولتی ہے ۳ کسی ولی کی بد دعا نے تاثیر کی ۴ لعنت کی ماری ہوئی سفید رنگ یعنی لاغر بے رونق چہرہ والی ہو گئی ۵ بھائی کے ماتم پر پیٹنے والی یا اپنے آپ کو بد دعا ہے جو عورتیں غصے میں اپنے حق میں کہتی ہیں ۹ مجھے غضب سے درد والا تپ چڑھے (بقیہ اگلے صفحہ پر)

دن رات خراب وچ بیلیاں دے انجھے نال رہے نبھ دھاریاں نوں
جدوں چاک اُدھال لیجاک ٹھڈھی تدوں جھور سو بازیاں ہاریاں نوں
ادس پا بھلاڑے ٹھیگلے کم پہنچیا بہت خواریاں نوں
وارث شاہ میاں جنہاں لایاں نی سوئی جاندے یاریاں واریاں نوں

خبر یافتن ہیر از شکایت کیدو

قصہ ہیر نوں ترت سہیلیاں نے جاکن دے وچہ سنایا ئی
ڈھول وانگ حرام شیطان دے جی ڈنکا وچہ بازار دے لایا ئی
کرچھڈ ایس دی نال الیسی سُنے دیس جو کیتے تڑا پایا ئی
تینوں مہنا چاک دا دے کیدو اس پرھے وچہ شور مچایا ئی
ایہ گل جے جاوسی اج خالی توں ہیر کیوں نام دھرایا ئی
وارث شاہ ایہ اہدیاں ہن ناہیں لنگے رچھ تے معاملہ چایا ئی

تجویز نمودن ہیر باہمنشینان

بولو کھاں تسی سہیلیو نی لنگے پچ دی بھگت سوار یئے نی
ال ٹکیاں ہو یاں کھل کھتومار مار کے زمیں پٹکار یئے نی
نوین مار کے چلئے پرھے اندر چلو حال ہی حال پکار یئے نی
مار کتکے گڈھن ما چھیاندے اینویں جان بھیں چالگذار یئے نی
ہولاں گجھیاں پھراں دے چہ ارو تالو جتیاں نال ابھار یئے نی
وارث شاہ سہیلیاں آہندیاں نی ایہ چال توں سکھے ڈار یئے نی

کلام ہیر باہمنشینان

ہیر آکھیا واٹ کے پھلے اندر گل پا رسہ منہ گھٹ گھتو
گھوں پکڑ کھسیٹ کے پاچھی کسے ٹوٹرے دلوچ پٹ گھتو
ال جتیاں دے کر خوب جھاڑ النگ پیر سبھ اوسدے جبٹ گھتو
لیکے گڈھن تے کتکے ما چھیاندے دھڑا دھڑ ہی مار کے کٹ گھتو
مار و ایس نوں لاکے اگ جھگی ساڑ بال کے چیز سبھ لٹ گھتو
وارث شاہ میاں داہڑی بھنڑی دا جو کوٹی وال دسے سبھ پٹ گھتو

گرفتن جلیسان ہیر کیدو را

سیاں نال ملکے ہیر متا کیتا کھنڈ پھٹ کے گلیاں ملیاں نی
کیدو آن وڑیا جدوں پھلے اندر خبراں ترت دے ہیر نوں گھلیاں نی

ہیر حاشیہ: ے یعنی اگرچہ دادے کا باپ نصیحت کرنے کو آئے ۔ ے بڑے پہاڑ کا وزن کرتا، ناممکن کام کا آمادہ ۹ ے موہرا خسر کو کہتے ہیں اور بطور دشنام بھی بولا جاتا
ہے ے بھلی کا پہیہ اس سے نہ گزار جائے ے یعنی تمہارے سر پر سے گذر کر چور کرے گا۔ مطلب یہ کہ ایک بھاری نقصان ہونے والا ہے۔
ے بڑی بات کی افواہ پھیلانے والے آدمی کے بارہ میں اللہ صاحب نے فرمایا کہ جو تہمت لگاوے زرجہ اپھنکارے ہوئے جہاں ملے پکڑو اور مار کے ٹکڑے اڑا دو ۱۲

ہتھیں پکڑ کے کاناں شاہ پریاں غصہ کھائیکے ساریاں چلیاں نی
کیدو گھیر جھیوں گدھا گھمیار پکڑے لاہ سہیلیاں پکڑ پچھلیاں نی
گھاڑ گھڑن بھٹھیار جو ایوں دھمکاں دیائیں چھڑیاں میلیاں چلیاں نی
وارثشاہ ہوداں لوہار پوندے دھمکاں نال جویں بھوئیں ہلیاں نی

زدوکوب کردن جلیسان کیدورا

گل پا کے سہلیاں لاہ ٹوپی پکڑ جلیوں سنگھ نوں گھٹیا نے
بھن دور تے کتکے چھڑن لتیں وہڑ دچہ کھڑل دے سٹیا نے
جھنجھوڑ کے کٹکے توڑ موڈھا لانگڑ پاڑ دھڑادھڑ کٹیا نے
مچھاں پٹ کے تے نالے پٹ داہڑی مار مار کے تے چاسٹیا نے
نالے مار کے مکیاں چور کیتا وانگ اوہڑ دے ڈھاہ کے جٹیا نے
وارثشاہ میاں کھچی پاڑ لانگڑ ایہ تاں برا اکھتڑا کھٹیا نے

ایضًا

اک مارلتاں دوئی مار چھمک تریئی نال چٹاکیاں ماردی اے
کوئی اٹ وٹا جتی ڈھیم بہتر کوئی پکڑ کے دھون مڈھ ہاردی اے
کائی ہسکے چھپیاں دے گلھیں کائی پٹ پٹے اگ ساڑدی اے
رو رو عاجزی کرے تے پوے پیریں کھاوے قسم جبار قہاردی اے
کوئی پٹ داہڑی دبر وچہ دیندی کوئی ڈنڈ کا وچہ گذاردی اے
کائی گھول کالکھ منہ سرکرے کالا پیا وانگ میت گنہگاردی اے
اوتھے کوک فریاد نہ سنے کوئی رہی واہ نہ حال پکاردی اے
چور ماری داو یکھن چلو ساہو وارثشاہ ایہ ضبط سرکاردی اے

ایضًا

کیدو کھائیکے مار آچھپیا اے گھر کے کلے تے باندر رسٹ خور وانگوں
نالے مار کھائے نالے مارے لوہناں ٹاہ جھلائے گدڑ کور وانگوں
پاڑ چنیاں ستھناں کڑتیاں نوں چک ڈھ کے چکید اچور وانگوں
دتے بھرن پروا جیوں چنڈ دوالے گرد پائلاں پاندیاں مور وانگوں
ساہوکار دا مال جیوں وچہ کوٹھاں دڑلے چوکیاں بھرن لہو وانگوں
وارثشاہ انگیاں بھکھدیاں نی اہدی بیٹ تے چند چکور وانگوں

ویران کردن دختران خانہ کیدورا

اوہ بھاٹکے کٹ چکچور کیتا سیالیں لائیکے پاسناں دھایاں نی
ہتھیں مال موا تڑے کاہ کافی وڈے بھانبڑ طبال لے آیاں نی

۱؎ زلفیں اکھاڑ جلاتی ہے ۲؎ یعنی مارنے کیلئے تیار ہوا ۳؎ بندر مار کھانیوالے کی طرح ۴؎ اندھے گیدڑ کی طرح
۵؎ دانتوں سے کاٹتا اور شور کرتا ۶؎ کوٹ کر چکنا چور کیا ہوا ۱۲

جھگی ساڑ کے بھانڈڑے بھن سارے ککر ٹکیاں جا بھجائیاں نی
کی کرمکیاں دی کرتوت دساں گلاں اک بتیس اک سوایاں نی
جل پاڑ کے ساڑ کے فتح پائی تکیاں ہیر نوں ٹمن ودھائیاں نی
فوجاں شاہ دیاں وار کے مار متھرا مڑ پھیر لاہور تے آئیاں نی

گریہ زاری کردن کیدو

کیدو لمتھڑا اپھڑا اگوں وہندے کوکے باہوڑی تے فریاد میاں
کفنی پاڑ بادشاہ تے جا کوکاں میں تاں ٹپ سٹاں بنیاد میاں
چلو جھگڑیئے چل کے پاس قاضی ایہ گل نہ جائے برباد میاں
مینوں مار کے ہیر نے خوار کیتا پنچو پنڈ دیو دیکھو کھاں داد میاں
مینوں بولنوں ماریا سچ پچھے شیریں ماریا جویں فرہاد میاں
وارث احمقاں نوں ایہو بناں پھاٹ کھادے نہیں آوندا عشق سواد میاں

زجر دادن چوچک کیدو را

چوچک آکھیا لنگیا جاہ ساتھوں تینوں ول ہے جھگڑیاں جھیڑیاں دا
تیرے دسب معلوم ہین سبھ نوں لاہڑی ڈاہیں لگ لویڑیاں دا
تینوں صلح سلوک دا ول ناہیں ول آوندا کھ نکھیڑیاں دا
آپ چھیڑ کے تے پچھوں پھریں بھوندا ایہو پیچ جے ماہنوں بھیڑیاں دا
پھیریں چھیڑ دا اکڑیاں ایانیاں نوں لتے روناہیں روں کھیہڑیاں دا
ملے سراں نوں جا وچھوڑ ناہیں تینوں ماں ہے پان دو پھیڑیاں دا
سڑ دا رہے جواں اچکیاں دا سوہا بیٹھا ہیں ساہویاں پیڑیاں دا
آپ چوہ تے آپ مرکھنا ہوویں کھوج ماڑنا ہیں دور تے نیڑیاں دا
کھوہ کل جہان سبھ اس گیڑ تے تینوں ول ہے الٹیاں گیڑیاں دا
تینوں ویر ہے نال ایانیاں دے لاتے دل ہے رب وریڑیاں دا!
پہلوں چھیڑ کے اپنی وار رونا کم بھیڑیاں چپڑ کھدیڑیاں دا
وارث شاہ ابلیس دی شکل کیدو ایہو مول ہے سبھ بکھیڑیاں دا

جواب کیدو پیش چوچک

مینوں مار کے اُدھلاں منج کیتا جھگی لا اوتڑ اساڑیا نے
بھنگ گھوٹنے دور سبھ بھن سٹے نالے باگھ بلی چا ماریا نے
۲۵۴ ککر ٹکیاں بھنگ افیم لٹی میری باؤلی چا اُجاڑیا نے
۲۵۶ دور بھنگ کے کتکے چھڑن لتیں ہیوند جلیاں پھول کے پاڑیا نے

ل ہنے کی جگہ جو کانوں کے چھیڑ دنکی بنی ہوتی ہے ۲ے اشارہ جو سلطان محمود غزنوی ۳ے جلدی جلدی بے حواس ہو کر ۴ے کوٹنے کے سوا عشق کا مزہ نہیں آتا ۵ے سوہان جاسوس ہیڑے مقابل فوج کے کوے لے اور تجھے الٹا چلانے کا طریقہ یاد ہے ۷ے پ ۹ے اور بعض آدمی ہے کہ خوش آوے تم کو بات اس کی دنیا کی زندگی میں اور گواہ پکڑتا ہے۔ اللہ کو اپنے دل کی اس پر بخت جھگڑا ہے شے یاروں کے ساتھ نکل جانے والی عورتوں نے ۱۲

۲۵۷ دھڑویل دھاڑے ملک مال لٹے میرا دیس تے دیس چا ہاریا نے
۲۵۸ دھڑ وئی رب دی چوچکا عشق پچھے میں غریب نوں بنھ کے ماریا نے
۲۵۹ مار اڑیاں جتیاں ڈھیم پتھر نال چھمکاں دے چم اتاریا نے
۲۶۰ وارثشاہ غریب دا غضب پوسی دین دنی دا خوف وساریا نے

کلام چوچک باکیدو

۲۶۱ جھوٹھیاں سچیاں چغلیاں میلکے تے گھر دگھری توں لوتیاں لاؤنا ئیں
۲۶۲ پیو پتراں نوں یار یار کولوں ماواں دھیاں نوں پاڑ دکھاؤنا ئیں
۲۶۳ تینوں مان ہے برا کماونیدا انویں ٹکراں پیا لڑاؤنا ئیں
۲۶۴ پرہاں جاہ جٹا پچھا چھڈ ساڈا ساتوں کاسنوں پیا اکاؤنا ئیں
۲۶۵ چالاں بھیڑیاں تیریاں لنگیا اوے محل چا ہٹر کے پوڑیاں چاونا ئیں
۲۶۶ وارثشاہ کم چھڈ برائیاں دے جتیاں ذات سادات سداؤنا ئیں

فریاد کردن کیدو پیش برادران

۲۶۷ دھڑ وئی رب دی نیاؤں کماؤ پینچو پھر دیس وچہ پھاٹیا کٹیاہاں
۲۶۸ مرشد بخشیا سی ٹھوٹھا بھنیا نے دھڑوں جڑ ہاں تھیں لا ہیں پٹیاہاں
۲۶۹ میں ماریا ویکھدے ملک سارے دھروہ کرنگ موئے وانگ سٹیاہاں
۲۷۰ ہڈ گوڈڑے بھن کے چور کیتے اڑی دار گدڑ وانگ کٹیاہاں
۲۷۱ میری مار کے کڑیاں مجھ کڈھی کتے ہلکے دیو وانگ میں ہٹیاہاں
۲۷۲ وارثشاہ میاں وڈا غضب ہویا رو رو کے بہت نکھٹیاہاں

پرسیدن رئیسان از جلیسان ہیر

کڑیاں سد کے پینچاں نے پچھ کیتی لنگا کاستوں ڈھا کے ماریا جے
حال حال کر دا ایہدے وچہ آیا وڈا قہر تے خون گذاریا جے
ایہ ریچھ فقیر کیوں چھیڑیا جے اوس پڑھے وچہ شور کھلاریا جے
کہو دکون تقصیر اندر پھڑ چور وانگوں کٹ ماریا جے
اکے باہجھ تقصیر دے ماریا جے لکے کوئی گناہ نتاریا جے
جھگی ساڑ کے مار کے بھن بھانڈے ایس فقر نوں چا اجاڑیا جے
ساتھے سچ بولو کیہڑی گل پچھے کر تنگ فقیر کھلاریا جے
پڑھے وچہ میاں پچھو چھوہریاں نوں اگ لا فقیر کیوں ساڑیا جے
کیدو آکھدا دھیاں دی رو کر کے دلوں رب تے نبی وساریا جے
وارثشاہ فقیر غریب کیدو کتے وانگ کیوں ہار در کاریا جے

ا؎ پچھلے پاؤں کا پچھلا حصہ جس کو فارسی میں ماشنہ کہتے ہیں اور پاپوش یعنی جوتی اور کلوخ یعنی ڈھیلا اور پتھر اور لاٹھی سے مجھ کو سخت مارا اور چمڑا اتار ڈالا ۱۲

چوچک نوں کیدو نال گلاں

کیدو دی پنچاں اگے فریاد

پینچاں نے ہیر دیاں سہیلیاں کولوں پچھ کیتی

جواب دختران پیش رئیسان

منہ انگلاں گھن کے کہن سبھو کالے کرن بھیں ایہ نہ سنگدا اے — ساڈیاں ہکاں دیول دہیاں کردا پچھوں ہوئیکے سُتھناں سنگھدا اے
سانوں کٹیاں کرے تے آپنا پچھوں ساہن ہوئیکے ٹپدار نگدا اے — نالے کھولکے جوگ نوں جو دیندا گتاں بنھ کے کھچدا ٹنگدا اے
تیروں لاہ گھائی دوالے پھرے بھوندا بھوں بھوں کے موتدار نگدا اے — وارثشاہ اجاڑ دچہ جائیکے تے پھل کناں اساڈیاں سنگھدا اے

فریاد کیدو بار دوم پیش انہا

اوہ آکھدا مار گوادتا ہڈ گوڈڑے بھن کے چور کیتے — جھگی سار بھانڈے بھن کھوہ داہڑی لاہ بھاگ پٹے پٹ دور کیتے
نادرشاہ پنجاب فتور پلئے میرے باب دے انہاں فتور کیتے — میری حال پکار نہ سنی کوئی شاہد حال دے اہل قبور کیتے
سنگھوں پکڑ گھسیٹ کے دچہ کھائی تاں مار کے فلق حضور کیتے — وارثشاہ گناہ بھیں پکڑ کافر ٹہ بیر ملائکاں چور کیتے

جواب ہیر و جلیسان او باپدر ہیر

وارگھتیاں کون بلا کتا درکار کے پر ہاں نہ مار دے ہو — اساں بھیا بٹیاں نہیں ہتھ لایا تسیں ایتنی گل نہ سار دے ہو
اساں نیاؤں تساڈڑا ڈھونڈھ لدھا دھیاں سد کے پرھے کھلار دے ہو — بھولو باندرے انگ کو پتر ٹے نوں مار چٹکیاں تے پچکار دے ہو
فرنیجیاں بکریاں ٹھکریاں نوں منہ لاکے چاپاد گار دے ہو — مٹھی میٹھی ہاں ایڈا پرا ہد پیندا دھیاں سد کے پرھے وچہ مار دے ہو
ایہ پچ مشٹنڈڑا اسیں کڑیاں اتے سچ تے جھوٹھ نتار دے ہو — پرس ہو کے نڈھیاں نال گھلدا تسیں گل کی چانکھار دے ہو
پہلے مار دا نال دگاڑ کرداتسیں دے پیار سوار دے ہو — وارثشاہ میاں مرد سدا جھوٹھے رناں سچیاں سچ نتار دے ہو

فریاد کردن کیدو بارِ سوم

کیدو باہوڑی تے فریاد کوکے دھیاں والیو کرو نیاں میاں، — میرا ہٹ پساری دا الٹیا اے کول ویکھ دا پنڈ گراں میاں

ل دختروں کے ساتھ کشتی کرتا ہے۔ تم بات ڈبو دیتے ہو۔ یعنی انصاف نہیں کرتے ۱۲

میر ابھنگ افیم تے پوست سٹریا ہو نعمتاں[1] دا کھاناں میاں
مینوں تساں تے بُرا بناد تا ہُن سچ میں کہیا سُناں میاں
میری تساں دینال نہ ساعجھ کائی پن ٹکڑے پنڈ دے کھاں میاں
پیسے ہے وچہ میں آن پکار کیتی دسو بابچہ پنچھیاں کدھر جاں میاں

طوطے باغ اجاڑ دے[2] میویاں دے اتے پھاہ لیاوندے کاں میاں
کی کہاں میر حق بُری ہوئی ہویا میرے ہی حق ایناں میاں
کئی دولتاں نے[3] ڈ دے مال لٹے کھری کھری والواں میں ناں میاں
وارثشاہ نہ وسیئے[4] مول اوتھے جھتے ہون ایدھرے تھاں میاں

پیرودی پنچھیاں اگے فریاد

ایضاً

۲۰۳ اینہاں کواریاں نوں کوئی جا آکھوندی جوبناں دی سدا وگسی نہ
۲۰۴ جویں ٹھگیا اینہاں ایمان تائیں ابلیس بھی اس طرح ٹھگسی نہ
۲۰۵ جدوں عزتاں کل برباد ہو سن کوئی منہ تساڈڑے لگسی نہ
۲۰۶ وارث اروندڑے رہو گے عمر ساری نک وڈھیا کا نکڑے لگسی نہ

پنچھیاں دا کیدو نوں دلاسہ دینا

تشفی دادن رئیساں کیدو را

پنچھاں آکھیا کیدو نوں صبر کر توں تینوں ماریا تے جھکھ ماریا نے
بہت دے لاسر پوچھ اکھیں کیدو لنگے نوں ٹھگ کے ٹھایا نے
تیری جھگی نوں پھیر بنا دیساں جہیڑی لاہ دلوں اوہناں ساڑیا نے
کیدو آکھدا دھیاں دے ول ہو کے ویکھو دین ایمان نکھاریا نے

ہائے ہائے فقیر تے قہر ہویا کوئی وڈائی خون گذاریا نے
سبھ لڑکیاں نوں جھڑک جھنب دے کے کول کیدو دے کوڑ پساریا نے
تینوں پوست افیم تے بھنگ دیساں ہور جو کچھ چا دکاڑیا نے
وارث اُٹھ راجہ تے بیداد نگری جھوٹھا دے لاسڑا ماریا نے

مہر چوچک دا کیدو نوں دھمکانا

تنبیہ دادن مہر چوچک کیدو را

چوچک آکھیا اکھیں دکھاینوں منڈی لاہ ساں منڈے منڈیاں دی
سر دھیاں دے چھک کے اکھ لاہاں اسیں سبھ نہ پرھے ہاں لنڈیاں دی
کیدو گل سُنکے خبر دار ہویا کمر بدھی سو بگڑنے منڈیاں دی
اکھیں ویکھ کے پھیر جے نا رو تدوں جانساں پرھے دو بنڈیاں دی

اکے دیاں تراہ میں ترت ماہی ساڈے دلیں نہ تھاں ہے گنڈیاں دی
کیدو آکھیا ویکھ پھڑ اوناں ہاں بھلا ماں کیہڑی اینہاں لنڈیاں دی
الیس ہیر دے برچھے دی بھنگ لیہاں سیلی وٹاں چاک دے جُنڈیاں دی
وارثشاہ میاں اپتھے کھیڈ پوندی ویکھو دھیاں دی تے منڈیاں دی

---

[1] دوسری نعمتوں کا تو نام ہی نہ لو ۱۲ [2] باغ تو طوطے اجاڑیں اور کوے پکڑے جاویں عجب زمانے کی بات ہے مثل مشہور ہے، کرے کوئی بھرے کوئی
[3] میری تمہارے ساتھ کیا شراکت ہے میں گاؤں سے گدا کر کے کھاتا ہوں اور تم دولت مند اور امیر ہو اس لیے انصاف نہیں ہوتا
[4] اس شہر میں سکونت نہ کرنی چاہیئے جس کے مقامات ناہموار ہوں ۱۲

آمدن کیدو نزد ہیر

کیدو مہر توں بےجواب ٹریا مڑ بھونکدا ہیر تے آیا ای
سبھ رخت تے مال متاع میرا وچ جھگی دے چا جلایا ای
اک بیج کے کسے نہ انب کھادے پھر داہنہ شہتوت نہ لایا ای

ایڈا قہر کیتو نال شہدیاں دے تیر جیو تے ترس نہ آیا ای
ہیر آکھیا کیدو نوں پاس تیرے چا اپنا پھیڑیا آئیا ای
جیہا بیجئے وارثا وڈھ لئے اے حرف وچ حدیث دے آیا ای

مقولہ شاعر

بولے جھوٹھ تے چغلیاں کرے غیبت راہ فقر دی وچ نہ آیا ئی
شاہی دوہاں جہاناں دی فقر ہیگا نبی وچ حدیث فرمایا ئی
لولاک لما خلقت الافلاک شان نبی دے رب فرمایا ئی

ترنج تت مارے سوئی فقر ہووے نہیں گدھے نے گودڑا پایا ئی
اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ وَ اَلْفَقْرُ مِنِّیْ حق فقر دے قول جو آیا ئی
وارث مکر بولیں گلیں وچ دوزخ تینوں آکھ کھاں کس پڑھایا ئی

کلام ہیر با کیدو

ہیر آکھدی قول ایہ حق اوہناں جیہڑے مرد میدان دیدار دے وے
ہر ہر دم دینال اللہ آکھن اوہ جیوندے جگ نوں تار دے وے
تیرے جیہے بھکھے لکھ پھرن بھوندے خوار خجل تاں وچ سنسار دے وے

دن روزہ تے رات نوں جاگدے نی وچ بندگی ہین غفار دے وے
جنہاں حرص ہوا دے وچ جالی اوہ آدمی کسے نہ کار دے وے
وارثشاہ فقیر بن پھرن جیہڑے وچ روز قیامت دے مار دے وے

جواب کیدو

جیہڑیاں وادیاں عادتاں نہ جاون بھاویں قید رکھو بھاویں چھڈ دیہو
ایہنوں ڈوہنگھڑے بوڑ وچ بوڑ سٹو ڈونگھا وچ زمین تر ڈ دیہو
بیلے جاونوں نہیں جے ہیر رہندی دونویں پیر جے اوس دے وڈھ دیہو

اوددوں گلوں المو ٹرنہ مڑن ہرگز بھاویں وچ زمین دے گڈ دیہو
میں تاں پھیر اج گل سنائی میں میں چپ چکے نوں تسیں سد دیہو
وارثشاہ بدعاتاں نہیں جاون بھاویں پھنڈ کے ڈھ کے کڈھ دیہو

کلام کیدو

کیدو آکھیا جیو تدبیر کر کے وچ جوہ دے جا کے کھیڑ دے نی
اکھیں دیکھ پرایاں جھگیاں نوں اگ لاونگے ہوی تریڈ دے نی

میرے آکھیاں دھیاں نوں کون مارے پنڈ کون ساڑے خون بھیڈ دنے نی
اچا دیکھ کے محل نہ ڈگ مریئے چھیڑ چھیڑئیے اپنے جیڈ دے نی

چھپئیں تک کے جنگلے وچہ بیٹھا ویکھ بڑے چالے ٹنگ ڈنڈیھ دے نی
وارث اہل بہشت دے لوک سبھے شوق چھپیاں نوں ان ہانگ ٹینڈے نی

جستجو کردن کیدو ہیر و رانجھا

وڈی ہوئی اجیر جا چھپیا ای پوہ مانگھ کُتا وچہ کنوداں دے
وچہ بیلے دے دغے تے چھپ رہیا گھیس وٹکے وانگ گھسنوں دے
ہویا چھپاہ ویلا تدوں وچہ بیلے پھرے آن پئیے سسّی پنّواں دے
پونا بنھ کے رانجھے دے ہتھ ملیا ڈھیر آن لگے رتے چھنّواں دے
بیلا لالوہی لال پکار داسی کیدو ہو رہیا دانگ کھُتّواں دے
وارث شاہ فساد دی اگ پاون کم ایہ نی صورتاں رنّواں دے

باہم خفتن ہیر و رانجھا در چراگاہ

جدوں لعل کچوریوں کھیڈسیاں سبھے گھروگھری اُٹھ چلیاں نے
پیئے دیکھ کے دوہاں اکلیاں نوں ٹنگاں لنگدیاں تیز ہو چلیاں نے
رانجھا ہیر نیارڑے ہو سُتے کند ہاندی دیاں مہیں نے ملّیاں نے
پرہے وچہ کیدو آن بگ مارے چلو ویکھ لو گلاں اولیّاں نے
لنگے رچھ بلاکو ناتی اُسے نے ویکھو ستیاں کلاں اتھلیاں نے
وارث شاہ میّاں جنہاں نیت مندی گلاں تنہاں دیاں سدا نگلیاں نے

رفتن چوچک در چراگاہ و دیدن ہیر و رانجھا

پرہے وچہ بے عزتی گل ہوئی چونبھ وچہ کلیجے دے چسکدی اے
چوچک گھوڑے تے ترت سوار ہویا ہتھ سانگ جیون بجلی لشکدی اے
بےشرم ہی ٹپکے پیرے چڑھد ابھلے آدمی دی جان دھسکدی اے
سُنب گھوڑے دے کاڑھی کاڑ وچ ہیر سندیاں رانجھے توں کھسکدی اے
اُٹھ رانجھیا بابل آوندا ای نالے گل کر دی نالے پھسکدی اے
مینوں چھڈ سہیلیاں نس گیاں مکر نال ہولی ہولی رسکدی اے
میں پھیر نہ آدساں کدی ایتھے بخشو تُسی مینوں پئی ڈسکدی اے
وارث شاہ جوں موڑ۳ے چے بیٹھ بلّی ساہ گھٹ جاندی نہیں کسکدی اے

دیدن مہر چوچک ہیر و رانجھا

مہر دیکھ کے دوہاں اکلیاں نوں غصّہ کھائیکے ہو یائی ترت تّاں
ایہ دیکھو پراہد خدائے دا اے بیلے وچہ اکلیاں پھرن رناں

۱ے چپ چاپ دمباز لوگوں کی طرح ۱۲
۲ے چھوٹے کپڑے میں کچھ نپٹا ہوا ہونا.
۳ے جیسے چوہے کے بل پر بیٹھ کر بلی دم گھٹ لیتی ہے اور نہ کچھ حرکت کرتی اور نہ بولتی ہے اس طرح ہیر بھی دم گھٹ کر بیٹھ رہی ۱۲

لکھیں نیویاں لکھ کے ٹرک چلی کچھے مار کے چوری دا ٹھاں چھناں	چوچک آکھیا رکھ توں جمع خاطر تیرے سوٹیاں دینال لنگ بھناں
غیرت گئی سو کھا کلیجڑے نوں نال غضب دے کانپنے وچ سنھاں	سر وڈھ تیرا کر خون دلیاں ایس شور دا پوے گا تد بناں
مار کر انگا چا بکاں سایندی مشکاں جوڑ کے ہتھیاں نال بنھاں	وارث شاہ تیرے نال کراں ایسی نت روندڑی کرینگی یار اساں

عذر کردن ہیر پیش پدر

نہیں چھیڑ ماہی اٹھ جا گھر یں اہدے کھاندی تیر نہ کسے لیتی	بھتا پھیر نہ کسے لیا و نائیں اہدوں پچھلی بابلا ہو بیتی
ہوئی ہوائی توں کر معاف مینوں تیری جائی ہاں بابلا دھی بیتی	موہوں کلادھے کے آپ بدنام ہوناں نہیں مہر جی ساواں وچہ ریتی
مست ہو کے مہر بیہوش کھڑا ہویں کسے بدال نجھنگ بیتی	کتے ایس نوں جھب ویاہ دیئے ایہو مہر نے جیو دیو وچ سیتی
کر چُپ نہ بول توں بابلا وے جائے کھنڈ جہان وچہ گل کیتی	وارث شاہ دعا قبول تیری جیناں نقص نہیں وچہ نیک نیتی

مصلحت نمودن چوچک با برادران

چوچک سد بھائی پرے لا بیٹھا کتے ہیر نوں چا پرنا یئے جی	آکھو رانجھے دینال ویاہ دیواں اکے امبڑے چا منگا یئے جی
ہتھیں اپنی کتے سامان کیجے جان بجھ کے لیک نہ لا یئے جی	بھایاں آکھیا چوچکا ایہ مصلحت اسیں آکھدے شرما یئے جی
ساڈا آکھیا جیکر من لئیں اسیں کھول کے چا سنا یئے جی	وارث شاہ فقیر پریم شاہی ہیر اوس توں بچہ منگا یئے جی

جواب دادن برادران

رانجھیاں نال نہ کدی ہے ساک کیتا نہیں دتیاں اساں کڑمایاں او	کھوں رلدیاں گولیاں آیاں نوں رلن ایہ سیالاندیاں جائیاں او
نال کھیڑیاں دے ایہ ساک کیجے دتی مصلحت سبھناں بھائیاں او	بھلیاں ساکاندینال چا ساک کیجے دھراں ایہے ہوندیاں آئیاں او
کھیڑا ساک چنگا کہیا من ساڈا پچھوں پھرینگا ڈھونڈ دا جایاں او	
وارث شاہ انگیاریاں بھکھدیاں ای کسے وچہ بارود چا پائیاں او	

لے نوکر۔ ملازم پنجابی کا ماں یعنی کام کرنے والا ۱۲

ایضاً

کھیڑیاں بھیجیا اسانتے اک نائی کرن منتاں چا احسان کیجے
اساں بھایاں ایہ صلاح دِتی کہیا اساندا سبھ پروان کیجے
جتھے رب دے نام دا ذکر آوے لکھ بیٹیاں چا قربان کیجے

بھلے جٹ لبھے اُتے آن بیٹھے ایہ چھوکری انہانوں دان کیجے
ایہناں دیاں داکجھ وساہ ناہیں اتے باہاں دا نہ گمان کیجے
وارثشاہ میاں نہیں کرو آکڑ فرعون جیہا دل دھیان کیجے

مجلس آراستہ کردن چوچک برائے شادی ہیر

چوچک کھیر کے گنڈھ سداگھلے آ ان چوہدری ریاں چکراں دے ۲۷۸
پہیمے چھتے سیال تے بادرے نی ملک آئے نی کھوکھر اڈگراں دے ۲۸۰
ماں باگڑی گل تے ورک لئے سادست ادنگ جوڑے وگڑاں دے ۲۸۲
ہور بھائی جیہڑے ساہنجے نبیاں دے ٹڑلے مسیتی جو باہر دیاں نگراں دے ۲۸۴
کہیا لاگیاں سن توں سن بلیا تیراساک ہویا نال ٹھکراں دے
اک آ دندیاں گاندیاں نال خوشی بھر ٹھو ماردیاں نی نال سنگھراں دے
اک سے جوڑیاں جٹ اک نڑ رہوندے ڈھو ڈھکے نے تکھیاں اکھراں دے ۲۸۵

۲۷۹ سد ہویا جوے کھرل سیال آئے چنگے جٹ جو تارڑاں تر گڑاں دے
۲۸۱ سد ہو دینس ہنجرا وڈرآنچ چدہڑ پینچ چدہڑاں ڈالیاں کھکراں دے
۲۸۳ ساہیاں گونداں ڈوگراں اولکھاں دے بیٹھے پنجگرایاں گگڑاں دے
ہتھ دے ویہ پلے پا شکر سوال پاونڈے چھوہراں بکراں دے
دھر باڈھول جٹیاں دین ویلاں چھنے لیا وندیاں دانیاں شکراں دے
رانجھے ہیر سنیاں دلگیر ہوئے دو دین دین گالیں نال اکراں دے
۲۸۶ کھیڑے سیال کرتوت دے دھنی دونویں وارث جوڑے سر ناویں ٹکراں دے

مژدہ دادن کھیڑیاں وخوشنود شدن آں ہا

رلی جا ودہائی جاں کھیڑیاں نوں لٹی مار کے گنہراں گھتدے نی
بولن راگ سہاگ دینال خوشی ہور ناچ پکن گتا گتدے نی
بھلے کرم ملے سانوں سرم دالے رجے جٹ وڈے اہل پتنے نی

چھالاں لاں اسپھیاں خوشی ہو کے لا مجلساں کھیڈ دے دتدے نی
اکدوجے نوں دین مبارکاں جی ہور کم جو سون سوتیدے نی
وارثشاہ دی شیرنی ونڈیانے وڈے دیگچے دُدھ تے بھندے نی

ہیر دے ویاہ دی گل ٹھ

کھیڑیاں نوں خوشخبری ملی تے انہاں نے خوشی

لے پ ۲۶ س ۴۹ (ترجمہ) اے آدمیو ہم نے تم کو بنایا ایک ایک مادہ سے اور رکھیں تمہاری ذاتیں اور گوتیں تاکہ آپکی پہچان ہو۔ مقرر عزت اللہ کے ہاں اسکو بڑی جسکو ادب بڑا۔ اللہ سب جانتا ہے ۲ے ٹرنے سیتی۔ اچھی حیثیت والے دولتمند ۳ے جوڑیاں، جٹ مرد دولہا اور دلہن کی مرضی کیخلاف ناطہ کرنا جسطرح دو ستوں کو آپسمیں خلاف مرضی رسی سے باندھا جاتا ہے۔ نڑنا کہتے ہیں لدر ڈھو ڈھکنا دونوں کا آپسمیں پیار سے نکاح ہونا لکھیا یعنی انکی تقدیر کا لکھا ہوا پیش آنا ۴ے یعنی لڑکے اور لڑکی کے والدین آپسمیں کرم ہوتے ہیں ۱۲

غصہ شدن ہیر با مادر خود

ہیر ماں دے نال آ لڑن لگی تساں ساک کیتا نال زوریاں دے
کدوں منگیا مَیں میں آکھ تینوں ویر کد ہیو تے نال گھوریاں دے
جیہڑے ہون بے عقل چا لاوندے نی اتاں ماڑیاں دیاں وچہ موریاں دے
چا چغد نوں کونج دا ساک دتو پری بدھیا ای گل ڈھوریاں دے

میں تاں نہیں جاناں نال کھیڑیاں دے بھاویں لا لے زور حضوریاں دے
ہن کریں دلاکیوں اساں کولوں ایہہ کم نہ ہوندے نی چوریاں دے
پہلاں ماڑکے پچھوں پیار کرنا چپ کرن نائیں نال لوریاں دے
وارث شاہ میاں گنا چکھ سارا مزے کھ تے پوریاں پوریاں دے

صلاح نمودن ہیر با رانجھا

ہیر آکھیا رانجھیا قہر ہویا ایتھوں چل جے اٹھ کے چلنا ئیں
جدوں جھگڑے وڑی میں کھیڑیاں دے کسے اساں نوں مول نہ گھلنا ئیں
ایہیں عشق دے آن میدان رجھے برا سوکڑے نوں رنوں ہلنا ئیں

دو تویں اٹھ کے لڑے راہ پئیے کوئی اساں نے دیس نہ ملنا ئیں
ماں باپ نے جدوں ویاہ ڈتا کوئی اساں دا زور نہ چلنا ئیں
وارث شاہ جے عشق قزاق دوڑے ایہہ کٹک پھر آکھ کس ٹھلنا ئیں

جواب رانجھا

ہیرے عشق نہ مول سواد دیندا نال چوریاں اتے ادھالیاں دے
معلوم ہویا تیرے سخن اتوں چالے دینی ئیں منہ کالیاں دے
ٹھگی نال میں مہیں چرا لیاں ایہہ راہ نی زناں دے چالیاں دے

کڑاں لیندیاں نٹھیاں دیس وچوں قصے سننی ئیں نی کھوہیاں گالیاں دے
سر جان قربان توں ورہنی ئیں پتر ڈٹھے نی کنعان والیاں دے
وارث شاہ صرف سبھ جاندے نی عیب کھوٹیاں پٹھیاں والیاں دے

تیاری کردن مہر چوچک

چوچک سیال نے قول وسار دتے جدوں ہیر نوں پایاں مایاں نے
ہن تیری رانجھیٹیا گل کیکوں تو بھی راہ دن مہیں چرایاں نے
آدے مور کھا کچھ توں نڈہری توں میرے نال کیہاں ہن چایاں نے

کڑیاں جھنگ سیالیاں جھنبلا ہو سبھے پاس رانجھیٹے دے آیاں نے
ادہے ویاہ دے رسا مان ہو گئے گنڈھیں پھیریاں دیس تے نایاں نے
ہیرے قہر کیتا تیرے ماپیاں نے سبھے کلو کل چا گوایاں نے

۱؎ چغد ایک جانور کا نام ہے جس کو الو کہتے ہیں اسکو بہت منحوس کہا جاتا ہے ۲؎ کونج ایک پرندہ کا نام ہے ۳؎ اگلے زمانے کے قصے کہانیاں میں بڑی قومیں فنا ہو گئیں ۴؎ یعنی مجھ کو اپنا سر قربان کرنے سے روکتی ہے کیا مجھے کوئی کمینہ آدمی خیال کیا ہے ۱۲

جیتوں انت ایہو کجھ ہوونا سی ایڈیاں محنتاں کاہ کرایاں نے
تینوں ویاہ دے ہار سنگار ہوئے اتے کھیڑیاں گھریں ودھایاں نے
اعتبار کرناں قول رن دے تے نہیں کجھ وساہ جہان جایاں نے
رانجھے سد کے ہیرنوں چا گوشے گلاں سچیاں چا سنایاں تے
اساں گل تیری لڑ بدھی لبھ لئی پٹ سٹیاں سبھ کمایاں نے
باہوں پکڑ کے ٹور دے کڈھ دیسوں انہوں توڑ نیناں جوئیں لایاں نے
اساں کیہا آس ہے منڈھیئے نی جیتھے کھیڑیاں زوراں وکھایاں نے

ایہا مد ہیرے تیریاں ساڈی محل چاہڑ کے لوڑیاں چایاں نے
کھاہ قسم سد گند تیں گھول پیتی ڈوب سٹیاں پوریاں پایاں نے
سانوں ٹھگیوئی ہیرے دغا دے کے جیہاں کیتیاں سو اساں پایاں نے
گڈیاں بولیاں پھیر اکٹھ کم کے جینہاں سان تے بگڑ چڑھایاں نے
تیریاں نیتاں ہویاں ہور رہویں گلاں آس امید مکایاں نے
یار یار تھیں جدا کر دور ہوئے میرے باپ تقدیر لکھایاں نے
وارثشاہ ویاہ دی خوشی چڑھی اکھیں سدے دیاں لال سوایاں نے

جواب رانجھا با ہیر

رانجھے آکھیا ہوہوں کی بولنا ئیں گھٹ وٹ کے دکھڑا پیونائیں
یَوْمَ تَشَقَّقُ السَّمَاءُ بِالْغَمَامِ سارے دیس دی وچ ایہ بھیونائیں
صبر لاں دے یار جہان ہٹن اُچی کاہنوں اساں بکیونائیں
اساں صبر تھیں کم جو پاؤنائیں انبر پاٹ پوے صبر سیونائیں

میرے صبر دی داد ہے رب دتی کھیڑیں ہیر سیال نہ جیونائیں
یَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ زمیں پاٹی نوں کس سیونائیں
تسیں کملیاں عشق تھیں نہیں واقف نیوں لاونا نام دہیونائیں
وارثشاہ چپ ہے کیتیاں گنج پایئے اُچا بول کے کاہ بولیونائیں

آمدن جلیسان نزد ہیر

رل ہیر تے آئیاں فیر سبھے رانجھے یار تیرے سانوں گھلیائی
جیتوں انت اونہوں کجھ ہاونا سی اوہدا کالجہ کاسنوں سلیائی
بے صدق ہویوں صدق ہار یوئی تیرا صدق یقین ہن ہلیائی
دغا باز نے دغا کمائیکے تے جیو جان تھیں چا اتھلیائی
ہیرے لبھ لئی اساں گل تیری تیرا دھرم تے نیم ہن چلیائی

سوٹا کملی ونجھلی سٹ کے تے اٹھ دیس پر دیس نوں چلیائی
اساں اینتی گل معلوم کیتی تیرا نکل ایمان ہن چلیائی
اوہدا ویکھ کے حال احوال سارا ساڈا رونداں نیر نہ ٹھلیائی
جیتوں اوسنوں ہیسی جواب دینا عشق اوسدا کاسنوں ملیائی
ہیرے قہر کیتوئی میوں ٹھگئیے نی کدی دھروہ نہ کسینوں بھلیائی

لے زبان کو تیز کرتا اور خوب باتیں کرنا ۔ ۲ے جس دن پھٹ جائے گا آسمان بادل کے ساتھ ۔ ع جس دن بدل جائے گی زمین ۔ ے آسمان سمٹ جائے گا
تو صبر سے سیا جا سکتا ہے ۳ے پ ۳ ع (ترجمہ) یہ بات ملتی ہے اس کو جس کی بڑی قسمت ہے۔ ۱۲

جے تدھ انت ایہ گھولنا گھولنا سی کاہنوں اسد اہیوا وڈلیائی
دن رات ہیر تیرے عشق پچھے مہناں کل جہان دا جھلیا ئی
ترا سدی راس لئے عشق کولوں ثقلا تدیاں بیاں نوں چلیائی
وارث حق دے تون جدوں حق کھتھا عرش بداندوں تھرتھلیائی

جواب دادن ہیر

ہیر آکھیا اوسنوں کڑی کر کے بکل وچ لکا لیا یا جے
آہموں سامنے بیٹھ کے کراں گلاں تسیں منصف ہو مکایا جے
میں آکھ تھکی اوس کملڑے نوں لیکے اٹھ چل وقت گھسایا جے
اجے ہے ویلا آکھے لگ جائے تسیں اوس نوں جا سمجھایا جے
میری ماں تے باپ توں کر پردہ گل کسے مول نا یا جے
جیہڑے ہون سچے سوئی چھٹ جاسن ال جھوٹیاں نوں مہنا لایا جے
میرا آکھنا اوس نہ کن کیتا ہن کا ستوں ڈسکنا لائیا جے
وارث شاہ میاں ایہ وقت گھتھا کسے پیر نوں ہتھ نہ آیا جے

آوردن دختران رانجھا را نزد ہیر

راتیں وچ رلا ئیکے ماہیڑ نیوں کڑیاں ہیر دے پاس لے آیاں نی
لوکاں آکھیا ہیر دا ویاہ ہوندا ایس ویکھنے آیاں مایاں نی
جنہاں میں دا اک ساں سنے نڈھی سوئی کھیڑیاں دے ہتھ آیاں نی
ایہ سہیلیاں ساک تے سین تیرے سبھے ملیاں پھپھیاں تایاں نی
اساں کہی ہن آس ہے نڈھی اے نی جیھتے کھیڑیاں نے ران وکھایاں نی
ہیر آکھیا آوندے نوں بسم اللہ اج دولتاں میں گھر آیاں نی
سورج چڑھیگا مغربوں ورز قیامت توبہ ترک کر کل بریاں نی
اوسیوقت جواب ہے مالکا نوں ہک دھاڑیاں دے اگے لایاں نی
تساں وہٹیاں بن دی نیت بدھی لیکاں صدتے پچکے لایاں نی
وارث شاہ اللہ نوں سونپیوں توں سانوں چھڈ کے ہور دے لیاں نی

جواب ہیر بار انجھا

نیوں لا کے بج لے لج ہوئی میتھوں کیہڑی کوئی گل جائی
اک بھاہ بھڑکی تیرے عشق والی دوجی دقتیاں نے میری جان جائی
جیہڑی ہو دنی سی سوئی ہو چکی ایہو خلق ساری سر بہشت پائی
وڈے دھم دھاری سبھ خاک ہوئے اک دن تیک رہ گئی اک رائی
جدوں دھر وہ سی آن اداس ہویا تدوں رب نے اوسدی داد پائی
ماں دے لاسڑے بہت سارے ہوئے جھڑکا ڈھی نج جائی
ہوئی لکھی رضا دنیاں ساڈے نہیں وچ پریت دے شبہ کائی
الیس ہو ونی شاہ فقیر کیتے راجے بھوج دے مکھ لگام پائی
جدوں شمس تبریز نے شرع منی رب اسدی کھل سی جالاہی
وارث شاہ پیہلا دے نال ہوئی سوئی منی تساں رضا آئی

۱ عورتوں کے لباس میں ۲ اب کس واسطے رونا شروع کیا ۳ ہانک کر چوروں کے حوالے کر دیں ۴ ہم کو چھوڑ کر دوسری طرف محبت لگائی ۵ مجھ سے (بقیہ اگلے صفحہ پر)

جواب رانجھا با ہیر

۲۹۷ ہیرے ماریا میں تیرے عشق دانی مینوں مار کے پگڑ نوایائی
۲۹۹ دُکھ سکھ میں جھولڑی پالئے کیہا مٹھڑی چاٹ لگایائی

۲۹۸ ڈِھٹے باہجہ نہ رجدے نین میرے گھاء سجر ابھیر پہنچایائی
۳۰۰ وارث عشق دا ماریا کملیئے نی ایتھے آئے کے چاک سدایائی

جواب ہیر با رانجھا

۳۰۱ مینوں قسم خدائے دی رانجھیا وے تدھ باہجہ نہ لگدا جی میرا
۳۰۳ سکھ نال گھڑی نہ میں جالیا وے دُکھ آپنے مینوں پا گھیرا

۳۰۲ رت پئی حیران میں پھرنیاں وے کجھ ہتھ نہ آوندا مول تیرا
۳۰۴ وارث اک تسا ڈڑی سک ساڈے دوجا خیال نہ چھڈدا مول کھیڑا

جواب رانجھا با ہیر

۳۰۵ ہیرے کدوں میں مہین چرایاں سن ایہ دکھ فضیحڑے کدوں جالے
۳۰۷ سڑ بل کے کوئلہ ہو گیا اندر برہوں الّنبڑے آن بالے

۳۰۶ ہُن رت بیلے وچہ جان میری شیہنہ کوکدے شوکدے ناگ کالے
۳۰۸ وارث لا کے نیوں حیران ہویا وچ رت لا ہمڑے ہیر والے

جواب ہیر با رانجھا

۳۰۹ ہیر آکھدی رانجھیا قہر ہویا رہی شرم دی لج نہ کا مینوں
۳۱۱ کوہی دانگ دن رات کرلاوندی وے لگا مڈھ کلیجڑے گھا مینوں

۳۱۰ جوگن ہو بھبوت میں لا بیٹھی بھورا مہر نہ آوندی ذرا مینوں
۳۱۲ وارث نہیں محرم کوئی حال دا اے رانجھا حال سناوساں جا کینوں

مقرر کردن روز شادی

کھیڑیاں ساہ کڈھایا بہمناں توں بھلا متھ مہورت وار میاں
پھیر رات نوں آن نکاح لینا کر چھڈیا ایہ اقرار میاں
رانجھا ویکھ کے ساز سامان سارا ہو بیٹھا ئی بے اقرار میاں
رانجھے دُعا کیتی جنج آوندی نوں لوے غیب دا کٹک تے دہاڑ میاں

ناؤیں ساونوں رات سی ویروالی لکھ گھلیا ایہ نروار میاں
اوتھے کھیڑیاں سبھ سامان کیتے ایدھر سیال بھی ہور تیار میاں
خط لکھیا اجو دا آن پہتا چوچک لا گیاں نوں ٹورے دھار میاں
وارث شاہ سر بالڑا نال ہویا ہتھ تیر گانا تلوار میاں

بیان خورشہائے شیریں

نگے نگدیاں تے شکرپارے تلن ڈھیر لا دتے وڈے کھیور اندے
تلے خوب جلیب تے گل بہشت لونڈی لڈوٹکیاں پیڑے سیواندے

(بقیہ حاشیہ) کوئی بات نہیں کی جاتی ؎ بے فائدہ کوشش کی ؎ دھر بھگت ایک سادھو کا نام ہے ؎ پرہلاد بھگت بھی ایک سادھو کا نام ہے۔
؎ جگر پر زخم ہو گیا کس کو حال سناؤں گی ؎ یعنی ایک تو تمہاری آس جلاتی ہے اور دوسرے تمہارا خیال پیچھا نہیں چھوڑتا اس سبب سے میں بہت حیران ہوں
اور رات دن بیچین اور بیقرار رہتی ہوں ۱۲ ؎ نگدیاں شکرپارے کھیورے از قسم مٹھائی یہ کھانوں کے نام ہیں ۱۲

میدہ کھنڈ تے گھیو پا نے چھی بھابی لاڈلی نال جس دیور اندے
قلاقند مکھانیاں سواد مٹھے پکوان کیتے تال تیور اندے

ہور جو جہان دی رسم آہی سبھ جمع ہوئے نال ہیور اندے
ٹکاوالیاں نتھ جمیل جھانجر بازوبند مالا نال تیور اندے

ایضاً

مٹھی ہور کھجور پر اکڑی بھی بھرے خوانچے نال سموسیاندے
اندر سے کچوریاں لچی وڑی اتے کھنڈ دے کھرنیاں کھوسیاندے

پیڑے نال خطاییاں گول گپے تے بیدانیاں نال بلوسیاندے
رانجھا جوڑ کے پھرے فریاد کر دا دیکھو کھسدے ساک بیدوسیاندے

اسیں چپ کر کے پرہاں ہو بیٹھے دس چلدے نہیں ہن رو سیاندے
وارثشاہ نصیب ہن لون جھولی کرم ڈھیں نائیں نال جھوسیاندے

بیان پختن طعام

منڈے ماس چاول ڈال دہیں دُکھ ابھ ماہیاں پالیاں راہیاں نوں
سبھ چوہڑے چیڑے رج رہے راکھے جہیڑے سانبھدے وکان دیاں داہیاں نوں

اُنّی زردے تے ہور پلاؤ قلیے اشرف امیر سپاہیاں نوں
کامے چاک چوپیر سیر ے ڈنگراں نوں دہی نکھ جو وہن ملاییاں نوں

دال شوربا تے نال مٹھا منڈا دہماں راولاں کنجراں نائیاں نوں
وارثشاہ سبھ نعمتاں جمع ہویاں لوک کھاندے بے پرواہیاں نوں

مقولہ شاعر

ساک ماڑیاندے کھوہ لین ڈاہڈے ان پجدے اوہ نہ بولدے نی
نہیں چلدا وس لاچار ہو کے موئے سپ دانگوں وس گھولدے نی

کدی آکھدے ملے نہ آپ مریئے پٹے اندروں ماہرڈ ڈولدے نی
گن ماڑیاندے سبھے رہن وچے ماڑے ماڑیاں تے دکھ پھولدے نی

شاندار نوں کرے نہ کوئی جھوٹھا کنگال جھوٹھا کر ڈالدے نی
وارثشاہ لتاڑدے پئے ماڑے مارے خوف دے موہوں نہ بولدے نی

اقسام برنجہا

مشکی چاولاں دے بھرے آن کوٹھے سوئن پتی تے جھونڑے چھڑیندے نی
باپیتی مسافری بیگمی سن ہر چند اتے زردے دھڑی دے نی

باریک سفید کشمیر چاول خورش جہیڑے جو تے پری دے نی
سٹھی کمر چکا سیولا کرت کتھل میوا پاکے بھال دچہ دھری دے نی

کل بنڈ یارتو اخوب چاول سکھداس نالے نہ چھڑی دے نی
گلاں سچیاں نال ہتھوڑیاں دے موتی چون لنبوہیان جڑی دے نی

اتے زیوراں دا کجھ انت ناہیں رنگ رنگدے گہنے گھڑی دے نی
وارثشاہ ایہہ زیوراں گھڑن تائیں بنڈ بنڈ سنیارڑے پھڑی دے نی

---

۱ زبردستی اقبال نہیں مل سکتا ۲ ڈھونڈ کر جھوٹا کرتے ہیں ۳ مسکین لتاڑے جاتے ہیں ۴ زیور بنانے کیواسطے ہر ایک گاؤں کے زرگر پکڑے جاتے ہیں ۵ یعنی چھینے جاتے ہیں۔ غریبوں بے گناہوں کے ناطے ۱۲

تعریف زیورات

کنگن نال زنجیریاں پنج منیاں ہار نال لونگیر پُرایو نے
پہنچی جگنیاں نال حمیل مالا عطردان بھی نال گھڑایو نے
گورکھ دہندا انگوٹھی تے چوپ کلیاں کانپھول تے ہس بنایو نے
ترگا نال کپور اندے جٹ سجے توڑے پاونٹے گجریاں پھایو نے
سونیاں الیاں نال پازیب پھبے گھنگھر الڑے گھنگھر ولایو نے
وارث شاہ گہنا ٹھیک چاک آہا سوئی کھٹڑے چا لوایو نے

ایضاً

سکندری نبھڑی بیر بلیاں پل وتڑے جھمکے ساریا نے
چنن ہار لوگا ہنڈیاں نال لوہلاں وڈی ڈول میانڑے ہاریا نے
لاگ لاگیاں نے جیہڑے نقد آہے گن گٹ کے چا وچاریا نے
ونگاں چوڑیاں جو ہے ندیاں سن نال مچھلیاں نولڑے ساریا نے
جیہڑے زیور سبھ تیار ہوے اَنگ لاونے ہار سنگاریا نے
ہس جھڑے گنگناں جگنی ٹکے نال ہی چا سواریا نے
چھلے کھیلاں نال تیار ہوے نال داؤنی چا سواریا نے
داج گھتّ کے ٹونک صندوق بدھے کئی رنگ دا داج زنگاریا نے
بندے آرسی نال انگوٹھیاں دے مہر بچھوئی نال نتاریا نے
وارث شاہ میاں اصل داج رانجھا اک اوہ بد رنگ کر ماریا نے

شمار پارچات جہیز ہیر

لال لنگیاں اتے متاع لاچے کہن کھیس تے ریشم سلاریاں نی
چوب چھائلاں تے نالے چا سوہے چنیل ہیرے ہاہنوں جھلیاں نی
سالو بنھڑے چادراں بافتے دیاں نال بھوچھنا ندے پھلکاریاں نی
مانگ چوپ ٹیگ ٹا گلاں ڈوریئے سن لوندان ہو پنجابیاں ساریاں نی
رنگ رنگ دے داج تیار ہوئے سبھ جوڑ کے چا سواریاں نی
وارث شاہ چنگے سرو پا خاصے پوشاکیاں ملدیاں بھاریاں نی

ایضاً

لال گھگرے کاہڈویں نال مشروشکے پگاند نیال نسیلڑے نے
دریائی دیاں چولیاں نال پھمن کیمخواب تے چنیاں پیلڑے نے
الاہ تے جالیاں جھمیاں سن شیر شکر گلبدن رسیلڑے نے
نینوں خاصہ تے ململ خاں بھتان سارے اک گوہڑے اک پتیلڑے نے
لوک بند تے انبڑی بادلا سی ندی خاصے چوتار رسیلڑے نے
چار خانے ڈوریئے ململاں سن چوب چھالاں بنت سکھیلڑے نے
داج سرخ سفید تے زرد نیلے ہرے اطلسی تے نال نیلڑے نے
وارث شاہ دوا وڈھنی ہیر رانجھا سکے تیلڑے برے جلیڑے نے

لے پ ج (ترجمہ) اے بنی آدم ہم نے تمہارے لیے (ایسا) لباس اتارا ہے جو تمہارے پردہ کی چیزوں کو چھپائے اور (موجب) زینت (بھی ہو) اور پرہیزگاری کا لباس یہ سب لباسوں سے بہتر ہے ۲ے نام اقسام پارچات عہ دوسرے کا لباس ۳ے ان دونوں کا بُرا حال تھا ۱۲

شمار ظروف ہائے جہیز

سرمیدانیاں تھالیاں چھنے لوہ کڑچھ تے نال کڑاہیاں دے
چمچے بلوئے وہنی تے دیگچے سن نال خوانچے طاس بادشاہیاں دے
گھمیاراں نے مٹاں دے ڈھیر لائے ڈھکے بہت بالن نال کاہیاں دے
خلقت جڑی ہے وٹیاں کھان والی کوئی وار نہ آوندے نایاں دے
لیا جس وچ جگدے مہر چوچک خلقت جوڑ دی بہتھ عایاں دے
رانجھا چھٹ کے مہین بیفکر ہویا جا بیٹھائی وچ سرایاں دے

کول گڈوے پتیلے تے طبلباز ان تے کاب پرات پرداایاں دے
بے حساب لے انت سن داج رتے جگرے پاٹ گئے ویکھ پرایاں دے
مشکاں مشکی بھرن آنا ولے ہو لوکے سکیڑے کھوہ وچ بابایاں دے
کوہن بکرے کمن پلا قلیہ کدے چھلے بہت قصایاں دے
دیگاں کھچدے گھت زنجیر رسے توپاں[1] کھچدے کٹک بادشاہیاں دے
وارثشاہ میاں چاء ویاہ دا ئے سبنے بھرن کھندے منگوہیاں دے

آمدن مرد مان برشادی کتخدائی ہیر

ڈاراں خوباں دیاں میلاں دے میل آئے حور پری دے ہوش گواندیاں نی
باراں ذات تے ست سنات ڈھکی رنگ رنگیاں صورتاں آندیاں نی
لکھ سٹھنیاں دین تے لین گالیں واہ واہ کے سہرا[3] گاندیاں نی
نال آرسی مکھڑا ویکھ سندر کول عاشقاں نوں ترساندیاں نی
اک وانگ بساتیاں کڈھ لاٹو ویراں دے نال سناندیاں نی
اک گاٹو کے کوٹلاں کانگ ہویاں اک راہ وچ دوہڑے لاندیاں نی

لکھ جٹیاں مشک پلٹیاں نی تن پدمنیاں وانگ سوہاندیاں نی
اتے بھوچن سن پنجتونیئے دے اتے لنگیاں تیڑ[2] جھاندیاں نی
پری زاد جٹیاں نین خونی نال ہک مہین دے گاندیاں نی
اک لاہ کے چادراں کڈھ چھاتی اوپر واریون چھاتیاں پاندیاں نی
اک تاوڑی ماردیاں نچدیاں نی اک شوہ دیاں گھوڑیاں گاندیاں نی
اک آکھدی موہنہ مار میرا اک وچ مولڑا گاندیاں نی

اک عاشقاں دے گیت گاندیاں نی جنے کھٹے نوں پیاں سناندیاں نی
وارثشاہ جیوں شیر گڑھ پٹن تکے لکھ سنگتاں زیارتیں جاندیاں نی

متفق شدن مردمان ہر جنس برشادی ہیر

جویں پیر بنگا ہے تے رتن بھمن بھٹ بھوہار کے تے رنگ لاندیاں نی
جیہڑیاں صدق دینال چل آوندیاں نی قدم چم مراد بہ پاندیاں نی

[1] جیسے بادشاہی لشکر توپوں کو کھینچتے ہیں ۱۲ [2] کمرے باندھی ہوئی لک چناب کی گفیاں ۱۲
[3] ایک گیت ہوتا ہے جس میں دولہا کے گھوڑے پر چڑھنے کی تعریف اور دعا ہوتی ہے ۱۲

کڑیاں جھنگ سیالدیاں میل بنیاں کامن انگ سہاگ دے گاندیاں نی
جوڑے زری تے بادلے دیاہیاندے ویکھ کواریاں کول شرماندیاں نی
کلیاں جھنگدیاں میل سہایاں نے تے انداز بستاندیاں نی
مطرب زادیاں ڈھول وجائیکے تے نال چاوڑاں قدم اٹھاندیاں نی
اک عطر امیر پھلیل لادن اک وٹنہ انگ ملاندیاں نی
خونی پٹیاں تے دل پائیکے تے دنداسڑے رنگ رنگاندیاں نی
بھرٹھومار کے پھمنیاں گھتدیاں نی اک آوندیاں تے اک جاندیاں نی
وارث شاہ داچور رماکٹکے تے دے فاتحہ ونڈو ونڈاندیاں نی

آمدن برات

ڈہاڈی بھگتے کنجریاں نقلیے سن ڈوم اتے سرود جائیکے جی
کشمیریاں دھنی نال واجے بھیڑاں تریاں چھناچھنائیکے جی
بیاآن ہنکارسی گھوڑیاں دا اڈی دھرت دی دھوڑ دھمائیکے جی
نیلی شربتی پنجکلیان کلے چھپے پھمنیاں نال سجائیکے جی
مشکی چمپے کمیت عراقیئے سن سبزے چینیاں رنگ چمکائیکے جی
نقری تیلیئے کگے سمند چوہے چلن چال کنوتیاں چائیکے جی
ہک نرم گمے عودرنگ سوہن ہکناں رنگ حلوان سہائیکے جی
برڑے ہک بگے شاہ پسندسمی جیہڑے چلدے دھرت ہلائیکے جی
ہک تیجہ بہوٹیاں وانگ رتے دوروں آوندے رنگ چلکائیکے جی
ہک رنگ مرجان عقیق سوہن پادن گج ہنکار سنائیکے جی
ہوئے گھوڑیاں تے اسوار کھیڑے چڑھے گبھرو جنج بنائیکے جی
گادن کنجریاں خوب آواز کرکے اتے سدیاں ہتھ بنائیکے جی
وانگ موردے پائلاں پاندیاں نی ناچ نچدیاں پیر بنائیکے جی
سپردار کبت سن بہت پڑھدے دیندے نوک زبان سنائیکے جی
گھوڑی سہرا گمراناں داگادن ڈھولکاں نال سمجھائیکے جی
سونے روپے بلوردیاں ٹھوٹھیاں لاپوست بوندے بھنگ چھنائیکے جی
کیسر بھنبڑے بگاں دے پیچ آہے گھوڑے لہو ل حمیل نال سجائیکے جی
کاٹھیاں سرخ بنات دیاں ہتھ نیزے داروپی کے دہرگ جائیکے جی
پھلاں سہریاں طریاں نال ٹکن ٹکے دتے نی لکھ لٹائیکے جی
دچہ چونک دے جنج اتار کیتا صفاں لوریتے دین وچھائیکے جی
مجلس لا بیٹھے وچہ دائرے دے پیاوین شربت صاف چھنائیکے جی
سونے روپے تے چرم دے لاحقے بدرے بھرتدے چمک چمکائیکے جی
پیچواں[1] چمکائے خوب نیچے سچے تلے دے بند لوائیکے جی
وارث شاہ دے مکھ تے بنھ مکٹ سوہن[2] سہرے بنھ بنھائیکے جی

دشنام دادن دختران مردمان برات

ویکھو جھنگ سیال بہشت بنیاں کڑیاں میلدیاں خوب سہایائی
پہلاں چھتیاں موہنیاں گندکے تے اکوجیہڑیاں متاپکایائی

[1] بدری فرشی پیچوان حقے کی اقسام ہیں ۱۲
[2] سونے کے سہرے دولہے کے سر باندھے جاتے ہیں ۱۲

کائی آکھدی اماں مرادیا وے تیری بھین دا برت بھنایائی — اماں تیری دا سیدیا کھیڑیاں وے نال چاک دے عقد نبھایائی
آدے سلاڑیا چپک مچپک کیہی ایتھے ماں دا ایک چکایائی ! — بھاتوین بھین بھینویں نوں وچ پکھاں دے دیکھا ایہوں اساں دل پایائی
کائی دے گالیں کائی پائے کامن آپو اپنا ڈھول وجایائی — چوچک مہر دیاں گھر دیاں بلیاں توں ٹبر کھیڑیاں دا پڑوایائی
جنج کھیڑیاں دی جدوں آن ڈھکی کڑیاں کامناں تے نندر پایائی — جنج بھندی کرن تیاریاں جی نال سوتراں چا دلایائی

آدے سیدیا سنے سیاہلڑیدے کیوں ہیجڑا نام دھرایائی
وارثشاہ میاں پہلوں سمجھنا سی کیوں جان کے بھار اٹھایائی

آمدن برات و غمگین شدن رانجھا

جنج آوندی ویکھ کے کھیڑیاں دی رانجھا بھجکے وانگ کباب ہویا — خوشی ہیر دے ویاہ دی سیدڑے نوں مست پتیاں باہجھ شراب ہویا
اج کون پچھے رانجھے چاک تائیں بیگم ہیر تے کھیڑا نواب ہویا — بھلی موت آکھے رانجھا زندگی توں جیون یار دے باہجھ عذاب ہویا
لوک آکھدے چوچک نے ظلم کیتا ہارے قول ایمان خراب ہویا — رانجھا ہیر پچھے ہیں چار داسی مشہور سی وچہ پنجاب ہویا
کیتا جدوں سوال سی کھیڑیاں نے رانجھے سمجھیا سانوں جواب ہویا — وارثشاہ معلوم کریں آپے روز حشر دے جدوں حساب[2] ہویا

آمدن برات در جھنگ

۳۲۱ چڑھی نگپوں جنج کھیڑیاں دی ڈھکی شہر سیالاں دے آمیاں — ۳۲۲ لاگی لکھ خوشامدی آکھلے ہیں دتے نے سہرے بگڑ امیاں
۳۲۳ شطرنجیاں گھت وچہ ستھ بیٹھے جوڑے ڈہاڈیاندے کھلے آمیاں — ۳۲۴ وارثشاہ ڈہاڈی کھلے گاوندے نی کیتی کھیڑیاں نیکا میاں

ملاقی شدن سیالان با کھیڑیان

۳۲۵ جانجی کمراں کسکے آن کھلے تدوں تیلیاں آن مشال بھڑی — ۳۲۶ لکھ لکھ گدا دے تسکرانہ جدوں جنج دروازیوں آن وڑی
۳۲۷ بھرا ادیکھ سیالاں دلخوشی ہوئے کنین بندتے سوہنے ہس کڑی — ۳۲۸ وارثشاہ کی پچھنا ہیر تائیں دانجی چلی جہان توں ہیر کڑی

لے پ ۲۲ ع (ترجمہ) ہم نے دکھائی امانت آسمان اور زمین اور پہاڑوں کو پھر سب نے قبول نہ کیا کہ اسکو اٹھادیں اور اس سے ڈر گئے اور اٹھالیا اسکو انسان نے یہ ہے بڑا بے ترس نادان ے روز اوّل خود فضولی کردہ ، داں فضولی خود جہولی کردہ ۱۲
لے پ ۲۲ ع (ترجمہ) تو کہہ جمع کرے گا ہم سب کو رب ہمارا پھر فیصلہ کرے گا ہم سب کے انصاف کا اور وہی ہے فیصلہ کرنے والا ۱۲

ایضاً

۳۲۹ نائی چا کے تھال تپاسیاں دا دھریا کھیڑیاں دے اگے آمیاں
۳۳۰ پنج روک روپیئے تے اک لنگی دھریا کھیڑیاں دا سر وپامیاں
۳۳۱ ملنی کر ماندی ہو گئی پچھاں چلے لاڑا گھوڑی تے لیا چڑھامیاں
۳۳۲ وارثشاہ سا ہلڑا نال چڑھیا چنگے کمے گا کم خدامیاں

آتشبازی

روشن شدن آتشبازی برات

آتشبازیاں چھڈیاں پھلجھڑیاں پھوئیں چھٹے تے باغ ہوامیاں
ساون بھادروں کجیاں چھڈیاں ٹی ٹنڈ چوہیاندی کمرے تامیاں
ہوائیں چڑھدیاں طرف اسماندے جی رنگ دے ہون شعامیاں
مغل دیکھ پھوہار انار کر دے بوہڑاں چھٹیاں ہرن نسامیاں
ہرٹ وگن تے ویلنے لکھ پھردے اتے چکیاں پھردیاں تامیاں
دوروں نیڑیوں ویاہ دے ویکھنے نوں آئی پرتھمی ہم ہمامیاں
لکھ آدماندے خلق آ ڈھکی رہیا پنڈ نہ وچہ سمامیاں
ہاتھی مورتے چکیاں جھاڑ چھٹے تاڑ و تاڑ پٹاکیاں پامیاں
مہتابیاں ٹوٹکے چلوراں سن دین چکیاں وڈے رسامیاں
تخت جوآنداسی کھیڑیاں نتے وانگ باغ بہشت بنامیاں
اک لاکڑی آوندے کھیس لے کے تسبیح ذکر دی بہت پھرامیاں
کوکباں چلن زمین کنبدی سی برج چڑھدے سن طرف سمامیاں
شیر ہرن پنے چھٹدے نال خوشی مغل سوٹیاں تے بھر ٹھوپامیاں
وارثشاہ آتشبازی چھٹ گئی ہن اگلی گل سنامیاں

کلام تمسخر نمودن مطربانی

۳۳۳ ڈومنی کامن پلیکے چھند آکھے دے سٹھنیاں تے کھیڑے ہدے نی
۳۳۴ دیلاں دین ان گنیاں نہ سدھ کائی کھیڑے پیئے اُتے وڈے گندے نی
۳۳۵ بھاون کھ پر بیٹھے وچہ کھیڑیاندے چاول بھالیاں دے وچہ رکھدے نی
۳۳۶ لجھ گھیو تے شکراں سدناہیں کھنڈ چاولاں دے اُتے سٹدے نی
۳۳۷ لاگی دین پچھاوڑیاں لاگیاں نوں اتے ہور جو رسم سو پٹ دے نی
۳۳۸ وارثشاہ میاں کھیڑے کھاں کھانا بہت جیہ بوہے چوچک جٹدے نی

آوردن برات اندرون ورسمہا بدعت کردن باشوہ

میل میل سیالاں نے جنج آندی لگیاں شگن سبب کراونے نوں
منہ کھول کے چھانی توڑیا نے سٹھن سینیوں پاڑ لگھاونے نوں
بنھ تیلیاں پہیڑی وچہ بال دلوا آیاں نوشوہ دی نذر ٹکاونے نوں
گھت سرم سلایاں دین گالیں اتے کھڈ کتنے نال کھڈاونے نوں
آبیٹھ کھڈ کتے کھیڈ ملا جعفل لونگ سپاریاں پاونے نوں
کائی آکھدی اماں مرادیاوے نکی آندیا نال بٹھاونے نوں

تیرے نکے سرہالیدی لباں ہاری سدیلو اسنوں پاس بہا دنے نوں — کائی دے گلتھ تے دے پچھی اک جھڑک دی دتی ہٹاونے نوں
اک ہسدیاں کھیڈیاں دین موساں پاس ہندیاں لاڈ لڈادنے نوں — چھناں ٹھاں دلوچہ چار کھیوتے پگر روز دینال دباونے نوں
دئیں ترت حساب کتاب سانوں چھڈ بیٹھیاں دہلکے لاونے نوں — پیچی نال انگو ٹھے دے کھول چھناں سالیاں کردیاں پیار رلاونے نوں
موٗلی نال چاکھچیا گبھر دتوں وڑی لگیاں آن کھوادنے نوں — بھری گھڑا گھڑولی تے کرڑی سہاتی آیاں پھیر نکاح پڑھاونے نوں
گرد آن ہویاں دوالے سیدڑے دے تیاری کردیاں چھنڈ چھپاونے نوں — وارثشاہ توں بیٹھ کے پچھن گلاں جادوکردیاں سحر لوادنے نوں

گفتگو کردن خسراچیاں با سید السپراجو

بیٹھ منگدیاں سالیاں پیچ چھلا دُدھ دے کنوارڑی چڑی داوے — دُدھ دے توں گھوڑی داپوچیاں نال دبھنا گھنڈ دی پڑی داوے
لونگاں منجڑ بدلوچہ کوٹ کردے گھت گھت چھلّہ کرڑی چڑی داوے — بناں بلداں دے کھوہ دے گیڑسانوں اڈھ کھڑ کنا کا ٹھدا کرڑی داوے
اک کوار جہدی گانا ہتھ دالا پیریں نوشہ لال دی تری داوے — سیج پھلاندی تے ٹیوا لونگاں دالا دئیں ریت بنی کیکوں وی داوے
تنبو تاں دکھا سانوں باہجہ تھماں لونچا دیکھاں سوئیدی چڑی داوے — اک منس کسیر یدا کھڑی منگے ہاتھی پاکجے وچہ بھڑی داوے
چیناں ٹکناں تے جوین تیل تھنڈا دیکھاں ڈہل پیاکین چنی داوے — انودھ موتی ہار ہیاں دا گل انگیاں پائیے کے بھڑی داوے
کواری کرڑی نے بافتہ کتیائی جیہڑا شہر تسادڑے انی داوے — جیہڑی ماؤں تے بھین تے پیو تیرا ادہدا نام اچیر ڑاسنی داوے
ساڈے پنڈدے چاک نوں دیہ اماں سکھانال ہیر الویں دیدا وے — سیدیا ہسکے بول توں نال ساڈے غزل ریختہ کوئی جوں پڑھی داوے

بدھی جنج چھڑالتوں اپنی دے دینا بلگدی قید توں چھڑی داوے
وارثشاہ جیہا کھڑیا وانگ پھلاں جوین پھل گلابدا کھڑی داوے

کلام سیدا

انی سوہنی ایں چھیل ملوک کرڑی آکھیتوں اتینا چھیڑنہ چھڑدانی — تن سوسٹھ دلوچہ بلقیس۳ رانی ایھ لے پیچ چھلا اہدی پڑی دانی
چڑھیا سادن تے باغ بہار ہوئی دبھ گھاہ سر کرڑا کھڑی دانی — ٹگین پارس دہنی پور کڈھی ایھ لے دُدھ کنوارڑی چڑیدانی

۱؎ لڑکیاں ایک قسم کا گیت گاکر اس کا جواب مانگتی ہیں ۱۲ ۲؎ اگلے زمانے کے ایک عالم بادشاہ کا نام ہے ۱۲ ۳؎ بلقیس شہر صبا کی ایک ملکہ کا نام ہے جس کی طرف حضرت سلیمان علیہ السلام نے خط لکھا تھا اور وہ مسلمان ہو کر ان کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اس کا تخت بھی ایک ساعت میں منگوالیا۔ جس کا قصہ قرآن شریف میں ہے۔ ۱۲

چیا ککنی چوک چمونیاندی جھبڑانت گھمیاراں دے چھڑی دانی
سوسیاں سادیاں نال بہار تیری مشک آوندا لونگاندی دھڑی دانی
کس گل توں جیو تلاونی ہیں مزہ چکھ بادام تے گری دانی
تنبو تاں دتا اساں ہابچہ بھیماں میلہ دیکھ کے ڈھو گل تے چھڑیدانی
جھب بھالیے بک بھر چھیل کڑی اے چک کھوہ داناں لے گڑیدانی
اساں بھال کیسرے دا منس آندا اٹپ ٹپ جھبیڑا اتے چڑھیدانی
آنج کوڑاٹیے ڈریں موئیے چھپا پانہ کنجی دی جھری دانی
اک منگیو ایھ انڈھ کرٹیے پونچا سونے دا کتے نہ گھڑی دانی
اک گل بھلی میرے یاد آئی روٹ سکھیا ہیر دی ہتھڑی دانی
ایناں لونگاں دے کوتاں دینال منجا تیرے مکھ نوں کولے وڑی دانی
چولی مشک دی لے توں گھر ک تر گا مشک سبھ سر تے چہ وڑی دانی

دودھ لیایے گھوڑی دا جو کمٹیے ایہ لے پی جے باپ نہ لڑی دانی
کھنڈ لوڑی دا چھنہ دیاں تینوں ٹکہ لال وچہ اوسدے دھری دانی
ایتھے اک دیل کرہ بیٹھ کرڑیے ہن چار چو فیسرہ پھری دانی
بناں بلداں دے کھوہ بھجاد تا اڈھ کھڑکنا کاٹھ دگھڑی دانی
ہور کون ہے جیہڑی نس منگے اساں مس آندا جوڑ جڑی دانی
چکھا بودا تے ہندوستان اندر ایسی حکمت ہیر دی جڑی دانی
جوڑی ہاتھیاندی کھے وچہ پائی ایھ لے ڈاڈیے بھیجے بھڑیدانی
سمبھیں اپنی لئیں سمبھال کرٹیے ایھ لے گھڑک بلا کڑی چڑی دانی
چال چلن مرغائیاں ترن تاری بولیاں پھل گلاب دا جھڑی دانی
سرمہ سرخی تے لئیں دندا سڑا توں شیشہ صاف وچہ آرسی جڑی دانی
اساں بھال کیسرے دا منس ندا جھیڑا اسایاں مول نہ سڑی دانی

اک چاک دی بھین تے تسی سبھو چلو نال میرے جوڑ جڑی دانی
وارثشاہ پھر اکاہنوں گھیا جے جیکوں چند پروار وچہ وڑی دانی

دربیان تشریف آوری قاضی شمس الدین برائے نکاح ہیر

قاضی سد بہالیا فرش اتے آیا اوہ جو عقد پڑھاونے نوں
مسلمانی دے پنج بنا دسے کلمہ صفت ایمان پڑھاونے نوں
چھ کلمے تے پنج نمازاں کہیاں مسلے ہور بنا سمجھاونے نوں

دو شاہد تے اک وکیل کیتا نیت خیر دے ہتھ اٹھاونے نوں
لا الٰہ الا اللہ پاک کلمہ اوکیا شریعت بتاونے نوں
دلوں شک مٹائیکے کہیں بی بی تاں ایجاب قبول کراونے نوں

غصہ کھائیکے ہیر سیال کہندی نا کر جھگڑا اجی کھپاونے نوں
میں تاں مکھ نہ موڑساں رانجھے توں وارثشاہ کی قول بھڑاونے نوں

۱؎ تیرا باپ تجھ سے نہ لڑے گا ۲؎ دھڑی وہ جو شادی پر عورتیں اپنی گوندھی ہوئی زلفوں پر صندل اور زعفران اور قرنفل کا لیپ کرتی ہیں ۳؎ سرخ پیسہ مراد طلائی مہر ۴؎ یہ ایک جگہ ہے جہاں میلہ لگتا ہے اور قمار بازی حد سے زیادہ ہوتی ہے جس کی مثل مشہور ہے چھڑی مت پھری ۵؎ جو جلانے سے جلتا نہیں ۶؎ یعنی جب تک دل وجان سے عورت اور مرد ایمان نہ لاویں نکاح نہیں ہوسکتا ۱۲۔

کلام ہیر با قاضی صاحب

پڑھے علم جو عمل نہ کرے بھورا وچہ ہاویہ دوزخ سٹنائیں
وڈا کھوہ دوہنگا وچہ نرگ ہیگا رب قاضیاں نوں اوتھے سٹنائیں
میں تاں وچہ ایمان دے رہاں ثابت بھلا قاضیا تدھ کی وٹنائیں

جیہڑا حق نوں کرے ناحق میاں الیں جگتوں اوس کی کھٹنائیں
زہد بندگی رات دن کرن ناہیں وچہ اگ بریایاں دے گھتنائیں
وارث شاہ جو قاضیاں برا کیتا ڈٹے ڈونگرے کھوہ وچہ سٹنائیں

رانجیدہ شدن ہیر

قاضی سدیا پڑہن نکاح نوں جی ہیر وہیر بیٹھی نہیں بولدی اے
نزع وقت شیطان جے دے پانی پئی جان غریبدی ڈولدی اے
مکھن نظر رانجھیٹے دی اساں کیتا سنجی ہاں کیوں چھاہ نوں رولدی اے
دیکھو محکمے عشق دے اساں کیتے سانوں ہاں کیوں افترا بولدی اے

میں تاں منگ رانجھیٹے دی ہو چکی ماں کفر تے غیب کیوں تولدی اے
اساں منگ درگاہ تھیں لیا رانجھا صدق سچ زبان پئی بولدی اے
اساں جان رانجھیٹے دے پیش کیتی لکھ کھیڑیاں نوں پئی گھولدی اے
انہی میونی دیوانگ میاں وارث پئی موت وچہ مچھیاں ٹولدی اے

کلام قاضی باہیر

قاضی محکمے وچہ ارشاد کیتا من شرع دا حکم جے جیونائیں
نال ذوق تے شوق دے نور شربت وچہ جنت العدن دے پیونائیں
چادر نال حیا دے ستر کیجے کاہی درز حرام دی سیونائیں

بعد موت دے نال ایمان ہیرے داخل وچہ بہشت دے تھیونائیں
وچہ شرم حیا دے ہیں ثابت اتے خوشی دے نال دہیونائیں
وارث شاہ خوشی ہوسی جگ سارا عمر خوشی دے نال کیٹونائیں

کلام ہیر با قاضی شمس الدین صاحب

ہیر آکھیا جیونا بھلا سوئی جیہڑا ہووے بھی نال ایمان میاں
قول توڑیا ماں اقرار کر کے کوکاں رب دے جا دیوان میاں

سبھو جگ فانی اکو رب باقی حکم کیتا ئی آپ رحمان میاں
ایتھے سدا نہ رہسیا مول کوئی اوڑک جاوناں چھڈ جہان میاں

۱ صف پ ۲۶ سورہ ۲۷ (ترجمہ) اے ایمان والو حکم پر چلو اللہ کے اور اس کے رسول کے اور ضائع مت کرو کئے اپنے کو ۱۲ ۲ ے (ترجمہ) وعدہ دیا اللہ نے ایمان والے مرد اور ایمان والی عورتوں کو بہتی نیچے ان کے نہریں اور مکان ستھرے رہنے کو باغوں میں اور رضامندی اللہ کی سب سے بڑی ہے یہی مراد ملنی ہے
۳ ے دنیا سب فنا ہو جائے گی مگر اللہ تعالیٰ کی ذات ہمیشہ باقی رہے گی۔ اس لیے چاہیے کہ انسان نیک عمال میں کوشش کرے اور خلوص نیت سے کام کرے ۱۲

کُلُّ شَیٍٔ ہَالِکٌ اِلَّا وَجہَہٗ حکم آیا ہے وچہ قرآن میاں
رانجھا چھڈ کے نظر نہ غیر کرساں بھاویں چلکے آدے جہان میاں
میں تاں رانجھنا رانجھنا کوک سانگی جچر جان دے وچہ تران میاں

میرے عشق نوں جان دا ڈھول باشک لوح قلم تے زمین اسمان میاں
میں تاں کدی نہ چھڈساں رانجھنے نوں بھاویں دور کرن میری جان میاں
وارثشاہ اس زندگی کوڑدی تے کیوں دیجئیے مفت ایمان میاں

جواب قاضی صاحب باہیر

جوبن روپ دا کجھ وساہ ناہیں مان تیئے مشک پلٹےئے نی
کدی دین اسلام دے راہ ٹریئے جڑ کفر دی دے توں پٹیئے نی
کہیا من توں ساریاں بھاپیاں دا قاضی آکھدا روپ پلٹیئے نی

نبی حکم نکاح فرمادتا رب فانکحوا من لے جٹیئے نی
جیہڑے چھڈ حلال حرام تکن وچہ اوینے دوزخ دے سٹیئے نی
کھیڑا حق حلال قبول کر توں وارثشاہ بن پٹیئے ڈیٹیئے نی

کلام ہیر باقاضی

ہیر آکھدی قاضیا کریں توبہ راہ پیچ بناں کوئی راہ نائیں
جھتے رانجھے دے عشق مقام کیتا اوتھے کھیڑیاندی کوئی واہ نائیں
جے میں جیوندی کاج ایمان دیچاں ایہہ اکون جوانت فنا ناہیں
جیہا رنگڑاں وچہ نہ پیر کوئی اتے ادھراں وچہ بادشاہ ناہیں

قلوب المؤمنین عرش اللہ تعالیٰ قاضی عرش اللہ دا ڈھا ناہیں
آجڑھی گوپیر میں عشق والے اوتھے ہور کوئی چارہ لاناہیں
جیکر پھراں میں اج رانجھیٹڑے توں روز حشر دے وچہ پناہ ناہیں
وارثشاہ میاں قاضی شرعدے نوں نال اہل طریق دے راہ ناہیں

کلام قاضی

۳۳۹ کرن عالماں نال جواب ساہواں نامعقول مجہول مرتد ہیرے
۳۴۰ ویکھن عالماں دا زیارت نبی دی اے جیہڑے ہون منکر سوئی رد ہیرے
۳۴۱ اچاکوٹ ہے شرع محمدی دا لنگ توڑ سیں ٹپ نہ حد ہیرے
۳۴۲ آپ غفلتاں دے وچہ ڈبیوں توں کھوہ گھت کے گایو جد ہیرے
۳۴۳ جنہاں نص حدیث توں ترک کیتی اوہ خاص مردود اشد ہیرے
۳۴۴ شرع نبی توں جان قربان کیتی سیس کٹیا شاہ سرمد ہیرے
۳۴۵ شرع نبی ولوں جنہاں منہ پھیرے روز حشر ہوسن شکل بد ہیرے
۳۴۶ وارثشاہ کی عمل وکھادیں توں لوسی جد دل حضور توں سد ہیرے

کلام ہیر باقاضی

۳۴۷ حکم رب دے تے عمل عاشقاں دے نافرمانیاں قاضیاں ساہدیاں دے
۳۴۸ رب کدی نہ اوہناں توں توڑ چاہڑے جنہاں ہیاں بے مرادیاں دے

جدوں جگ جہان تے سوگ ہووے تدوں قاضیاں دے گھریں شادیاں دے
۲۵۰ اوہ محرم ہوئے حرمت بدی توں جنہاں وڈھیاں چیریاں کھادیاں دے

شکل مومناں دی کم موذیاں دے لے تیاں اصل شیطان دیاں دادیاں دے
۲۵۲ جس دغے فریب تے لک بدہا مڈھوں لاسبھ آدجگا دیاں دے

چوری پڑھن نکاح تے زبردستی کدوں لکھیا حکم ایہ ہادیاں دے
۲۵۴ وارث عاشقاں نوں کون قید کردا جنہاں بخشیاں رب آزادیاں دے

کلام قاضی باہیر

روز ازل دے جہاں دے کرم چنگے من لین فرمایا رب ہیرے
فرقان وچہ فانکحوا رب کہیا نازل ہویائی شان سبب ہیرے
من حکم فرمان رسول دانی ابولہب دے چھڈ کسب ہیرے
جیہڑے فقہ اصول دے راہ چلن جنت ملے گا انہاں توں جب ہیرے
جھے ماں تے باپ تے اسیں راضی اوسے تھاں داکریں تعلب ہیرے

راہ دین اسلام دے ٹرن سدھے کرن شرع دا بہت ادب ہیرے
ٹرنا آیا ہے پیروی نبیؐ دی تے چھڈ راہ شیطان کرتب ہیرے
حکم مانو تے باپ دیو چہ ٹرناں دین دُنی دا ایہ درتب ہیرے
ماں باپ استاد دے عاق جیہڑے سڑن دوزخاں وچہ غضب ہیرے
وارثشاہ دا آکھیا من جائیں نہیں ہووینگی ابولہب ہیرے

کلام ہیر باقاضی

ہیر رو کے اٹھ کھلوتیا ئی سن کھاں گل توں نال ایمان قاضی
اک دیروے قول توں پھیر پھرناں کدوں ہویاسی ایہ فرمان قاضی
اک ماں تے باپ اجوڑ کردے دوجا توں ہیں وچہ شیطان قاضی
رانجھے یار توں مکھ نہ موڑساں میں چیر مڈاں دیو چہ ہے جان قاضی

ماں ہیو ایہو سی قول اقرار کیتا ہیر رانجھے دی ہے امان قاضی
پہلا قول ہی تول کے بولنا سی ہویا کس نوں ایہ نقصان قاضی
ایہ شور کس آکھ سٹینائیں جیہڑا اکھنڈیا وچہ جہان قاضی
وارثشاہ پناہ ہور ڈاہ بیٹھی اکو تکیہ رب رحمان قاضی

کلام قاضی باہیر بے نظیر

قاضی آکھدا اہیر لاچار ہوکے ہیر رکھ توں ویکھ کے تھاں ہیرے
دُرے شرع دے مار ادھیڑ دلیساں کراں عمر خطابؓ دانیاں ہیرے
کھیڑے کریں قبول جے خیر چاہیں چھڈ چاک رانجھٹے داناں ہیرے

کراں خوف خدا ئیداڈراں موئیے نہیں ڈکرے ڈھ کے کھاں ہیرے
گھت لکھاں دے وچہ میں ساڑستاں تینوں ویکھسی پنڈ گراں ہیرے
اکھیں میٹ کے وقت لنگھا موئیے ایہ جوبناں بدلاں چھاں ہیرے

میرا آکھنا جے قبول کریں شاباہو سیا جگ وچہ تاں ہیرے
وارثشاہ ہن آسرا رب دا اے جدوں وٹے باپ تے ماں ہیرے

لے سورہ محمد (ترجمہ) اور یقین لائے اور کئے بھلے کام اور مانا جو اترا محمدؐ پر اور وہی ہے سچا دین ان کے رب کی طرف سے اس تے اتاریں ان کی برائیاں اور سوارے ان کے حال ۱۲
ٹے سورہ محمد (ترجمہ) اور جو لوگ منکر ہوے انکو ہگی ٹھوکر اور کھودیئے ان کے عمل یہ اس پر کہ انہوں نے پسند نہ کیا جو اتارا اللہ نے پھر کھو دیئے ان کے ہیں ۱۲

کلام ہیر با قاضی

ہیر آکھدی سی میاں قاضیا وے کیوں چھیڑنائیں شرک شریاں نوں
رب دلاں نوں پکڑ دے چھوڑ دیندے رب ہی مان ہے تہاں ہتھاریاں نوں
راہ سچ دے نوں کرکے ترک قاضی کریں کوڑ دے ایڈ پساریاں نوں
نت شہر دے فکر غلطان رہندے ایہو شامت ہے رب دیاں ماریاں نوں
رب دوزخاں نوں بھرے پا بالن کیا دس ہے تہاں بیچاریاں نوں
درس عشق دی داقفی نہیں تینوں ملاں خبر کی پاسپاریاں نوں
کھاون وڈھیاں نت ایمان ویچن ایہو مار ہے قاضیاں ساریاں نوں
جھوٹھ ساڑ دا چا ایمان نوں جے جیہی اگ ساڑے گکھاں ساریاں نوں
جس توں لیوندے وس دی گل کردے رب ماریا اہناں ہتھاریاں نوں
وارث شاہ میاں بنی بہت اوکھی نہیں جاندی سال اہناں کاریاں نوں

کلام قاضی با ہیر

جیہڑے شرع دے حکم تے رہن ثابت گھت وچ بہشت دے پاہینگے
جنہاں رو کیتا قول شرع تائیں اوہ دوزخاں دے وچ ڈاہینگے
جیہڑے ماؤں تے باپ دا حکم منن اٹھ بہشت بھی انہانوں چاہینگے
وارث من توں آکھیا اساں دا نی نہیں کھل اُلٹی تیری لاہینگے

ایضاً

نزع وقت نہ کیدے ساتھ رلنا خالی ہتھ تے جیب ہی جھاڑ ینگے
قبر وچ بہا کے مار گرزاں اوتھے پاپ تے پُن نتار ینگے
روز حشر دے ایہ گنہگار سبھے گھت اگ دے وچ نکھارنیں گے
جیہڑے چھڈ کے راہ حلال دے نوں تکن نظر حرام دی مار ینگے
دنیا اتے بھی روسیاہ اسدا عاقبت نوں خوک سوارنیں گے
وارث شاہ ایہ عمر دے لال مہرے اک رزنوں عاقبت ہارنیں گے

کلام ہیر با قاضی

جیہڑے جاہل پڑ تفصیر قاضی انہاں آسرا رب دا رکھنائیں
جیہڑے سچیاں نوں کرن جا جھوٹھے تہاں دوزخاں دا دکھ چکھنائیں
ایس عہد دا کجھ سواد ناہیں ایویں خاک دا بک کیوں پھکنائیں
پڑھن علم تے عمل نہ کرن جیہڑے وانگ ڈھول دے بول جو سکھنائیں
کھیہ دیل دے وچ اوہ لاہینگے وڈھ سپ اٹھ ہیاں بھکنائیں
وارث شاہ ایس جگ جہان اتوں اساں عشق دے حرف نوں لکھنائیں

کلام ہیر با قاضی

مینوں دس کس بدھا نکاح تیرا کون شاہد تے کون وکیل ہے نی
بناں شاہداں دو انکاح ناہیں ایہ تاں شرع دی خاص دلیل ہے نی

ل بھوڑا پڑھا ہوا قرآن مجید کی خبر کیا جانتا ہے ع ترجمہ (بلیٰ من) کیوں نہیں جس نے کمایا گناہ اور گھیر لیا اسکو اسکے گناہ نے سو وہی ہیں لوگ دوزخ کے اور اس میں رہیں گے ٢ ان کاموں اور معاملات کو نہیں مانتی تھی ٣ اگر تو ہمارا کہنا نہ مانے گی تو تیری کھال الٹی اتاریں گے یعنی سخت سزا دیں گے ٤ ایندھن ڈال کر دوزخ کو بھرنا ٥ خالی ڈھول کی طرح ان کی آواز ہی آواز ہے ٦ خاک پھانکنا بے عزتی اور خواری کا کام کرنا ١٢

وہیں جھوٹھ دی خبر اگم وہیں نص فقہ دے وچہ دلیل ہے نی
شرع پکڑ چڑھایا چا سولی منصور جو مرد اصیل ہے نی
جیہڑا راہ خدا تیدا ناہ جانے لوک اوس نوں کہن بخیل ہے نی
ایہ تاں شرع سرپوش ہے سبھ فقر رد ہوئے نی نان سبیل ہے نی
رانجھا باہجہ نکاح دے بدہ سیاندے کون کہے دست تمثیل ہے نی
وارث شاہ کس بدہا نکاح تیرا وچہ شرع دے جھوٹھ قلیل ہے نی

کلام ہیر با قاضی

اگوں ہیر بولی میاں قاضیا وے تینوں کس اُستاد پڑھایا ئی
موجب شرع دے بھلی منصور سولی شاہ شمس نے چم لہایا ئی
سن قاضیا پتہ نکاح دا جی اساں سچ دا سخن الایا ئی
عین شین تے قاف ضبیت میرے جنہاں ہیر ایمان دیوایا ئی
قطب ہو وکیل وچہ آ بیٹھا حکم رب نے آپ کرایا ئی
اگلا توڑ کے ہور نکاح پڑھنا آکھ رب نے کدوں فرمایا ئی
تینوں شرع شریف دی خبر نائیں سچ آکھ کیوں سب بھلایا ئی
قاضی مسلیاں توں توں تاں ہیں جھوٹھا تینوں کھول کے آکھ سنایا ئی
۳۵۹ نیت عین حلال ہے عاشقاں دی نقطہ عین دا جنہاں اڈایا ئی
قَالُوا بَلٰی دے دن نکاح بدہا روح نبی دے آن پڑہایا ئی
جبرائیل میکائیل گواہ چارے عزرائیل اسرافیل آیا ئی
۳۶۰ وارث شاہ حقیقت دی خبر ناہیں قاضی دنیا دا نام دھرایا ئی

کلام قاضی با ہیر

جنہاں اللہ تے نبی تحقیق جاتا اوہ ذوق دینال وہیجنیں گے
شرع نال انموڑا جوڑ کردے بھاہ نرگ دے وچہ وہیجنیں گے
توبہ قسم قرآن چواں تینوں تیرا ماں تے باپ تیجنیں گے
جنہاں ناہ منیاں پچھوں تاونیں گے ہڈ گور دے وچہ کوٹیچنیں گے
حکم نص حدیث دا من ہیرے ساں ہور بھی کم کجھ کیجنیں گے
وارث شاہ جہلدے کھیت اندر تہے وڈھینگے جئے بیجنیں گے

کلام ہیر با قاضی

جیہڑے عشق دی اگ دے تاتتے انہاں خوف نہ نرگ دی لاسدائے
آخر صدق یقین تے کم پوسی موت چرخ ایہ پتلا ماسدائے
جھوٹ بولنا کفر تھیں بہت مندا حکم حق فرمایا راسدائے
جنہاں اک دے نام دا ورد کیتا انہاں فکر اندیشڑا کا سدائے
دوزخ موریاں ملن بے صدق جھوٹے جنہاں مال تکیا آس پاسدائے
وارث جدھے تے رب دا قہر ہویا اوہ تاں جھوٹھ دے وچہ آپھاسدائے

لے پ ۹ ع ۱۱ (ترجمہ) اور جسوقت نکالی تیرے رب نے آدم کے بیٹوں سے ان کی پیٹھ میں سے اور ان کی اولاد اور اقرار کرایا انسے ان کی جان پر کیا میں نہیں ہوں رب تمہارا بولے البتہ قابل ہیں کہیں گے قیامت کے دن ہم کو اس کی خبر نہ تھی ۲ے ایسے ہی کاٹیں گے جیسے بوئیں گے ۳ے پ ۲۲ ع ۲ (ترجمہ) اور کام نہیں ایماندار مرد کا اور عورت کا جب ٹھہرا دے اللہ اور رسول اس کا کچھ کام کرنا ہے انکو اختیار اپنے رب کے کام میں ۴ے جس پر خدا کا قہر ہوتا ہے وہ جھوٹ میں آکر پھنس جاتا ہے ۵

جواب قاضی

کلام قاضی باہیر

قاضی آکھدا ہیر نوں ایہ مسئلے من لے جے تدھ نوں لوڑ ہے نی
لکھیا وچہ قرآن کتاب دے جی گنہگار خدا دا اچور ہے نی
جو کجھ ماں تے باپ تے اسیں کریئے اوتھے تدھ دا کجھ نہ زور ہے نی
کریں ترک حرام حلال کھائیں ایہو راہ شریعت دا تور ہے نی

مننے صدق یقین ع[1] ایمان والا جیہڑا نہ مننے سو انمور ہے نی
حکم ماں تے باپ دا من لینا ایہا راہ طریق دی تور ہے نی
جنہاں نہ منیاں پچھوں تا دینگے پیر ویکھ کے جھور دا ہور[2] ہے نی
ان[3] دھن تے پچھی رب دیسی وارثشاہ کا سدی لوڑ ہے نی

جواب ہیر

کلام ہیر باقاضی

ہیر عرض کیتی ہتھ بنھ کے جی گل سنے جے اصل دی چاہنی ہیں
قاضی ماں تے باپ اقرار کیتا ہیر رانجھے دے نال ویاہنی ہیں
انت رانجھے نوں ہیر پرناہ دینی کسے ہور دی ایہہ پراہنی ہیں

جیتاں ہے ایمان تاں چھڈ پچھا گڑوں لیوے ساہیوں لاہنی ہیں
اساں اوسدے نال ہے قول کیتا لب گور دے تیک نباہنی ہیں
وارثشاہ نہ جاندی میں کملی خورش شیر دی گدھے[4] نے کھاہنی ہیں

جواب قاضی

کلام قاضی باہیر

قرب وچہ درگاہ دے تنہاں نوں جے جیہڑے حق دے نال نکاحیں گے
جیہڑے چھڈ کے حکم بے حکم ہوئے وچہ ہاویہ دوزخ ڈاہنیں گے
ٹرن فقہ تے پڑھن قرآن جیہڑے گناہ اوسدے نیوں لاہنیں گے
نالے دور گناہ بھی ہون سارے حق نال جیہڑے رغبت چاہنیں گے
تن پالکے جنہاں خوردی کیتی اگے اگ دے عاقبت ڈاہنیں گے

ماں باپ دے حکم دے وچہ چلن نال شوق دے اوہ ویاہنیں گے
جیہڑے حق دے نال پیار دندن اٹھ بہشت بھی انہاں نوں چاہنیں گے
کرن عکس جو شرع محمدی دا وانگ چکیاں دوزخوں راہنیں گے
جیہڑے نال تکبری کرن آکڑ وانگ عید دے بکرے[5] ڈاہنیں گے
وارثشاہ میاں جیہڑے بہت سیانے کانگ وانگ نگ اوہ پلک وچہ پھاہیں گے

جواب ہیر

کلام ہیر باقاضی

ہیر پھیر بولی میاں قاضیا وے توں نہیں نعرے میری آہ دے وے
جنہاں صدق یقین تحقیق کیتا مقبول درگاہ اللہ دے وے
مشکل راہ ہے عشق دا قاضیا وے نکھے دیدڑے جانئے چادے وے

جیہڑے رب دے نام تے محو ہوئے منظور خدا ئیدے راہ دے وے
جنہاں اک دا راہ درست کیتا انہاں نکر اندیشڑے کاہ دے وے
جنہاں نام محبوب دا ورد کیتا اوہ تاں صاحب مرتبہ جاہ دے وے

[1] پاؤں دیکھ کر مور افسوس کرتا ہے [2] طعام دولت خوش قسمتی [3] شیر کی خوراک گدھا کھاویگا یعنی رانجھے کی عورت کھیڑا لے جائیگا [4] پ۱ ع ۲ (ترجمہ) وہی ہیں جنہوں نے خریدی گمراہی بدلے راہ کے اور مار بدلے مہر کے سو کیا سہارا ہے انکو آگ کی [5] عید کے بکرے کی طرح ذبح کئے جائیں گے [6] تیز چشماں دلدار چاندی کے پ۱ ع ۱۲ (ترجمہ) ہیں جس نے تابع کیا منہ اپنا اللہ کی طرف اور وہ نیکی پر ہے اسی کو ہے مزدوری اپنے رب کے پاس اور نہ ڈر ہے ان پر اور نہ ان کو غم ۱۲

ایس دم دا پتہ کی جیونے دا ایہ پتلے تابع ساہ دے وے
جیہڑے ڈھہیاں کھلئیکے حق رد ہرن اوہ چورا چکڑے لاہ دے وے
رب بخش دیسی اونہاں بندیاں نوں جیہڑے حکم من بارگاہ دے وے
ایہ قرآن مجید دے معنے نی جیہڑے قول میّں وارثشاہ دے وے

کلام قاضی باہیر

غیر شرع دے جھگڑے نئیں موہوں لول توں سخن سماں ہیرے
ایس پڑہاں نماز پڑندہ کوہاں لاہ کپڑے سبھ کنگال ہیرے
وچہ دوزخاں پائیکے ساڑنیں گے اوتھے چھٹناں ہوگ محال ہیرے
پنجوقت نماز گذاردی ہیں تیرے کپڑے پئی روال ہیرے
رانجھا باہجہ نکاح دے بدھیاندے تینوں کیونکر ہوگ حلال ہیرے
وارثشاہ دا آکھیا من لئیں ہوسیں عاقبت وچہ نہال ہیرے

کلام ہیر باقاضی

کرنہار کرتار توں یاد کریئے جیندا نام ہے پاک اللہ قاضی
رضا حق دی عاشقاں من لئی تکی ہور نہ کتے پناہ قاضی
دس کون ثانی جیہڑا موڑ دیوے کیتے کم اللہ بادشاہ قاضی
عین شین تے قاف دی چڑھی رنگن جنہاں سنگ دتا واہ واہ قاضی
دو جا نبی دے نام دا آسرا ئے جیہڑا امتاں دا خیر خواہ قاضی
اکھر لیکھ دے لکھے نہ مڑن ہرگز کیوں ہونائیں سمجھ گمراہ قاضی
جوڑا لکھیا سی میرا بدھ ماما دنیا وچہ ملیا نال چاہ قاضی
ساتوں آسرا رب رحیم دا ئے کہندا کوک کے تے وارثشاہ قاضی

کلام قاضی باہیر

قاضی ہیر نوں آکھدا سنی میتھوں گل عشق دی مار لنگھا جاوے
٣٦٧ لیکھا کن دے روز دا ہو وناسی فیکون ہو در فنا جاوے
جنہاں شرع رسول دی من لئی راضی تنہاں تے آپ خدا جاوے
٣٦٩ جنہاں اپنے حق توں کنڈ دتی کالا منہ تے رنگ سیاہ جاوے
جنہاں ماں تے باپ دی ہک تائی عالی مرتبہ حق دا ڈہا جاوے
٣٧١ لکھی قلم تقدیر دی کون میٹے حکم رب دا کون ہٹا جاوے
رب آپ سبھاں نوں جوڑ دائی ایویں ہو دنی دے متھے لا جاوے
٣٧٣ حضرت آدم بہشت تھیں کڈھیو سو کیہ حوانوں لیو پہنا جاوے
صم بکم بہشت دے وچہ ہوئے عمی حکم درگاہ فرما جاوے
٣٧٥ لکھیا مٹے نہ مول پیغمبراں تھیں جیہڑا الم کرتار نوں بھا جاوے
امام حسنؓ حسینؓ شہید ہوے وچہ کربلا جنگ مچا جاوے
٣٧٧ ابراہیمؑ نوں چخہ تے چاہڑیو اسمٰعیلؑ قربانی تے آ جاوے
حضرت عیسیٰ آسمان تے چاہڑیو سو موسیٰ سنے کوہ طور اڈا جاوے
٣٧٩ آرا رکھ چرایا ذکریئے نوں کیڑے صابر دے تن وچہ پا جاوے
منصور سولی انا الحق پچھے عشق آپ دی حد پہنچا جاوے
٣٨١ قدرت نال طوفان دا حکم ہویا کشتی نوح دی نوں دھکا آ جاوے
عزازیل سجود تھیں سٹیو سو یونس مچھیاں دے مکھ آ جاوے
٣٨٣ یعقوبؑ نوں حشر وکھالیو سو یوسفؑ اتی توں مل وکا جاوے

٣٨٥ نہیں بھویں اوہ اپنیاں دوستاں تھیں جیہی کرے کوئی تیہی پا جاوے
٣٨٦ شاہ شرف نے عشق قبولیا سی وانگر گھوڑیاں دوڑ دوڑا جاوے
٣٨٧ کھل لیہگی شمس تبریز وانگوں دینہہ نیزے برابر تے آ جاوے
٣٨٨ ابو شحمہ نوں عشق رنگین کیتا نال دُریاں جان کوہا جاوے
٣٨٩ گھمن گھیر وہیر وچہ پون ٹھاٹھاں بیڑا اپتن نہ کیدا لا جاوے
٣٩٠ سلیماںؑ نوں تخت توں سٹیو سو اوہنوں اپنا آپ وکھا جاوے
٣٩١ عشق شیخ صنعان بے دین کیتا اوہنوں بے رحیم رکھا جاوے
٣٩٢ ابراہیمؒ ادہم فقیر ہویا پیالہ شوق دا عشق پلوا جاوے
٣٩٣ ہووے عدل جے نوشیرواں والا تینوں عشق دا لون چکھا جاوے
٣٩٤ نادر ہو شاہ دی نہیں توں پوتری نی جگ آکھدا گل شرما جاوے
٣٩٥ نہیں جام جمشید دی رانیئے توں لوک خوف تھیں اکھ چرا جاوے
٣٩٦ جیہی گل صنوبر دے نال ہوئی دھالاں تینوں بھی عشق چکھا جاوے
٣٩٧ انی ہیر کڑیئے متے لگ میرے سکے دے خون نہ آ جاوے
٣٩٨ شیریں لئی فرہاد نے جت بازی سر دے کے گل ویاہ جا وے
٣٩٩ سسی پنوں نوں عشق خوار کیتا مار تھلاں دے وچہ رلا جاوے
٤٠٠ ایس عشق دی بان انو کھڑیئے لیلا مجنوں نوں گھت سنداہا جاوے
٤٠١ سوہنی ڈب موئی مہینوال پچھے گھت لمبڑے ہن لوڑہا جاوے
٤٠٢ مرزا گھت گھاں وچہ ساڑیو سو صاحباں سولیاں دے منہ آ جاوے
٤٠٣ کی جانے توں عشق دے معاملے نوں چندر بدن دے رنگ رلا جاوے
٤٠٤ عشق بڑا اولڑا بھوتنا ئیں ہڈیں وانگ زلیخا دے دہا جاوے
٤٠٥ ایس عشق دا سانگ اولڑائی کائی نویں آئین ٹھہرا جاوے
٤٠٦ عشق پاکمند تے بند کر وانگ گھت نکیل جھو کھا جاوے
٤٠٧ عشق سنگ کو سنگ نہ ویکھدائی تیرے کن وچہ بانگ سنا جاوے
٤٠٨ دھندوکار اندھیر غبار تینوں خونی شینہہ ہیرے متاں کھا جاوے
٤٠٩ سودے عشق دینوں ہتھ پاؤ نا ئیں منڈ روڈے جلالی دی آ جاوے
٤١٠ ایہ عشق لوہار دی دکان ہیرے کھلاں پھوک کے تا ودھا جاوے
٤١١ گُنڈی گھت زنبور فراق والی سول سہنیوں ماس توڑا جاوے
٤١٢ ورمے وانگ کلیجڑا اسل جاسی سراہرن ودان کوٹا جاوے
٤١٣ گُنڈی پادوالے دی چھک لیسی وانگر لونیاں انگ نہ لا جاوے
٤١٤ تیرا ویر سلطان پٹھان وانگر گل گھٹ کے پار لنگھا جاوے
٤١٥ ملکی ماں تیری ہیرے لج مرسی چوچک باپ تیرا غم کھا جاوے
٤١٦ اجو بکھہ شریکاں نوں من جاسی تیرا کونت بھی مجھ مُنا جاوے
٤١٧ میٹھی جنج تیری بوہیوں اٹھ جاسی ٹٹ کھیڑیاں دا ہکوا جاوے
٤١٨ سبھو جھنگ سیالاں دا دیس تیرا سارے ہک دا اٹھ جیا جاوے
٤١٩ ٹکا میتھوں ٹٹ سہاگ پوسی مہناں کڑمنی دے مگر لا جاوے
٤٢٠ جوڑا پیرتے ہار حمیل تیرے گہناں ہور نہ کوئی ہنڈا جاوے
٤٢١ چوڑا انھہ لوٹے تے ہس کڑیاں والے مُرکیاں سبھ سنبھا جاوے
٤٢٢ سوہے ساوے تے باہنوں پھلکاری تیرا رنگیا داج پھوکا جاوے
٤٢٣ پگاں مشک لاوے تے لونداودی سالو آنچلا سبھ وکا جاوے
٤٢٤ لاگی نک وڈہن تیریاں ہاپیاں دا چیمے چھٹے دا نام لوٹھا جاوے
٤٢٥ لاگ گیاں آس امید ٹٹے ڈوم بہمناں رنگ وٹا جاوے
٤٢٦ تیری ورا سوئی سارڈ سٹن ساری پلنگ پیہڑیاں نوں اگ لا جاوے

دہو تا داغ نہ لہے کواریاں دا سچے موتی دی آپ گوا جاوے
وارث شاہ وانگوں پریشان ہوسیں متے ستیاں رین وہا جاوے

کلام ہیر با قاضی

ہیر آکھیا عشق دے راہ پونان نہیں کم ملوانیاں قاضیاں دا
ترت وچ درگاہ قبول ہووے سجدہ عاشقاں پاک نمازیاں دا
کرکے قول زبان تھیں ہار جاناں کم بے ایماناں دہوکے بازاں دا
رانجھا نال ایمان قبولیا میں قصہ تم کر دور درازیاں دا
جدوں کدوں کر داترس عاشقاں تے مالک رب غریب نوازیاں دا

ایس عشق میدان دیاں کٹھیاں نوں رتبہ کربلا دیاں غازیاں دا
راہ حق دے جان قربان کرنا ایہ کم نہ جھوٹھیاں پاجیاں دا
عشق ہر ہے ذات خدا دی دا عاشق شان وکھن کارسازیاں دا
رانجھا چھڈ کے انگ نہ لاں کھیڑا ہوندا گدہے نوں حق نہ تازیاں دا
وارثشاہ حقیقی دی لین لذت پہلاں چکھ کے لون مجازیاں دا

کلام قاضی با ہیر

اتمام تحصیل تفسیراں میں جنہے سنے اصول قرآن ہے نی
جنہاں غیر دلیل تے قدم رکھے بخت نصر تے ہور شیطان ہے نی
ماں باپ دے سامنے لولنی ایں کسے گھتیا تینوں مسان ہے نی

نامعقول زبان تھیں حرف لولیں رجل کتے دی وڈی نادان ہے نی
شرع نبی دینال نہ بجھ جھیڑا انج کرے نہ کوئی مسلمان ہے نی
وارثشاہ استادنوں نیندنی میں تینوں لگے کی جن طوفان ہے نی

کلام ہیر

اتمام تحصیل جہان اندر ابوشحمہ تے ڈوم شیطان ہے وے
مینوں نص حدیث دی خبر ناہیں جھگڑے واسطے بڑا حیوان ہیں وے

انہاں دوہاں نوں چوں تو تاں نہیں قاضی کوئی جن تے بھوت طوفان ہیں وے
وارثشاہ شکار نوں چھڈ کے بھوندا وچہ دولتاں بڑا مستان ہیں وے

ایضاً

قاضی گل سنبھال کے بول موہوں جبگ جان نہ رانجھے توں مڑاں وارِی
جیوندی جان نہ کراں قبول کھیڑا بھاویں دیہ نصیحتاں لکھ وارِی
جیون مرن دا خوف نہ عاشقاں نوں جنہاں منی رضا جو ہونہاری

مسئلہ جا سنا توں انہاں تائیں جیہڑیاں سندیاں تے تیری گل وارِی
بے پرواہیاں ربدیاں دیکھ میاں کرے لکھ اُتوں جا لکھ وارِی
خالی ہتھ آیا اتے جائے خالی وارثشاہ جو عمل تھیں مڑے وارِی

کلام چوچک با قاضی

چوچک آکھدا قاضیا نہیں مینھیں مینوں تدھ تھیں کون ودھیک میاں
کھیڑا اچھ دا جگ جہان سارا اتے باہر دے کل شریک میاں

جنج کھیڑیاں دی لوہے آن بیٹھی لگی بہت مینوں ایہ تاں لیک میاں
وارث دیاں تینوں جو کجھ منگیں گا کر بن گل میری سن ٹھیک میاں

قاضی دی چوچک نال گل

کلام قاضی با چوچک

قاضی آکھدا چوچکا سنی میتھوں دغے باہجہ نہ ہوسی کم تیرا
زبردست دا راہ نیار ڑائی کردا خوف ہے پیر فقیر جیہڑا
جھوٹھ موٹھ دا قول اقرار کرکے نہیں عقد توں چکیا جائے بیڑا
کرن خوف خدا دا مول ناہیں قاضی کھان حرام دا لون بیڑا

ایہ تاں جاندی پیچ در پیچ جرہاں کوئی کہے ناہیں سخن دم میرا
چوری چوری سمجھا وکیل تائیں دغے بازیاں نال جا پھرے بیڑا
بناں کچھیاں پڑھنے نکاح قاضی دسو ہیر سمانی دا دوس کیہڑا
وارثشاہ نہ رد انماز روزہ حق دار نوں کرے ناحق جیہڑا

کلام ہیر با قاضی

ہیر آکھیا قاضیا دغا کیتوکی ڈٹھاں ایس جہاں توں جی
لیکے رشوتاں کریں خوشامداں توں نہیں سنگ دا رب برہان توں جی
جیہا کیتوئی ملک سزا تینوں پاویں بدلہ رب رحمان توں جی

بناں کچھیاں پڑھیں نکاح میرا ایہ فتوے انہیں قرآن توں جی
جھوٹھی دنیا تے شان گمان جھوٹھا کیوں پھرنائیں آپ ایمان توں جی
وارثشاہ کجھ عمل کما چنگا اوڑ جائیں گا ایس جہان توں جی

کلام قاضی با چوچک

قاضی آکھدا چوچکا جب ہوتوں سد خویش قبیلڑا لیا ونائیں
ڈنگی لکڑی دینال ڈنگ ساڈا اساں ڈنگ توں ڈنگ کڈھاونائیں
رانجھا نال تقدیر تغیر ہویا ایتھے نواں فوجدار بہاونائیں
جنج ترت تیار چا ودا ع کرنی ڈوم ڈلڑا پھیر پرچاونائیں
رانجھا چاک جے کرے خرد کوئی اوہنوں غضب دے نال جلاونائیں

لے سد گواہ وکیل تائیں اساں شرع دا عقد نبھاونائیں!
گھڑی ڈھل نہ لاونی پھیر ایتھے اساں ترت نکاح پڑھاونائیں
فجر ہوندی نوں تخت دیوا دنیا ڈولی گھت کہار اڑاونائیں
جویں مال ویرایاں دے نظر آوے ہک ہاڑیاں نے اگے لاونائیں
چھوہری موڑ نہ گھلنی پھیر ایتھے وارثشاہ نوں چا سمجھاونائیں

ہیر دی گل قاضی نال

کلام ہیر با قاضی

غصہ کھائیکے ہیر جواب دتا تینوں رب رحیم کریم پٹے
چلے نس گواہ وکیل سبھے جویں شیر نوں ویکھ کے اٹھ نٹھے

مہندی گھولکے ہتھ نہ لاونیں اج ہین سہاگناں سرن گھٹے
وارث ہیر دے آن جواب چھٹے جیہے تیر کمان دے تیز چھٹے

لے پ ۴ ع (ترجمہ) اور جب اللہ نے اقرار کیا کتاب والوں سے کہ اسکو بیان کروگے لوگوں کے پاس اور نہ چھپاؤ گے پھر پھینکدیا وہ اقرار اپنی پیٹھ کے پیچھے اور خرید کیا اس کے بدلے دل تھوڑا سو کیا بری خرید کرتے ہیں ۲ خوف نہیں کرتا خدا کے برہان یعنی قرآن سے ۳ جیسے تیر کمان سے چھوڑتے ہیں ۱۲

کلام قاضی باہیر

میتوں دس ہیرے کیہڑی گل پچھے نال چاک محبتاں لایاں نی
گھر بار ناہیں کوئی کھوہ کھلڑ کتے پنڈ نہ پیہڑ نہ جایاں نی
موہڑے گھت بھوراہتھ ڈانگ پھڑکے مجھیں کامیاں ہو چرایاں نی
تیجھے چاک رولاک بدید ہوئیں لاہ سٹیاں شرم حیایاں نی
وڈا ادب استاد دا سمجھ ہیرے اتے بابیاں من رضایاں نی
حکم شرع شریف محمدیؐ تے انہوں نیاں منع فرمایاں نی
کیہڑی آیت حدیث دینال تینوں روا چاک[۱] ہے دس صفایاں نی
وارثشاہ دینال توں گوہڑ کرکے کیوں قہر[۲] نے ایڈیاں جایاں نی

کلام ہیر باقاضی

۴۲۹ پوے قہر خدا ئید اجھوٹیاں تے لعنت رب دی اے کاذبین[۳] قاضی
۴۳۰ موہون لول اولڑے بولنا ئیں دے توں ر دہووین مشرکین قاضی
۴۳۱ قدر عشق دا عاشقاں صادقاں نوں جھکھ مار دے نے جاہلین قاضی
۴۳۲ سچ آکھنے توں عاشق نہیں مڑدے قول اِن کُنتُم صَادِقِین قاضی
۴۳۳ رانجھے رب دے چہرے وچ تھ جاناں در جے عشقدے کوین ڈہین قاضی
۴۳۴ حسن چاک دا تے جلوہ ذات ربّی ہیر دیکھیا نال یقین قاضی
۴۳۵ نقش پاک دے حرف تبارک اللہ خوشخط لکھے خالقین قاضی
۴۳۶ رُخ یار دا صفحہ قرآن دائی نور نبی ختم المرسلین قاضی
۴۳۷ اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطَان پڑھ کے کیتا رد شیطان لعین قاضی
۴۳۸ عقدے بسم اللہ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم کھولے الرَّحِیم تھیں میں ساجدین قاضی
۴۳۹ پوے نظر آکھاں اَلحَمدُ لِلّٰہ آوے یاد رَبِّ العٰلَمِین قاضی
۴۴۰ بخش الرَّحمٰنِ الرَّحِیم اللہ روز حشر مَالِکِ یَومِ الدِّین قاضی
۴۴۱ پوچاں صدق توں اِیَّاکَ نَعبُدُ وَاِیَّاکَ نَستَعِین قاضی
۴۴۲ اِهدِنَا الصِّرَاطَ المُستَقِیم سدھے راہ صِرَاطَ الَّذِین قاضی
۴۴۳ لکھ نعمتاں اَنعَمتَ عَلَیهِم اوپر اہناں جو اہل صفین قاضی
۴۴۴ من حکم غَیرِ المَغضُوبِ عَلَیهِم ہوئی امر دی ہیر تلقین قاضی
۴۴۵ جنہاں شک کیتا اوہ گمراہ ہوئے پڑھ کے دیکھ وَلَا الضَّآلِّین قاضی
۴۴۶ اک وار جے رانجھنا دید لوے آکھاں مکھ تھیں مکھ آمین قاضی
۴۴۷ موہڑے کملی دھری مز ملی دی کھونڈی رانگلی ہتھ یٰسین قاضی
۴۴۸ نبی پاک ہو یا چھیڑ دا متاں دا رانجھے باہجھ نہ مہیں چرین قاضی
۴۴۹ رانجھا دید شہید حسینؓ میتوں کھیڑا شمر یزید لعین قاضی
۴۵۰ متھا چاک دا خاص محراب مسجد سجدے پئی ہاں نال یقین قاضی!
۴۵۱ آوے رہتہ سر دیتیاں مکھ وٹاں ہووے عشق ولوں آفرین قاضی
۴۵۲ تیجھے عشقدے موت شہید میتوں حاجت نہیں تجہیز تکفین قاضی
۴۵۳ جیوندی جان جے کراں قبول کھیڑا انگھر جاں میں وچہ زمین قاضی
۴۵۴ دہوکے بند باندے رب جاندا ئے نال خیر خَیرُ المَاکِرِین قاضی

[۱] پ ۲۹ (ترجمہ) اے ایمان والو آگے نہ بڑھو نہ اللہ سے اور اس کے رسولؐ سے اور ڈرتے رہو اللہ سے اللہ خالق ہے جانتا ۱۲ [۲] اے قہر کے لائق کیوں اس قدر فساد برپا کئے ۱۲ [۳] لعنت اللہ علی الکاذبین ۱۲ [۴] سے عزت رہ جائے گی تو لاکھ حاصل ہوگا

سولی چڑھناتے ذرا نہ فکر کرناں ڈھوں عشق دی رمز آمین قاضی
وارث قول زبان توں ہار جاناں نہیں عاشقاں ندہب دین قاضی

کلامِ قاضی صاحب باروسا

(قاضی دی پینچاں نال گل)

قاضی پنڈ دے پینچ سدا سارے شطرنجیاں صفاں وچھا بیٹھے
ایس نکاح دا شور فساد پوسی جیہا محکمہ پوندائی وچہ سٹھے
لئے سد گواہ وکیل سارے جھبدے ہوئے نی آنکے سبھ کٹھے
وارث ہیر نہ مڑدی اے رانجھنے توں بھاویں چاپہنائیے زری بھٹے

کلام ہیر باقاضی

(ہیر دی قاضی نال گل)

ہیر آکھدی دس کھاں قاضیاں دے کیہا نال ساڈے متھا داہیا ئی
دھی اپنی نوں پادیہہ وچہ ڈڈلی جیکر ترس تیرے من آیائی ؛
مین تاں کدی نہ کھیڑیاں نال جاواں ایس کرکے شور مچایائی
وارث شاہ توں قاضیا باز آویں ہیر آکھدی رب فرمایائی

کلام قاضی باہیر

(قاضی دا جواب)

غصہ کھائیکے قاضی جواب دتا ہوئی بہت ہی جاہ انموڑییے نی
بھورے کمبلاں چا جواب دیئے ریشم نال دوشالیاں جوڑییے نی
چولسی کھدّاں تھان تریاندے پٹڈے نال نہ مول چموڑییے نی
زری بادلہ خوب پچھان لیے سر لیاف دے بھوچھن جوڑییے نی
قدم دیکھ کے زمیں تے رکھنے نی چکڑ دیکھ کے پیر سنگوڑییے نی
بھاویں لکھ شناس بیراگ ہووے سید مغل پٹھان بی لوڑییے نی
ادرک ذات صفات تے اصل ہوندا گدھے خچراں لن نہ گھوڑییے نی
چھڈ شیخ مشائخ لنگوٹیاں نے وارثشاہ دی داگ نہ موڑییے نی

کلام ہیر باقاضی

(ہیر دا جواب)

اک ہیر نے پھیر جواب دتا تینوں رب دی مار ہے قاضیا وے
آوے ٹرین ربدیا ماریا وے ساڈے نال کیہا ئی متھا سازیا وے
کھائیں وڈھیاں جھوٹھ حرام بولیں تینوں نبی دی مار ہے قاضیا وے
وارثشاہ خداتوں لین بدلہ جیہا نال ساڈے پھندے سازیا دے

کلام قاضی باچوچک

قاضی آکھدا ایہہ جے وڑپکا ہیر جھگڑیاں نال نہ ہاردی اے
لیاؤ پڑھو نکاح منہ بھنہ اسدا قصہ کوئی فساد گذار دی اے

؎ جیسے حضرت منصورؒ نے محبت الٰہی میں سولی منظور کی ؎ پ ۸ ع (ترجمہ) اے اولاد بنی آدم کی اتاری ہمنے تم پر پوشاک کہ ڈھانکے تمہارے عیب اور رونق کپڑے پرہیزگاری کے ہیں ؎ کینہ سے ہٹ کر باعزت کو ملنا چاہیے ؎ کیسا مقابلہ شروع کیا ؎ ہمارے ساتھ کیا فریب کیا ؎ کپڑا دیکھ کر پاؤں پھیلانے چاہئیں .

نالے لوکاں تے ماپیاں قاضیاں نوں نالے پنڈ ایہ سارے نوں ماردی اے
چھڈ مسجداں دائریاں وچہ وڑدی چھڈ بکریاں سوریاں چاردی اے
ساہنوں فکر فساد سمیٹنے دا ایہ ہور کھلار کھلاردی اے
گالیں دیندی اے پکیاں ساہوریاں نوں رانجھے یار دا نام چتاردی اے
ایہنوں باہجہ ایجاب دے بنھ ٹوردا ایہ تاں نڈہڑی کسے کاردی اے
وارثشاہ مدھانی اے ہیر جٹی عشق وہیں دا گھیو نتاردی اے

جواب ہیر

ہیر آکھیا قاضیا پا زیادے دھکو دھکی نہ پڑھیں نکاح میرا
روح چاک دے نوں جھپی ماریا میں جانے رب رسول گواہ میرا
پہلے روز میں عشق دے لڑ لگی رب بخشیا کل گناہ میرا
میری گل دی نہیں پریت تینوں شاہد حال دا اے وارثشاہ میرا

نکاح خواندن قاضی ہیر باسید ابنا راضی ہیر

قاضی بنھ نکاح تے گھت ڈولی نال کھیڑیاں دے دتی ٹور میاں
ٹمک مہیں اتے نال اُوٹھ گھوڑے گہنا کپڑا تے ڈنگر ڈھور میاں
اوہ تاں ہیر نوں لیکے وگ ٹُرے نال مال پرائے نہ زور میاں
شاہ رکن عالم منت دار ہویا ہور لا تھکے سبھے زور میاں
کھیڑے ہیر نوں گھنکے راہ وگے جویں مال نوں لے وگے چور میاں
تیور ہیوراں نال جڑاؤ گہنے دم دولتاں نعمتاں ہور میاں
زوراوری حرامیاں ظالماں نے ہیر بنھ ٹوری وانگ ڈھور میاں
ہیر کھیڑیاں نال نہ ٹُرے مُولے پیا پنڈ دے وچہ ایہ شور میاں
ہیر روندڑی دھوندڑی چڑھی ڈولی ٹری پیر فقیر نوں سور میاں
وارثشاہ میاں حق رانجھنے دے کھیڑے لیگئے زور زور میاں

زار نالیدن و فریاد کردن ہیر بوقت سواری ہوفج

٤٥٧ ڈولی چڑھدیاں ماریاں ہیر چیکاں ہیں گھمائی رانجھیٹیا سایاں وے
٤٥٩ رہی سُدھ نہ بُجھ سہیلیاں دی ٹردی وار نہ گلیں ملایاں وے
٤٦١ بناں روح دے جویں قلبوت ٹریا میر باب تقدیر لکھایاں دے
٤٦٣ اج دولتاں تیریاں لُٹ لیاں کم کے کھیڑیاں دشمناں دہایاں وے
٤٦٥ تینوں اج سیالاں دغے بازاں لنگے دتیاں سبھ چڑایاں دے
٤٦٧ ایہ سہیلیاں بھی سوبھا کردیاں سن سراں نال ہی ہون سر وایاں دے
٤٥٨ بناں اجل اپھڑی چھری کٹھی اہناں قاضیاں ڈتصایاں دے
٤٦٠ رکھیں اج اجو کڑی رات بابل گادن ماسیاں پھپھیاں تایاں دے
٤٦٢ ادہناں بگیاں لانیاں سکیاں نے نال دھکیاں ڈولڑی پایاں دے
٤٦٤ ہویا تخت ہزارہ تے جھنگ سنجاں ملن رنگپور وچہ دوہایاں دے
٤٦٦ میرے یا ہجہ لیسی کون خبر تری رُلسیں وچہ اردڑیاں کھایاں دے
٤٦٨ کیتی جدا قضا نے ڈار وچوں کونج وانگ میں ہیر کرلایاں دے

١ عشق کی دہی سے گھی نکالتی ہے ٢ الٹی چھری سے ذبح کیا ٣ گائے ذبح کرنیوالے ظالموں نے مجھ کو بیرحمی سے ذبح کر ڈالا ١٢

جاندی پیش نہ ڈاہڈیاں نال کوئی کوک دیتیاں لکھ دہایاں وے
لیائی لہنیاں لسب سی جھٹ جھیڑا ساری عمر ن دینیاں آیاں وے
تیرے نام توں رانجھیا لکھ واری بندی ہیر میں گھول گھمایاں وے
پھل ڈال دینال سہاوندی سان ٹٹی گچھیوں کلی کمرایاں وے
بندی ہیر کملی مہربان رانجھا شرماں تدھ نوں ساریاں سایاں وے
میرے بھاء دے پیر فقیر سوں گئے گیاں رانجھیا اُلٹ خدایاں وے
ڈاڈاں لمیاں لمیاں میلے جیوندیاں دے حرصاں ساریاں دلوں گوایاں وے
ڈاہڈے رب وچھوڑ کے سجناں توں وس ویریاں دتیاں پایاں وے
رہی چاہ کنعان دی وچہ دل دے رب مصر دے دل دھکایاں وے
شالا صبر پوے اینہاں کملیاں نوں دنیا دولتاں جنہاں کمایاں وے
اگے وچہ سنر ہجر دے سجھدیاں نی پچھاڑکیاں بہت سختایاں وے
انہاں نائناں ڈائناں لوبھ پچھے دے دے ملیاں خوب نوہایاں وے
ویکھ رانجھیا ہار سنگار میرا زلفاں کھلیاں ہتھ تے آیاں وے
ہوڑے بنر سوہے ساوے ہٹیاں نوں میرا انگ سفیدیاں لایاں وے
زوراوراں سپاہیاں ڈھک بدھی کسے آن نہ بول چھڈایاں وے
جی وچہ دہر واس سی رحمتاں دا گھٹاں قہر دیاں رب وسایاں وے
لقمے کھان کارن اینہاں جانجیاں نے کلمے مٹھیاں پڑھے وچہ پایاں وے
اوتھے رب دے باہجہ نہ کوئی ساتھی پایاں دیکھے داج دیاہیاں وے

رج ویکھیا نہ تتی لکھ تیرا اکھیں ریجھ دے نال سن لایاں وے
ڈھکا ڈھو نہ کوئی تقدیر اگے داہیں ہیر بہتیریاں لایاں وے
اک گھڑی نہ تدھ توں نکھڑی ساں پیاں لمیاں ایہ جدایاں وے
وگی وار وچھوڑے دی ڈولیاں میں تپلی نگر دے انگ جھٹلایاں وے
مینوں ہور امید سی ہور ہوئی رب کیتیاں بے پرواہیاں وے
سنی گئی نہ کوک فریاد میری گلاں رب رسول تے پایاں وے
اگے پوانگی وسّے بیگانیاں دے دیس اوپرے واہنڈیاں جایاں وے
جویں آب فرات توں کوفیاں نے کھڑیاں بیبیاں نبھ ترہایاں وے
تدوں پلک دی نہیں کھلیر ہوندی جدوں قسمتاں رب اٹھایاں وے
اوہلے اکھیاں دے ہوئی محرماں توں اگے کسدیاں سبھ پرایاں وے
موہوں ڈردیاں بول نہ سکیاں میں چپ کراں گی نال شرمایاں وے
باہجوں ٹکیاں دائیاں منہ میرے گھیرے گھت کے زریاں آیاں وے
باشک ناگ زمین آسمان حلے الاں لمیاں کیتیاں دھایاں وے
رکھیں قدم رانجھیٹیا سیج اتے خاطر شوہ دی ہون وچھایاں وے
دس ایش ویلے مدد کرن کیہڑے جنہاں منیاں آپ صنایاں وے
منگاں رب توں رانجھیا خیر تیری رد آفتاں ہون بلایاں وے
ڈولی چا کہار اولاڑے لڑی چکدی پیر کدیاں باہیاں وے
میاں اک اکلڑی وداع کیتی کلمہ نبی دے نال ہمراہیاں وے

گلاں دلاں دیاں دلاں دے وچہ رہیاں ہویاں سوئی جورٹ نوں بھایاں وے
وارث ہیر تے رانجھنے سوگ ہویا خوشیاں کھیڑیاں لاگیاں نایاں وے

۱ جو مزہ آنا تھا اڑایا ۲ تمام عمر اس کا بدلہ دینا پڑا ۱۲ ۳ آگے بیگانے نظر آتے ہیں ۱۲
۴ آنکھوں سے اوجھل محرموں سے ہو جاؤں گی ۱۲ ۵ یعنی دلی شید جنہوں نے خود راضی بتقدیر ہو کر صبر کیا وہ ہماری مدد اس وقت
۶ کمیاں مراد موچی، حجام وغیرہ ۱۲

مقولہ شاعر

نہیں رڑن نہ باہجہ رانجھیٹڑے دے بھوئیے ہو کے پنڈ پہنچایو نے
مار چنگیاں لوکاں نوں ڈھڈ مارن بھانڈے بھنکے شور گھتایو نے
چشمہ پیر دی خاک والا متھے واہنگ سیوکاں سخی منایو نے
پکوان تے پنیاں رکھ اگے بھولو رام نوں خوشی کرایو نے
واہو واہ چلے راتو رات کھیڑے دارے جائکے دینہہ چڑھایو نے

توڑ جائکے بوتھیاں اتاں کرکے شوہ گھاٹ تے دھنبلا پایو نے
لوکاں آکھیا رانجھے دی کرامت پیر ٹنب کے آن جگایو نے
بھڑ تھو ماریو نے دوالے رانجھے دے لال بیگ دا تھڑا پچایو نے
مگر مہیں دے چھیڑ کے نال شفقت سر سمک چا چوایو نے
وارث شاہ کھیڑے بہت خوش ہوئے ڈولا ہیر دا جاں ہتھ آیو نے

آرام کردن برات در راہ

کھیڑے ویکھ کے بہت مکان چنگا اتر گھوڑیاں توں ڈیرہ لایو نے
چھاویں بیٹھ سرداریاں گھوٹیاں نے اک دوئے نوں چا پوایو نے

بہت خوشی ہو کے لڈی مار دے نی نال شوق دے مجرا کرایو نے
وارث شاہ رانجھا پریشان بیٹھا اوہنوں آنہ مول منایو نے

صید نمودن کھیڑیاں از روئے خوشی کتخدائی

کھیڑے پہنچ اوتھے بہت خوش ہوئے نیت صید شکار دی دھاریو نے
مگر ہرناں دے گھوڑے دوڑایو نے آپو اپنا زور نتاریو نے
ہرن پاہڑے تے بہت شکار کیتے نالے لونبڑ دو تن ماریو تے

الکڑے نوں دسدے رزشاں تے ترکش تیر کمان سواریو نے
اک مارن بندوق نشانیاں نوں اک چلے کمان چا چاہڑیو نے
وارث شاہ کباب بھن کھاوندے نے حصہ ہیر دا ترت نتاریو نے

ملاقی شدن ہیر رانجھا در قحافہ

ہیر ویکھ کے جا مکان خالی مینہ رانجھے نوں ترت بلاوندی اے
کھیڑے ویکھ تے قہروان ہوئے ہیر ہار نوں توڑ وکھاوندی اے

رانجھے یار نوں وچ بہا ڈولی نال شوق دے انگ لگاوندی اے
منکے چگنے نوں کول سدیا سی ایہ افترا چا بناوندی اے

لائی پھلدی چھٹی جے کسے اسنوں زہر کھا مراں ایہ سناوندی ئے
وارث کھیڑیاں نے ویکھ چپ کیتی جنج کوچ دا حکم فرماوندی اے

۱ے فرمان ہو کر زور سے واپس آئیں ۱۲ ۲ے پاؤں سے ہلا کر بیدار کیا ۱۲ ۳ے سردائیاں بمعنے گھوٹے ۱۲ ۴ے منکے چننے کے واسطے بلایا تھا ۱۲
۵ے اگر کسی نے اس کو ذرا بھی دھمکایا تو زہر کھا کر مر جاؤں گی ۱۲

باز گفتگو کردن

۵۰۷ ہیر آکھیا آکھاں رانجھیا وے گلیں لگ ملیئے جاندی وار دونویں

۵۰۸ نین تر سدے رہنگے عمر ساری کریئے دیدنا آخری وار دونویں

۵۰۹ جیوندے رہے تے ملانگے نال قسمت پھیر رب میلے اک وار دونویں

۵۱۰ ملے ہیر رانجھا وچہ ڈولڑی دے چھپی گھت کے بانہہ اولار دونویں

۵۱۱ جویں نئیں ندی دے قت جدائی کردے وچ بُت رُوندے بھباں مار دونویں

۵۱۲ ہیر کھول بیٹھی دُکھاں پچھلیاں نوں رکھن وچہ دل دے یادگار دونویں

۵۱۳ ہویا جدوں الست دا حکم نازل اسی روز میثاق دے یار دونویں

۵۱۴ رُوحاں قالوا بلیٰ پکاریا سی کردے آپ وچہ بہت پیار دونویں

۵۱۵ آدم حوّا دا انگوں اسیں دکھ ہوئے کر کے ٹُرے سال قول قرار دونویں

۵۱۶ ڈاہڈے نال تقدیر نکھیڑ دتا اسیں رون لگے زار زار دونویں

۵۱۷ دُکھ درد اندوہ مصیبتاں نوں کٹ جانگے وچہ سنسار دونویں

۵۱۸ میرا یار ہیں تاں ملیں آپ مینوں رکھے پھیر ہوساں ملنہار دونویں

۵۱۹ نہیں تے روز نشور دے چل ملساں کرساں رب دا پاک دیدار دونویں

۵۲۰ دتا ہیر پیغام الوداع وارث اکھیں رانجھیدیاں ہویاں بیدار دونویں

روانہ شدن برات کھیڑیاں

جنج رواں ہو کے اوتھوں اٹھ ٹری ڈولا جا اگلے پنڈ لہایو نے

اگوں لین آیاں سیاں وہٹڑی نوں جے تدھ آندڑی وے ملّا گایو نے

ڈولا جا بیٹھا جد کول بوہے گوہڑے رُوں دے ترت انوایو نے

منگے پنج پیسے روک لاگیاں نے تلی ہیر دی ہیٹھ ٹکایو نے

آکھن لیف تلایاں ٹنگنے بھی منڈے پنڈ دے منگنے چایو نے

کڑیاں وہٹی نوں ڈولیوں کڈھ آندا تیل وچہ دہلیز ڈلہایو نے

پانی وار پیتا سس ہیر دی نے شکر رب دا موہوں اکھایو نے

۵۲۱ اگے رکھ قرآن تے پنج مہراں ترت ہیر دا گھنڈ کھلایو نے

۵۲۲ کڑیاں وہٹی نوں کڑے تے لے آیاں دوالے ہیر دے جھرمٹ پایو نے

۵۲۳ پھیر گوت کنالیدا آہر ہویا ترت چوری نوں کٹ بنایو نے

۵۲۴ وچہ گھت پرات دے گھیو چوری اگے ہیر دے آن دھرایو نے

۵۲۵ دے کھچڑی تے چوری دیاں برکیاں ست نڈھا دیور گود بہایو نے

پنج مہراں بھی ہیر دے ہتھ دیکے ترت وہٹی دا گھنڈ لہایو نے

ہسّیاں سس تے سہتی نناں دونویں نالے دائی نوں کول بہایو نے

۵۲۶ دائی لاگیاں دی کر ٹہل خدمت دل رانجھیدا خیال جاں آیو نے

۵۲۷ سروں لاہ ٹمک بھورا کھس لیا آدم بہشت تھیں چاترا ہیو نے

ماں سیدے دی پاس گواہنڈناں نے جھرمٹ آن مبارکاں پایو نے

۵۲۸ دھن بھاگ تیرے داج پلنگ پیہڑا سنے وہٹڑی ویکھ صلاحیو نے

جیہا پُت سی رب نے نوہ دتی بوہا اجّھ دا خوب سہایو نے

۵۲۹ گلاں ہیر دے دل دیاں ہیر جانے کجھ اوسدا بھیت نہ پایو نے

لہ اگر تو میرا یار ہے تو ایک دفعہ مجھے آکر وہاں ملنا پھر نکل چلیں گے ۱۲ ۲ے ایک گیت ہے جو دلہن کی آمدن کے وقت گاتے ہیں۔

۳ے ساس ڈولی سے پھرا کر پانی پیتی ہے یہ ایک رسم ہے ۱۲ ۴ے بڑے برتن میں گھی کی چوری۔ رسم ہے ۱۲

رانجھا روندڑا پچھاں نوں رواں ہویا کوئی وس نہ چلدا لالیو نے
کھیڑے آکھدے پھیر نہ ملن دیہو ہیر رانجھے توں چا اٹکایو نے
ویکھو ایہہ بھی قدرتاں رب دیاں نے بھکھا جنتوں روح کڈھایو نے
وارثشاہ قبیلڑا خوشی سارا رانجھا ہیر دلگیر کرایو نے

کلام ہیر بار رانجھا

ویوے رانجھیا واہ میں لا تھکی میرے وس تھیں گل بے وس ہوئی
گھر کھیڑیاں دے نہیں وسناں میں ساڈے نال انہاں خر خس ہوئی
میں روندڑی رہانگی عمر ساری ساڈے ویاندے سر بھس ہوئی
کیہے چندرے[1] وقت سی نیہوں لگا بھُسدی بات بیرس[2] ہوئی
قاضی ماپیاں لاگیاں بنھ ٹوری میڈی تیندڑی دوستی بس ہوئی
جاں جیوانگی ملانگی رب میلے حال سال ناں دوستی بس ہوئی
قسمت نال ملیاں تینوں رانجھیاوے بھاسا ندے حال گھر ہس ہوئی
وارثشاہ توں پچھے لیکھ میرے ہونی ہیر نمانی دی سس ہوئی

جواب رانجھا باہیر

جو کجھ وچھڑا دے لکھ چھڈیا ہووے لس نہ آکھئے بھیڑیئے نی !
جے تاں منتر کیل دا نہ آوے ایویں سُتڑے ناگ نہ چھیڑیئے نی
جے ناہ اُتریئے یار دے نال پورے ایڈے پٹنے نہ سہیڑیئے نی
اس دے نال نہ ہرگز گل کریئے غصّے نال چادلوں نکھیڑیئے نی
سُنجاں سکھناں چاک نوں رکھیائی متھے بھوریئے چندریئے بھیڑیئے نی
اِکے یار دے نام توں فدا ہوئیے مہرا دیکے اِکے نبیڑیئے نی
دغا دیونا ہووے جس آدمی نوں پہلے وزہی چا کھدیڑیئے نی
وارثشاہ پاین ہووے اندر شیشے ٹر تاندے نہ چھیڑیئے نی

کلام ہیر بار رانجھا

مائیں[3] پئی ساں ہجر دلو چہ تیرے تینوں رانجھیا پاس بلاوندی میں
لاواں لیندڑی شوق دینال تیرے مہندی گھولکے سیس گنداوندی میں
باہیں لال چوڑا بازوبند ٹاڈاں دھڑی نال سندھور دے لاوندی میں
مکھن کھنڈ ملائی تے دُدھ چُوری ہتھیں اپنی کُٹ کھواندی میں
چھلے کڑے پنجانگلا پاچونکی مہندی گھولکے رانگلی لاوندی میں
ٹکا بندلی پھبدے نال لوہلاں دانگر موردے پائلاں پاوندی میں
تیرے شوق دینال رانجھیٹیاوے نک نتھ سہاگ دی پاوندی میں
دن عید تے رات شبرات ہوندی وارثشاہ پھر عیش مناوندی میں

[1] کیسے منحوس وقت یاری لگی ۱۲ [2] لذت کی بات بے لذت ہوگئی ۱۲

[3] مائیں ایک رسم ہے جو شادی سے پہلے دو چار روز لڑکی لڑکے کو کپڑے پہناتی ہیں اور سہیلیاں اس کے ہمراہ رہتی ہیں ۱۲

رانجھے دی گل ہیر نال

کلام رانجھا با ہیر

۵۳۳ کرکے قول زبان جے ہاریوئی تار عشق دی دلوں نہ توڑ ہیرے

۵۳۴ پہلوں نال پیار دے ٹھگیوئی ہن کوڑ کہانی نہ جوڑ ہیرے

۵۳۵ جھاک دیکھے باغ بہشت والی سانوں چلیئں کلیں چھوڑ ہیرے

۵۳۶ کریئے ساتھ تے پار اتار دیئے ہاہو وچہ نہ سٹیئے بوڑ ہیرے

۵۳۷ بیڑ ویلنے وچہ کماد وانگوں میرا چلی ئیں رسا نچوڑ ہیرے

۵۳۸ آپ پری بن کے اُڈنہار ہوئیں ساڑن عشق دا جن جموڑ ہیرے

۵۳۹ جا کے مانسیں پلنگ وچھایاں توں ساڈے لن نوں کنڈڑے روڑ ہیرے

۵۴۰ پہلاں نال محبتاں گلیں لالیو پچھوں کیتوئی مکھ مروڑ ہیرے

۵۴۱ آپ جا بہیں ڈولڑی وچہ بہکے کرکے اساں دے نال اجوڑ ہیرے

۵۴۲ ہن کیتوئی سنگ کو سنگیاں دا اول وڑدے سنگ نوں توڑ ہیرے

۵۴۳ پھڑ کے بانہہ نہ پار اتاریوئی نیہوں لا نہ چاہڑ لیو توڑ ہیرے

۵۴۴ ہیراں وچہ جہاندے لکھ ہوسن اتے رانجھیاں دی نہیں تھوڑ ہیرے

۵۴۵ کردے فرق نہ جان گواونے توں جنہاں یار دے ہلندی لوڑ ہیرے

۵۴۶ کارن یار دے پاک دیدار پچھے عاشق موئے نی سرانوں پھوڑ ہیرے

۵۴۷ بوہے عشق دربار دے سدا کھلے نہیں عاشقاں نوں کدی موڑ ہیرے

۵۴۸ وارث شاہ تیرے ساڈے حشر میلے انت رہ جاتے قالباں جوڑ ہیرے

ہیر دی گل

کلام ہیر با رانجھا

میاں رانجھیا عمر دے پئے جھیڑے دکھ درد میرا کس ونڈنا ئیں

تنج پیر تیرے میرے وچہ ضامن جنہاں بنھ کے سیدڑا پھنڈنا ئیں

کھیڑے نال نہیں ہونا جوڑ میرا کرے طلب تے جھاڑنا چھنڈنا ئیں

وارث شاہ فقیر دا پکڑ پلہ جس نے ٹٹیاں نوں پھیر گنڈھنا ئیں

رانجھے دی گل

کلام رانجھا با ہیر

ہیرے حکمتاں نال نہ ہون مٹھے کریئے جتن جے تُمیاں کوڑیاں نوں

اوڑک اپنا آپ سمھالیوئی چھڈ جھیڑیاں لمیاں چوڑیاں نوں

انت کن لپیٹ کے نسیوں توں حاصل کجھ نہیں پچھوں وڑیاں نوں

وارث شاہ وانگر سنے خادماں دے ٹریوں چھڈ جنڈیلیاں جوڑیاں نوں

ہیر دی گل

کلام ہیر با رانجھا

تینوں حال دی گل میں لکھ گھلاں تُرت ہو فقیر تیں آونا ئیں

سبھو ذات صفات برباد کر کے اتے ٹھیک تیں سیس مناونا ئیں

جلدی آوندی کرنی تساں تیاری کوئی بھیس ہی خوب وٹاونا ئیں

کسے جوگی تے جا کے بنیں چیلا سواہ لا کے کن پڑاونا ئیں

توہیں جیوندیاں دئیں دیدار سانوں اساں دتے جیوندیاں آونا ئیں

وارث شاہ تساں ساڈی خبر لینی نہیں تاں اساں نے روح گواونا ئیں

شاعر دا قول

مقولہ شاعر

یار وجٹ دا قول منظور ناہیں گوز شتر دا قول رستایاں دا

پتاں ہون اکی جس جٹ تائیں سوئی اصل بھرلے بھایاں دا

جدوں بہن اڑوری تے عقل آوے جویں کترا ہووے قصائیاں دا
اکبر شاہ توں زور آور جٹ آہے جنہاں کٹھا سی بیربل شاہیاں دا
کھچر دندیاں گھتکلاں جٹ جانے پیشوا فساد بریاتیاں دا
جٹ غرض دے واسطے بنے متر بھائی بنے ہر قوم تے نائیاں دا
جٹی جٹ دے سانگ تے ہون راضی پھر مغل تے دیس کی للیاں دا
جھے تیر ہوں دے پنڈوں ہون مالک ونڈ چھترس ادھ تر ہایاں دا
موہوں آکھ کرٹایاں کھوہ لیندے منہ کرن کالا بھیرنایاں دا
سرون لام کے چھترٹاں ہیٹھ دیندے مزہ آوندا تدوں صفایاں دا
جٹ کرے اپرادھ تے پھڑے کوئی مار سیٹے پُت قصایاں دا
کلا کار تے جھاگڑو جٹ وڈے کھوہندے مال نی جاندیاں راہیاں دا
جٹ جیڈ نہ کوئی گوار ڈٹھا جویں یار نہ کوئی سپاہیاں دا
دھیاں دیندیاں کرن مسافراں نوں وچن ہووے مال جوایاں دا
جٹ چوہے دا کھوہ بنا لبندے چلے وس نہ مالکاں ساہیاں دا
وارثشاہ میاں ترٹے ہی جھوٹھ جانو قول جٹ سینار قصایاں دا

کلام رانجھا با ہیر

رانجھے آکھیا سیال گل گئے سارے اتے ہیر بھی چھڈ ایمان چلی
دھیاں دیکھکے قول زبان ہارن تے محراب متھے اتے دہون ڈھلی
دچوں کھوٹے تے باہروں صاف دسن گلاں کرنتے جلنیے کرم بلی
سر سٹھاں نوں کر گیا پھیر چوچک جدوں ستھ وچہ آن کے گل ملی
یار دسیالاں دیاں داہڑیاں وکھدے ہو جیہی ہنگ منگواڑ دی میر ملی
وارثشاہ میاں دھی سوہنی نوں گل وچہ چاپاوندے ہین ٹلی

ایضاً

پینچاں پنڈ دیاں سچ توں ترک کیتی قاضی رشوتاں مار کے چور کیتے
گل کرن ایمان دی کڈھ چھڈن پینچ پنڈ دے ٹھگ تے چور کیتے
عالم اہل ایمان دے چپ سارے جاہل مُسلیاں وچہ لاہور کیتے
تدوں فوج ایمان دی نس چلی جدوں حرص تے طمع نے زور کیتے
پھیر اماس تے ہویا شکاریاں دا لکھے بندیاں دے آدم خور کیتے
سرسُٹ کے غازیاں گھاس وٹی اچی ہینگ کے کھوتیاں شور کیتے
زوراوری دیاہ لے گئے کھیڑے اساں وہتیرڑے شور کیتے
پہلے ہورناں نال قرار کرکے طمع ویکھ داماد چا ہور کیتے
اشراف دی بات منظور ناہیں چور چوہدی اتے لنڈور کیتے
دنوں دن کجھ ہور دا ہور ہویا گئے وقت زمانیاں ہور کیتے
کاں باغ دیوچہ کلول کردے کوڑا بھولنے دے اُتے مور کیتے
بھونڈ بہت ہوئے بھلواڑیاں تے گوہالد نگھن اتے مور کیتے
وڈے شیر خدادے وچہ گھریاں پل بیلیاں دے گدڑ کور کیتے
وارثشاہ جو اہل ایمان آہے تنہاں چاڈیرے وچہ گور کیتے

جواب ہیر بارانجھا

پچھوں ہیر نے اک جواب لکھیا دغے باز جہان ہے ہو رہیا
کہن ہور تے ہور کماوندے نی کئی لوک اس کم وچہ ہو رہیا

۱ گرفتاری کسی دوسرے کی ہو ۲ ناطہ کہ کر چھین لیتے ہیں اور بدنام بھی حجاموں کو کہتے ہیں ۳ جھوٹے یعنی بے اعتبار ہو گئے ۴ فریب کھیت مونگ مسور کے جاتے ہیں ۱۲

دغے دار چا چوراں نوں کرن سچے حقدار ہے انت نوں رو رہیا
سچ سخن نوں خلق چا ترک کیتا کوڑ سچ دے نال سمو رہیا
اوڑک ویکھ کے دم دھی ویچیا جے رانجھا میل شاہدے ڈھو رہیا
سیالاں سچ دے کھیت نہ آب دتا رانجھا حقدی جوگ نوں جو رہیا
وچہ مجلساں کوڑ دی فوج دہانی پھیرا سچ دا اک ناں ہو رہیا
وارثؔ شاہ کی فائدہ جیونے دا جو کجھ ہو ونا سی سوئی ہو رہیا

کلام رانجھا

یارو ٹھگ سیال تحقیق جانو دھیاں ٹھگنیاں سبھ سکھا وندے نے
قول ہار زبان دا ساک کھوہن چا پیوند ہن ہور دے لا وندے نے
جٹ چوڑ تے یار دا راہ مارن رنڈیاں موہندے تے راہ لا وندے نے
پُت ویکھ سرداراں دے موہ لیندے انہوں نہیں دا چاک بنا وندے نے
داہڑی شیخ دی چھُرا قصایاں دا بیٹھ پرہے وچہ پنچ سدا وندے نے
وارثؔ شاہ ایہ جٹ نی سبھ کھوٹے وڈے ٹھگ ایہ جٹ جھنا وندے نے

مقولہ شاعر

ڈوگر جٹ ایمان نوں ویچ کھاندے سنھاں مار دے تے پاڑ لا وندے نی
جتھے آپ ہوون تیہے عورتاں نے بیٹے بیٹیاں چوریاں لا وندے نی
موہوں آکھ کُڑمایاں کھوہ لیندے ویکھو موت تے رب بھلا وندے نی
وچہ جگ دے اوہ خوار ہوندے جیہڑے دھیاں توں رزق کھا وندے نی
ترک قول حدیث دی نت کردے چوری یاری بیاج کما وندے نی
جیہڑا چوڑ تے راہزن ہووے کوئی اوہدی بڑی تعریف بنا وندے نی
جیہڑا پڑھے نماز حلال کھاوے اوہنوں مہنے مسخرے لا وندے نی
وارثؔ شاہ میاں دو دو خصم دیندے نال بیٹیاں ویر کما وندے نی

آمدن دختران برائے کشادن دستیارہ ہیر و سیدا

جدوں گانڑے دے دِن پچگے لسّی مندری کھیڈن آیاں نی
ہویا سد آواز جٹیاں نوں کڑیاں ہُم ہُما کے آیاں نی
ہکناں جعفل لونگ پکھور پائے اک گھت چھبیلڑی آیاں نی
چھُٹی آ خوشبو بہار دی جی رنگو رنگ دے مشک سہایاں نی
بلن وانگ مشال دیوار اُتے جیوں چراغیاں بال ٹکایاں نی
پئی دھم کہا اج گانڑے دی پھرن خوشی دے نال سوایاں نی
موتی برگ گلاب رویل چنبہ سریں عطر پھلیل مل آیاں نی
نواں وقت دیا ہند اسجراسی خوشبوئیاں روز کھنڈایاں نی
گیاں مہک حویلیاں ساریاں نی شالامار دا باغ ہوائیاں نی
مان حُسن دی آب دوچند ہو کے کھنیاں دھوبیاں گھنب چڑھایاں نی

ل یخدعون اللہ (ترجمہ) دھوکا دیتے ہیں اللہ کو اور ایمان والوں کو اور نہیں دھوکا دیتے مگر جانوں اپنی پر اور نہیں سمجھتے بیچ دلوں انکے بیماری ہے اللہ زیادہ کرتا ہے بیماری انکو واسطے انکے عذاب ہے درد دینے والا ۲ے پ ۱ ع جنہنے قول اقرار کیا ہے اسکو پھر وہ توڑتے ہیں اپنا اقرار ہر بار اور نہیں ڈرتے ۳ے پ ۱۳ ع یہ اسپر کہا کہ اللہ بدلنے والا نہیں نعمت کا جو دی تھی ایک قوم کو جب تک وہ نہ بدلیں اپنے جی کی بات ۴ے پ ۱۸ ع (ترجمہ) اور نہ زور کرو اپنی بیٹیوں پر بدکاری کے واسطے اگر وہ چاہیں قید سے رہنا کہ کھانا چاہو اسباب دنیا کی زندگی کا ۱۲

کی کجھ کراں تعریف جٹیاں دی جیوں خرادیاں ڈبیاں لاہیاں نی
صوبے دار جو وانگ لاہور دے جی سیدے ایہ فوجداریاں پایاں نی
دوالے ہیرنوں گھیرے بیٹھیاں نی کڑیاں چا پرات لے آیاں نی
ہتھوں وہٹیاں شوخ ودہیک ہوون ہیر کرے نہ مول ادایاں نی
وہٹی گبھر وکھولدے گانڑے نوں وانگ ککڑاں کرن لڑایاں نی
پکڑ ہیر دے ہتھ پرات مائے باہاں مردیاں وانگ بلمایاں نی
کڑیاں آکھدیاں کھول توں کانڑے نوں دل وہٹی دے ہور خفایاں نی
مینوں قسم ہے ہیر دے پیر دی جی کنہاں جادواں کھول سکایاں نی
گانا کھولیا اینہاں جٹیاں نے جھیڑیاں خوشی دی نال ویاہیاں نی
رہی سون سپٹ جٹیاں دی لسّی ڈوہل پرات لے آیاں نی
سبھے اُٹھ ٹریاں آوازار ہو کے کسے پھیر نہ مول بہایاں نی
کجھ شوق نہ سی استوں نال سیدے جیو وچہ کلیلیاں کھایاں نی

نہیں خوشی جہان دی ہور کوئی وہٹیاں گبھراں نال کھڈایاں نی
سیدا لال پیہڑے اُتے آن بیٹھا کڑیاں وہٹڑی پاس بہایاں نی
لسّی وچہ چا پاندیاں مُندری نوں ہتھ ماریاں نال ادایاں نی
سگوں سیدیوں ویکھ رنجور ہوئی بڑاں بدہیاں پاس قصایاں نی
کھڑیاں وانگ رویل چنبیل سبھے بھریاں ہیر دے منہ زردایاں نی
مندری نہ جٹی دے ہتھ آوے دل ہیر دے ناہ صفایاں نی
گانے ایس بھی مُول نہ کھلنا جے باہاں چھولیاں مار گوایاں نی
پانی کسے بھی مول نہ ہٹکنائیں نہراں دھروں پہاڑوں جے آیاں نی
سنیاں سخن جٹیاں ہیرتوں جی اوسے وقت ہی اُٹھ سدہایاں نی
سانوں آس اُمید برسات دی سی گھٹاں گڑیدیاں رب وسایاں نی
لگے غم اندوہ فراق بہتے کوڑیاں مار ڈہایاں گھریں آیاں نی
متھی ہور سی ہور دی ہور ہوئی شکر کرے جو رب رضایاں نی

چلیاں اٹھ سوانیاں اک گھریں کرن سون سپت نہ آیاں نی
وارث شاہ میاں نیناں ہیر دیاں نے وانگ بدلاں دے جھڑیاں لایاں نی

گفتگوئے قاضی با مہر چوچک

قاضی آکھیا چوچکا بھلا ہیں توں لتھے اج تگادڑے گلوں تیرے
وچہ سیالاں دے اج چپ چنگ ہوئی اتے خوشی ہو پھر دنی بہ کھیڑے
وچہ تخت ہزارے دے ہون گلاں اتے بھابیاں رانجھیاں کرن جھیڑے
تیرے دکھ نے رانجھیا ماریاں نت چمکدی لگڑے گھا تیرے
دن رات آرام نہ رانجھنے نوں جے توں درد فراق دے پائے جھیڑے

گھر کھیڑیاں دے جدوں ہیر آئی چک گئے تگادڑے اتے جھیڑے
فوجدار تغیر ہو آن بیٹھا کوئی رانجھے دے پاس نہ پائے پھیڑے
چٹھی لکھ کے ہیر دی عذر خواہی جویں موئے نوں پچھنے ہونیڑے
جیتوں رانجھیا اساں نوں آن ملیں رب کریگا اساندے پار بیڑے
وارث شاہ میاں ویکھ بھابیاں تے چھٹے پھٹ رنجھیٹے دے پھیر جھیڑے

لے بکریاں ۱۲ ۲ے عورتوں کا شوق اور جوش سب جاتا رہا اور نا امید ہو کر واپس ہو گئیں اور سب رسوم چھوڑ دیں اور سخت ناراض ہو گئیں ۱۲
۳ے سوچا تھا کچھ اور ہو کچھ اور گیا ۱۲

کلام سینگہ صاحبہ بار انجھا و نامہ نوشتن

ہوئی لکھی رضا رانجھیٹیا وے ساڈے لڑے گھاہ تدھ چا چھیڑے
جیہڑے پھلد انت توں رہیں راکھا اوس پھل نوں توڑلے گئے کھیڑے
کوئی نہیں وساہ کواریاں دا الویں لوک نکمڑے کرن جھیڑے
دِنے رات خواہیں وچہ جھلاں قول کواریاں دے ہوئے نال تیرے
تیریاں نتاں نیاں رانجھیاں وے لاویں وچہ ہزارے دے رت ڈیرے

مڑ آنہ وگڑیا کم تیرا لٹکند ڑا گھریں توں پا پھیرے
جس واسطے پھریں توں وچہ جھلاں جھتے باگھ بگھیلے تے شینہہ پیڑے
توں تاں محنتاں سیں دن رات کردا ویکھ قدرتاں رب دیاں کون پھیرے
کلس زری دا چاہڑیئے چا روضے جھوکیلڑے آنکھے وڈیں ویہڑے
دیگ دیوساں علیؑ دی چھنجہ سکھاں غازی پیر دے چاہڑیئے چا سہرے

ادس جوہ دے وچہ پھیرنہ پین پانی کھس جان جاں کھیڑیاں منہ پھیرے
وارثشاہ ایہ نذرسی اساں منی خواجہ خضر چراغ دے لیے پھیرے

جواب نوشتن رانجھا

بھابی خزاں دی رت جاں آن پہنچی بھورآ سر تیتے پئے جالدے نی
اساں صدول کڈل انہیاں پاس جانان جیہڑ محرم اساڈڑے حالدے نی
بھابی عاشقاندے دل سچ ہوندا تساں کوڑہے وچہ خیالدے نی
نت وحدت دے دریا اندر رہندے مست شراب وصالدے نی

سیون بلبلاں لوٹیاں سکیاں نوں پھیر پھل لگن نال ڈالدے نی
بھابی عشق توں نسکے اوہ جاندے پتر ہون جو کسے کنگالدے نی
ابراہیم ادھم تے حسن بصری پھیر ہوے نہ مالک مالدے نی
سچیاں عاشقاں نوں کجھ خوف ناہیں آتش وچہ سر پرنون بالدے نی

ایس عشق پچھے لڑن مرن سورے صفاں توڑدے کھونیاں گالدے نی
مارے بولیاں دے گھریں نہیں وڑدے وارثشاہ ہوری پھرن بھالدے نی

مقولہ شاعر

موجو چوہدری دا ئت چاک لایا ایہ سکھنے ذوالجلال دے نی
لوکاں کول پیغام جا گھلدے نی ایہ گل کویں بگڑوں ٹلل دے نی
گئی عمر تے وقت پھر نہیں مڑدے گئے کرم تے بھاگ نہ آوندے نی
گئی گل زبان تھیں نہیں مڑدی گئے روح قلبوت نہ آوندے نی

جنہاں سولیاں تے لیے جا جھوٹے منصور ہوری دے نال دے نی
وارثشاہ جو گئے سو نہیں مڑدے لوک اساں توں آدن بھال دے نی
گئی لہر سمندروں تیر چھٹا گئے مزے تے سمے نہ آوندے نی
گئی جان جہان تھیں چھڈ جثہ کئی ہور سیانے فرماوندے نی

۱؎ وہی ہوا جو تقدیر میں تھا ۲؎ یعنی سونے کا کلس خانقاہ پر چڑھادیں ۳؎ اس حد میں پھر پانی نہ پینا ۴؎ زبان سے نکلی ہوئی بات پھر واپس نہیں ہو سکتی ۱۲

مڑا تینے پھیر جے آوندے نی رانجھے یار ہوری مڑ آوندے نی
رانجھے یار ہوراں ایہا ٹھاں چھڈی کتے جا کے کن پڑاوندے نی
بھابی دس ناہیں ہن کجھ میرے لوک تساں نوں نہیں سمجھاوندے نی

اگے داہیوں چا گوا لیو نے ہن عشق ہتھیں چا گواوندے نی
اکے اپنی جند گواوندے نی اکے ہیر جٹی بنھ لیاوندے نی
ایہ جٹ دی ذات ہے وڈی کچھر کوئی جوگ دا سانگ بن آوندے نی

دیکھ جٹ ہن فند چلاوندے نی بن چیلڑے گھوں ہو آوندے نی
وارثشاہ میاں سانوں کون سدے بھائی بھابیاں تیر چلاوندے نی

خط رانجھا بطرف ینگھا

خط لکھ کے رانجھے چا ہتھ دتا موہوں بولیا بہت سلام کرنا
یار ورزق جاں ہوا اداس ٹریا چارہ کجھ نہ چلدا موڑ دہرنا
سن بھابیاں خط خاموش ہویاں کہیا بھابیاں اوس نہ مول مڑنا

دانے پانی دے وس نہ وس میرے جو کجھ لیکھ لکھیا سوئی پیا بھرنا
بھابی وس توں اسیں ہوئے ہوئے سانوں پیا ہے عشق دریا ترنا
رب میلسی تدوں اوہ آن ملسی وارثشاہ ہوراں ہن صبر کرنا

صلاح کردن خسر اچیاں ہیر

مصلحت ہیر دیاں ساہویاں ایہ کیتی مڑ پیکڑے ایہ نہ گھلنی جے
ماں باپ دے کہنے تے ایہ لگی ہو مرے فوجاں دے لاں دے دلنی جے

مت چاک مڑ چمڑے وچ سیالاں ایہ گل کو ساک دی ہلنی جے
کدوں ساہویاں دے حکم وچ چلی ایہ تاں مڈھ دی جھل وللنی جے

آخر رن دی ذات بیوفا ہوندی چا پیکڑے گھر ایہ ملنی جے
وارثشاہ دینا نہ ملن دینی ایہ گل نہ کسے اتھلنی جے

گرفتار شدن ہیر بخانہ خسر اچیان

ہیر ساہورے گھر وچ قید ہوئی سوندی بہندی طعام نہ کھاندڑی اے
کسے نال نہ ہس کے بولدی اے نہ کج کے پئی شرماندڑی اے
دھکی پیکیاں ساہویاں کھوہ گھتی ڈالو جیاں لیندی غوطے کھاندڑی اے
بھاہ لاوندی چوڑیاں بیڑیاں توں گہنا کپڑا انگ نہ لاندڑی اے
صورت رانجھے دی اکھیاں وچ رکھے سر سیدریڈے بھس پاندڑی اے

دلوں دن اوہ سکدی جاندڑی ہے باہجھ درد نہ سول درماندڑی اے
سانگ وچ کلیجے دے رڑکدی ہے سینے وچ کٹاریاں کھاندڑی اے
دن وچ دلیلاں دے گذر دا ہے جاہے روندیاں رات دہاندڑی اے
دم دم رانجھا رانجھا کوکیندی ہے بیٹھی رات دن درد پکاندڑی اے
بیڑی دا لڑا اقول سو یاد پہلا اک پلک نہ دلوں بھلاندڑی اے

ہیر دی حالت تے سہتی دا پچھنا

ڈردی سس ننان تے دُتیاں توں چپ کیتڑی وقت لنگھاندڑی اے
کدی آرانجھا دئیں دِس مینوں تیری مُل خریدڑی باندڑی اے
کدی کسے دے کول نہ ڈھک بہندی رہے نت نویکلی واندڑی اے
جدوں رانجھے دا ہیر نے ناں سنیا لکھ رب دا شکر مناندڑی اے
جدوں ملے بیلی آدے چین مینوں وہی ہو جاوے میری چاندڑی اے
وارث شاہ جھب آدیدار دیویں نہیں جان الویں ضائع جاندڑی اے

دیگر

وچہ اکھیں دے عشق دی جنگ پوڑی محرم راز ہووے سوئی آن کڈھے
سہتی بیٹھ کے پچھدی ہیر تائیں کیہی بھابیئے تدھ نوں سحر دگے
۵۰۵ بدن ہو گیا سُک کے کرنگ تیرا ڈھیاں نے کنگروڑے[۱] ہڈ وڈے
۵۰۷ دیدن اپنے جیوڑے دس مینوں کیہڑے دکھ کھاندے تینوں منہ اڈے
۵۰۹ موہوں کھل کے گل نہ کریں توں چپ کیتڑے وانگ سبھا چڈے
۵۱۱ تیرے طور وچوں ایہو دسدا ئے چھوٹی عمر تے دکھڑے پئے وڈے
کاکن کسے دے پئے نے زور تینوں دھاگے ریشمی اکے تعویذ گڈے
ڈھونڈے راہ پیاریاں وچہ اوجھڑ جنہاں بال تے ملک تے محل چھڈے
دنوں دن توں سکدی جاونیں دسیں ساڈے پیلڑے رنگ بگے
۵۰۶ جمی سکری اے ہوٹھاں تیریاں تے لہو چُھنڈا[۲] تے پنیدے جان بھدے
۵۰۸ آہیں ماریئیں ابھے ساہ لیکے کوئی جمدڑ[۳] تینوں روگ پیا مڈے
۵۱۰ اٹھیئے بھابیئے گل نہ آکھ سکاں بھاویں[۴] مٹھڑئیں کے چھیل نڈھے
۵۱۲ کوئی چارہ نہ دسیٹیا نوانگ تینوں رہیں کھتھڑی ٹٹڑی وانگ تڑڈے
وارث شاہ طبیب نوں مرض دسیں تیرے درد تے ویلڑے[۵] سبھ کڈھے

ہیر دا عشق اپنے دا اظہار کرنا

کلام ہیر با سہتی

بھیت دلوں آخر دس سب قصہ سارا کھول کے ہیر سنایا ئی
تیرے وانگ پیاریئے بھابیئے نی عشق دھا میرے دل آیا ئی
کسے ہتھ سینہوڑا گھل اسنوں اوہ بھی عشق نے ہوگ ستایا ئی
جھب دیگا آن دیدار تینوں خاطر جمع کر اساں الایا ئی
سہتی سُندیاں ہیر توں سبھ گلاں ہولی بیٹھ کے کول سمجھایا ئی
میں بھی نال مُراد بلوچ دے نی تیرے وانگ پریم رچایا ئی
خط لکھ کے بھیج منگا اسنوں اودیں آوسی جے اس بھایا ئی
وارث شاہ کا نیوں لاوے دی لاج رکھیں عمل کریں جو رب فرمایا ئی

سید دا ہیر دی منجی تے بہنا

رفتن سید ابر چارپائی ہیر

اک رات سیدا بہت خوشی سیتی پلنگ ہیر دے تے چا پیر دھردا
ہیر یاد کیتا پیر اپنے نوں حاضر ہوئیکے پچھنا پیر کردا
ہیر آکھدی اجے نماز پڑھنی سیدا اکڑ کے تے زیر و زبر کردا
ہیر کہے اماں میں رانجھنے دی پیر سیدے نوں پکڑ ظہیر کردا

[۱] پشت کی ہڈیاں [۲] بولنا چالنا خوش خلقی [۳] کسی شکیل جوان پر عاشق ہے [۴] درد اور دیلڑا ویلا اندرونی [۵] اگر اس کی خواہش ہوگی فوراً آدے گا ۱۲

ہڈ پیر اہیدے سُبھ چور کر کے پیر بنھ مشکاں چا اسیر کردا
وارثشاہ سیداہتھ جوڑ دائے میں تاں بھُل گیا بخش بیرہ ردا

غسل کردن ہیر

فجر ہوئی تے اُٹھ کے ہیر جٹی بیٹھ انگنے وچہ اشنان کیتا
ادھدی پائیکے غم دے وچہ بیٹھی رانجھے یار دیلول دھیان کیتا

میں تاں تیری امان ہاں رانجھیا دے دل وچہ اقرار ایمان کیتا
تیرے باہجہ نہ انگ نیں جوڑاں شاہد حال دا رب رحمان کیتا

کِتے رانجھنا نظر نہ آوندا ئے اوسے وقت ہی جیو غلطان کیتا
اُبھّا ساہ لیکے صُم بکُم ہوئی پنڈ اوٹ کے تے سنسان کیتا

ڈُبی وچہ دیل دے کھا غوطہ ہیر جا پتال ڈونگھان کیتا
۵۸۵ صورت پیر دے وچہ تصویر ہو کے جو ع رب دی طرف دھیان کیتا

جاناک خدا برحق جٹی ددئی دُور جور د شیطان کیتا
۵۸۷ ہویاں سب قدرتاں دور وچوں دل ہیر دا نور نوران کیتا

پنج پیر ہوئے آن ترت حاضر جدوں رب نے حکم فرمان کیتا
۵۸۹ ویکھن پیر سجدے وچہ ہیر ڈھٹھی رکھ پٹھ تے ہتھ جگان کیتا

آکھن اُٹھ بچی خبر دار ہو جا کیہڑے دکھ تینوں پریشان کیتا
۵۹۱ دِلوں آہوڑی تے ہنجوں ڈُلھہ پیاں چُپ ہوکے منہ نمو جھان کیتا

آکھے جٹ جھبہڑا انساں بخشیا سی اوہدے عشق مینوں نقصان کیتا
۵۹۳ عشق چاک دے جی اجاڑ دِتا میں تاں اپنا آپ ویران کیتا

اوکھے وقت اندر پیر دھیر کردے رب تساں تائیں نگہبان کیتا
۵۹۵ دین پیار دلاسڑا ہیر تائیں رب پیراں نوں چا مہربان کیتا

آیا جوش تے کشف دا زور کر کے پیراں چاک سگواں حاضر آن کیتا
۵۹۷ کر جھولی تے لیں مراد بچی پیراں جذبیاں نال فرمان کیتا

جھولی ہیر دی رانجھنا پا پیراں پیراں دِتڑا نام نشان کیتا
۵۹۹ ہویاں فیض جواوہدیاں رحمتاں دا رب کرم دا دہن روان کیتا

آکھن ظاہر بھی ملے گا جھب تینوں ظاہر باطنی حکم رحمان کیتا
۶۰۱ غوث قطب تے پیر اولیاء اللہ رب فقر سندا اُچا شان کیتا

پنجاں پیراں اگے ہیر عرض کیتی نالے حال احوال بیان کیتا
۶۰۳ آکھے درد فراق رانجھیٹڑے دا دن رات میں درد زبان کیتا

دِتی ہیر نوں بہت دھرداس پیراں پیر عشق ظالم پریشان کیتا
وارثشاہ فراق دے نال جٹی باراں[1] ماہ دا ذکر بیان کیتا

احوال دوازدہ (بیان ماہ ساون)

چڑھیا ساون ماہ عذاب والا بنھ ماپیاں ڈولڑی پایاں میں
رو رو بہتیرڑے زور کیتے قاضی کھیڑیاں بنھ دلوایاں میں

طمع حرص پیچھے اینہاں ظالماں نے دس شوہ دے گھت ہڑیاں میں
خوشیاں نال کھیڈن کڑیاں سبھ بھاویں تتی غماں دی پینگھ جھوٹیاں میں

اینہاں ماسیاں بھچھیاں تایاں نے پھج چھانی گھت اڈاباں میں
۶۰۶ تتی لکھ ہزار پکار کیتی پے گئی ساں دس قصایاں میں

[1] گھرے بیان میں غور کرنے لگی ۲ے مہینوں کی گنتی۔ اللہ کے پاس بارہ مہینے ہیں اللہ کے حکم میں جس دن پیدا کیے آسمان اور زمین انہیں سے چار ہیں ادب کے ۱۲

چُھری عشق دی کٹ کے جگر میرا گھت برہوں دی دیگ رہنایاں میں
میرا دن چلدا اک رتی رانجھے یار توں جدا ہو آیاں میں
ایس دیلڑے نوں نہیں جاندی ساں ہس رسکے اکھیاں لایاں میں
وارث شاہ تقدیر ایہ رب دی ئے کونج کانگ دے ہتھ پنایاں میں

ماہ بھادوں

چڑھدے بھادروں روندی ہیر جٹی مینوں رانجھنا نظر نہ آوندا ئے
٦٠٧ اکھیں نظر نہ آوندا یار مینوں میرا روندیاں وقت وہاوندا ئے
سر تے بدل آکڑ کدا عشق والا نت قہر دی بوند وساوندا ئے
٦٠٩ آپو اپنے شغل مشغول سبھے کوئی ہسدا تے کوئی گاوندا ئے
کڑیاں پنڈ دیاں نت اکاندیاں نے مینوں برہوں فراق ستاوندا ئے
راتیں نیند نہ آوندی سیج اُتے دنے چرکھڑا مول نہ بھاوندا ئے
٦٠٨ ٹھاٹھاں مار فراق دی کانگ آئی جیوڑ بلے تے غوطے کھاوندا ئے
میرا واس آیا وچہ ویریاں دے کوئی پیج نہ سخن الاوندا ئے
٦١٠ لچھ کیدی کیسنوں سارناہیں آپو اپنی لوک سناوندا ئے
وارث شاہ اللہ بن تاہنگ ناہیں ویکھاں رانجھنا کدوں ہلاوندا ئے

ماہ اسوج

اسوج آس اللہ دی رکھ لئی ہور ڈاہ بیٹھی سبھے ڈھیریاں میں
٦١١ تیز چُھری بھڑکے ہتھ عشق ظالم کیتی کٹ کے زیر توں زیریاں میں
کیہے ترٹے وقت سی نہیوں لگا آئی دُکھاندے بکھ ڈھیریاں میں
٦١٣ ترکر کے جمدیاں چڑھی ساں عشق والے تلی دکھدے نال ہنسیریاں میں
ادہنوں شوق دینال گل لاوندی ساں ہوہوں آکھدی ساں تیری تیریاں میں
رانجھا یار ملاوناں اک واری اوہدے عشق فراق نے گھیریاں میں
٦١٢ تتی چندی چانوں چاسٹی وچہ اندھ غبار اندھیریاں میں
اوسیاں پاوندی کانگ اڈاوندی ہاں رانجھے یار دی حب سہٹریاں میں
٦١٤ رونوں صبر نہ آوندا اکھیاں نوں لکھ دتیاں دلوں دلیریاں میں
وارث شاہ قضا چا جدا کیتی عرضاں کیتیاں رو بہتریاں میں

ماہ کتک

کتک ماہ دا کتک ہن زور چڑھیا میری آیا ہے جند مکاونے نوں
ایس ماہ دے وچہ سہیلیوں میرا جی چاہے بیلے جاونے نوں
٦١٥ رب جھنگ سیال توں کڈھ کے تے سٹی رنگپور خاک رلاونے نوں
٦١٧ دردخواہ رانجھے باہجھ کون ہووے تتی ہیر دی پیڑ ونڈاونے نوں
کتے سوہنا نظر نہ آوندا ئے دل چاہوندا انہیں کسے چاہونے نوں
کیہاں رزق مہاراں نے چک لیہاں گلیاں پکیاں راہ بھلاونے نوں
پکیے ہوندے تے بیلے ونجدیاں ساں رانجھے یار دے انگ لگاونے نوں
٦١٦ سُبھو سنگ سہیلیاں دور رہیاں آئی اک نہ جی پرچاونے نوں
٦١٨ تتی ہیر بیمار دا وید رانجھا کدواں آوسی روگ گواونے نوں
وارث شاہ رانجھیٹے نوں نال لیکے جاندی ساں جھناں تے نہاونے نوں

ماہ مگھر

مگھر ماہ دیوچہ دُکھ پئے بہتے دل چاہوندائے ملے آن رانجھا
۶۱۹ روز حشر دے توں دامنگیر ہوساں نبی پاک دے ہیٹھ نشان رانجھا
۶۲ کدی جھنگ سیالاں توں کرم ہووے پھیر رنگپور دے ویہڑے پان رانجھا
کدی آنکے پھیر سمہالنی سی ہتھیں اپنی دھری امان رانجھا
سیاں جواناں داتوں بھلا چاک منیا تیرے جیہا نہ کوئی جوان رانجھا

تیرا بوہڑا اکھ تے نین نمھے وڈی سوہنی اے تیری شان رانجھا
۶۲۰ دین دُنی دیوچہ مشہور تیری ہیر آکھ دا جگ جہان رانجھا
۶۲۲ ڈبی ہیر سماتی نوں تارسایاں کرکے مہر دا اک دھیان رانجھا
تیرا کھ ڈھٹھیاں مینوں جند لوندی پیر اتوں میں دین ایمان رانجھا
وارثشاہ کرلاوندی ہیر جٹی آ ملیں نہ کریں گمان رانجھا

ماہ پوہ

پوہ ماہ وچہ کنبدی جان میری میں اکلڑی سیج تے سودنی ہاں
آس پاس خالی کول یار ناہیں پیچ کھاکے جان سنگودنی ہاں
ہُلکٹر جگ ملامتاں تہمتاں داگڈی صبر دی ڈاہ کے ڈھودنی ہاں
سینے درد فراق دی پھیر چکی گلے عشق دے پہین نوں جھودنی ہاں
جس وقت گھر کوئی نہیں ہونداتاں میں بیٹھ نویکلی رودنی ہاں

مینوں روندیاں رات وہاوندی اے فجر ہووے تے اٹھ کھلودنی ہاں
کدی آکے ملناسی سجناوے تیرے کھاندے دھووے نے دھودنی ہاں
۶۲۴ داہن جگھدے عشقدیاں لاسیاں جھولی دکھدے بیجدی بودنی ہاں
۶۲۶ سینہ لگن اتے کھیوں پاپانی دے ٹکیاں میدڑے گودنی ہاں
رانجھا مُول نہ آوندا نظر مینوں وارث ہنجوں دے ہار پرودنی ہاں

ماہ مانگھ

چڑھدے مانگھ نوں جیوا اُداس ہویا دل چاہوندائے زہر کھامرئیے
سر سیالا نتے کھیڑیاں بھس پاکے سوہنے یار دا نام دھیا مرئیے
کسے روز دا حسن مہمان تیرا سر کسے دے دری چڑھا مرئیے
کھوہ مہنڈیاں مُولیاں گندیاں نوں دھڑی دھونیاندی سواہ الا مرئیے
رہے دلے دے وچہ افسوس ناہیں یار رج کے گلے لگامرئیے

اکے میل سایاں رانجھا چاک مینوں ضائع جان نہ آپ ونجا مرئیے
۶۲۸ چھڈ رنگ محل تے ماڑیاں نوں لگے چاک دے بیس نوا مرئیے
بھٹھ تکنی آس بیگانڑی جے ہتھیں اپنی خیر کما مرئیے
۶۳۰ ٹھپ علم کتاب حکائتاں نوں حرف عشق دا سبق پکا مرئیے
وارثشاہ نہ ملے درگاہ ڈھوئی جیکر یار توں مکھ بھوا مرئیے

ماہ پھاگن

پھاگن ماہ دی رت جاں آن پہنچی کھڑے باغ تے خوب بہار ہوئی

سبز بوٹیاں نوں لگے پھل تانے ہر ہر باغدے وچہ گلزار ہوئی

(حاشیہ اگلے صفحہ پر)

مانن نت بہار دی موج سیاں تتی پئی ہاں جی اوازار ہوئی
بی بی فاطمہؓ دی خدمت وچہ ہوساں کھلے وال تے حال خوار ہوئی
توں رنج جینندڑی انبڑیئے نی میری جان نہ پار اوزار ہوئی
لوک ہسدے دسدے رسدے نی ساڈے بھا دی تاں خس خوار ہوئی

۶۲۲ تیغ عشق دی باہجہ تکبیر کٹھی میری حشر دے تیک پکار ہوئی
۶۲۳ دکھاں وچہ وہاوندی عمر میری رانجھے باہجہ نہ کسے درکار ہوئی
۶۲۴ لوک ہسدے خوشی دیناں کھیڈن ساعت اساندی خوشید نہ خوار ہوئی
وارثشاہ رانجھیٹے دے باہجہ جٹی دنوں دن تاں آن بیمار ہوئی

ماہ چیت

چڑھدے چیتر ماہ نوں سب بناں رل بندیاں تلک لگاندیاں نی
والیں عطر عنبیر پھلیل لاون نال سدہراں سیں گندہاندیاں نی
کول سجناں دے خوشی رہندیاں نی بہرے انگ کانگ اڈاندیاں نی
میں تے تڑی دا ماہی کول ناہیں میرے جیو وچہ کاتیاں جاندیاں نی
نال شوق دے گھراں دیوچہ جا کے پلاں رانگلی سیج وچھاندیاں نی
ہتھیں پا کنگن پہن زری زیور پیریں جھانجراں خوب چھنکاندیاں نی
خاطر خاونداں ہار سنگار کر کے بن پھب کے نت دکھاندیاں نی
آپو اپنے دلدیاں محرماں نوں نال شوق کلاویاں پاندیاں نی
گھر بار وچوں ڈرن آوندا ئے گلیاں کھیڑیاں دیاں مینوں کھاندیاں نی
وارثشاہ اکلڑی ہیر جٹی ہور کوتاں نوں انگ لگاندیاں نی

ماہ بیساکھ

چڑھدے ماہ بیساکھ نوں ہیر جٹی رانجھے یار دے، باہجہ حیران ہوئی
تہمت شہر تاں طعن بولیاں دا ہیر جگ دے وچہ نشان ہوئی
رو رو پچھدی پنڈتاں جوگیاں نوں میری سوت وچہ زیان ہوئی
کسے تڑے دی تت دا جرم میرا عمر دکھاں دے وچہ دہان ہوئی
رانجھا ملے مینوں تاں جیونی ہاں اسدے نام توں میں قربان ہوئی
زاری روندی تے پلو پاوندی ئے کہندی جان بلب میں آن ہوئی
میری آہ دی شور پکار سن کے تھرتھل زمین آسمان ہوئی
کدوں نیک ہوسن دن تڑی دے جندا وچہ میری ادھی جان ہوئی
میں تے مڈھ قدیم دی گولڑی ہاں نال صدق یقین ایمان ہوئی
وارثشاہ کیوں اساں توں رس گیا ساتھیں نہیں گل بیشان ہوئی

ماہ جیٹھ

چڑھدے جیٹھ مہینے دے بہٹھ لونڈے یار جیوڑا کلمل آیا ئی
چڑھکے کوٹھیاں تے راہ دیکھنی ہاں نت پت اڈیک تے لایا ئی
ساتھوں ہویا کی ایڈ خطا پیارے تساں دل تھیں چا بھلایا ئی
کرکے دھپ تے پھولیاں لونڈیاں نی میرا تلخیوں جی گھبرایا ئی

سابقہ حاشیہ خوشامد در چشم جان پڑتی ہے یار بار ہل چلانے کی کھیتی میں جھولی جس میں بیج ڈالتے ہیں بیگانہ آس رکھتی تف ہے آدمی اپنی بہتری آپ جانتا ہے ۱۲

نالے اگ فراق دی ساڑدی اے رُت بنواں لوواں اکا یائی ۶۴۵
موہوں ریکے اُڈدے بھور تائیں سسی وانگ ایہ سخن الایائی
میں تاں بندی ہاں دہاندے باہجہ تیری تیرے باہجہ میں حال ونجایائی

۶۴۶ کوتاں والیاں ہان دیاں سرد خانے اساں ترڑا لیکھ لکھایائی
آکھیں اوس مخدوم قصور دے نوں میرے کم نوں کیوں اٹکایائی
وارثشاہ زاری رُندی ہیر جٹی تیرے درد فراق ستایائی

ماہ ہاڑ

چڑھدے ہاڑ دے وچہ حیران جٹی بل بل اگ سینے اندر رُجھدی اے
سینے وچہ فراق دی سانگ رڑکے برچھی وانگ اڑ سینے بجھدی اے ۶۴۷
چھان چھٹ کے عشق نے بیٹھیاں میں جند مہدڑیوانگ گھجدی اے ۶۴۹
ہویا جی اُداس نہ پاس رانجھا کڑیاں وچہ نہ کھیڈدی رُجھدی اے
گیا عشق ہڈاں وچہ رچ ادہدے ادتھے زور دی بات نہ پجدی اے

بات دلے دی کھول نہ دسدی سی وانگ سیخ کباب دے بھجدی اے
۶۴۸ نت پچھدی پاہتیاں راہیانوں کوئی خبر نہ دس داجھدی اے
۶۵۰ کدی آنکے مکھ دکھا رانجھا جان لباں اُتے آئی مجھ دی اے
دلوں درد پیار دیناں کردی مکھوں ہور حکائیتاں کجھدی اے
وارثشاہ رانجھے باہجہ ہیر تائیں کوئی جگدی بات نہ پجھدی اے

آمدن زنے پیش ہیر و چیزے پرسیدن ازو

ہویا سال تبیت تے اک جٹی طرف جھنگ سیالاندے تیار ہوئی
کوئی دس سنیڑا ماپیاں نوں کیوں بیٹھی ایں توں ادا زار ہوئی
میں تاں چلیاں ساہویاں دل ہیرے گل پچھنے دی روادار ہوئی

کول ہیر دے جاکے بیٹھدی اے کہندی تیرے توں میں نثار ہوئی
جو کجھ دسنائیں سوئی دس مینوں تیرے غماندی میں غمخوار ہوئی
وارثشاہ جٹی ہیر رون لگی میں تاں رانجھنے باہجہ خوار ہوئی

رفتن زنے بطرف جھنگ و پرسیدن پیغام از ہیر

اک دہڑی ساہورے چلی سیالیں آئی ہیر تے لین سنیہاں نوں
تیرا گھر وناں پیار کیہا وہٹیاں دسیاں نی اساں جیہاں نوں
ہیر آکھدی اوسدی گل اینویں دیر رشیاں نال جو لیہاں نوں

تیرے پیکڑے چلی ہاں دیہ گلاں کھول قصیاں جیہاں کیہاں نوں
تیریاں ساہویاں تدھ پیار کیہا گرم کر وسنیہاں بیہاں نوں
وارث قاف تے لام تے میم بولے ہور کی آکھاں ایہاں تیہاں نوں

پیغام دادن ہیر

ہتھ بنھ کے گل وچہ پا پلا کہیں دلیس نوں دُعا سلام میرا
مجھ واہ وچہ لوڑیئے ماپیاں نوں انہاں نال ناہیں کوئی کام میرا

مینوں ویریاں دے دس پا یونے سیاں چاڑ دساریا نام میرا
ہتھ جوڑ کے رانجھے دے پیر پکڑیں اک اینناں کہیں پیغام میرا

کرو مہربانی تسیں آپ آؤ نہیں تے ہوندا ہے کم تمام میرا
وارث نال بیوارثاں رحم کیجے مہربان ہوکے آؤ شام میرا

رانجھے ول سنیہا

پیغام دادن بسمت رانجھا

ترٹی قہر قلوب سر ہیر بدلے تیرے برہوں فراق نے کُٹھیاں میں
ہیر درد فراق دے نال بولی گلاں دسدی سبھ نکھٹیاں میں
ہتھ جھمنی[1] پکڑ کے عشق ظالم بھنڈی وانگ کپاہ دی پھٹیاں میں
ترنجن جوڑ دلیلاں دا دکھ چھپلے آہیں وٹ کے پونیاں چھتھیاں میں
چور بین راتیں گھرستیاں دے ریکھو دیہہ بازار وچہ مٹھیاں میں
جند جھوریاں نے ریچے وچہ کھاہدی ہارے کھ دچھوڑے دی ہٹھیاں میں
نہیں چھڈ گھر بار اُجاڑ ولیاں نہیں وسنا تے نہیں وٹھیاں میں
آکھیں رانجھنے نوں کدی آملے اوہدے درس دیدار دی بھکھیاں میں
کسے گھڑی سوکھنی آ رانجھا داتاں نت اڈیک دی مکیاں میں
بھس پانیاں کھیڑیاں کوفیاں نوں سر سدیڈے تھکاں تھکیاں میں
اُنجیں ترٹ کلیجڑے وچہ ڈھانی نہیں جیونا مرنتے رُٹھیاں میں
دن رات قرار آرام ناہیں اوہدے عشق دی اگ نے لُٹھیاں میں
ہجر ویلنے ٹیندیاں وانگ ویلی لٹھیں دردے چاہڑ کے بُٹھیاں میں
کوئی دسدا نہیں سندیہے والا رانجھے باجھ رہی ٹٹی کُتھیاں میں
جوگی ہوکے آ جو ملیں مینوں کسے انبروں قہر دی ترٹھیاں میں
لمی تند اُمید دی رکھ دل تے کتن رب دی آس تے جٹیاں میں
وارث شاہ میاں پریم چھٹیاں نے مار پٹھیاں چھٹیاں کُٹھیاں میں
روضے حسنؑ حسینؑ شہید غازی بھولے پیر دی سکھناں سکھیاں میں
کھاہدا ماس سر ید دا عشق خونی کانے وانگ سر ید دے دسکیاں میں
وارث باجھ ہووے درد خواہ کیہڑا اگے دشمناں ظالماں ڈھکیاں میں

جھنگ وچ وہٹی دا [illegible] ساہورے آونا

آمدن عروس در خانہ خسر چیاں بہ جھنگ

وہٹی آن کے ساہورے وڑی جس دن پچھے چلک سیالاں دا کیہڑا نی
رو رو جھل دلیلیاں کرے گلاں نت سجرا دکھ نہ بہیڑا نی
جیہڑا عاشقاں وچہ مشہور رانجھا سر اوس دے عشق دا سہرا نی
عشق پٹ کے ترٹیاں گالیاں نی اُجڑ گیاں دا دیہڑا کیہڑا نی
منگو چوچکے دا جیہڑا چار داسی منڈا تخت ہزارے دا جیہڑا نی
بھوراد نجھلی سُٹ جنون ہویا کوئی اوس دل کتے نہ ڈیرا نی
کتے دائرے کتے مسیت رہندا ہیر اونوں دیہو سنیہڑا نی
وارث عشق دا ماریا پھرے بھوندا ہیر ویاہ کے لیگیا کھیڑا نی

ا؎ زخمی کیا اور ذبح کیا ۱۲   ۲؎ جھمنی یعنی کپاس کے صاف کرنے والی لکڑی ۱۲
۳؎ منہ بند کر کے قید کیا ۱۲   ۴؎ چور رات کو سوتے ہوؤں کو لوٹتے ہیں ۱۲
۵؎ آسمان سے قہر کی وری ہوئی ۱۲   ۶؎ عشق نے تباہ کر دیا۔ تمام عزت برباد کر دی ۱۲
۷؎ نہ آباد ہوتی ہوں اور نہ ہوں گی ۱۲

جواب دختراں ہمراہ او گوید

کُڑیاں آکھیا چھیل ہے سُس بھناں چھڈ بیٹھائی بگدے سبھ جھیڑے
وچہ بیلیاں کوکدا پھرے بھوندا جتھے باگھ بگھیلے تے شینہہ پیڑے
بی بی آپ توں گل کرہونیڑے اوس کلاوے کھوہ نوں کون گیڑے
چھوہری آکھدی میٹھے دوا ہدی خبر ہیر دی دیو ساں جند پھیرے
کڑیاں آکھیا جاؤ لیاؤ اسنوں کویں گھیر کے ماندری کر دیڑے

سُٹ دھلی اہل فقیر ہویا جس روز دے ہیر دے گئے کھیڑے
کوئی اوس دینال نہ گل کردا باجھ منتروں ناگنوں کون چھیڑے
آکھو نال پیار دلاسڑے دے رب لا دیسی تیرے ٹانگ بیڑے
اڑیو آکھیو جا رانجھیٹڑے نوں کتے پاونے آپ توں آ چھیڑے
آکھیں وارثا جا رانجھیٹڑیوں تینوں سدیا اج محبوب تیرے

آمدن دختراں نزد رانجھا

کُڑیاں جا والایا رانجھنے نوں بھرے دُکھ تے درد دا لدّیائی
سانوں تیرا سنیہڑا ہیر دتا سبھ جیو دا بھیت الدّیائی
جب ہو فقیر تے پہنچ بیٹھے اوتھے جھنڈڑا کا سنوں گڈیائی
تیرے واسطے ماپیاں گھروں کڈھی اساں ساہورا پیکڑا اردیائی

آکھن گھن سنیہوڑا سجناں دا تینوں ہیر پیاری نے سدیائی
اہناں دماں دا کجھ وساہ ناہیں عزرائیل چڑھ دھون تے ودیائی
باجھ تدھ نہ جیونا ہوگ میرا وچہ پیالاں دے جی کیوں گڈیائی
وارثشاہ ایس عشق دی نوکری نے دماں باجھ غلام کر چھڈیائی

آمدن رانجھا پیش مُلّا

مئیں رانجھے نے مُلّانوں جا کیہا چھٹی لکھو جی سجناں پیاریاں نوں
پہلے دُعا سلام قبول ہووے انہاں دوستاں رب سواریاں نوں
اگ بھڑک کے زمین اسمان ساڑے چا لکھیا ہے دکھاں ساریاں نوں
اک ہور بھی گلہ چا لکھوجے ہیرے مائیے نہیں آواریاں نوں
پاک ہو کے وت فقیر ہو داں کیہا ماریواسان بیچاریاں نوں

تساں ساہورے جا آرام کیتا اسیں ڈھوئے ہاں سول انگیاریاں نوں
نہر باگی ناں جو یاد کیتا پانی پایا ہے بھکھے انگیاریاں نوں
توں تاں ٹھگ کے مہیں چرائیاں تاں ہیج تے توڑیاں تاریاں نوں
اکے یار دے نام توں ہیں دیئے اکے چھڈیئے ایڈ وساریاں نوں
گلہ لکھ جو یار نے لکھیائی سجن لکھدے جویں پیاریاں نوں

میرا حال احوال تاں سبھ لکھیں ذرا چھڈیں نہ گلہ گذاریاں نوں
وارثشاہ نہ رب بن تانگ کوئی کویں بتنے بالیاں ہاریاں نوں

خط دا مضمون

مضمون خط

تینوں پیاسی وڈا دیاہ دالا بھلا ہویا جے جھب ویہجی اے نی
رنگ رتی اے دیٹی اے کھیڑیاں دی اے کید لنگے دی گنڈ بھیتجی اے نی
سنگ چھڈ کے سنگ کو سنگ رلی اے کیوں سنگ دے بیج نوں بیجی آنی
قاصد ہیر نوں آکھدا جائیکے تے خط چاک دا لکھیا بیجی اے نی

ایتھوں نکل گئیں بریاں دناں وانگوں انت ساہورے جا پہتیجی اے
چلیاں پاپانی دکھاں نال پالی کرم سیدے دے پاپیاں دیجی اے
کھیڑے ساہورے چانبا یونے سیدے کھیڑے تے جھب کے ریجی اے
وارثشاہ تینوں ہن آکھدائے ٹھگی متراں نال نہ کیجی اے

خط دا جواب رانجھے نوں

جواب خط روانہ کردن ہیر بطرف رانجھا

رانجھے واسطے بہت اداس ہاں میں رب میل توں چیریں وچھنیاں نوں
موت اتے سنجوگ نہ ٹلے موئے کون موڑ دا ای ساہاں پنیاں نوں
دیہڑ یوچہ توں آنکے پا پھیرا ایں تاں لبھ لواں یاراں منیاں نوں

بھہ بابیاں دتی ساں ظالماں نوں لگا لون کلیجیاں بھنیاں نوں
جوگی ہو کے آتوں سجنا دے کون جان دا جوگیاں منیاں نوں
وارثشاہ اس رب دی مہر باہجوں بھلا کون ہسا وندا رنیاں نوں

شاعر دی گل

مقولہ شاعر

قید آب تے خورش نے داگ چھلی کونل لنکا دے باغ دی گئی دلی
چستی اپنی پکڑ نہ ہار ہمت ہیرناہیوں عشق دے وچہ ڈھلی
ہو کے مست ملنگ دیوانڑا توں سہلی گودڑی پہن ہو شیخ چلیؒ

منیا لئی بنگالیوں چاک کملے سیدا پیا از غیب دی آن بلیؒ
کوئی جا کے پکڑ فقیر کامل فقر بار دے وچہ رضا کلی
وارثشاہ ایہ عشق دیا گھگر ہیر تلمیوں باہجہ ملاح ٹھلیؒ

خط لکھنا ہیر دا طرف رانجھے دی

نامہ نوشتن ہیر بطرف رانجھا

دتی ہیر لکھائیکے ایہ چھٹی مئیں رانجھے دے ہتھ لے جا دینی
ہتھ بنھ کے میریاں سجناں نوں رو رو سلام دعا دینی
کھیڑا ہتھ نہ لاوندا منجڑی نوں ہتھ لائیکے گور وچہ پا دینی
پڑھیں آپ جنازہ توں آ رانجھا سامی گھت کے زمیں دبا دینی
میرا یار ہیں میتھے پہنچ رانجھا کن مئیں دے ایتنی پا دینی

کتے بیٹھ نویکلا سد ملاں ساری کھول کے بات سنا دینی
مر چکیاں جان ہے نک اتے اکوار جے دید ناں آ دینی
لکھ ہو رہیاں غماں نال رانجھا ایہ چننگ لیجا کے لا دینی
تساں حق حقیقت سمجھنی سی دل اپنے دی سمجھا دینی
میری لئیں نشانڑی بانک چھلہ رانجھے یار دے ہتھ پھڑا دینی

میری دے نشانڑی کہیں اسنوں اتے ہور بھی بات بتا دینی — وارث شاہ میاں اس کملڑی نوں ڈھنگ زلف زنجیر دی پا دینی

رسیدن خط ہیر نزد رانجھا دہیدو

اگے چونڈیاں نال ہنڈایائی زلفاں کنڈلاں اندر ہن ویکھ میاں — گھت کنڈل ناگ سیاہ پلمن ویکھے اوہ بھلا جس لیکھ میاں

مل وٹنا لوہڑ دنداسڑے دا ئین خونیاں دے بھرن بھیکھ میاں — آحسن دی دید کر دیکھ زلفاں خونی بنا دے بھیکھ نوں ویکھ میاں

ہوئی ہوائی نوں کرو معاف مینوں ہویاں سبھے اودس وسیکھ میاں — پین مکھیاں ہاؤن کلیجڑے نوں ونھ گئی ہے عشق دی میکھ میاں

دن رات پئی کرلاوندی اے وجے وچہ کلیجڑے چھیک میاں — وارث شاہ فقیر رضا منی فقر مار دے لیکھ وچہ میکھ میاں

پیغام دادن ہیر قاصد را

ویرا قاصدا رب دا واسطائی آکھیں جا رانجھیٹے نوں غم میرے — پئی سکنی ہاں مکھ ویکھنے نوں آ ہے نی نک تے دم میرے

اکھیں روندیاں نیر نکھٹ گیا آنسو پئین جھولی چھم چھم میرے — ٦٦٠ تیرے عشق فراق توں ڈولیاں میں پھیرا پا انگن گھم گھم میرے

سیالاں وچہ میں تت بھر تڑی دے کیتے نجڑے رب نے جرم میرے — ٦٦٢ راہ ویکھدیاں اکھیں پک گیاں کدی دیہ دیدار خصم میرے

جھب ملیں پنجاں پیراں دیتا وے سن دکھڑے درد الم میرے — ٦٦٤ دانگ جھنگ دے آن جو ملیں مینوں جھیڑے رنگپور دے ہون کم میرے

تیرے باہجھ میں انگ نہ نین جوڑاں شاہد حال دے نی دونویں چم میرے — ٦٦٦ جھب بوہڑ مینوں ہیر سیاں واں وے گڈیں بن تے دنی دے تھم میرے

نت کو کدی کانگ اڈاؤنی ہاں ایہو لکھیا لیکھ کرم میرے — تیتھوں جتیاں دی مثل پا ئیں پیریں کجھ عذر ناہیں البس چم میرے

کدی آونائیں وے توں آن ماہی مڑ آونائیں کیہڑے کم میرے — وارث شاہ رانجھیٹے نوں ملاں کیکوں تن درناہیں پلے دم میرے

رسیدن خط ہیر نزد رانجھا

قاصد آ رانجھیٹے نوں خط دتا ڈاڈھی ہوئی ہے نک تے جان میاں — کوئی پا پھلا وڑ اٹھگیوئی سر گھتیا چا مسان میاں

اک گھڑی آرام نہ آوندائے کیہا ٹھوکیو پریم دا بان میاں — نال کھیڑیاں دے اوہدا پیار ناہیں لوک لا تھکے سبھ تان میاں

نال سون نہ دیندی اے سیدڑے نوں ڈھکی مول نہ اودسدی کان میاں — جس وقت منجی اتے لت دھردا اوسیوقت پیندا شور آن میاں

تیرے واسطے راتوں گنے تارے کشتی نوح دلوچہ طوفان میاں — موہوں تدھ دا نام جو کڈھ بہندی اوتھے نت پوندی گھمسان میاں

تیرا نام لے لے نڈھی جیوندی اے بھاویں جان تے بھاویں نہ جان میاں
راتیں گھڑی نہ سیج تے مول سوندی رہے لوک تبیڑ را ران میاں

جوگی ہوئیکے نگر وچ پا پھیرا موجاں نال تو نڈھڑی مان میاں
وارثشاہ میاں سبھے کم ہوندے جدوں رب ہوندا مہربان میاں

خواندن خط ہیر میاں رانجھا

چٹھی نام تیرے لکھی نڈھڑی نے وچ لکھے سو درد فراق سارے
ملا لکھ نوں درد فراق میرا جیہڑا انبروں سٹ دا توڑ تارڑے
قاصد دے کے خط فراغ ہویا کیتا پھیر خدا دا شکر بارے
رانجھا ترت پڑھا کے خوشی ہویا دلوں ساہ دی ٹھنڈری آہ مارے
گل لکھ جو دلاندے دکھڑے دا لکھن پیاریاں نوں جویں یار پیارے
وارث کم سوئی جیہڑے رب کرسی او ہدیاں قدرتاں توں میتاں وارے

خط رانجھا بجواب خط ہیر!

لکھیا ایہ جواب رانجھیٹڑے نے جدوں جیو وچ اوسدے شور پئے
پہلے دعا سلام پیاریاں نوں مجھو واہ فراق دے بوڑ گئے
ساڈی گل نہ پچھدا مول کوئی مکھ یار جدو گئے موڑ گئے
ساڈی ذات صفات برباد کر کے لڑ کھیڑیاں دے نال جوڑ گئے
اوسے روز دے اسیں فقیر ہوئے جس روز دے حسن دے چور پئے
اساں جان تے مال در پیش کیتا تسیں لگڑی پریت نوں توڑ گئے
ساڈا واس آیا وچہ الوواں دے اڈمار اڈاریاں مور گئے
آپ ہس کے ساہورا ملیا جے ساڈے روپ دا رس نچوڑ گئے

آپ ہو محبوب جا ستر بیٹھے ساڈے نیناں دے نیر نکھوڑ گئے
وارثشاہ میاں ملیا اوہناں نوں ڈھڑویں وکھو زوروز ور گئے

مضمون خط میاں رانجھا

ساڈی خیر ہے چاہوندے خیر تیری پھیر لکھو حقیقتاں ساریاں جی
موجو چوہدری دا پت چاک ہو کے چوچک سالدیاں کھولیاں چاریاں جی
سپ رسیاں دے کرن مار منتر آ دے دیندیاں جے بیٹھ کھاریاں جی
آپ نال سہاگ دے جا رہن پچھے لا جاون پچکاریاں جی
پاک رب تے پیر دی مہر باجھوں کٹے کون مصیبتاں بھاریاں جی
دغا دے کے آپ چڑھ جان ڈولی چنچر ہاریاں ایہ کواریاں جی
پیکے جٹاں نوں یار فقیر کر کے لین ساہورے آن گھمکاریاں جی
سرداراں دیاں پتراں چاک کر کے آپ ملیاں جا سرداریاں جی

جس وقت کوئی اوتھے نظر کردا خوب کردیاں ہار سنگاریاں جی

وارثشاہ لدھاریاں اساں کولوں راجے بھوج جیہے ہاریاں جی

صلاح کردن رانجھا بدل خود بجہت دیدار ہیر

رانجھے فکر کرکے تجویز کیتی کویں ہیر دا درشن پا لئے
دھونسا عشق دا نویں سر پھیر گھڑیا دل اپنے نوں سمجھائے
کرماں نال ہے لبھدی ڈھیر دولت طالع ہون چنگے گنج پا لئے
رنگ ہور روٹا کے جاوڑیئے نال ہیر دے انگ لگا لئے
اک ہو رنا رہیا فقیر میٹھوں ذرا اینا بھی دس لا لئے
کسے جوگی توں سکھئے سحر کوئی چیلے ہو کے کن پڑا لئے
کتے بیٹھ نویکلا سد گوشے حرف عشق دا ورد سکھا لئے
اگے لوکاں دے جھگڑے بال سیکے ذرا اپنے نوں چننگ لا لئے
کنگھی وانگ ہے چیریا آپ تائیں ہن زلف محبوب دی واہ لئے
کسے جوگی دے نال پیوند پائیے رن لیاونے دا سحر پا لئے

سینہ اگ فراق طوفان تایا ہل کے یار نوں کویں بجھا لئے
کھر اکٹھن دریا ہے عشق والا پار لنگھیئے تلہا بنا لئے
رانجھے آکھیا لٹ دی ہیر دولت جرم گل لئے تاں بھیت پا لئے
اوہ رب دے نور دا خوان لغیا شہدے ہو کے جرم وٹا لئے
لکھن پالیا چیکنا نرم پنڈا ذرا سواہ دے وچ رُلا لئے
اوتھے خودی گمان منظور ناہیں سر دیجئے تاں بھیت پا لئے
میرے ہون نصیب جے دھروں چنگے یار رج کے گلے لگا لئے
جدوں رن گھر بار وسار دیئے تدوں جھگڑے دی جا واہ لئے
اگے جھنگ سیالاں دا سیر کیتا ذرا کھیڑیاں نوں جھوک لا لئے
وارثشاہ محبوب نوں تدوں پائیے جدوں اپنا آپ گوا لئے

ایضاً

دھیدو ہور دلیل دی غور کیتی اساں پہنچنا ایئں منزل دور یارو
خانے نقر دے عشق دی چال چنگی چلو ایس دکان ضرور یارو
صبح شام ویلے وانگ آہدیاں دے حاضر بولنا ہور حضور یارو
دیکے بانہہ سرہانے تے گھوک سونا پھیر اُٹھ کے بیٹھنا گھور یارو

سر تے بھار فراق دا اندی تار وکویں لنگھیئے پہلڑے پور یارو
ٹنڈ ٹکڑیاں دی رلکا لینی باہجوں معاملے باہجھ فتور یارو
نال فکر دے چلھ نہ تا بھنی نہیں جھلکنا بھار تنور یارو
وارثشاہ دا بولنا بھیت اندر دانشمند نوں غور ضرور یارو

روانہ شدن رانجھا بخدمت بالناتھ

بجھی عشق دی اگ نوں وا لگی سماں آیا ای شوق جگاونے دا
یار ملے تاں شکر بجا لیائیے کیا داعدا عمر گواونے دا
اک روز وچہ بندھ کر گیا سارا الیا چاہسی بھیکھ وٹاونے دا

بالناتھ دے ٹلے دا راہ پھڑیا متا جا گیا کن پڑاونے دا
یار آکھدے نے بالا ناتھ جوگی دل جاندا یار لنگھاونے دا
نا امید ہویا دنیا داریاں توں فکر لاہیا سو پھیر مڑ آونے دا

نالے آکھدا جے کرامات ہووے نالے آکھ دا کم بنا دنے دا
بُندے سونے دے لاہ کے چا چڑھیا کن پاڑ کے مندراں پا دنے دا
کسے ایسے گورو دیو دی ٹہل کریئے سحر سکھیئے رَن کھسکا دنے دا

پٹے نال ملایاں دے نال پالے وقت آیا سو گرو مناونے دا
جُرم کرم تیاگ کے تھاپ بیٹھا کسے جوگی دے ہٹ وکاونے دا
وارث شاہ میاں ایہاں عاشقاں نوں فکر ذرا نہ جند گوالنے دا

صدائے نمودن رانجھا برائے فقیر شدن

ہوکا پھرے دیندا پنڈا نو وچہ سارے آؤ کسے نقیر جے ہوونا جے
ذرا کن پڑوا کے سواہ ملنی گورو سارے جگت دا ہوونا جے
ناہ دینی دوہائی پھر جمنے دی کسے موئے نوں مول نہ رووناجے
نالے منگنا تے نالے گھورناجی دیندار نہ کسے دا ہوونا جے
باراں دیہاں دے واہیاں نفع ناہیں اک واہ کے رج کھلووناجے
دیکھو پھڑدیاں لونڈیاں جادھا من بھن رات نوں جوگنوں جووناجے
دلوں میل جہان دی پاک کرنی داغ حرص پلیت دا دھووناجے
ہر کسے توں ٹہل کرا لینی ولی پیر فقیر سداونا جے

منگ کھاونا کم نہ کاج کرنا نہ کجھ چارنا تے نہ کجھ چووناجے
نہ دہاڑی نہ کسب روزگار کرنا ڈھو شاہ پھیر مفت دا ہوونا جے
منگ کھاونا تے مسیت سونا نہ کجھ دیونا تے نہ کجھ لیوونا جے
مست لٹکدے جنگلاں وچہ پھرنا تے غم نوں کھوہ ڈبوونا جے
سدا خوشی دے نال نہال رہنا ہنجواں ڈبکے مکھ نوں دھووناجے
دھر کے ٹنگ تے ٹنگ نسنگ سونا دکھاں نال نہ جیو وگووناجے
لمر کس کے حاضری نہیں دینی ہتھ بنھ کے نہیں کھلوونا جے
خوشی اپنی اٹھنا میاں وارث اتے اپنی نیندرے سوونا جے

ملاقی شدن رانجھا با بالناتھ

بالناتھ دے ڈیرے جا رانجھا گل تھاں مکان ول نظر کردا
آسن جوگیاں دے بنے بہت سندر رنگا رنگ دا اکیتا سی چا پردا
رانجھا دیکھ کے بہت نہال ہویا سبھو دسدا زہد تے جہد کردا
سبھو ذکر تے شغل دے فکر اندر بناں رب دے نام نہ ہور کردا

روڑی گُڑے دی رکھ کے ٹیک متھا سبھ جوگیاں دے جا چرن پھڑدا
کئی سبز سفید تے سوسنی سی ململ پھیریا چاندی تے ہور زردا
کئی پوتھیاں پڑھن گیان گیتا کوئی بھاگوت بھارتے بیٹھ پڑھدا
وارث شاہ بھی نقرے نام آتوں جیو جان صدقڑے جا کردا

عرض رانجھا بخدمت بالناتھ

ٹلے جائکے جوگی تے ہتھ جوڑے سانوں اپنا کرو فقیر سائیں
صدق دہاکے نال یقین آیا اسیں چیلڑے تے تسیں پیر سائیں

تیرے درس دیدار دے ویکھنے نوں آیا دیس پردیس میں چیر سائیں
بادشاہ سچا رب عالماں دا فقرا وس دے ہین وزیر سائیں

بناں مرشداں راہ نہ ہتھ آوے دودھ باہجھ نہ رجھدی کھیر سائیں
تینوں جوڑ کے ہتھ سلام کردا کہندا بہت ظہیر اسیر سائیں
پیر تار کے لاوندے ترت بنے بیڑے ڈبڑے ڈونگرے نیر سائیں
ڈھونڈاں ڈھونڈ کے انت لاچار ہویا کوئی پیش نہ گئی تدبیر سائیں
میرا ماں تے باپ نہ بھین بھائی چاچا تایا تے ساک نہ ویر سائیں
ہُن چھڈ تینوں دس جاں کتھے نظر آونائیں ظاہرا پیر سائیں
یاد حق دی صبر تسلیم بہنا تساں جگ دے نال کی سیر سائیں
فقر کل جہان دا آسرا ئے تابع فقر دی پیر امیر سائیں
حکم نال ربی مردہ کرو زندہ میرے لباں تے دم اخیر سائیں
حکم فقر دا کولدوں جائے ناہیں چلے مڑن تقدیر دے تیر سائیں
دنیا وچہ ہاں بہت اداس ہویا پیروں ساڈیوں لاہ زنجیر سائیں
تساں جگت نوایا بیٹھ آسن وارثشاہ دی بخش تقصیر سائیں

ایضاً

کر آس آیا کوئی زور ناہیں میتھے رب دے واسطے کر دیا
میں تے مار یاد کھانتے ہوڑیاں داتک سانبھ تساڈڑے آن پیا
تیری صفت میں سنی ہے جوگیاں تھیں بالناتھ جگت تے وچہ ڈہیا
تیر اکھ ڈٹھیاں سبھ پاپ جھڑدے ہور نرگ دا ناس ہے نال بہیا
کوئی سکھنا بھریتے آوندائے بھریا چاہے تے اوس تے کرو میا
تیری دیکھ کرامت میں شکر کیتا ایس واسطے آن رجوع تھیا
میں غریب سبھے چھڈکم آیا گوپی چندتے بھرتری جوگ لیا
وارثشاہ جاں فقر داپوے برقعہ دوہاں عالماں وچہ نہال رہیا

جواب بالناتھ

ناتھ دیکھ کے بہت ملوک چلبل اہل طبع تے سوہنا چھیل منڈا
کسے دُکھ توں رُس کے اٹھ آیا اکے کسے دے نال پے گیا دھندا
تیرا طور نہ جوگدا اکھ دسے مال مست دسیں توں تاں نہیں لنڈا
جوگی ہووے اسیل جو کلیوں ہووے جوگی ہودے ناہیں جہیڑا چور گنڈا
کوئی حُسن دی کان ہشناک سندا تے لاڈلا ماںوں تے باپ سند
ناتھ آکھدا دس کہاں سچ میتھے توں تاں کیہڑے دُکھ فقیر ہُندا
چشماں تیریاں خون گذارناں نی طبع حاکمی نہ غُلام بندا
وارثشاہ تساں جہیا چھیل بانکا وچہ مجلساں سوہندا چھیل مُنڈا

کلام رانجھا با بالناتھ

بالناتھ نوں جوڑ کے ہتھ کہندا شربت جوگ دا گھول میں پیونائیں
چھالے بدلاں دی عمر بندیاں دی عزرائیل نے پاڑنا سیونائیں
بھاویں تخت بہے بھاویں زمیں سوے آخر خاک دے وچہ سلیونائیں
ایہ جگ مقام فناہ دلاے سبھاریت دی کندھ ایہ جیونائیں
اجکل جہان دا سہل میلا کسے نت نہ حکم تے تھیونائیں
وارثشاہ میاں انت خاک ہونا لکھ آبحیات جے پیونائیں

کلام ناتھ

ہتھ کنگناں پہنچیاں پھب رہیاں کنیں جھمکدے سوہندے بندڑے نی
مجھ پنڈیاں لنگیاں کھیس[2] اتے سر بھنے پھلیل دے بندڑے نی

[1] یعنی بے اعتبار [2] کمر میں ریشم کی لنگیاں اور کھیس اور سر پہ خوشبو دار زلفیں ۱۲ ۔

سر کوں جھکے باریاں دار چھلے کجل بھنبڑے نین نچندڑے نی
کھلے وچہ بازار دے لٹک دے نی پھُلاں ہار گلاں وچہ گندڑے نی

کھا ہن بھرن سرن پا پاندے تساں جیہے فقیر کیوں سندڑے نی
وارثشاہ تساں جیہے چھیل بانکے وچہ مجلساں سوہندے مندڑے نی

کلام ناتھ بار انجھا

خوب رات دی جگدیاں سبھ گلاں دھن مال نوں مول نہ جھوڑئیے جی
کھلے فتح دا باب گیان اندر نال دان تے دھیان سپوریئے جی
بھور آتما وس رس کس تیاگے ایویں گور دوں کاہ وڈ ورئیے جی

پنج بھوت بیکار تے اردبانی نال صبر سنتو کھ دے پوریئے جی
ایہ دکھ سکھ اک سمان جانے بھی شال مشر دتی بھوریئے جی
وارثشاہ میاں تائیں جوگ پایئے جدوں اپنے آپ نوں دریئے جی

ایضاً

بھوگ بھوگنا دھ تے دہیں پوں پنڈ پاکے رات دن دھو ونائیں
واہیں وتجلی تریماں نال گھوریں گائیں مہیں ولائیکے چو ونائیں
ہن ایہو ئی آوندا عقل ساڈی عمر آخری وچہ تسار ہو دو نائیں

کھر اکھن ہے فقر دی واٹ بھاگن ہو ہوش آکسکے کاہ وگو ونائیں
سچ آکھ جٹا کہی بنی تینوں سوار چھٹکے کھیہ کیوں ہو و نائیں
وارثشاہ تینوں نت کہے جٹا ایس فقر وچہ او کھڑا ہو ونائیں

کلام رانجھا بالناتھ

ابراہیم ادھم چھڈ راج دتا باتاں حق دیاں چار ساریاں نی
ناتھا چھڈ دتے راج راجیاں نے فوجاں فقر تے جدوں اتاریاں نی
جوگی چھڈ جہان فقیر ہوئے ایس جگ وچہ بہت خواریاں نی
اوہ پرکھ نردیر یدجا پہنچے پہنچے اندریاں جنہاں نے ماریاں نی
ایس جٹ غریب نوں تارلویں جویں اگلیاں سنگتاں تاریاں نی

پارس لوہے نوں ملے تے ہووے سونا سن گلاں میں ایہ نتاریاں نی
کبر عیبتاں بھوڑ سبھ نس دیندے صفاں فقر نے جدوں کھلاریاں نی
لین دین تے دغا اینان کرنا لٹ گھٹ تے چوریاں یاریاں نی
جوگ دیکے کرو نہال مینوں کیہاں جھوتے گھنڈیاں چاہڑیاں نی
وارثشاہ میاں رب شرم رکھے جوگ وچہ مصیبتاں بھاریاں نی

کلام ناتھ

ناتھ آکھدا جوگ دا سبق پہلا کرنا مار کے دہی دانا س جٹا
ذکر عالماں فاصلاں صوفیاں دا سبھے سدے پاس نفاس جٹا

پنج تت سارے دکھو کھ کہ نے اکو تت دا رکھنا پاس جٹا
دس روح تے قلب دے راز مخفی ظاہر باطنی پنج حواس جٹا

ناتھ دیاں رانجھے نال گلاں

بھور گلاں

رانجھے دا جواب

ناتھ دی گل

لہ، ۱۔ تمہارے جیسے فقیر کیوں ہوتے ہیں ۲۔ جہان کی سب باتیں خواب ہوتی ہیں ۱۲ ۳۔ آج اندر دروس تو نے کس نے معلوم کئے ہیں ۱۲
۵۔ منہ سے کہہ کر کیوں آلودہ معلوم ہوتے ہیں ۶۔ پانچ حواس ظاہری ۱۲

چھڈ آ اے جھنگ جہان والے اکو رب دی رکھنی آس جٹا
وارث شاہ ایہ زندگی کوڑ دی اے اک دم دا نہیں دھرواس جٹا

ایضاً

چھڈ دغا دغولیاں بخل کینہ ہوکے حرص ہوا تھیں پاک جٹا
آیوں ویکھ توں حال سرہند ہیاں ناں لے خویش قبیلڑا ساک جٹا
اندر دین دینا اوہدا نام سچا سارا نور ظہور افلاک جٹا
نہ توں اک رہیں نہ توں رہیں بانی نہ تو رہیں ہوا نہ خاک جٹا
چوداں طبق چوکوٹ دی سیر کرکے ویکھ ذات خدا دی پاک جٹا
وارث شاہ تاں اپنا آپ جاپے جدوں کریں سر یہ ہلاک جٹا

ایضاً

نہا دیوتھیں جوگ دا پنتھ بنیاں کھرا کٹھن ہے جوگ نہم میاں
جگ سن سمادھ دی منڈلی اے کہیا جھوٹا نام تے چھم میاں
لکھاں نوچہ کوئی اک چا وندا ای بھاری جوگ دی ایڈ رقم میاں
کوڑا بکبکا سواد ہے جوگ سندا جہی گھوٹکے ہونی نم میاں
ادھیان لگائیکے بھسم ہونان پیش جائے نہ کھرب دھم میاں
وارث شاہ ایتھے پرکھ سوئی بیٹھے شوق نال رُوندے ترم ترم میاں

کلام رانجھا بالناتھ

تسیں جوگ دا حرف بتاؤ مینوں شوق جاگیا حرف نگینیاں دے
حرص اگ تے فقر دا لوہے پانی جوگ ٹھنڈ گھتے وچہ سینیاں دے
سودے فقر دے گھر اک بھاء وکدے اکھیں والیاں اتے نابینیاں دے
تیرے دوارے تے آن محتاج ہوئے اسیں نوکر باہجھ مہینیاں دے
اللہ پاک سچا جدوں کرم کردا ہوندے سوئی فقیر یقینیاں دے
دیدار خدا شفاعت نبیوں کریئے کم کوئی لیتھے دینیاں دے
ایسے جوگ دے پنتھ وچہ آن وڑیاں چھپن عیب ثواب کمینیاں دے
اک فقر ہی رب دے رہن ثابت ہور تھڑکدے اہل حزینیاں دے
کرو نظر میں جٹ غریب اتے جویں چمک یلغار چڑ مینیاں دے
تیرا ہو فقیر میں نگہ منگاں چھڈاں واعدے انہاں روزینیاں دے
تسیں کرم کرو رب فضل کرسی درد دور ہو جان رنجینیاں دے
وارث کرم جے کرو فقیر اُتے رنگ خوب ہو ون جنم ہینیاں دے

کلام بالناتھ

الیس جوگ دے واعدے بہت اوکھے سنگی ناد نوں ورد جاونا اوئے
تاڑی لائیکے ناتھ دل دھیان دھرنا دسویں دوار ہی سانس چڑھاونا اوئے
نام فقر دا بہت آسان لینا کھرا کٹھن ہے جوگ کماونا اوئے
ادھیاں باشی جتی ستی جوگی جہات استری دل نہ پاونا اوئے
جوگی جنگم گورڑی جٹا دھاری منڈی نرملا بھیکھ وٹاونا اوئے
جمے آئے داہر کھتے سوگ چھڈے نہیں مویاں گیاں پچھوتاونا اوئے
نہا دھوکے جٹاں نوں دھوپ دینی سدا انگ بھبھوت رماونا اوئے
لکھ خوبصورت پری حور ہووے ذرا جی نوں نہیں بھرماونا اوئے

۵ مرد ہی بیٹھے ہیں جو شوق سے زاروزار روتے ہیں ۱ے فقر کے گھر ایک نرخ بکتے ہیں بینا اور نابینا کسی کی پرواہ نہیں ۲ے بدقسمتوں کے کام سنور جائیں ۳ے عورت کی طرف نہ دیکھنا

کند مُول تے پوست افیم بچہ نشہ کھائیکے مست ہو جاونا اوئے
جگ خواب خیال دی بات جانی ہو کملیاں ہوش بھلاونا اوئے
جگن ناتھ گوداوری گنگ جمنا سدا تیرتھاں جائیکے نہاونا اوئے
کام کرودھ تے لوبھ ہنکار مارن جوگی خاک دُھول ہو جاونا اوئے
ایہ جوگ ہے کم نراسیاں دا تساں جٹاں کی جوگ کماونا اوئے
لوکاں بھالنے ایہ جوگ دی بات سوکھی جیوندیجان تے خاک سماونا اوئے

تن ٹوئے چوہڑن آرسی نال ویکھن ایتھے ٹھر اروڈ کراونا اوئے
گھت مُندراں جنگلا نوچہ رہنا بین کِنگ تے سنکھ وجاونا اوئے
میلے ساہداندے جاوناں دیس پچھم نواں ناتھاں دا درشن پاونا اوئے
رناں گھور دا گاوندا پھریں واشی ایتھو اوکھڑا جوگ کماونا اوئے
طمع حرص نوں مار فقیر ہونا اساں حق دا رہ بتاونا اوئے
وارث جوگ دا جالنا کھڑاوکھا جوگ پاوناں جان گواونا اوئے

کلام رانجھا بالناتھ

تسیں جوگ دیہو لتے کرو کرپا دان کردیاں ڈھل نہ لوڑیئے جی
میں تاں رن گھر بار دسار بیٹھا مڑ گور دجی ناہ نکوڑیئے جی
ناتھ ارٹ نہیں وگ دے جگ سارے جیکر نال پیار دے ٹوریئے جی
صدق بنھ کے تے جیہڑا اچرن لگے پار لائیے وچہ نہ لوڑیئے جی

تیریاں سبھ گلاں منظور مینوں وچہ جوگ دے کون ہن لوڑیئے جی
جیہڑا آس کرکے ڈگے آن دوارے جیو اوسدا چانہ توڑیئے جی
لاتقنطوا دی جیہڑا آس رکھے کیوں اوسنوں چا پلسوڑیئے جی
وارثشاہ میاں جیندا کوئی ناہیں مہر اوس توں نہ وچھوڑیئے جی

کلام بالناتھ

گھوڑا صبر دا جوگ دی واگ دیکے نفس مارناں کم بہوں چنگیاں دا
عشق کرن تے تیغ دی دھار کپن ایہ کم نہیں بھکھیاں ننگیاں دا
تیتھوں جوگ کمایا ناہ جاوے میاں فائدہ کی جوگ منگیاں دا
شوق مہر تے صدق یقین باہجوں کیہا فائدہ ٹکڑیاں منگیاں دا

چھڈ زرانتے حکم فقیر ہونا ایہ کم ہے ماہنوآں چنگیاں دا
ایتھے تھاؤں نائیں اڑبنگیاں دا ایہ کم ہے سرانتوں لنگھیاں دا
جیہڑے مرن سو فقر تھیں ہون واقف نہیں کم ایہ مرن تھیں سنگیاں دا
وارثشاہ جو عشق دے رنگ رتے کندی آپ دے رنگ دے رنگیاں دا

کلام رانجھا

رانجھا آکھدا یار دے ملن والا کوئی دس سولڑا راہ ناتھا
انا انا انت لکدن آکھیا میں کدیں آکھیا قالوا بلےٰ ناتھا

گھردِں تیر لویں کجھ نہیں خرچ ہوندا جوڑا مُندراں تے چٹکا سواہ ناتھا ۶۸۸
کیہا ہوراں دا آیا پیش میرے کیہی جھگڑی ایہ بلا ناتھا ۶۹۰

لے بدن پر چرب کرتا ہے ؎ فقیروں کا دیدار ؎ عورتیں دیکھتا پھرتا ہے ؎ فقر جان ضائع کرنا ہے ؎ سخاوت کرتے ہر نہ ہونی چاہیے ؎ فقر میں خواہ مخواہ ڈالنا چاہیے ؎ ناتجربہ کار
بیل پیار سے چلتے ہیں ؎ محبت جدا نہ کرنی چاہیے ؎ عاشق ہونا اور تلوار کی دھار کاٹنا ایک برابر ہوتا ہے ؎ بدمزاجوں کی یہاں جگہ نہیں ہے ؎ سر برہنہ بے تعلق ؎ مرنے سے ڈرنے والے

پہلاں عرش عظیم توں ملے دھکے تھلے بھوئیں تے ماریا جاناتھا
ٹریا وانگ مسافراں دیس چھڈے نہیں دیکھنا ملک نوں آناتھا
نام یار دا ناف بھیں صاف نکلے جائے سینیوں ہو ہو وانا تھا
میری عاجزی عجز منظور ہووے کون تدھ باجھوں دردخواہ ناتھا
فناہ فی اللہ دی منزلوں لنگھ اگے کراں سیر جا ملک بقا ناتھا

پلے پا پنجریاں سیر آٹا دتا دیس توں باہر کڈھناتھا
ڈگا آن ہن تیریاں وچہ قدماں خیر مہر دا جھولڑی پاناتھا
شغل حق دا وچہ وجود گھوکے دسویں دوارتے دیہ چڑھاناتھا
انحد دا آن کے ساز وجے ہو جائے ایہ جسم فناہ ناتھا
وارث دکھ مصیبتاں دور ہودن فضل کرے جے آپ خدا ناتھا

کلام ناتھ بارانجھا

جوگ کرن سو مرن بھیں ہوئے اتھر جوگ سکھے سکھنا آئیا ئی
نال صدق یقین دے بنھ تقوے اوڑھنے پتھروں رنبوں پایا ئی
مندا آپ نوں جاننا خلق کولوں جے تاں جوگ دے پنتھ نوں پایا ئی
بچہ اسنوں اسو وچہ قلبوت خاکی سچے رب نے تھاں بنایا ئی

نیچا دہار کے گوراندی سیوا کریئے ایہہ بھی جوگیاں دا فرمایا ئی
میل دلے دی دھوکے صاف کیتی ترت گوروتے رب ملایا ئی
نامے کپڑے دھوندے گوروالدہا پاس بیٹھ کے بھیت چھپایا ئی
وارث شاہ میاں اوہ مست جالے سرب موئے بھگوان نوں پایا ئی

ایضاً

مالا منکیاں دی وچہ اک دھاگا تویں سرب کے بیچ سما رہیا
جویں پتریں مہندیوں رنگ رچیا تویں جان جہان میں آرہیا
رانجھا بنھ کے خرچ ہی کمر لگا جوگی اپنا زور سبھ لا رہیا
الس جوگ توں فائدہ کی تینوں تیرا کم آسان ہن آرہیا
ہرم کرم تیاگ سریرہ وچوں تیرے درس سے دکھ ہٹا رہیا
تیرے دوارتے مراں گے اسیں جوگی نہیں خون تیرے سر آرہیا

ساہ جیوندیاں وچہ ہے جان وانگوں نشہ بھنگ افیم وچہ آرہیا
جویں رگت سریر وچہ سانس اندر تویں جوت میں جوت سما رہیا
تیرے دوار جوگا ہور رہیاں ہاں میں جوگی جٹ نوں گھنا بجھا رہیا
توں تاں ظاہر اولی خدا دا ہیں تیرا نام لیاں دکھ جا رہیا
بھوتا کاس تے نرا اکاس ولوں انت چت اکاس میں لا رہیا
وارث شاہ میاں جنہوں عشق لگا دین دنی دے کم تھیں جارہیا

ایضاً

جوگی آکھیا آچے نہ جاننا ئیں رہیں الس خیال بھیں باز میاں
جوگ جیوندیاں مرجاونا ئیں ایتھے کم نہیں لاڈ تے ناز میاں
ذکر شغل تے فکر دے وچہ رہنا ہو ہو دا نت آواز میاں
کم کے خودی تکبروں ترک توبہ رہنا نیویاں وچہ نماز میاں

سر سختیاں نرمیاں بھلیاں نی نہیں دسنا دے دا راز میاں
سدا نفی دے راگ نوں گاوناں ئیں کر کے کرنگ قلبوت دا ساز میاں
ایتھے اپنے آپ نوں گالنا ئیں نہیں کھیلنے چرخ تے باز میاں
ہن وچہ مسیت محراب تقوے صدق فقر دا جاء نماز میاں

ایس جوگ دا جالنا بہت مشکل رنگ رنگدے سوز گداز میاں
سجر فقر وچہ تلہہ توکلے دا وارث حرص دا ردھڑ جھاڑ میاں

مقولہ شاعر

جوگی ہولا چار رہیاں مہر کیتی تدوں چیلیاں بولیاں ماریاں نی
جیہاں سان چڑھائیکے گرد ہوئے جویں کھیاں تیر کٹاریاں نی
دنے بن ادہوٹت گوردیو جوگی کرن رات نوں بہت خواریاں نی
وچہ زرگ دے ہودسی داس انہاں چھڈ دنبیاں سوریاں چاریاں نی
دیکھ سوہنا رنگ جیٹھڑے دا جوگ دین دیاں کرن تیاریاں نی
جوگ دین نہ مول نمانیاں نوں جنہاں کیتیاں محنتاں بھاریاں نی
ٹھرک منڈیاں دے لگے جوگیاں نوں متاں جنہاں دیاں رٹنے پایاں نی
وارثشاہ خوشامداں سوہنیاں دیاں گلاں حق دیاں نہ نرداریاں نی

کلام رانجھا بامریدان بالناتھ

بالناتھ جیہا تساں جانناہاں جیہڑا ہویاہاں تساں دا خاص بھائی
سبھے دیا کرو میرے حال اُتے ہوواں عاقبت وچہ خلاص بھائی
جنہاں مریں ہر پچھان لیا کم تنہاں دا ہویا سبھ راس بھائی
بدھی آس میں جوگ دے سکھنے دی جدوں ٹیا ساں ہوا داس بھائی
تساں نال میرا کوئی زور ناہیں کیوں چلیا ایڈ وسواس بھائی
ویر ساہد دے نال جو ساہد کردا ایویں عمر اکارتھا جاس بھائی
عرش رب دا دل عاشقاں دا جیہڑا رنج کردا ہونداناس بھائی
فقر سوئی جو دوئی نوں دور کردے وارثشاہ توں پچھ لے اس بھائی

کلام مریدان بارانجھا

چیلے آکھدے منڈیا سنیں ساتھوں اسیں سچ دی بات سناؤنے ہاں
باراں برس ہوئے سانوں ٹہل کردے منگ پنکے نت کھواونے ہاں
جوگ اساں نوں مہر کرنہیں دیندا پئے رات دن رب دھیاونے ہاں
کدی اگ ہوندا کدی وانگ پانی کوئی ایس دا انت نہ پاونے ہاں
لئے نت چرنامتاں پیر دھوکے آسن ٹہلدا روز وچھاونے ہاں
مانا گنگ توں چل نت لیائیکے تے بھر بات اشنان کراونے ہاں
کرسی بیٹھیاں نوں متھا ٹیک کے تے نال صدق دے پیر چھواونے ہاں
وارث کرم سوئی جیہڑے پین جھولی ایویں رائیگاں عمر گواونے ہاں

کلام رانجھا باناتھ و مریدان او

عیب کرن بیگانڑی طاعت اندر ستے آدمی ایہ گنہگار ہوندے
چوڑ کرت گھن نوں کمے تے عقل جھوٹھا لوتی لادھڑا زانی بدکار ہوندے

۱ یعنی جو لوگ دن کو مست بڑے گورد اور نیک ہوں اور رات کو برے کام کریں گے تو وہ دوزخ میں جائیں گے اور انکو سخت عذاب ہوگا اسواسطے ہر ایک انسان کو چاہیے کہ اچھے کاموں کی طرف رجوع کرے جن کا عقل خدا نے کم کر دیا ہے ۲ سچ کی باتیں تحقیق نہ لیں ۳ بیگانی نوکری گناہ ہے ۱۲

سادھو الیس زمانے دی چال ایہا کئی پیدل تے کئی اسوار ہوندے
اک باہجہ امید دے پار لنگھن اک نال امید دے خوار ہوندے
اساں جوگنوں نہیں ٹ گل بہن بہنا تسیں کاسنوں ایڈ بیزار ہوندے
رب بہتیاں تھیں چا کرے تھوڑے اوہ چاہے تے اک تھیں چار ہوندے
ایہو جیہے معاملے کئی سادھو اساں ڈٹھے نی وچہ سنسار ہوندے
وارث جنہاں امید نہ تانگھ کائی کم تنہاندے عاقبت پار ہوندے

مقولہ شاعر

رل چیلیاں تاکسا کیتا بال ناتھ نوں پکڑ بہلیا نے
ٹوکاں بولیاں نال بیشرم ہو کے بالناتھ دے جگر نوں سلیا نے
سہلیاں ٹوپیاں مندراں چھڈ چلے غصہ جیو دلیچہ اوڈلیا نے
چھڈ دوار اکھاڑ بھنڈار چلے جا راہ تے رند سبھ ملیا نے
غصے نال پکار پکار کر دے گورو بولیاں نال تھلیا نے
وارث رب بخیل نہ ہووے میرا چارے راہ نصیب دے ملیا نے

کلام رانجھا با مریدان ناتھ

سنجاں لوک نصیب ہے باب ماندے میرا رب بخیل نہ لوڑیئے جی
ایہ حکم تے حسن نہ رنت رہندے نال عاجزاں کرو نہ زوریئے جی
بیڑا لدیا ہویا مسافراں دا پار لائیے وچہ نہ بوڑیئے جی
زمیں نال نہ ماریئے پھیر انہاں تھیں جنہاں نوں چاہڑیئے گھوڑیئے جی
جیہڑا آس کر کے ڈگے آن دوارے جیو اوس دا چا نہ توڑیئے جی
کیجے غور تے کم بنا دیجے ملے دلاں نوں ناہ وچھوڑیئے جی
کوئی کم غریب دا کرے ضایع سگوں اوسنوں ٹکئے ہوڑیئے جی
بھلا کر دیاں ڈھل نہ مول کریئے قصہ دور دراز نہ ٹوریئے جی
ماں باپ جس دا کوئی نہ ہووے مہر اوستوں نہ وچھوڑیئے جی
وارثا یتیم دی غور کریئے ہتھ عاجزاں دیناں جوڑیئے جی

کلام بالناتھ با خادمان خود

دُھروں ہنڈدے کاوشاں دُرآئے بریاں چیلیاں اتے بخیلیاں اوئے
پانی دُدھ وچوں کڈھ لین چاتر جدوں پھکے پاوندے تیلیاں اوئے
مینوں ترس آیا دیکھ زہد تیرا گلاں مٹھیاں بہت رسیلیاں اوئے
گورو آکھیا مندراں جھب لیاؤ چھڈ دیہو گلاں مٹھکھیلیاں اوئے
ناہیں ڈرن ہن مرن تھیں بھور عاشق جنہاں سولیاں سر اتے جھلیاں اوئے
وارثشاہ پھر ناتھ نے حکم کیتا کڈھ اکھیاں نیلیاں پیلیاں اوئے

ا۔ گلے میں بہن بیٹھا یعنی ہمیشہ قائم نہیں رہتا ۱۲ ۲۔ قسمت کے چاروں راہ بند کر دیئے ۱۲
۳۔ لوگ تیرے حق میں برے نصیب کو معاملہ کرتے ہیں ۱۲

قبول کردن مریدان فرمان ناتھ

چیلیاں گورو دا بچن پروان کیتا چار سُر گدیاں ٹٹیاں میلیاں نی
نوناتھ بونجڑا پیر آہے چوٹھ جوگنی نال ریلیاں نی
اک دوئے دے نال نہ بات کردا باتاں بھولیاں سبھ سوہیلیاں نی

سبھ تن سوٹھ جاں بھویں تیرتھ وچ گوراں دے منتراں کیلیاں نی
چھ جتی تے دسے اوتار آہے وچ آبحیات دے چھیلیاں نی
وارثشاہ نہ طاقت ہے بولنے دی جتھے قدرتاں ربدیاں پھیلیاں نی

جوگی شُدن رانجھا

دن چار رُسکا بنا مُندراں بال ناتھ دی ندر گذاریا نے
جیہڑے غصے تے کاوڑاں چغلیاں سن سبھ جیئوں توں چا اتاریا نے
بہت غضب کروہدی بات آہی سبھا جیو اندر چا ماریا نے
گورو کہیا سو انہاں پروان کیتا نرداں بیٹھیاں تے بازی ہاریا نے
گہنا کپڑا اکل تاراج کیتا حسن بادلی چا اجاڑیا نے
لیڑے لاہ کے گورو پیار دِتا انگ لا بھبوت سواریا نے

غصے نال وگاڑ کے گل ساری ڈرے گورو توں چار سواریا نے
انہوں ہویا جناب بھئیں جوگ بخشش آپو وچہ ایہہ بات وچاریا نے
زور اوراں دی گل ہے بہت اوکھی جان بجھ کے بدی وساریا نے
گھٹ وٹ کے صُمٌّ بُکمٌ ہوئے کائی گل نہ موڑ کے ساریا نے
لیا اُسترا گورو دے ہتھ دِتا جوگی کرندی نیت چا دھاریا نے
وارثشاہ ہُن حکم دی پئی پھیٹی لکھ ویریاں ٹھگ کے ماریا نے

حاضر شدن رانجھا بخدمت بالناتھ

بالناتھ نے سامنے سد دھیدو جوگ دین نوں پاس بہالیا سُو
کن پاڑ کے جھاڑ کے حرص حسرت اک پلک دے وچہ من دکھالیا سُو
پڑھ کے منتر اپنے گورو والا پھیر رب دا نام سمہالیا سُو
سواہ انگ رما سر مُن داہڑی پا مُندراں چا نوالیا سُو
گورو چیلڑے دا برن اک ہویا پردہ پا یکے دیسنوں ڈھالیا سُو

رد ڈھبوڈ ہویا سواہ لئی منہ تے سبھ کوڑ مے دا نام گالیا سُو
جیہے پتراں تے باپ مہر کرے جاپے دُدھ پوک کے پالیا سُو
لے کے استرا درد فراق والا اک پلک وچہ روڈ کرالیا سُو
خبراں گل جہان وچہ کھنڈ گیاں رانجھا جوگڑا ساز دکھالیا سُو
ادھورا الجھنا تے ادھو چاک جوگی کھیڑے چھلن نوں سانگ بنالیا سُو

ہتھ کھپڑی سمرنا دنگی اسم الکھ دا چا سکھالیا سُو
وارثشاہ میاں سنیار وانگوں جٹ پھیر مڑ بھنکے گالیا سُو

لے چھلن نوں۔ اُلّو بنانے کے لیے۔ آنکھوں میں دھول ڈال کر ہیر کو لے جانے کے لئے ۱۲

نصیحت کردن بالناتھ رانجھا را

دیوے سکھیا رب دی یاد والی دس راہ جو گوراں دے جائیے جی
ساڈا آتما جائے پراستری توں اس طورسی جوگ کمائیے جی
اتے دید نارب دی یاد دسے گورو جوگدے پنتھ نوں پائیے جی
سکھی دوار دسے جوگی بھیکھ مانگے دے دعا اسیس سنائیے جی
ہنگی بھاڈری کھپری ہتھ لیکے پہلے رب دا نام دھیائیے جی
بڈھی ماں نوں جاکے کرو نہچا چھوٹی بھین مثال کر پائیے جی

سبھ تیاگ کے فکر اندیشڑے نوں راہ گورو اندا گوراں توں پائیے جی
لکھ پدمنی چترنی نظر آوے اوتھے جیو نوں ناہ ڈولائیے جی
نہا دھو کے چا بھبوت ملیئے اتے کسوت انگ وٹائیے جی
اسی بھات سونگر دی بھیکھ لیکے مست لٹکدے دوار کو آئیے جی
نگر الکھ وجائیکے جاوڑیئے پاپ جان جے نا دکھو کلیئے جی
وارث شاہ یقین دی گل چنگی سبھو حق ہی حق ٹھہرائیے جی

کلام رانجھا با بالناتھ

رانجھے آکھیا گرنہ پو میرے کدی قہر دی واگ ہٹائیے جی
پہلے چیلیاں نوں چا تیز کریئے پچھوں جوگ دی ریت بتائیے جی
ایہ کو ہجڑی مت کو مت تیری گھت خندقے وچہ ڈبائیے جی
کرتوت جے ایہو سی سبھ تیری منڈے ٹھگ کے لیک نہ لائیے جی

گورو مت تیری سانوں ناہ بھبی گل گھٹ کے چا لنگھائیے جی
اکوار جو دسنا دس چھڈو گھڑی گھڑی نہ گورو اکلائیے جی
لیک لائیکے پچھوندی مت دینی تینوں مت ایہ کس سکھائیے جی
وارث شاہ شاگرد تے چیلڑے نوں کائی بھلی ہی مت سکھائیے جی

باز نصیحت کردن بالناتھ رانجھا را

کہنے ناتھ رانجھیٹیا سمجھ بھائی سرجالئے جوگ بھر دڑی نوں
من ماریئے جوگ نوں پالئے اے جیہا ماری اے ناگ رکھ سوٹڑی نوں
داغ دنب توں بہت سمبھال رکھیں چا در فقر دی چٹڑی دھوتڑی نوں
حال فقر دے نوں ناہیں لنگ لائیں دلوں صاف رکھیں نیت کھوٹڑیوں
پاسے جوگدے تے کھیڈن جانبازی چلیں سمجھ کے چال اس گوٹڑی نوں
ایس مکھ آلود نہ جھوٹھ بولاں چار لیادنا اپنی کھوتڑی نوں
جتی ستی سمانیاں ہو رہیں رکھیں ثابت ایس لنگوٹڑی نوں

الکھ نا دو جائیکے کرو نہچا میل لیاونا ٹکڑے روٹڑی نوں
بچہ نفس شیطان نوں گھٹ ماریں جنھے ویکھیں کوارڑی وٹڑی نوں
ہتھ پکڑ مطہر یقین والی ماریں نفس شیطان دی کھوتڑی نوں
نقر مٹھڑا کھینت کہاد دائے چوہا چور لاگو گنے ٹوٹڑی نوں
خصی بلد وانگوں گائیں وچہ پھرنا نہیں سنگھنا دہڑ کی جھوٹڑی نوں
وڈی ماں برابر جانی ہیں اتے بھین . برابر چھوٹڑی نوں
اسیں وڈی نوں ماں ہی جانتے ہاں اتے دھی برابر چھوٹڑی نوں

جیکر سامنے آوے تے منہ پھیرن کیسی ناؤ ویکھس اوس موڑی نوں
وارثشاہ میاں لیکے چھری کائی وڈھ دور کریں ایس لوڑی نوں

کلام رانجھا بابا بالناتھ

ثابت ہووے لنگوٹڑی نہیں ناتھا کاہ جھگڑا پاؤ جاڑ دائیں
جیکر شوق ہوندا مینوں رب والا ہوندا مست الست غفار دائیں
ایس جیوتوں نڈھی نے موہ لیا ہت فقر دا نام چیتار دائیں
جیو مار کے رہن جے ہووے میر ایڈے ساہلے کا سنوں ہار دائیں
جے میں جان دا کن توں پاڑ دینے ایہ مندراں مول نہ ساڑ دائیں
جے میں جان دا عشق ہتیں منع کرنا تیرے ٹلے تے دہار نہ مار دائیں
جے توں کرنی سی میں نال ایہ ٹھگی پہلے روز چادیس اتار دائیں

ایس عشق تھیں چپ چپے رہے میری ایڈے پاڑنے کا سنوں پاڑ دائیں
مینوں عشق نے مار حیران کیتا ٹٹا تخت توں وڈے بہار دائیں
ہور کم نہیں سی جوگی ہووتے دا اک رکھنا ہاں غم پار دائیں
سر روڈ کرا کیوں کن پاٹن جے تاں کبر ہنکار نوں مار دائیں
جے میں مست اجاڑ وچہ جا بہندا ایہیں سیالاندیاں کا سنوں چار دائیں
اکے کن سوار دے پھیر میرے نہیں گھتوں دھلونت سرکار دائیں
وارثشاہ دیناں کوئی گل کردا اوہنوں چاکے زمیں تے مار دائیں

کلام ناتھ

پچھوں تاوندا ہاں کیتی مورکھی میں لکھیس ہتھ نہ آوندا اوہ ویلا
ناتھ جھور داسی او سویلڑے نوں کیوں میں بھاگ سی ایہ بھل بیلا
گنج فقر دے نوں ایس مفت پایا کیتا خرچ نہ پلیوں اک دھیلا
ہن کراں کیکوں ہتھیں بخش چکا حال قال تے کھیری نا دھیلا
جوگ مٹھڑا کھیت کمادا تے ایہ بالکا عیب دا پیا تیلا
بوٹے اک دے انب کدی لگن ہووے نہیں انار کریر ڈیلا
موڑے مندراں کن بے عیب منگے لا بیٹھائی مار ہن جگر سیلا

کنیں ایس دے مندراں پا بیٹھا ہویا ٹھگی دا آن کے ایہ میلا
ساڈے سنگ دے وچہ کونگ رلیا جیویں سنگ کریر دے نال کیلا
مطلب پا لیکے تے ہویا جٹ بھیلا غرض واسطے ریپلا بنے لیلا
پہلاں منڈیاں للک کے جوگ لیا کر کے منتاں زاریاں ہوڑ ھیلا
پتر کھوتیاں دے گھوڑے نہیں ہوندے بھووے ادٹھ نہ بھیڈ دا جویں لیلا
کتھوں جٹ میرے گردآن ہویا گھر بار نوں چھڈ کے ہو دیہلا
وارث جیوندی جان اکوار چھٹاں اگوں کراں گا کسے نہ مول چیلا

ایضاً

کھاہ رزق حلال تے سچ بول چھڈ دیہہ توں یاریاں چوریاں اوئے
آ چھڈ جالے گوار سنے والے جیہی پا ... ستیاں مویاں اوئے
جورا ہکاں جو تے لیاں چھیڑیاں رلیاں ہمنباں توڑیاں اوئے

توبہ کریں تقصیر معاف تیری جیہڑیاں پچھلیاں صفاں نگھوریاں اوئے
پچھا چھڈ جٹا خصماں سانبھ لیاں جیہڑیاں پاٹیاں کھنڈیاں لوریاں اوئے
دھودھا کے ملکاں ورت لیاں جیہڑیاں چاٹیاں کیتیاں کھوریاں اوئے

رانجھے دی ناتھ نال گل

ناتھ دی گل

چھڈ سبھ بریایاں پاک ہو جا نہ کر نال جگت دے زوریاں اوے
تیری عاجزی عجز منظور کیتی تاہئیں مُندراں کن وچ سوئیاں اوے
ردلے وچ توں ریہڑیا کم چوری کوئی ٹخرچیاں ناہیوں لوئیاں اوے
وارث شاہ نہ عادتاں جاندیاں نی بھاویں کٹیے پوریاں پوریاں اوے

کلام رانجھا با جوگی

ایس جٹ ہاں مطلبی یار پورے دا ڈھنگ کر کے ویلا کڈھنا ئیں
گورو پیر تے ربدا نام لیکے جھنڈا رنگ وردے وچہ گڈنا ئیں
اگ گل توں جان قربان کرنی پر دلے دا ہٹھ نہ چھڈنا ئیں
وارث نک سیالاں تے کھیڑیاں دا نال سجدے رگڑ کے وڈھنا ئیں

کلام ناتھ با رانجھا

بچا وڈ ھکے پیلیاں حرصیاں فقر گانہدے نفس کھلواڑیاں نوں
دیکے چڈیاں ہکیوئی وٹہنیاں نوں ہولاں مار کے چوکھراں ماڑیاں نوں
ہل واہنے دی ہنگی جاچ تینوں واہ جانائیں گھتھیاں پاڑیاں نوں
وارث شاہ موتوا قبل ان تموتوا چھڈ جیوندی جان اکھاڑیاں نوں

کلام رانجھا با ناتھ

ناتھا جیوندیاں مرن ہے کھرا اوکھا ساتھوں ایڈ نہ واعدے ہوونے نی
تیہڑا سخن منظور نہ کرے کوئی موہوں آکھ کے جاو گوونے نی
نیویں کن پڑائیکے خوار ہوئے ساری عمر دے دکھ دکھوونے نی
ساتھوں کھیری نادنہ سانبھ ہونے اساں انت نوں ڈھگڑے جوونے نی
رناں اٹھ کمینیاں ہین دادے سنکے سخن کر چپ کھلوونے نی
تتھ گھتناں گھڑیاں بھاریاں نوں پچھوں نیوں نکے لک ٹوہونے نی
نہ گھت خراس وچہ دڑ کرنا ہین چکیاندے نہیں جھوونے نی
سن کھیڈنوں تساں جا منع کیتا اساں دہوئیں دے گوہنے ڈھوونے نی
ایس جٹ ہاں ناڑیاں کرن والے اساں لچکڑے نہ پرودنے نی
ایس ٹلے تے آن خوار ہوئے ساتھوں نہیں ہوندے ایڈے روونے نی
رناں نالوں جو در جدے چیلیاں نوں اوہ گورو نہ بنھ کے چودنے نی
رناں دین گالیں اسیں چپ کریئے ایڈے صبر دے پیر کس ہودنے نی
پنڈاں ایڈیاں کسے نہ چانیاں نی بھار بھن والے پہلاں جھوونے نی
۱۷ اسیں جھگڑیاں نوں گلوں لاہ بیٹھے جھیڑ سلڑے مول نہ چھوونے نی
۱۸ کھچاں رناں لڑاکیاں کرن جھیڈاں گتاں پٹکے جھاٹے کھوہونے نی
وارث شاہ آکھے اساں آخرت نوں کٹے چوونے تے مٹے دہوونے نی

کلام ناتھ با رانجھا

ا بے ہوئے زمین کے ٹکڑے ۱۲ ۲ ٹانگوں میں دیکر ہل چلانا ۱۲ ۳ جیتی جان فنا چھوڑ دے ۱۲
۴ موٹے رسے بٹنے والے یعنی موٹا کام بننے والے ہیں ۱۲ ۵ باندھ کر دہنے والے یعنی لاحاصل ۱۲ ۶ بیل جتتے ہیں ۱۲

چھڈ چوریاں یاریاں دغا جٹا بہت اوکھیاں ایہ فقیریاں نی
جوگی نال نصیحتاں ہو جاندے جویں اڈھ دے نک نکیریاں نی
چھڈ تریمتاندے جھاک ہو جوگی فقر نال جہان کی سیریاں نی
جوگ جالنا ساڑ دا نز کلائے ایس جوگ وچہ بہت ظہیریاں نی
توبنا کھپری سمرنا ناد سنگی چمٹا بھنگ نریل زنجیریاں نی
وارث شاہ ایہ جٹ فقیر ہویا نہیں ہوندیاں گدھے توں پیریاں نی

کلام رانجھا

اگے ناتھ دے کھلکے عرض کردا صورت یاردی نوں اساں ڈھونڈنا ئیں
ناگ عشق دا بیٹھائی وچہ سینے کنڈل مار جس خون نوں چونڈنا ئیں
ہیر حق حلال ہٹیک مینوں ہور غیر دلیل نوں کھر دنڈنا ئیں
وارثشاہ وانگر ایس ہیر باہجوں ہڈ ماس ساڈا ہجر چونڈنا ئیں

ایضاً

سانوں جوگڑی ریجھ تدوکنی سی جدن ہیر سیال محبوب کیتے
رل ہیر دنال سی عمر جالی اساں مزے جوانی دے خوب کیتے
ہویا رزق اوداس تاں گل ہل ماپیاں ویاہ دے پیا اسلوب کیتے
پیا وخت تاں جوگ وچہ آن پھاتھے ایہ داعدے آن مطلوب کیتے
ایہ عشق نہ ٹلے پیغمبراں توں بھو بھتے عشق نے ہڈ الوب کیتے
عشق واسطے شاہ سکندرے نے فتح شہر شمال جنوب کیتے
چھڈ دیس شریک قبیلڑے نوں اساں شہر دے طور عجوب کیتے
ہیر چھتیاں نال ہیں مس بھناں اساں دوہاں نینے نشے مرغوب کیتے
دیہاں کنڈ دتی بھویں بری سلعت نال کھیڑیاندے منسوب کیتے
عشق نال فرزند عزیز یوسف نعرے درد دے بہت یعقوب کیتے
دیہی اپنی ساڑ کے خاک کیتی ایس عشق نے چاغروب کیتے
ایس زلف زنجیر محبوب دی نے وارثشاہ جہیے مجذوب کیتے

بانکسار دعا کردن بالناتھ درحق رانجھا بدرگاہ خدا و قبول شدن

ہوویں گورو جگت داتا ئیں سچا جس تے کرم کریں پار لنگھدائے
ناتھ سمجھیا نہیں خیال چھڈ دالگا ایس نوں تیر خدنگ دائے
رانجھا ناتھ اگے ایہو عرض کردا اساں عشق دہاں رنگ رنگدائے
اکھیں میٹ مراقبے وچہ ہویا ہر طرف دھیان کرمنگ دائے
چوداں طبق ٹکائے نے تھاں نو تھائیں کیتا بڑا اوپا توں رنگدائے
مینوں ہیر دیہو سانوں طلب ایہا ہیر ہیر میراجی منگدائے
ناتھ کراشنان بھبوت ملیا تاڑی لائیکے رب توں منگدائے
ناتھا واڈ کوکوں جوبن ڈرے دیوا تویں ہور نال توں دل سنگدائے
ناتھ میٹ اکھیں درگاہ اندر نالے عرض کرے نالے سنگدائے
درگاہ لاابالی ہے حق والی وتھے آدمی بول نہ ہنگدائے

لے بال ناتھ نے آنکھیں بند کر کے تاڑی لگائی جس کو صوفیائے کرام مراقبہ کہتے ہیں اس میں ہمیشہ دلی توجہ خداوند تعالی کی طرف ہوتی ہے اور دوسرے خیالوں سے قطع کیا جاتا ہے اور اس کی طرف سے فیض اور تجلیات کے وارد ہونے کا انتظار کیا جاتا ہے تاکہ فیضان رحمت ہاتھ سے نہ جائے چنانچہ فرماتے ہیں سہ یک چشم زدن غافل ازاں شاہ نباشی: شاید کہ نگاہے کند آگاہ نباشی

آسمان زمین دا وارثی توں تیرا وڈا پسار ڑا رنگ دائے
سبھ چھڈ بریایاں بنھ تقوے لاہ آسرا ساک تے انگ دائے
میرا نام سنکے ٹلے آن چڑھیا کرکے پندھ ہزارے تے جھنگ دائے
لاٹ عشق دی نے تن جالیا سو جویں شمع تے حال پتنگ دائے
ایسا عشق نے مار حیران کیتا سڑ گیا سوانگ پتنگ دائے
کریں فضل تاہیں بیڑا پار ہووے لگے پلک نہ دیر درنگ دائے
توں رب غریب نواز صاحب پردہ ڈھکنا نقرے ننگ دائے
کیکوں حکم ہے کھولکے کہو اصلی رانجھا ہو جوگی ہیر منگ دائے

رانجھا جٹ فقیر ہو آن بیٹھا لاہ آسرا نام تے ننگ دائے
مار ہیر دیاں نیناں نے خوار کیتا لگا جگر وچہ تیر خدنگ دائے
شوق نال جنگل بیلہ چیر یا سو کیتا خوف نہ شیر پلنگ دائے
گھون موں ہوکے سر وچہ سواہ پائی چیر الاہ کے تے سوہے رنگ دائے
کن پاڑ منا کے سیس داہڑی پی بہے پیالڑا بھنگ دائے
سبھ شیخی مشائخی چھڈ کے تے بانا بھدیا فقر نہنگ دائے
جوگی ہوکے تے پردیس آیا رزق دور جیوں کونج کلنگ دائے
ہویا حکم درگاہ تھیں ہیر بخشی بیڑا لا دتا اساں ڈھنگ دائے

پنجاں پیراں درگاہ وچہ عرض کیتی دیہو فقر نوں جنم ملنگ دائے
وارث شاہ ہن جنہاں نوں رب بخشے تنہاں نال کیہہ محکمہ جنگ دائے

مژدہ دادن بالناتھ رانجھا را

ناتھ کھول اکھیں کہیا رانجھنے نوں بچہ جاہ تیرا کم ہو ئیا ئی
سنکے خوشی دینال تیار ہویا جٹ جگدی جوگ نوں جویا ئی
ہیر بخش دتی سچے رب تینوں موتی لعل دے نال پرویا ئی
کمر کس اوداسیاں بنھ لیاں جوگی ترت تیار ہی ہویا ئی

بھل آن لگا اوس بوٹڑے نوں جیہڑا وچہ درگاہ دے بویا ئی
پڑھکے فاتحہ خیر دا گورو صاحب بحن فتحدا اکھ تھیں گویا ئی
چڑھ دوڑ کے جٹ کے کھیڑیاں نوں بچہ شگن تینوں بھلا ہویا ئی
خوشی ہوکے کر وداع مینوں ہتھ بنھ کے آن کھلویا ئی

کرو مہر میرے نگر لا دمتھا پائی رخصت دیہو دیلا رب ڈھویا ئی
وارث شاہ جاں ناتھ نے حکم کیتا ٹردا ٹلیوں بہترا ہویا ئی

تیار شدن رانجھا بطرف رنگپور از خدمت بالناتھ

رانجھے ٹردیاں ہویاں وچار کیتی کوئی ہور فریب بنائیے جی
چونہ پیس کے بل وچہ پالئے اے طبا شیر دا رنگ دکھائیے جی
چھلاں کٹ کے پیس کے پا بگلی ہو کا دید گی چا دیلوائیے جی

پٹ لوٹیاں ٹلے دیاں پا بگلی دھپے رکھ کے چا سکائیے جی
اٹ سٹ دیاں جڑہاں نوں پٹکے تے جڑھ پان دی آکھ سنائیے جی
کسے فند فریب جے ملے پیارا اوٹے سحر جادو پڑھ جائیے جی

مئیں لال شہباز حسین وانگوں ونگاں چوڑیاں نتھ چایا ئیے جی
درس یار پیارے دے دیکھنے نوں ویداں جوگیاں دا دیس لائیے جی
وچوں مجلسوں اُٹھ کے وانگ مجنوں پیر کُیتاندے چُم آئیے جی
وارث یار داتدوں دیدار پائیے جدوں اپنا آپ گوائیے جی

چیلیاں دا رانجھے نوں حسد

حسد بُردن مریدان بر جوگ رانجھا

جوگی ناتھ توں خوشی لے وداع ہویا چھٹا باز جیوں تیز طراریاں نوں
اِک پلک وچہ کم ہو گیا اسدا لگی اگ بھر چیلیاں ساریاں نوں
جوگ دیہو جو آوندے لوک نوں رب جاندا ساڈیاں نعریاں نوں
جٹ کل دے آئے نوں جوگ دتو کیہا مان ہے اساں بیچاریاں نوں
بھلے کرم ہودن تاہیں جوگ پائیے ملے جوگ نہ کرماندیاں ماریاں نوں
فوجدار حضور تھیں کوچ کیتا ڈنکا لگیا چوٹ نقاریاں نوں
اساں ٹہل کریندیاں عمر گذری ڈھل کیتی سو چیلیاں پیاریاں نوں
کدی مہر دی نظر نہ دیکھدے ہو پادیں ریتوں کرین جوکاریاں نوں
مڑکے رانجھے اک جواب دتا انہاں چیلیاں سبھ ہنسیاریاں نوں
اسیں جٹ انجان ساں پھس گئے کرم کیتا سو اساں نکاریاں نوں
تسیں مُدتاندے بیٹھے ٹہل کردے حاصل کجھ نہ عقل سواریاں نوں
وارث شاہ اللہ جدوں کرم کردا حکم ہوندا ئی نیک ستاریاں نوں

چیلیاں دی گل رانجھے نال

کلام مریدان ناتھ با رانجھا

توں تاں جوگ لیا نال صاحبی دے خوشی نال گمان دے آ لیتو
دھن بھاگ سہاگ نصیب تیرے جھب گورو نوں حسن جھکا لیتو
نہ بندگی تدھ نہ مُول کیتی ست گوراں دے بھار اُٹھا لیتو
کوئی پا بھلاوڑا ٹھگیوئی سر گورو دے جادو دڑا پا لیتو
بھلے بلدیاں ٹلے تے آن چڑھیوں جوگ ڈانگ دینال اُڑا لیتو
کجھ پُن نہ دان اشنان کیتا کم گل دے نال بنا لیتو
اسیں مردے تے ڈردے ہی دُور رہئے آسن تدھ نزدیک وچھا لیتو
وارث شاہ توں جوگ دالیا دھاڑا ہک اگے توں جوگ نوں لا لیتو

شاعر دا خیال

مقولہ شاعر

جدوں کرم اللہ دا کرے مدد بیڑا پار ہو جائے نمانیاں دا
حکم نال جہاز سمندر پھردا او تھے کجھ نہ زور مہانیاں دا
اک سُستے دے جگا صاحب ضامن کیہڑا ئی حقدے بھانیاں دا
جیندے ہوٹھ نبات تے شکر پارے گلہاں وچہ سواد مکھانیاں دا
لہناں قرض نہیں لوہے جا بہیئے کیہا تان ہے اساں نتانیاں دا
اِک جاگ دے رہن محرم لکھوں ایہ کھیل ہے اوسدے بھانیاں دا
کھیڑا ہیر پرناہ گھر جا بیٹھا ہویا وارثی حکم ٹکانیاں دا
رانجھا چاک ہویا لکھ دکھ جھاگے ہیر کیتا سی چاک لے آنیاں دا

[1] عاشق حقیقی کو جلوہ حق تعالٰی شہادت کے وقت نصیب ہوتا ہے ۱۲

وڈھی کھائیکے قاضی نکاح پڑھیا جدوں چلیا حکم ملوانیاں دا
رانجھا ہو جوگی آیا واہ واہی شوق ہیر دا نام دیوانیاں دا
میرے کرم سولڑے آن جاگے کھیت جمیاں بھنیاں دانیاں دا
وارث شاہ میاں وڈا دید رانجھا سر دار ہے سبھ سیانیاں دا

روانہ شدن رانجھا بطرف رنگپور

جوگی ہو تیار جاں اٹھ ٹریا آیا پنڈ بر پنڈ بھوترا ائی
کنیں مندراں ایس نوں ناہ پھبن ودھے تیر نہ بنے لنگوٹرا ائی
جاگہ مندراں دی سیتو سوسن والے ہتھ ہندا رانگلا سوٹرا ائی
سانوں ایس جیہا چند ہتھ آوے پہنے زری تے بادلہ گوٹرا ائی
ست جنم کے ہمیں ہاں ناتھ پورے کدی ویاہیا ناہیوں جوترا ائی
ہیرا ناتھ ہے وڈا گور دیو ساڈا چلے وس کا پوجنے جوترا ائی
اساں نال ہے رب نے کرم کیتا اساں جوگ نہ لیا سی کھوٹرا ائی
جھل عشق دا جاگنا بہت اوکھا باہجھ رہبراں راہ دا لوٹرا ائی
ایس فقر ہاں ظاہر نانگ کالے کونڈا بغل تے ہتھ بھنگ گھوٹرا ائی
جیہڑے پنڈ وچہ آوے تے لوک آکھن ایہ تاں جوگیڑا بالسر طلا چھوٹرا ائی
کوئی جوگیاں دی نہیں ڈول اوہدی ہڈ پیر لوں ویکھو موٹرا ائی
کسے مان متی گھروں چک دتا جیندا انکھیں وکاوندا پوترا ائی
کسے بھاگ بھری اینہوں جمیا سی ایہ تاں حسن دی کان دا لوتھڑا ائی
دکھ بھجن ناتھ ہے نام میرا ایں ہاں دھنتر وید دا پوترا ائی
جو کوئی اساں دے نال دم ماردا ئے ایس جگ توں جائیگا اوترا ئی
بالناتھ سچا گورو پایا میں سینہ صاف ہے نور دا ہوترا ائی
جس نوں عشق دی رمز دی خبر ناہیں بھار ہیٹھ جیوں لدیا کھوترا ائی
وارث شاہ جو آگیلے ساڈی دھڈھ پتراں دے نال سوترا ئی

کلام ایضاً

دھایا ٹلیوں رندلی کھیڑیاں دا چلنا ئینہ جو آوندا اٹھ اتے
موہنڈے پار نیل نوں پکڑ عاصا جوگی ڈم دیندے جویں ٹھ اتے
نشے نال جھولار دا مست جوگی جویں ساربان جھولدے اٹھ اتے
جوگی خوشی ہو آوندا کھیڑیاں نوں جویں جنج بن آوندی سٹھ اتے
اینویں سرکڑدا آوندا کھیڑیاں نوں جویں فوج چڑھ آوندی لٹ اتے
کعبہ رکھ منہ رب یاد کرکے چڑھیا کھیڑیاں دی سچی گٹھ اتے
چمٹا کھپری چھا ہوڑی ڈنڈا کونڈا بھنگ پوست چادھی سوہٹھ اتے
بیراگ شاسن جو لڑن چلے رکھ ہتھ تلوار دی مٹھ اتے
واہو واہ دھانار انجھا کھیڑیاں نوں وگے نیر جو دن دی سٹھ اتے
وارث آن وڑیا جوہ کھیڑیاں دی سائیں ہو یار انجھیٹے دی پٹھ اتے

تبدیل کردن رانجھا لباس خود

رانجھا بھیس وٹا ئیکے جوگیاں دا اٹھ ہیر دے شہر نوں دھاوندا اے
بھکھا شیر جیوں دوڑ دا مار اُتے جویں چور اندھ تے آوندا اے

ا آن شامت ۔ ہنگ جو دشمن ہے تیرا دریا پیچھے کٹا ۲ جو ہماری خدمت کرے جو الے ۳ تیز بادل کی بارش ۴ نادیدہ مشہور ہے کہ چور کا ہاتھ مال پر ہی پڑتا ہے ۱۲

سخن یار دے یار نوں چپٹ آئے کدی رُوندا تے کدی گاوندا ئے
رتڑ بول دا اُگن مناوندا ئے مُن شیرنی بیر مناوندا ئے

نال چاہ دے جوگی سی سرک ٹریا جویں مینہ انھیری دا آوندا ئے
دیس کھیڑیاں دے رانجھا جاوڑیا وارثشاہ ایال بولاوندا ئے

آمدن رانجھا در حد بستی رنگپور

جدوں رنگپور دی جوہ جاوڑیا بھیڈاں چارے ایال وچہ بار دے جی
بیٹے آنکے جوگی نوں دیکھ داائے جویں نین ویکھن نین یار دے جی

جھٹ چور تے جنگل دی صیہہ وانگوں گھُپے دیدڑے رہن نہ یار دے جی
چور یار تے ٹھگ نہ رہن گجھے کتھوں چھپن ایہ آدمی کار دے جی

تسیں کیہڑے دیس توں آئے ہے سخن دس کھاں کھول نروار دے جی
ہمیں گنگ باشی چلے کبنھ میلے ہمیں پنچھی سمندروں پار دے جی

باراں برس بیٹھے باراں برس پھرد ے ملن والیاں دی گلاں تار دے جی
وارثشاہ میاں چار ے جگ بھوندے ہمیں قدماں کو دیدار دے جی

کلام چوپان با رانجھا

پالی آکھدا فقر نہ جھوٹھ بولن فقر سوئی جو جھوٹھ نوں مار دے جی
بنے فقر تے ایتنا جھوٹھ بولیں جھوٹھ دھرم ایمان نوں ساڑدے جی

بیچ اللہ دا نام تے فقر دوجا ہور جھوٹھ پسار پسار دے جی
پھیر آکھدا ناتھ جی ویکھ تینوں ایہن چال تے ڈول چتار دے جی

سارے ملک تھیں وڈھ لچر وٹ پائی ٹردے پھیر دیاں بھیڈاں نوں چار دے جی
نوں جھے لچر وٹ وچہ پالیاں دے دسواں حصہ ہے وچہ سنسار دے جی

توں تاں چاک سیالاں دا نام دھید وچھڈ لچر لوہ گل ہنجار دے جی
ہمیں چوچکے دیاں جدوں چار دائیں جٹی مان دا سیں وچہ بار دے جی

تیرا امہنہ ہیر سیال تائیں خبر عام سی وچہ سنسار دے جی
نس جاہ ایتھوں مار سٹنی گے کھیڑے سچ تے جھوٹھ نتار دے جی

دیس کھیڑیاں دے ذرا خبر ہووے جان تخت ہزارے نوں تار دے جی
نس جاہ کھیڑے متاں لاہد کرنیں پیادے بھج لے جان سرکار دے جی

میاں جاہ تیتھوں لیکھا منگنی گے وچہ روز حساب شمار دے جی
کوئی حامی نہ ہووسی مول تیرا نفسی نفسی ہی سبھ پکار دے جی

مار چور کرسٹن گے ہڈ گوڈے ملک گور عذاب قہار دے جی
آکھے لگ میرے مڑ جاہ ایتھوں کھیڑے کھونڈیاں تے چڑھ تار دے جی

جس وقت ہووے خبر کھیڑیاں نوں اوسے وقت تیری جان مار دے جی
وارثشاہ جیوں گور وچہ ہڈ کڑکن گرزاں نال عاصی گنہگار دے جی

کلام رانجھا با چوپان

فقر آکھدا پالیا قہر کیتو ایڈ جھوٹ دا بول کیوں بولیا ای
ڈھانگا پھیر کے ٹھکراں کریں الویں ایڈا جھوٹ اپرادھ کیوں تولیا ای

لے پنچھی، پرندہ ۲ ے ملاقات والوں کی مرادیں برلاتا ہوں ۳ ے چار اطراف پھرتے ہیں ۴ ے خدا کی قدرت دیکھتے ہیں ۵ ے طریق فریب چھوڑ کر حقیقت کہدے ۶ ے تیرے وطن تک تجھے مارنے جائیں گے ۷ ے آیت شریف (ترجمہ) کہدے اے محمد زمین کی سیر کرو اور دیکھو پرہیزگاروں کی عاقبت کیسی ہوئی ۱۲

ایڈ چارناں کم پیغمبراں دا کیہا عمل شیطان دا تو لیوای
ایس فقر اللہ دے ناگ کالے اساں نال کی گھولنا گھولیوای
تیرا سب احوال معلوم کیتا لقمہ مکھ حرام دا چولیوای
کھیڑے لیگئے زور بزور تیتھوں رونداپھرنائیں جھوٹھ چا بولیوای
تیری سبھ حقیقت لبھ لئی چلیا جا مُڑ کے قہر تولیوای

بھیڈاں چار کے تہمتاں جوڑنائیں کیوں غضب فقیر تے تولیوای
ایا لی آکھدا جھوٹھ نہ بول توں بھی مکھن[1] پانیوں کینے رولیوای
داہی چھڈ کے کھولیاں چاریوں نی ہوویوں جوگیڑا جیوجان ڈولیوای
پیچ منکے پچھاں ہٹ جا جٹا کیہا کوڑ دا پھولنا پھولیوای
وارث شاہ ایہ عمر نت کریں ضائع شکر وچہ پیاز کیوں گھولیوای

ایضاً

رانجھا آکھدا ملگ سزا تینوں جیہا دلوں توں ظن بنا بیٹھوں
کس عقل تے عیدیاں دیں خبراں سر کفر دا بھار اُٹھا بیٹھوں
اساں راہ مسافراں پاہندیاں تے کیہا افترا کوڑ بنا بیٹھوں

ایڈے جھوٹھ اپرادھ توں بولنائیں روز حشر دا اج بھلا بیٹھوں
کری اے وڈ دھ کلام نہ مُول بھائی کیہا کوڑ دا فرش وچھا بیٹھوں
وارث دین تے دُنی دا ندھ تھیسین نواں ہو کے عمل کما بیٹھوں

کلام چوپان بار انجھا جوگی

اُٹھی چا کا سواہ لا منہ تے جوگی ہو کے نظر بھوا بیٹھوں
کھیڑے مار لیگئے منہ ماریتر ے ساری عمر دی لیک لوا بیٹھوں
اوہ ویلڑا ہتھ نہ آوندا ای جدوں حق دا ڈھول مروا بیٹھوں
منگ چھڈی انے جے جان ہووے[2] لی دھر اچھڈ چھڈ ا بیٹھوں
ہُن دار کی پچھنائیں مور کھا وے جدوں رڑے تے مون منا بیٹھوں
سر ڈدھ تیر اکرن چا بیرے جس ویلڑے کھیڑیں توں جا بیٹھوں

ہیر سیال دا یار مشہور رانجھا موجاں مان کے کن پڑا بیٹھوں
تیرے مبھیاں ویاہ لے گئے کھیڑے داڑی پرہے دلوچہ مُنا بیٹھوں
ہن رونائیں جنڈیاں سوہریاں نوں ہتھوں لال جاں خاک رلا بیٹھوں
جدوں ڈٹھوای دانہ لگ دا اے لوہے ناتھ دے انت نوں جا بیٹھوں
اک عمل نہ کیتوای غافلا وے اینویں کیمیا عمر[3] گوا بیٹھوں
وارث شاہ تریاق دی تھاؤں ناہیں تھیں اپنی زہر توں کھا بیٹھوں

کلام رانجھا با چوپان

رانجھا آکھدا ملگ سزا تینوں ایتاں ہویا ای بہت قصور تیتھوں
کُدھ دے وچہ چا گھولیوای وڈا ہویا اے ایہ فتور تیتھوں

ایڈے جھوٹھ اپرادھ توں بولنائیں لیکھا لگس روز نشور تیتھوں
گلاں ولاں چھلاں دیاں ویکھ کے تے ڈر گیا شیطان لنگور تیتھوں

[1] پانی سے کبھی کسی نے مکھن نہیں نکالا [2] جبتک بدن میں جان ہو [3] پ ۱۲ ع ۲ (ترجمہ) البتہ جو یقین لائے اور کی نیکیاں اور عاجزی کی اپنے رب کی طرف وہ ہیں جنت کے لوگ وہ اسیں ہمیشہ رہینگے [4] یعنی لوٹ لے گئے تیرے منہ پر مار کر [5] کیا ہم نے عمر نہ دی تھی تم کو جتنے میں سوچ سکو جسکو سوچنا ہو اور پہنچا تم پر ڈرانیوالا اب چکھو کہ کوئی نہیں گنہگاروں کا مددگار پ ۲۲ ع ۱۶ (ترجمہ) جو پسند رکھتے ہیں زندگی دنیا کی آخرت سے اور کہتے ہیں اللہ کی راہ سے اور ڈھونڈتے ہیں اس میں ۱۲

اپنے آپ توں بنیا ہیں عقل والا رہیا عقل شعور ہے دور تیتھوں

وارث چاک بنائیں توں جوگیاں نوں سڑ ہویا ہے جیو منور تیتھوں

کلام رانجھا

فقر آکھدا پالیا سی میتھوں دساں جیو دی سبھ تدبیر میاں
اساں سہلیاں کھپراں نادر تن بھیکھ کھائیکے ہون دہیر میاں
نام مہریاں توں سانوں ڈرن آوے رانجھا کون تے کیہڑی ہیر میاں
جٹا چاک بنائیں توں جوگیاں نوں اہیا جیو آوے سٹوں چیر میاں
نویں ناتھ چوراسی نے سدھ جیہڑے ہین اہناں کے نال وزیر میاں
ہیں تاں بھیڑ نہ چھیڑ ساں جوگیاں نوں رن میری نک دینال لکیر میاں
شکل چاک دی ہیگی سی تیرے جیہی سیریاں جیسے بھی ہون سیر میاں

ست جنم کے ہیں فقیر جوگی نہیں نال جہان دے سیر میاں
بھلا چاہیں نہ چاک بنا سانوں اسیں فقیر ہاں ظاہرا پیر میاں
جتی ستی ہاں ناتھ دے جوگ پورے ست پیڑھیئے جنم فقیر میاں
تھر تھر کنبے غصے نال جوگی اکھیں ردہ پلٹیا نیر میاں
ہتھ جوڑ ایال نے قدم پکڑے جوگی بخش لے ایہ تقصیر میاں
تسیں پار سمندر دل رہن والے بھل گیا چیلا بخش پیر میاں
وارثشاہ دی عرض جناب اندر سن ہونا ہیں دستگیر میاں

کلام چوپان بہ منت پیش رانجھا جوگی

پالی عرض کیتی ہتھ بنھ کے جی قصے سنو حقیقتاں ساریاں دے
ایہ پریم پیالڑا چکھواں نین مست سن نال خماریاں دے
جدوں ویاہ ہویا تدوں دہر بیٹھی ڈولی چاہڑیا نے نال خواریاں دے
موساں ننگرانیاں لاڈ ڈنڈ سیاں دم نے یاریاں عشق کواریاں دے
کھیڈن والیاں ساہورے بنھ کھڑیاں رلن گڈیاں سیٹھ بخاریاں دے
معشوق پیارے جدا ہون کیکوں عاشق ہین پھوچھن پھلکاریاں دے
رنگیاں چھوہراں تے تہاں پیار آون وانگ دے نہیں ٹیاریاں دے
مولی مہندیاں دے جدوں کھیت بارے لٹے نی ہٹ پساریاں دے
گنڈی رن بڈھی ہوئی بنے حاجن پھیر مور چھل گردمزاریاں دے
پر ہاں جاہ جٹا ماریھڈ نیگے ناہیں چھپ دے یار کواریاں دے
کوڑے کرن پیار کر ڈار انویں ایہ بھی فند فریب پیاریاں دے

بھیے بیلیاں وچ لیجائے جٹی بہنگا بنگھدی نال پیاریاں دے
واہیں ونجھلی پھریں تے مکر لگی ہانجھ گھن کے نال کواریاں دے
دہاراں کھانگڑاں دیاں چھو کان ہانیاں ندیاں مزے آیاں گھول کواریاں دے
جٹی ویاہ دتی رہیا رونڈرا توں سنجے سکھنے ٹونگ پٹاریاں دے
رانجھا وانگ ایمان شراباں دے نت پھر دائی وانگ ونجاریاں دے
نالے کرن وظیفہ جہان ٹھگن فندھب دے نیں چھلیاریاں دے
دند بھنیاں ڈائناں وانگ بدھے تان چل دے نہیں وچاریاں دے
چوڑے گریناں کرن پیار بہتے جتھے بال وکھن چنچلاریاں دے
بڈھا ہو کے چوہ سیت وڑدا ئل پھردا ای نال مداریاں دے
کار یگری موقوف کر میاں چاکا جیتھے دل ہے یاو نے جھاریاں دے
وارثشاہ فقیر قربان ہووے اہدیاں قدرتاں ویکھ نیاریاں دے

لے پاٹ اے ارترجمہ نہیں معلوم ہم کو مگر جتنا تونے کیا یا تو ہی ہے اصل دانا حکمت والا ۲ے جوگی کو تو رانجھا بنانا ہے ۳ے جب تک بدن میں جان ہو ۱۲

کلام رانجھا با چوپان و تعریفِ سگانِ او

تسی عقل دے کوٹ عیال ہوندے لقمان حکیم دستور ہے جی
لونگا پشم لپیتہ ڈبا مُوت صورت سبزہ ہور شابان منظور ہے جی
چک شینہہ وانگوں گج مینہ دانگوں جنیوں دند مارن ہڈ چور ہے جی
میں تاں ہولا چار فقیر ہویا کوئی ہیر دا ہووے حضور ہے جی
شاہ علیؑ نے سر چھپایا سی پردہ پوشی وچہ فقر مشہور ہے جی

باز بھوئر بگلا لوہا لونگ کالو شاہین شہنی نال کستور ہے جی
پنجے باز جیہے لک وانگ چیتے پہنچا دچیا مرگ بھ دور ہے جی
کسے پاس نہ کھولنا بھیت بھائی جو کجھ آکھیو سبھ منظور ہے جی
پردیس وچہ کم آپیا میرا ہیر لئی اگے بہر دور ہے جی
وارثشاہ ہُن بنی ہے بہت اوکھی اگے سجھدا اقر قلور ہے جی

تواضع نمودن چوپان بارانجھا

پالی ہس کے مڑ دچھا بھورا ہوں بگڑ رانجھڑے نوں بیٹھ گیا
پالی رانجھے نوں چاللکاریا ای رانجھا اُٹھ بگھیاڑ دے مگر گیا

گلاں نال پیار دے کرن لگا مگروں بھیڈاں نوں اُٹھ بگھیاڑ پیا
وارث کل عیال سمہال لیاں لے ست تے بھیڈ اک پاڑ گیا

مقولہ شاعر

رانجھا سُن سوال عیال داجی نعرہ گج کے کوک پکاریا ای
مارے خوف دے ترُت اوہ اُٹھ نٹھا رانجھے نہر نوں چاللکاریا ای
پٹڑے وانگ زمین تے ڈھیہہ پیا رانجھے نال چمٹے ڈھڈ پاڑیا ای

کڈھ ایڑوں نہر نوں چک دتا وچہ رٹے دے آن نتاریا ای
کھُرگی وٹ بگھیاڑ اکھڑا ہویا رانجھے کھڑا کھچ کے ماریا ای
وارثشاہ ایال دے کول لیایا ویکھ قدرتاں توں بلہاریا ای

کلام چوپان

ایالی سمجھیا ایہ ہے فقر ثابت کرامات دے نال بھرپور ہے جی
میرا ترت سوال سو من لیا رکھ اکھیاں تے منظور ہے جی
ہتھ جوڑ ایالی نے پیر پکڑے تیرے کشف دا نور ظہور ہے جی

صادق عشق دے وچہ ہلاک ہویا کیتا ذرہ نہ کجھ قصور ہے جی
دِنیچے راہ خدا دے سیس تائیں رکھے دہیان ضرور قبور ہے جی
وارث ہس کے آکھدا جاہ بھائی جو کجھ بولیو سبھ منظور ہے جی

کلام رانجھا با چوپان

رانجھے کیہا ایالی نوں بیٹھ بھائی بھیت کسے تھیں مول نہ پھٹ جائے

بھیت دسنا کسے دا بھلا ناہیں مرد سوئی جو دیکھ دم گھُٹ جائے

لہ عیب دیکھکر خاموش رہے ۱۲

ہرگز بھیت ہی کیدا نہ دیئے مار مار کے، تے بھاویں ہٹ جاوے
بھیت دسناں کیدا بھلا ناہیں بھاویں پچھ کے لوک نکھٹ جاوے
گل جیوڑے وچ ای رہے خفیہ کانگ وانگ پنجال نہ سُٹ جاوے
وارثشاہ نہ بھیت صندوق کھلے بھاویں جان اجندرا ٹٹ جاوے

کلام چوپان بار انجھا

مار عاشقاں دی لج لاہیا ای یاری لائیکے گھن لیجاوندی سی
انت کھیڑیاں ویاہ لیجاوندی سی یاری اوس دے نال کی لاوندی سی
لیکھے ہیر تائیں کتے نِٹھ جاندوں ایڈی دھم کیوں مور کھاپاوندی سی
لکے ہیر ہی مار مکاوندی سی لکے اپنی جان گواوندی سی
اکے یاری ہی مول نہ لاوندی سی اکے ہیر ہی مار مکاوندی سی
منگ ویاہ کے لے گئے جیوندے توں مرجاوناں لیکھ لاوندی سی
مرجاوناسی دیار دے تے مُنڈھوں سمجھ کے پنڈ ایہ چاوندی سی
وارثشاہ جے منگ لے گئے کھیڑے داڑھی پرہیڈ وچہ مناوندی سی

منع کردن رانجھا چوپان را از گفتگو

رانجھے آکھیا بس کر بیلیا اوئے تیری گل سُنیاں دِل ہُٹ جائے
میرا حق کھویا انہاں ظالماں نے میرا صبر جڑھ سیدی پُٹ جائے
دنیاں نہیں جے بھیت وچہ کھیڑیاندے گل خوار ہوئے کھنڈ پھُٹ جائے
ہاٹھی چور گولیر بھیں چھُٹ جاندا ایہا کون جوعشق چھُٹ جائے
اساں جوگیاں صبر بھیں کم لینا بھاویں کوئی سانوں مارکٹ جائے
اکھیں دیکھ کے مرد ہُن چُپ کردے بھاویں چور ہی جھگڑا الٹ جائے
تو دا کھیڑیاندے بوہے اڈیالی متاں چاک نشانے توں چھُٹ جائے
وارثشاہ میاں پالی سوئی چنگا جیہڑا وچھڑیاں نوں کرداجٹ جائے

کلام چوپان

پالی آکھدا جوگیا ترس آوے تینوں دیکھ جوان شکیل جیہا
جان کُجھ تقصیر سیہڑیا ای کبر مار کے تے عزازیل جیہا
پھیر دیکھنے وچہ نہ آونائیں تیرا چمک دا حُسن قندیل جیہا
شہباز ہما دا دبدبہ سی اج اُلوواں تے مثل چیل جیہا
ہجر یوسفی تے کدیں صبر کردوں ہوندا قرب تینوں جبرائیل جیہا
گھسا کر وخلیل دا اجھل جاندوں ہوندوں ذبح لسمل اسمٰعیل جیہا
سیدا یک دشمن تیری جان دا اے جس دا خوف ہے عزرائیل جیہا
نیت صاف سیتی بیڑا پار تیرا بُرا اکم نہ غیر دلیل جیہا
سوہنا قدسی سُروے وانگ دِسدا ہویا جوگیا خشک مغیل جیہا
عاجز ہو کماوندوں اسم اعظم ترت ہو جاندوں اسرافیل جیہا
تقویٰ بنھ نمرود دی چِخہ چڑھدوں ہوندا نارتوں نور خلیل جیہا
شمع حسن تے وانگ پتنگ سڑیوں ہیا رنگ اور نگیل جیہا

لے دوستی لگا کر لیجاتی تھی ۲ے ابتداء سے سوچ کر یہ گٹھڑی اٹھائی تھی ۳ے ریش محفل میں منڈواتی تھی ۴ے تیری باتیں سننے سے دل تھک جاتا ہے ۵ے بات مشہور نہ ہو جائے ۶ے یعنی جس طرح حضرت خلیل علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نمرود کی چِخہ میں صبر کیا تو آگ گلزار ہو گئی اسی طرح اگر تو بھی صبر کرتا تو مطلب کو پہنچ جاتا ۱۲۔

پھنّے چوریاں دے کھا کھا غرق کیتے آیوں پھر اکپڑ زنبیل جیہا
گل سُندیاں ناتھ حیران ہویا میٹ اکھیاں تے کھلا فیل جیہا
گدڑ وانگ جا پلے اج دس تیری دیہن جناتوں شتر دی ڈیل جیہا
پنڈے لا بھبوت ابھدت ہو نہیوں ہیلوں رانجھیا سانگ جیں بھیل جیہا
میرے آکھنے نوں منّدا ایجھ ناہیں غصہ کھائے کے ہو کر ٹیل جیہا

ایس کم نالوں کُتے ڈب مردوں ہوندوں جھٹ جے مرد اصیل جیہا
سد پینڈے دا رنگپور جاپ داسی لکے دور ہویا لکھ میل جیہا
پھر سیں منگ دا پنڈ اخوار ہوندا پچھے ہیر دے ہو ذلیل جیہا
ڈُھپے چمک دی گلھ انار ورگی کالا کٹ ہویا پنڈا نیل جیہا
وارث شاہ فقیر تے سچ کہیا لگے حق دے جھوٹھ قلیل جیہا

ایضاً

ایا لی آکھیا رن لیجاہ مورکھ سیدا یار نہ ساڈڑی بگدا ای
لاٹ رہے نہ جیوڑے وچہ لگی ایہ النبڑا اگدا ای
اساں دسناں چھڈیا وچہ پنڈاں کھادی قسم خدا جو جگدا ای
لیکے نڈھڑی نوں کھسک جا چاکا سیدا اساکنہ ساڈڑا لگدا ای

اساں رانجھیا ہس کے گل کیتی جا ویکھ لے دا جے لگدا ای
جا ویکھ معشوق دے نین خونی تینوں نت الا ہمڑا جگدا ای
سماں یار دا تے گھسا باز والا جھٹ چور دا تے داء ٹھگدا ای
وارث کن پاٹے مہیں چار مولیوں اجے تیک دی مہنا جگدا ای

اِطلاع نمودن چوپان میاں رانجھا را

جدوں رنگپور دے وچہ جا ویں اوئے اوتھے جا اکھ جگا ونائیں
کُڑیاں پِند دیاں آن کھیہڑ کرسن جھڑک جھنب کے بگڑ ولا ہونائیں
رناں لچیاں فقراں نوں دین گالیں تینوں خواہ مخواہ پیا ستاونائیں
شوخی وچہ جہان مشہور اوہدی کویں اوسنوں ٹھنڈیاں پاونائیں
چوداں طرح دا علم اوہ جاندی آذرا اوس نوں پتہ چالا ونائیں
سیدا خاص دشمن تیری جان دا اے تہلے کیتیاں باز نہ آونائیں
میرے آکھنے تے عمل کریں بھانویں جیتے ہیر نوں کھِن سدھا ونائیں

دیہڑے کھیڑیاں دے تکن بازیاں نی ذرا سوہدے کے قدم ٹکاونائیں
فقراں جوگیاں وانگ سجھار کھیں الیس لنگنوں داغ نہ لاونائیں
سہتی نام ہے عقل شعور والی اوس نال تیرے متھاڈا ہونائیں
بھین سیدڑے دی نند ہیر دی اے اوس فقر توں خوف نہ کھاونائیں
اوہدا یار مراد بلوچ ہے اوئے ادہنوں مرزے نال سمجھا ونائیں
ہوندے وس نہ رانجھیا داء چھڈیں جیکر سگواں یار نوں پاونائیں
وَمَا عَلَیْنَا اِلّاَ الْبَلَاغ ہویا وارث شاہ نوں فرض سمجھاونائیں

مقولہ شاعر

مرد باہجھ مہری پانی باہجھ دھرتی عاشق ڈھڑے باہجھ نہ رجھدے نی
بھیڑاں[1] پینیاں مرد وند الیندے پردے عاشقاں دے مرد لجدے نی

لکھ سِریں اوّل سُول آون باہ یاراں توں مول نہ بھجدے نی
دا چور تے یار دا اک ساعت ناہیں وسدے مینہ جو گجدے[2] نی

[1] مصیبتیں تکلیفیں [2] جو گرجتے ہیں برستے نہیں ۱۲

فقر حال باہجوں زاہد زہد باہجوں عالم علم دے باہجہ نہ پجیدے نی
وارث یار دے پاک دیدار پچھے عاشق دیکھدے جان نوں تجدے نی

کلام چوپان بار انجھا

۴۱ ایالی آکھیا پھیر رانجھیٹرا نوں نگر کھیڑیاں دے جوگی وڑن لگوں
۴۲ جاگے بھاگ تیرے میاں رانجھیا اوئے تخت اکبریدے اُتے چڑہن لگوں
۴۳ آکے تخت ہزارے بھیں سوہنیاں اوہیر جھنگ سیالدی کرن لگوں
۴۴ بدل قہر قلو دے وانگ چڑہیوں جوہ کھیڑیاں دی گڑاوٹن لگوں
۴۵ صوت رب دی نور جمال تیرا کالا منہ شیطان دا کرن لگوں
۴۶ آکھے لگ ابلیس دے وانگ آدم جان بجھ تقصیر نوں پھڑن لگوں
۴۷ ابراہیمؑ دیاں سُنتاں جان کے تے کیوں چخہ نمرد دی چڑہن لگوں
۴۸ موسیٰ وانگ مثال ہے شکل تیری آپ کم فرعون داکرن لگوں
۴۹ یونس وانگ ہووے تیرا رب حافظ ڈھڈ ڈھمرے دیوچہ تڑن لگوں
۵۰ جٹی ہیر دا یار فقیر بنکے ستاں پہیڑیاں نوں دلی کرن لگوں
۵۱ لومڑ تخت ہزارے دیاں جھاڑیاں دا ایتھے ختن والا بن ہرن لگوں
۵۲ سنڈاس بیراگدی فوج لیکے نال کھیڑیاں دے جوگی لڑن لگوں
۵۳ پیا اک اکلڑا مارئینگا اگے داہراں دے کیتھے توں اڑن لگوں
۵۴ اگے پاڑ سیالاندے پاڑلونی ہن کھیڑیاں تے کارا کرن لگوں
۵۵ رسا پیڑکے سٹھڑی جان سُند اگھٹ لہودے وستا بھرن لگوں
۵۶ ایس عشق اُستاد دے درس وچوں حرف وصل معشوق دا پڑہن لگوں
۵۷ دفتر عاشقاں وچہ رانجھیٹیا اوئے ناواں مہر پیغمبری جڑن لگوں
۵۸ رب کرے نصیب مراد مکھن وانگ ددھ دے عاشقا کڑہن لگوں
۵۹ اشکے بیلیا اوئے تیرے حوصلے نوں جیوندی جند نہ مرتوں ڈرن لگوں
۶۰ ہتھیں لاہ کے چم وجود اُتوں دھونسہ اجل دا آپ توں مڑہن لگوں
۶۱ کھل عشقدی پھوک رانجھیٹیا اوئے سونا تا قلبوت دا گھڑن لگوں
۶۲ رب توڑ انہدے تیک دیوے جیہڑی گل پچھے بیلی مرن لگوں
۶۳ موہلی درد فراق وجود چنیا گھت اُکھلی عشق دی چھڑن لگوں
۶۴ اصلی وطن قدیم نوں چھڈ ٹرلیوں ہیرا وپرے دیس وچہ دھرن لگوں
۶۵ دیکھ حسن جمال معشوق روشن عاشق وانگ پتنگ دے سڑن لگوں
۶۶ وارث شاہ اللہ فتح دے تینوں پنڈ دیریاندے جباوڑن لگوں

داخل شدن رانجھا در شہر کھیڑیاں

اُٹھ دگیا رب نوں یاد کرکے اونویں آنکے سُتھ وچہ دھسیّا ای
رانجھے اگے ایال نے قسم کھاہدی نگر کھیڑیاندے جاکے دھسیّا ای
اگے پنڈدے کھوہ تے بھرن پانی کڑیاں نال رانجھا ہسیّا ای
اہدا نام ہے رنگپور کھیڑیاں دا کسے بھاگ بھری چادسیّا ای
رونق دیکھ کے پنڈدی بہک چنگی رانجھے یار دا جیوڑا رسیّا ای
یار وکون سردار گراں کیہڑا تے لوک کدو کناں دسیّا ای
یار ہیر دا بھانویں تاں ایہ جوگی کسے لبھیا تے نہیں دسیّا ای
پانی پیو ٹھنڈا چھانویں گھوٹ بوٹی سُن پنڈ دا نام کھڑہسیّا ای

لہ جان قربان کریتے ہیں ۲ے تڑالہ یاری کرنے لگا ہے پ ۳ع (ترجمہ) بھلا اور کون ہے جو فوج تمہاری تم کو مدد دے گی۔ رحمان کے سوا ۱۲

اے کون سردار ہے بھات کھانے سخی شوم کہیا نام جیہا ای
باغ باغ رانجھیٹڑا ہو گیا جدوں نام جٹیاں دسیا ای
اوتھے خوب لباس بنائیکے تے جوگی ہو تیار اُٹھ نسیا ای
کوئی کرے جے رب سبب میرا ہو یاوس توں کم بیو سیا ای
کدی لے ہُولاں کدی جھُولدائے کدی رُپیا کدی ہسیا ای

اجو نام سردار ہے پُت پیدا جس نے حق رانجھیٹے دا کھیا ای
خوشی عیش نے آن مقام کیتا غم فکر اندیشڑا نسیا ای
رنگی کھپری بنھ تیار ہویا لک چا فقیر نے کسیا ای
جھب وچھڑے یار ملاسایاں ہویاں مُدتاں جیوترسیا ای
وارثشاہ کسان جو ہون راضی مینہ اوڑدے دیہاں وچہ سیا ای

سیر کردن رانجھا بہ لباس جوگیاں در شہر رنگپور

پھرن بال کُڑیاں مگر جوگیڑے دے خیر منگدی گھراں سارایاندے
اُتھے جھوُل مستانیاں کرے گلاں سخن سنو کن پاٹیاں بھائیاں دے
مار عاشقاں دے کرن چابیرے نین تکھڑے ٹوک کٹاریاں دے
ایس جوبنے دیاں ونجاریاں نوں ملے آن سوداگریاریاں دے
نیناں نال کلیجڑا اچھک کڈھن دس بھولڑے مکھ بچاریاں دے
جوگی دیکھکے آن چوگرد ہویاں چھٹے پھرن وچہ ناگ پٹاریاندے
شاہ پریاں نوں ویکھ حیران ہویا جیہا ملک زادہ وچہ باریاندے

آجو گیا کیہا ایہ دیس ڈٹھو پچھن گبھرو بیٹھ وچہ داریاں دے
کہاں کون تعریف میں کھیڑ ماں دی پیے پھرن چوطرف کواریاں دے
دین عاشقاں نوں توڑے نال نیناں نین رہن ناہیں ہریاریاں دے
سُرمہ پھُلدنداسڑا سُرخ مہندی لٹ لیئے نی ہٹ پساریاں دے
سوہنے سُرخ سالو پشمین جوڑے رنگا رنگ سنگار مٹیاریاں دے
ادھے کھلکے اکھیاں ہس پوندا اتے خواب دچہ میل کواریاندے
کدی بول پوے کدی چُپ کردا کدی کردائے سخن قراریاندے

آن گرد ہویان بیٹھا وچہ جھُولے بادشاہ جُوں وچہ عماریاں دے
وارثشاہ نہ رہن نچلڑے نی جنہاں نراں نوں شوق نہاریاں دے

مقولہ شاعر

نور فقر دا آن ظہور ہویا نہیں دولتاں رہن چھپائیاں نی
ڈٹھا حال فقیر دا جدوں رناں دوالے ہم ہُما کے آئیاں نی
بھے ندھیاں دڈیاں باہر پیڈوں آلواپنی لوڑ نوں آئیاں نی
ہوردانیاں سبھ بھردانیاں نی سبھے چل فقیر تے آئیاں نی
جو کجھ ورتیا انہاں دے نال آہا گلاں فقر نوں کھول سنائیاں نی

آس وند خلقت رجوع آن ہوئی اگے فقر چوکوٹ لوائیاں نی
اک درشن لین فقیر آیاں آساں رب نے ترت پچائیاں نی
کئی بالکاں کواریاں بھج آیاں ٹبیاریاں کجھ دہاہیاں نی
کئی بڈھیاں ٹھیریاں اُٹھ ٹریاں ہتھ پکڑ ڈنگوریاں دہائیاں نی
آلواپنے کیرنے کرن بہکے رونے روندیاں بہت کرلائیاں نی

۱؎ ملاقات باکرہ عورتوں کی ۱۲ ۲؎ آرام کر کے نہیں بیٹھتے ہیں۔ جن گھوڑوں کی نہاری کی خواہش ہوتی ہے ۱۲

کوئی آکھدی رزق دا پیا گھاٹا کوئی سک اولاد سکایاں نی
کوئی آکھدی مار کے خصم مینوں گھروں گدھیاں نال خطایاں نی
کوئی کہے گوانڈھناں نال میرے الویں کوڑا پر اہدیاں چایاں نی
کوئی آکھدی گھجھڑا روگ مینوں گلاں کردیاں نہیں شرمایاں نی
جیہڑیاں بالکاں کنیاں چھوہراں سن رانجھے سدکے پاس بہایا ننی
رانجھے آکھیا اہناں نہ عذر کیتا پاس آئیکے ڈھیریاں لایاں نی
کسے آکھدا گلاں دلوچہ رکھو کسے لک دے نال بنھایاں نی
کسے گھڑے دے وچہ پان دا حکم کیتا سارے ٹبراں گھول پوایاں نی
کسے آکھداتوں خاطر جمع رکھیں تیریاں رب نے لوڑیاں پایاں نی
کسے آکھدا چرخے دے نال بنھو دیکے پٹھیاں ست بھوایاں نی

کوئی آکھدی برا ہے سس سوہرا نت کرے نناں لڑایاں نی
کوئی درانیاںلہ اتے جیٹھانیاں نی کوئی دیوراں بہت ستایاں نی
کوئی آکھدی پت پردیس گیا ڈھلاں اوسنے کاسنوں لائیاں نی
سینے جمدیاں عشق دی بھاہ بھڑکی چولی چنگ چوایاں لائیاں نی
لیاؤ ٹھیکریاں کوریاں تسیں جاکے جیہڑیاں آدیاں توں اج لاہیاں نی
کولہ قلم دوات بنلکے تے لیکاں کچھ کے ہتھ پھڑایاں نی
کسے آکھدا کوٹھے دلوچہ نپو کسے وچہ برونہہ دبائیاں نی
سس سوہرا تے دیور مرید ہوکے نند خاوند سب جھکائیاں نی
رب میلسی چرین وچھنیاں نوں موہوں کرن فقیر دعائیاں نی
وارث شاہ فقیر نے سبھ رناں ڈھنگ کرکے تے مگروں لاہیا ننی

آمادہ کردن رانجھا کودکان و دختران را برائے خبر رسانیدن در خانہا

ماہی منڈیو گھریں نہ جا کہنا جوگی مست کملا اک آوڑیا
دم دم ہے گورو دا نام جپدے امتھے جوگ دا تلک لگا وڑیا
کسے نال قدرت بھل جنگلے تھیں کویں بھل بھلاوڑے آوڑیا
دم دم دینال اوہ ذکر کردا اک رب دا نام دھیا وڑیا
ہر وقت کھڑا کرے ورد اسدا اک رب دا نام لے آوڑیا
ذکر کردا امی بیٹھ کے ہو گوشے کہیا سوہنی نال ادا وڑیا
ہویا شوق فقیری دا دیس کیتا دنیا چھڈ کے نام جپا وڑیا

کنیں مندراں سندراں سہلیاں نی داہڑی پٹے سر بھواں منا وڑیا
کڑیاں نال نہ کردا ئی گل کائی گیان پوتھیاں شبد سنا وڑیا
کسے گھریں نہ جاکے آکھنا جے جوگی مست ابدھوت ہے آوڑیا
چیتاناں میرا کوئی جالیو متھے جوگ دا تلک لگا وڑیا
ہر گھڑی اوہ گورو دا نام لیندا مہادیو توں دولتاں لیا وڑیا
کرے ورد خفی جلی علیؓ والا نال کسے دے اکھ نہ لا وڑیا
وارث کم سوئی جیہڑا رب کرسی میں تاں اوسدا بھیجیا آوڑیا

آمدن دختران خانہ بخانہ واظہار نمودن احوال جوگی پیش مادران خود

کڑیاں ویکھ کے جوگی دی طرح ساری گھریں سدیاں آیاں نی
مائے اک جوگی ساڈے نگر آیا کنیں اوس نے مندراں پایاں نی

لہ خاوند کے چھوٹے بھائی کی بیوی کو درانی اور اس کے بڑے بھائی کی بیوی کو جیٹھانی کہا جاتا ہے اور انکے خاوند کو دیور اور جیٹھ کہتے ہیں ۱۲

ناہیں بولدا اُرا زبان وچوں بھاویں پچھیا ناہیوں پائیاں نی
اَرڑا وندا دا انگ جلا لیاندے جٹاں وانگ مداریاں چھپایاں نی
خونی بانکیاں نشے دے نال بھریاں نیناں کھیویاں سان چڑھایاں نی
کدی کنگ وجائیکے کھڑا روے کدی ہسکے ناد گھوکایاں نی
نشے باہجھ بھواں اوہدیاں تتیاں نی مرگانیاں عجب سہایاں نی
سچ پچھو تے حوصلہ کچھ ناہیں گلاں کردا اے بہت آمایاں نی
اوہدے حسن دیوانیاں کیتیاں نے گلاں مٹھیاں بہت رسایاں نی
کدی رمل نجوم کتاب واچے پرشن قرعہ تے فال کڈھایاں نی
ناں اوہ منڈیا گودڑی نہ جنگم نہ اوداسیاں وچ بھرایاں نی

ہتھ کھپری بھاہوڑی موہنڈیاں تے مرگانیاں گلیں پہنایاں نی
پریم متیاں اکھیاں رنگ بھریاں سدا گوہڑیاں لال سوایاں نی
کدی سنگلی سٹ کے شگن بولے کدی سواہ تے ادسیاں پایاں نی
اٹھے پہر اللہ نوں یاد کردا خبر اوسنوں پاندیاں مایاں نی
جٹاں سوہنیاں چھیل اوس نڈھڑے نوں جویں چند دوالے گھٹاں آیاں نی
ناں کوئی ماردا تے کسے نال لڑیا نیناں اوسدیاں چھڑیاں لایاں نی
کوئی گورو پورا اُس نوں آن ملیا کن پاڑکے مُندراں پایاں نی
کدی دے چونکی کدی پڑھے تسبیح کدی نہا دھو دھوپ کھایاں نی
کدی ہسدا تے کدی روونداے کدی کوک کے دے دہایاں نی

چھیڑیاں کھوہ اُتے پانی بھردیاں سن ہس ہسکے گھر انوں آیاں نی
وارث شاہ چیلا بالناتھ دا ئے جھوکاں پریمیاں کسے نے لایاں نی

بیان کردن خواہر سید اپیش ہیر از حال جوگی

گھر آن نناں نے گل کیتی بھابی اک جوگی نواں آ گیا نی
پھرے ڈھونڈدا وچ حویلیاں دے کوئی اوسنے لال گوایا نی
سوہنا چند جیہا قد دا انگ سروے کسے ماں کرماں والی جایا نی
ہیرے کسے جوہری دا اوہ پتر روپ تدھ تھیں دُون سوایا نی
نیویں نظر پھردا وچ کھیڑیاں دے متھے چمکدا روپ سوایا نی
درد نال پکاردا میل سائیاں جانی یار کوئی اوس ونجایا نی
حسن بصری جیوں آ نکے عشق اندر تن خاک دے وچ رلایا نی
مرزے صاحباں نے دیکھو عشق پچھے تن خاک دے وچ رُلایا نی
کام روپ تے دوسری کام لٹاں نیوں لائکے نفع کی پایا نی

کنیں اوسدے درشنی مندراں نے گل ہینکلا عجب سہایا نی
نالے گاوندا تے نالے رووندا اے وڈا اوس نے رنگ مچایا نی
کوئی وڈی مراد دی جھک اوہنوں کسے بھاگ بھری[1] چھیک لایا نی
وچ ترنجناں گاوندا پھرے بھوندا انت اوسدا کسے نہ پایا نی
گل سہلیاں اتے محراب متھے بانا فقر دا خوب سہایا نی
ابراہیم ادھم جیویں جوگ اندر کل مال تے ملک لٹایا نی
لوہبی دسدا ئے کسے چنیر دانی سانگ جوگیاں دا بن آیا نی
حضرت یوسف زلیخا دے عشق کارن باراں برس وچ قید کرایا نی
ایس عشق پچھے کیماں کرن قیمہ وڈا اوڈھ کے ندی رڑھایا نی

[1] یعنی طالعمند عورت۔ شاہ صاحب کی محبوبہ کا نام بھی یہ تھا۔ جو کہ رادر کے بھٹے میں ڈھکو قوم کی ایک عورت تھی اور آپ کو اس سے از حد محبت ہو گئی تھی۔ اسی محبت کے جوش میں آپ نے یہ قصہ تصنیف کیا ۱۲

گورو ناتھ دا اوس نے نام لیکے پنڈ وڑیاں نادوجایا نی
سسّی ویکھ جو آنکے عشق اندر لالچ نیند دی یار دنجایا نی
پھرے ویکھدا وہٹیاں چھیل کڑیاں من کسے تے نہ بھرمایا نی
کائی جھنگ سیالاں دا آکھدی اے کائی کہے ہزاریوں آیا نی
کائی آکھدی کسے دے عشق پچھے مُندے لاہ کے مندرا پایا نی
کوئی کجھ آکھے کوئی کجھ آکھے عاشق اک نہ چت تے لایا نی

جتی ستی جوان ہے کاہن صورت گوپی چند جیوں جوگ لیایا نی
کوئی آکھدی لیسی راجہ بھرتری اے راج حکم تیاگ کے آیانی
کائی آکھدی حسن دا چور پھردا تاہیں اوس نے کن پڑایا نی
کائی کہے پریم دی چاٹ لگی تاہیں اوس نے سیس منایانی
کہن تخت ہزارے دا ایہ جوگی بالن تھوں جوگ لے آیا نی
انہاں لکھ ملامتاں تہمتاں نی جنہاں بھار پریم دا چایانی

کائی آکھدی ایہ تاں نہیں جوگی ہیر واسطے کن پڑایا نی
وارثشاہ ایہ فقر تاں نہیں خالی کسے کارنے دے اُتے آیا نی

زاری کردن ہیر از شنیدن خبر رانجھا را

مٹھی مٹھی ایہ گل نہ کر دا اڑیو میں تاں سُندیا ہی مر گئی ہے نی
گئے ٹٹ تراں تے عقل ڈبی مینوں دُھوہ کلیجڑے پئی ہے نی
اوہدا دکھڑا رو وناں جدوں سنیاں مٹھی میٹ کے میں بہہ گئی ہے نی
کویں ویکھئے اوس مستانڑے نوں جدہی دھم تریخنے پئی ہے نی
اک پوست دھتورہ تے بھنگ پیکے سوت اوس نے ٹل کیوں نئی نئی ہے
سوہنا روپ انوپ گوایا سُو اوہ مُویا تے میں مر گئی ہے نی
ہائے ہائے مٹھی اوہدی گل سُنکے میں تاں گھڑا اور ہو گئی ہے نی
ہینڈ اچند پتر سواہ لا بیٹھا تا رب داہاں سہہ گئی ہے نی
جس نار دا کونت فقیر ہویا تر ٹی اوسدی چوڑ ہو گئی ہے نی
جس دے ہسنے یار دے کن پاٹے اوہ تاں ہٹھری چوڑ ہو گئی ہے نی
ناہیں رب دے غضب تھیں لوک ڈردے متھے لیکھ دے رکھ دیہہ گئی ہے نی

تساں ایہ ہید کنی گل کیتی کھلی تھلی ہی میں لڑھ گئی ہے نی
لیکوں کن پڑا لیکے پھوندا اے گلاں سُندیاں ای جند گئی ہے نی
مسو بھنو دا نام جو لیندیاں ہو جند سُندیاں ای نکل گئی ہے نی
ویکھاں کیہڑے دیس دا ایہ جوگی استوں کون پیاری رُس گئی ہے نی
جسدا ماں نہ باپ نہ بھین بھائی کون کریگا اوس دی سعی ہے نی
اہدیاں سہلیاں توں میں گھول گھتی وار وار صدقڑے گئی ہے نی
بھاویں بھکھڑا راہ دچہ رہے ڈھٹھا کسے خبر نہ اوسدی لئی ہے نی
جس دا ویر امیر فقیر ہویا بھین اوسدی جیوندی رہی ہے نی
گلیاں وچہ دیوانڑی ہوگ پھردی سینے کھاہ فراق سہہ گئی ہے نی
اڈیو روندڑی رہے گی عمر ساری جوگی یار ہویا مر گئی ہے نی
وارثشاہ پھر دا دکھاں نال پھریا خلقت گر کیوں اوسدے پئی ہے نی

نے چند مراد خوبصورت ۱۲
تے یعنی رہی ہے یا مر گئی ہے ۱۲
لے خدا کی تقدیر پر صبر کر گئی ۱۲
ہے لوگ اس کو کیوں رکھ دیتے ہیں ۱۲

افسوس کردن ہیر از جوگی شدن رانجھا پیش دختران

رب جھوٹھ نہ کرے جے ہووے رانجھا تاں میں چوڑ ہوئی مینوں پٹیا سو
میرے واسطے دکھڑے پھرے کردا لوہا تا ڈیچھے نال چٹیا سو
خون جگر دا عشق دے کھیت اندر پھلی نیناں دی لا کے چھٹیا سو
ایہ رانجھیٹڑا اچھل گلاب دا سی میرے ہجر اندر جوبن لٹیا سو
مہربان ہے رب رسول اس تے جام وصل دا لباں تے چٹیا سو
ثابت قدم ہے عشق دے راہ اُتے پیر اگاں تے پچھاں نہ پٹیا سو
ہویا چاک سنڈے ہلی خاک رانجھے لاہ ننگ ناموس نوں سٹیا سو
ظاہر نہ روے دلوں آہ مارے رانجھے ہو جوگی مینوں پٹیا سو

اگے اگ فراق دی ساڑ سٹی سڑی بلی نوں مڑ کیوں ہٹیا سو
نال لے سن گئی نالے کن پاٹے آکھ عشق تھیں نفع کی کھٹیا سو
قدم رکھدا سی نال دا بیاندے پچھ چھانٹی پا مینوں چھٹیا سو
تیغ عشق دی نال شہید ہویا دیکھ سیدٹرے نے سیس کٹیا سو
جو کوئی ساتھ دلیسی نال رانجھنے دے حصہ جور قصور تھیں کھٹیا سو
تیغ صبر تھیں ماریا نفس موذی شرک کفر نوں گردنوں کٹیا سو
بکل وچہ چوری چوری ہیر روے گھڑا نیر دا چپا الٹیا سو
نی میں گھول گھتی سکھیا رڑا سی میرے واسطے دکھڑا کٹیا سو

لگا گرہن اس چند دے ٹکڑے نوں کن پاڑ سر پر کیوں پٹیا سو
وارث شاہ ایس عشق دے ونج وچوں جفا جال کی کھٹیا وٹیا سو

گفتن ہیر دختران را کہ بکسے حیلہ جوگی را بیارید

گلیں پا ئیکے کویں لیاؤ اسنوں رل پچھی اے کیہڑے تھاؤں ندا نی
کھیہ لا ئیکے دیس وچہ پھرے بھوندا تے بھچھیا منگ کے کھاوندا نی
ویکھاں ماجھیوں رہیوں بیٹ وتوں راوی دریاہ دا کے جھناوندا نی
آیا کس طرفوں کتھے جاوناسو کی ناؤں سو باپ تے ماںوندا نی

کون گوروتے کس کن پاڑے چیلہ کس دا اوہ سداؤندا نی
دیکھاں کیہڑے دیس دا چوہدری اے اتے ذات دا کون سداؤندا نی
پھرے ترنجناں وچہ خوار ہوندا وچہ ویہڑیاں بھیریاں پاؤندا نی
وارث شاہ پر اٹھواہ کا سدائے کوئی ایس دا انت نہ پاؤندا نی

صلاح نمودن ہمدگر دختران باہم جلیسان برائے مسخری جوگی

باہنی بھردیاں آن ٹیار کڑیاں دیکھ جوگڑے نوں کھلی ماریا نے
جنہاں دس نہ کسے دا کوئی کیتا کن تہاندے کا سنوں پاڑیا نے

موہے جاں مانیاں جنہاں کواریاں دیاں ایہ تہاندا حال وچاریا نے
ایہ جان دا کسے نے چاک لدھا کول سد کے اوسنوں جھاڑیا نے

لے لوہا گرم کرکے زبان سے چاٹنا ۲ے ین بھی گئی اور کان بھی پھاڑے گئے ۳ے عشق سے کیا حاصل ہوا ۴ے مجھے بہت شرمندہ کیا ۵ے جنہوں نے کنواری لڑکیوں سے مزے اڑائے ۱۲

ہیر کھیڑیاں نال پیار وڈا اوہنوں آکھ کے اگ لا ساڑیا نے
مٹھیں بھرن تے مچلیاں ہو چھپن اوہنوں پلنگ اُتے چا چاڑیا نے
چھنچل ہاریاں کواریاں کن پاٹے ہائے ہائے مٹھی لیک ماریا نے
کنگن پہنچیاں لاہ کے دیہہ ٹونہاں ان بھکھیا مکر کھلاریا نے
نالے کرن گلاں نالے ہسدیاں نیں صورت دیکھ فقیر ہر یاریا نے
ہکاں کھوکے بکلاں ماریو نے جگد صوت اتیت تے دھاریا نے
پہلے نال پیار دے جوگیڑے نوں کول سد بہا کے ماریا نے
گلاں کرن تے آن کے شوکیاں نی ہمک جوگی دینال سواریا نے
سونے لنک محبوب سنوت وانگوں انہویں لائیکے چھنگ چا ساڑیا نے
وارثشاہ میاں انہویں بھاہ کے تے انجان لگو ہڑا ماریا نے

رفتن دختراں برائے آوردن جوگی بطرف ہیر

لین جوگی نوں آیاں دھنبلا ہو چلو گل بنا سواری اے نی
ایسے نال کیوں لایئے دوستی نی اوہدا اندروں جی اکھاڑی اے نی
وڈی مہر ہوئی ایس دیس اُتے ویہڑے ہیر دے نوں چھوتاری اے نی
ملے کنبھ کے میں اتیت چلے نگر جائیکے بھیک چتاری اے نی
سبھے گولیاں جا نمسکار جوگی اگوں لویا سائیں سواری اے نی
ہو کے نرم گلاں نال سٹھیاندے اوہدا ہاؤں کلیجڑا ٹھاری اے نی
منگ نگر اتیت ہے اجے کھانا باتاں حق دیاں چاد ساری اے نی
وارثشاہ تمہیں گھروں کھا آیاں نال چاوڑاں لہو گھمکاری اے نی

افسوس کردن دختران بر احوال جوگی!

گنڈھیں گلاں دیاں شوکیاں چھاتیاں نے ہک جوگی دینال چھوہیا نے
اوہدی ماں نمانی دے جگر اندر چھری درد فراق چلایا نے
ایسے سوہنے مکھ محبوب اُتے کیوں دھوئیں دی سواہ رمایا نے
وارثشاہ میاں سوہنی نڈھڑی دی حسن باولی کیوں چا ڈھایا نے

ایضاً

کوڑیاں ویکھ کے حسن فقیر دے نوں اچی کوک تے شور پکاریا نے
ویکھو سندر چودھویں رات دے نوں لا گرہن بھبوت سنگاریا نے
ٹھگی نال کیتا جوگی نڈھڑے نوں کسے جرم دا ویر نتاریا نے
والے پہنچیاں لاہ کے دے تومبا وارث بچیا منگنے چاہڑیا نے

عاجزی کردن دختران نزد جوگی!

رسم جگ دی کرو اتیت سائیں ساڈیاں صورتاں دل دھیان کیجے
اجو مہر دے ویہڑے نوں کرو پھیرا اسہتی سوہنی تے نظر آن کیجے

۱ سینے کھول کر ایک دفعہ جوگی کو دکھلائے پھر سر پر کپڑے لیے جس طرح محبوب عورتوں کو ناز دکھانے کی عادت ہوتی ہے ۱۲ ۲ بڑا کدو جو جوگیوں کے پاس ہوتا ہے ۱۲
۳ مراد عشق بازی کی باتیں چنانچہ جوگی کے جواب میں ہے کہ رسم جگدی ہمیں نہ جانتے ہاں یہ عورتوں کی بات ہے دنیا کی بات جماع کو کہتے ہیں ۱۲

چلو سیر کرو نگر کھیڑیاں دے جوگ پنتھ دا کجھ گیان کیجے
سبھے بیٹھ کے ہتھ کھلوتیاں نی منوعرض اساڈڑی مان کیجے
نالے کرن عرضاں مسکراندیاں نی نالے کہن دیدار ہی آن کیجے
چلو ویکھیے گھراں سرداریاں نوں اجے صاحبو نہیں گمان کیجے

وہڑا مہر دا چلو وکھالیائی اے ذرا ہیر دی طرف دھیان کیجے
منظور ہے عاجزی رب تائیں اوپر بندگی کجھ نہ شان کیجے
ساڈی بینتی منو فقیر سائیں ایہو عاجزاں نال احسان کیجے
وارثشاہ میاں نہیں کرو آکڑ فرعون جیہاں ول دھیان کیجے

کلام جوگی بزبان فخریہ در لباس خود

ہمیں وڈے فقیر ست پیڑی اے ہاں رسم جگدی ہمیں جان نے ہاں
بگھیاڑ اور مرگ تے شینہہ چیتے ہمیں تنہاندیاں صورتاں جان نے ہاں
نگر بیچ نہ آتما پرچائے ادھیان بہہ کے تنبوتان سنے ہاں
لوک چھان نے بھنگ تے شربتاں نوں اسیں آدمی نظر وچہ چھان ہاں

کندمول اجاڑ وچہ کھائیکے تے بنباس لیکے موجاں مان نے ہاں
تہمیں سُندراں سوہنیاں خوبصورت ہمیں لوٹیاں باٹیاں جان نے ہاں
گورو تیرتھ جوگ بیراگ ہووے روپ تنہاندا ہمیں پہچان نے ہاں
پری جن تے بُل شیطان تائیں پڑھ سیفیاں انہانوں راننے ہاں

گل اپنی تے جیہڑا نہ آوے اوہنوں اپنی گل تے آن نے ہاں
وارثشاہ میاں یادرب دے بن ہور خیال نوں کوڑ پچھان نے ہاں

مقولہ شاعر

پچھوں ہور آیاں مٹیارکڑیاں رانجھا دیکھ کے مورچہ گھت ہویاں
دیکھ جوگیڑے نوں دلوں رجھ پیاں موہوں کہن کیکوں ال پت[۱] ہویاں
انی آکھاں پچھیے ندھڑی دا گرد ے چن وانگوں گھیر اگھت ہویاں
رل اگلیاں پچھلیاں دھم پائی گل پچھنے نوں اک مت ہویاں

اکھیں ٹڈیاں رہیوں نے مکھ بنے ٹنگاں بانہہ گلے ست ہویاں
گھیر اگھتیو نے گرد جوگیڑے دے جھیڑ چھاڑ اُتے پنج ست ہویاں
دُھپے[۲] آن کھلوتیاں رہندیاں نی مڑھکے[۳] ڈبیاں تے رتورت ہویاں
وارثشاہ رانجھیٹے تے ندھیاں دیاں گلاں انت حساب بھیراتہ ہویاں

تعریف جوگی بزبان دختران

سیوو کھوستِ الست جوگی جیندا رب دے ول دھیان ہے نی
سُونے[۵] دنڑی دیہی نوں خاک کرکے رُلن خاک وچہ فقر دی بان ہے نی

انہاں بھوراں نوں آسرا رب دا اے گھربار نہ تان زبان ہے نی
سوہنا پھل گلاب معشوق ندھا راج پتر تے سُگھڑ سجان ہے نی

۱ے اس سے اپنی بات منواتے ہیں ۲ے منہ سے کس طرح کہیں کہ صاحب عزت تھیں ۳ے دھوپ میں کھڑی ہوئیں ۴ے پسینہ میں ڈوبی ہوئیں۔
۵ے سونے کے رنگ کا بدن یعنی چمکتا ہوا۔

دھن ہے ماں سہاگن جمیا سی کوئی حسن خزانے دی کان ہے نی
جیویں اسیں بٹیاریاں رنگ بھریاں تویں ایہہ بھی ساڈڑا ہان ہے نی
اڑیو ایہو سانوں نظر آوندا اے ایتاں ہیر دی خاص امان ہے نی

جنہاں بھنگ پیتی سواہ لا بیٹھے تنہاں مانہوں نوں کہی کان ہے نی
آؤ پچھیے ایہہ کیہڑے دیس دا اے اتے ایسدا کون مکان ہے نی
وارث شاہ نہ چھیڑیے عاشقاں نوں یاد رب دی وچہ غلطان ہے نی

کڑیاں نے جوگی دا حال پچھنا

پرسیدن دختران حال احوال جوگی

سنی جوگیا گبھرو بانکیا اوئے نیناں کھیویاں مست دیوانیاں دے
وچوں نین ہسن ہوٹھ بھیت دسن اکھیں میٹدا نال بہانیاں دے
کنہاں جٹاں دا پت توں کون کوئی اسیں پچھدیاں گل شرمانیاں دے
کون ذات ہے کاہنوں جوگ لیا سچو سچ ہی دس مستانیاں دے
کسے دن بھابی بولی ماریا ای ہک ساڑیا سو نال طعنیاں دے
بیا دس شتاب ہے جیو جاندا اسیں دھپ دے نال مرجانیاں دے
کرن منتاں مٹھیاں بھرن ہوکے ہنے پچھکے اسیں تڑجانیاں دے

کنیں مندراں سندراں سہلیاں نی داہڑی پٹے سر بھواں منانیاں دے
کس منوں کن کس پاڑیو نی تیرا وطن ہے کون دیوانیاں دے
رانجھا تخت ہزارے دا چا بنائیں اسیں ساریاں مغز کھپانیاں دے
ایس عمر کی داعدے پئے تینوں کیوں بھونائیں دیس بیگانیاں دے
وچہ ترنجناں ہووے چا تیری ہووے ذکر تیرا چکی ہانیاں دے
نالے پچھدیاں تے مسکراندیاں نی نالے آکھدیاں اسیں ہن جانیاں دے
وارث شاہ گمان نہ لویں میاں اوے ہیر دیاں مال خزانیاں دے

رانجھے دا کڑیاں نوں جواب

جواب رانجھا بہ دختران

رانجھے آکھیا خیال نہ پوو میرے شینہہ سپ فقیر دا دیس کیہا
وطن دماں دے نال تے ذات جوگی ساڈا ساک قبیلڑا خویش کیہا
دنیا نال پیوند ہے اساں کیہا پتھر جوڑناں نال سریش کیہا

کونجاں وانگ مولیاں دیس چھڈے اساں ذات صفات تے بھیس کیہا
جیہڑا وطن تے ذات ول دھیان رکھے دنیا دار ہے اوہ درویش کیہا
جنہاں خاک در خاک فناہ ہونا وارث شاہ پھر تنہاں نوں عیش کیہا

رانجھے دی مجبوری

ایضاً

سانوں نہ اکاؤ رے بھات کھانی کھنڈ اکر ودھ کاہیں سوتنے ہاں
گھر مہراں دے کاسنوں اساں جانا سر مہر یاندے اسیں موتنے ہاں

جیکر اپنے دا تے آجائیے کھلی جھنڈ سر تے اسیں بھوتنے ہاں
باہجہ رب دے ہور خیال ناہیں اک بھنگ دھتورے پئے گھوٹنے ہاں

۱ آفرین حسن اقبال مندنے جنا ۲ چکی خانہ جس میں بہت چکیاں چلتی ہیں۔ ۲ عورتوں کی زبان سے مرد کا لفظ یعنی ہم جانتے ہیں۔ ایک کمال ناز کا بھرا ہوا لفظ ہے چنانچہ یہ لفظ تین چار دفعہ شاعر نے باندھا ہے مثلاً اسیں پچھ کے ہنیں تڑجانیاں وے پنجابی زبان دان اس کی خوبی جان سکتے ہیں۔ ۳ شیر سانپ اور فقیر کا وطن کیا ۴ بھات کھانی ایک طعن کا لفظ ہے یعنی کمینہ عورت ۵ مہریاں سرداروں کی عورتیں یا مہربان مطلب سب عورتیں ۱۲

ایس جانئے ہاں مہر کون کوئی اتے رب دی یاد تے لوٹنے ہاں
وارثشاہ میاں میٹھے بال بھانبڑ الٹے ہوئیکے رات نوں جھٹنے نی

کلام دختران باجوگی

اساں گور وکر کے تساں عرض کیتی بالناتھ دیاں تسیں نشانیاں ہو
ساڈی عاجزی تسیں نہ من دے ہو غصے نال لپار دے آنیاں ہو
تینوں چھڈیائے کویں ظالماں نے کشمیر دیاں تسیں خرمانیاں ہو
وارث آکھیا مہر دے چھوہیرڑے تسیں نہیں کردے مہربانیاں ہو

کلام جوگی

جاؤ واسطے رب دے خیال چھڈو ساڈے حال تھیں تسیں بیگانیاں ہو
اے مہر کرو ہم سے وداع ہو واساں نال تسیں کیہاں ثانیاں ہو
تسیں مست بیہوش بعقل جوگی تسیں سبھ سیانیاں دانیاں ہو
ہاروت ماروت نوں کھوہ پایا زہرہ مشتری دیاں ہمشانیاں ہو
تساں شیخ سعدی نال مکر کیتا تسیں مکر دے نال پرمعنیاں ہو
افلاطون لقمان بھی ہار گئے تسیں وڈے شریر دیاں نانیاں ہو
ایس مست فقیر دیوانڑے ہاں تسیں دانیاں تے بھردانیاں ہو
بھے سوہندیاں تیر تخنے شاہ پریاں جویں ترکشاں دیاں کانیاں ہو
اساں جیہاں فقیراں دا بھیت مشکل محرم راز نہ اسا ندے جانیاں ہو
چلو کرو انگشت فرشتیاں نوں تسیں خاص شیطان دیاں نانیاں ہو
ہمیں کسے پردیس دے فقر ہیں گے تسیں نال شریکاں ہٹانیاں ہو
وارثشاہ فقیر غریب ہیگا کوئی ڈھونڈھو جوان[1] جوانیاں ہو

ایضاً

ہمیں بھکھیا واسطے تیار ہوئے تسیں آنکے رکتاں چھیڑ دیاں ہو
باغ میویاں کھان نوں اساں لایا تسیں دکھ دے نال اکھیڑ دیاں ہو
اساں لاہ پنجالیاں جوگ چھڈی تسیں پھیر مڑ کھوہ نوں گیڑ دیاں ہو
ہمیں بھکھیا منگنے چلے ہاں رے تمہیں آنکے کاہ کھہیڑ دیاں ہو
بچھوں آ کھشو بھوتنے[2] آن لگے بھنے کھوہ وچہ ننگ کیوں پڑھ دیاں ہو
ایس مول نہ ٹہری گھریں جاناں کیوں معاملے نہیں نبیڑ دیاں ہو
ایس چھڈ جھیڑے جوگی ہو بیٹھے تسیں پھیر آلودلویڑ دیاں ہو
وارثشاہ نوں ناہ اکاؤ کھاں ری لڈی مار کے زمیں اچیڑ دیاں ہو

مقولہ شاعر

جوگی کڑیاں دی بات نہ اک منی اونہاں زور بہتیرڑا لایا ای
جوگی کسے رناں بیونایار و نفع انہاں توں کسے نہ پایا ای
اساں ناں دی مت نہ اک لینی ایہو گوراں نے سبق پڑھایا ای
اونہاں عاجزی عجز بسی بہت کیتی جوگی اک نہ جیؤ تے لایا ای
جنہاں مست زنانی تے عمل کیتا تنہاں انت نوں عقل گوایا ای
وارثشاہ کڑیاں لاچار ہویاں جوگی صاف جواب سنایا ای

[1] کسی جوان کو ڈھونڈو تم خود بھی جوان ہو [2] پھر کھوگی جنات نے دکھ دیا۔ ویران کنوئیں میں پتھر ڈالتی ہو [3] تم نے سیوے واسطے باغ لگایا [4] تم جڑ سے اکھاڑتی ہو ۱۲

کیفیت ظاہر نمودن دختران پیش ہیر

کڑیاں لے حقیقتاں جو گیڑیدیاں مڑ ہیر دل پا سنا دھاوندا اے
ہیر پاس حقیقتاں کھولیاں نے جیو دچہ نہ شوق سماوندا اے
بے پرواہ ہے اساں معلوم کیتا پا رب دا نام دھیاوندا اے
بھوبھڑ موٹھڑ دی گل جو کرے تیتھے تیرا جیوا نیویں بھرماوندا اے
پئی رہیں رنجور توں پلنگ اُتے ڈرداموں نہ کوئی بلاوندا اے
ایسیں بہت تعریف سنا رہیاں اوہ اِک جیوتے لاوندا اے

رنگ رنگ دا قافلہ قاصداں دا آپو اپنی خبر سناوندا اے
لگے جوگی دے عاجزی بہت کیتی کائی گل نہ جیوتے لاوندا اے
اساں بہت صلاحیا کھیڑیاں نوں نام کیدا اوس نہ بھاوندا اے
ڈبے سا ہوے پکڑے تیرے ہیر تیتھوں صبر رات نہ آوندا اے
اساں نشان نیتی بہت کیتی گھر کسے دے پھیرا نہ پاوندا اے
وارث شاہ دانگوں دن رات تینوں ذکر یار دے نام دا بھاوندا اے

عاجزی کردن ہیر پیش دختران

بی بی مہنے تیس ہزار دیہو اساں رب دے نال نہ زور کوئی
دوس کیہا ہے تساں بیچاریاں نوں جیہڑی رب نوں بھاوندی کرسوئی
پایا سکھ نہ کجھ جہان اُتے تتی جیوندی جند دچہ گور ہوئی
سبھ سختیاں نرمیاں جھل لیاں تساں نال نہ کیتا اے موڑ کوئی

کرے رب جیہڑی اوہنوں بھاوندی اے متھی ہوسی ہو دی ہور ہوئی
متھے لکھیاں کرماں نوں کون موڑے جیہڑی ہو دنی سی ہو رہی سوئی
یدی جگ دی سبھ قبول کیتی رب باجھ نہ آسرا ہور کوئی
بھاویں لکھ آکھو سر جھلنی ہاں وارث باجھ ناہیں غمخوار کوئی

کلام دختران

کیہے مہنے کسے نوں کون دیندا کیہا کم سانوں تیرنال ہیرے
جتھاں ڈولڑی پا دیاہ آندی سبھے کیتے نی چا نہال ہیرے
اساں سدیاں آن کے گل کیتی لیہے واتگ توں چھٹی نال ہیرے

اجے پکیوں آنہ چکیئیں توں کدوں ہوسیا عمر دی جال ہیرے
کائی ونڈ ناہیں تیرنال ساڈی ذرا بول زبان سمہال ہیرے
نالے آکھو اے نالے مکر نی ئیں کتے رکھیو جوگی دی بھال ہیرے

توہیں آکھیا جوگی نوں سدلیاؤ اٹھ پئی سیں ایس خیال ہیرے
وارث شاہ تینوں نت کہے بھابی ذرا اپنے آپ نوں ٹال ہیرے

غصہ کردن ہیر بر دختران

وسب اپنے دسدیاں ہورناں نوں جھیڑے کردیاں پھر دکر تب کڑیو
کیہا قہر کیتا اہناں لاگیاں تے بجھ کھیڑیاں نوں دتی ہب کڑیو
میرا صبر پوے اینہاں کھیڑیاں تے آوے رب دا قہر غضب کڑیو
کیہے لوتیاں مہنے لاندیاں ہو سارے جگ وچوں مینوں لبھ کڑیو
متھے لکھی سی بری کلام میرے ایتھے لوڑیا میں آن رب کڑیو
میری جان عذاب تے ول تدوں چھٹے ایدوں گھروں جے مرامیں چھب کڑیو
پئی دانگ ازاریاں تڑپنی ہاں جاندی جان نہیں کسے ڈھب کڑیو
وارث عمر بھیں لیسر ہے ہو جاندا جدوں لاوندا رب سبب کڑیو

جواب دختران باہیر سیال

اساں سرت نہ غرض سمہال کوئی لفظ جوگی دا پیا سی کن ہیرے
بھلا کردیاں نوں منہ البولیوئی لائیوا ٹھ کے جان دا ڈن ہیرے
اوہدے کن پاٹے تدھ عمر گالی رب میلیا سن نوں سن ہیرے
کدی لو نہ بولی ایں کواریاں نوں مغرانیاں دا تیرا دھن ہیرے
ساڈا صبر پوے جیہا بولی ایں توں تیری جان گمان نہ ظن ہیرے
نوہاں ڈردیاں نے سساں سوہریاں توں تیتھوں ساہورے سگوں ڈرسن ہیرے
دینہہ ڈرن بلایاں توں تدھ جیہاں اتے رات نوں ندی ترن ہیرے
نہیں خلق دی بند زبان ہوندی وجے نہ دریا نوں بن ہیرے
شربت نال وصال دے کھول روزہ جوگی آیا ئی عید دا چن ہیرے
بھلا دیس تیرا جتھے جمیوں توں کرن سچ تے جھوٹھ دا ڈن ہیرے
ایڈے دھیند لے کریں توں نال ساڈے داہڈن دا جان دی رن ہیرے
لکھاں وچہ انگیار نہ کدی چھپن لگی اگ نہ چھپدی چھن ہیرے
لڑیں دکھ جنہاں بھیا پٹی لے نی سانوں نہیں ایہ یاد نہ کن ہیرے
دلوں خوشی زبان تھیں رنج ظاہر کتھوں سکھیوئی ایڈے فن ہیرے
رڑکن تھین تے پہن پکان نوہاں کریں لکھ نہ دوہرا توں بھن ہیرے
اساں سمجھیا کھیڑیاں وچہ تیتوں کرنی جال ہے بہت کٹھن ہیرے
جھوٹھ موٹھ گھودھتیاں جوڑ کے تے توں تھال لوچہ بھن ہیرے
ناہ کر کبر ہنکار تے مان ایڈا وارث شاہ دا آکھیا من ہیرے

جواب ہیر بادختران

صبر پوے تساڈیاں مایاں نوں جنہاں جن کے تسیں نہ رسیاں ہو
کیہے کسدے مول نہ لگدیاں ہو سنجے چندرے دیس وچہ دسیاں ہو
مہنے دیو پرائیاں جایاں نوں اجے جال پریم نہ پھسیاں ہو
برا اکھن تے برا کماونے تے لک بجھ کے سچ توں نسیاں ہو
پیاں پھر ونمانیاں مرن پالے تان جنہاں دے تسیں سرسیاں ہو
کرن مسخری ماں ہی سکھیاں ہو اگے کسدے نال کدہسیاں ہو
مارو تیر انہوناں طعنیاں دے تسی ترکشاں کانیاں کسیاں ہو
وارث شاہ وانگوں چھڈ نیک عملاں کیہاں وچہ برایاں دھسیاں ہو

۱؎ عورت کا فریب عورت ہی جانتی ہے ۲؎ الٹا تجھ سے سسرال ڈرتے ہیں ۳؎ یعنی ذرا کام نہ کرنا ۴؎ خلقت کی زبان دریا کی طرح ہے۔ اس کو کوئی بند نہیں کر سکتا ۵؎ گھودھتیاں عذر بہانہ اور آپ اپنے سے عیب کو ٹالنے کو کہتے ہیں، چنانچہ اگلے بیت سے واضح ہے ۶؎ کسی کے کہنے پر نہیں چلتیں ۷؎ والدین کو کھانے والیو۔ گالی ہے

جواب دختران با ہیر

آدی بُرا کر بندیاں بیش بھابی بھا، اوسدے نی برا کرے جیہڑا
اگوں لڑن نوں اٹھ تیار ہوویں اساں نہیں وچھوڑیا یار تیرا

سبھی پئی ایں اج رنجور وانگوں پئی کوکنی ہیں دیکھو حال میرا
شرم اپنی اپنے ہتھ رکھن وارثؔشاہ توں سمجھ جو پیر میرا

کلام ہیر بادختران

تیراں تالیو کھاندیو جنڈیاں نوں پھرو نچدیاں ہو بتیاں کُرڑیو
بیٹھی بھولنی ہاں قسمت پتری نوں کدی نیک ہووے میری فال کُرڑیو
متھے لکھی کلام قبول کیتی جویں جانساں کراں میں جال کُرڑیو
کراں شکر میں رب دا دنے راتیں حل مشکلاں ہون محال کُرڑیو
پیا لٹرا پندھ ہے پیش میرے تھک ہوئی ہاں بہت نڈھال کُرڑیو
اِک رانجھنا آن دیدار دیوے اِکے خواب وچ ہووے وصال کُرڑیو

گلاں سُندیاں آتما بجھ گیا میں اندروں سٹی جے گال کُرڑیو
رانجھے باہجھ کھیلر نہیں اکدم دی گھڑی جھٹ گزرے مینوں سال کُرڑیو
بھاویں وڈھ کے کیما کرو مینوں رہے جیونہ کھیڑیاں نال کُرڑیو
اِکوار لاوے گل آن رانجھا ہووان جیوڑے وچ خوشحال کُرڑیو
نہیں تخت ہزارے دی خبر کوئی رہیا دور ہے جھنگ سیال کُرڑیو
وارثؔشاہ جاں رب دا فضل ہوسی کرے کرم تاں ہوواں نہال کُرڑیو

کلام دختران

تیرے بھلے دے واسطے گل کیتی کوئی وَیر نہ اساں کماوناں سی
بُری بھاوندی سی دل دی گل تینوں آکھ کس تے کوک سناوناں سی
نہیں سی پکیاں وچ مشہور کرناں جتیاں ساہورے آن چھپاوناں سی
اگوں پویں پھٹی جیکر جان دی نہیں ملسان جوگی نوں کاہ بلاوناں سی

کھری مت سی عقلیاں ماریاں نوں اساں تم تخنوں اٹھکیوں جاوناں سی
ساڈا بخش گناہ تاں لب کر جا موہوں اپنا اساں اکھاوناں سی
سچ آکھنے توں ہن کیوں چیکنی ہیں پہلاں سمجھ کے نیہونہ لاوناں سی
وارثؔشاہ اساں بھیت لبھ لیا تیرا انت نہ کسے نے پاوناں سی

کلام ہیر

اگے اپنے حال حیران ہاں میں دردتساں نے ونڈ کے لیا ہے نی
من بھاوندے بول بولیندیاں ہو کجھ جیو وچ مہر نہ دیا ہے نی

ایتھے آن کے سکھ نہ ویکھیا میں دوناں دکھاندا معاملہ پیا ہے نی
بہت لاڈ کر وسر ماپیاں دے اجے ساہورے کم نہ پیا ہے نی

۱ یعنی تم دوسروں کی لڑکیوں کو طعنے دیتی ہو، کیونکہ تم ابھی تک محبت کے جال میں نہیں پھنسیں ورنہ تم کسی کو طعنے دیکر ذلیل و خوار نہ کرتیں ۲ عقل ماری بیوقوف یعنی ۳ اتنی بے عزتی کافی تھی ۱۲

دکھ درد مصیبتاں بھاریاں نے جب لگ شوہ دا پھیرا نہ پیا ہے نی
وارثشاہ جے آن دیدار دیوے دکھ درد میرا دیکھو گیا ہے نی

کلام دختران با ہیر

اکھیں ڈٹھیاں باہجھ پرتیت ناہیں جدوں ویکھسیں کریں اعتبار ہیرے
ہنے آوندا بھکھیا منگنے نوں وضع شیر دلی وانگ دیدار ہیرے

سوہنا خوبصورت کوئی چھیل نڈھا پایا جاپدا اپت سردار ہیرے
اساں طبع دا آن بیان کیتا کیتی گل نوں نہ کھلار ہیرے

اساں نال مُد پڑا چایائی ہووے بیٹھیاں ہوویں گی خوار ہیرے
تیرے عشق نوں جان دا جگ سدا کیوں ہنی ایں آپ مردار ہیرے

گھریں بیٹھیاں نوت بھاہے نی ہوندا اکھ توں تکھ دا بھار ہیرے
آ واسطہ رب دا جان دے نی موہوں لولی نوں پکڑ نہ مار ہیرے

سانوں رب نے سچیاں رکھنائیں آوے جوگی اوہ جھٹ دربار ہیرے
وارثشاہ دی من توں شیرنی نوں حاصل جھب ہووے تیرا یار ہیرے

کلام ہیر با دختران

بولی ہیر نہ چھیڑیئے مول دہناں جہڑے رب دے ہون فقیر کُڑیو
جیہڑے چھڈ جہان اتنک ہوئے دہناں کسدیناں کی سیر کُڑیو ٨٠٤

تبارک الذی بیدہ الملک وھو علےٰ کل شیءٍ قدیر کُڑیو
اسمٰعیل دانگوں ذبح ہو آیا دسو پڑھی سی کس تکبیر کُڑیو ٨٠٦

دانگوں شیخ منصور چڑھ گیا سولی کسے دُنڈ لئی سی پیڑ کُڑیو
حضرت ذکریے نے کیتے بہت ترلے آرا رکھ کے سٹیا چیر کُڑیو ٨٠٨

دیچہ جنگلاں پیا خوار ہویا پیراں حرص دے توڑ زنجیر کُڑیو
کسے ہور نہ اوس دی دات کچھی باہجوں پیر حضرت دستگیر کُڑیو ٨١٠

ہنے دیو نہ ایس نمانڑی نوں متھے لکھی سی بری تقدیر کُڑیو
گئے شرع دا الٹ فقیر کردے چھڈ علم قرآن تفسیر کُڑیو ٨١٢

چھڈ رنگ محلاں تے ماڑیاں نوں ہوئے شاہ فقیر امیر کُڑیو
ابراہیم ادھم فقیر ہویا لگے چونھ جہان وچہ سریر کُڑیو ٨١٤

لگے اپنے حال حیران ہاں میں لائی تساں کی ہور تقصیر کُڑیو
ماری دکھ فراق دے رونیاں میں وگن اکھیوں خون دے نیر کُڑیو ٨١٦

دیس چھڈیا دانگ ہیڑاں دے آیا واٹ پر دیس دی چیر کُڑیو
تسی ہوکے ساریاں اک رستے مینوں مہنیاں دے مارو تیر کُڑیو ٨١٨

مددگار ہووے اوہدا رب سچا مہربان ہوون پنج پیر کُڑیو
وارثشاہ نوں مول نہ چھیڑیا جے جیہڑا ہیر دا پیر فقیر کُڑیو ٨٢٠

ایضاً

مکر نکلیاں ہوندیاں سکھیاں ہو سن نچیاں منہ توں ٹال کوئی
کُلیں تار سوانگلیاں پچھلیاں دی جھتے وڑ دگیاں ہوں نہال ہوئی

وچوں ہجر نے سی اوازا کیتا اتوں لوکیاں ناں بے حال ہوئی
دل ہیر دے پھیر خیال آیا ہن سجری یار دی بھال ہوئی

١ چھوٹی عمر سے مکار ہوئے ٢ اب منہ سے پردہ ہٹا کر ناچتی ہوئے ٣ طعنہ سے والدین اور سسرال کو آباد کر دگی یعنے سب کو اجاڑ دو گی ٤ محبوب کی جدائی کے سبب سے دل سے تنگ بھی غمگین لاچار اور غمزدہ بھی اور پھر لڑکیوں نے طعنے اور مہنے دے کر بہت خراب حال کیا جس سے اس کے دل کو نیا زخم لگا اور درد رسیدہ ہوئی ١٢

آئی نیند تاں اٹھ دراز ہوئی شکل رانجھے دے نال وصال ہوئی
وارثشاہ گھر مہر دے جاوندی سی ادھر جوگی نوں قرعدی نال ہوئی

رفتن جوگی در شہر کھیڑیاں برائے دریوزہ گری

رانجھا کھپری بگڑ گدا چڑھیا سنگی دوار ہی دوار دجاوندا اے
کوئی دے میدہ کوئی دے ٹکر کوئی تھالیاں پرس لیاوندا اے
کوئی آکھدی جوگیڑا نواں آیا کوئی ردڑیاں بھواں چڑھاوندا اے
کائی جوڑ کے ہتھ تے کرے منت سانوں آسرا فقر دے ناوندا اے
کائی آکھدی چور اچکڑا اے چوراں وانگ ایہ جھاتیاں پاوندا اے
صورت فقر دی اکھیاں گنڈیاں دیاں نال مکر دے فقر دکھاوندا اے
کائی آکھدی وہٹیاں ویکھنے نوں کنگ نال ایہ راگ سناوندا اے
۸۲۵ کائی آکھدی چاک ایہ سحر اے عشق مشک دا بھیت چھپاوندا اے
کائی دے گالیں دھاڑے مار پھردا کائی بولدی جو من بھاوندا اے
کائی آکھدی ست دیوانڑا اے چوراں چوہڑاں وانگ دسلاوندا اے
کائی آکھدی چوہڑا دہال پھردا سونگاں چوراندا کسے گراوندا اے
لڑے بھڑے تے گالیاں دے لوکاں ٹھٹھے مار دا لوہڑ لماوندا اے
آٹا لنک دا تے لوے گھیو بہتا دانہ ٹکڑا گود نہ پاوندا اے
۸۳۲ کوئی منتاں کریتے چرن چمن کوئی نیوں کے سیس نواوندا اے
کسے نال ہسدا کسے نال لڑدا وڈے رنگ تے رنگ مچاوندا اے
۸۳۵ کائی آکھدی چاک ادھال پھردا رن کسیدی ایہ کھسکاوندا اے

۸۲۱ اٹھو خیر گھتو ویہڑے والیو نی ناد پھوک کے پیا اڑاوندا اے
۸۲۲ کائی آکھدی مکھ بھئین بچن اچرو جوگی دعا اسیس سناوندا اے
۸۲۳ کائی چنے دا دے ست پہیڑیاں نوں غصے جیونے مول نہ لیاوندا اے
کائی آکھدی مستیا چاک پھردا نال مستیاں پاٹ دگاوندا اے
رناں ویکھنے دی اہنوں بھڑک لگی کائی ہنے ادہال لیجاوندا اے
مکر نال ہی سواہ مکھڑے تے کوئی چوہدری زاد جھناوندا اے
۸۲۴ کائی آکھدی پتا ایہ ہینچدا اے وانگ رانجھنے دے دس آوندا اے
۸۲۶ عاشق کسیدی گل نہ کوک دا اے چپ کیتڑا وقت لنگھاوندا اے
۸۲۷ کائی آکھدی لچ مشنڈڑا اے جوگی ہس کے گل گواوندا اے
۸۲۸ کائی آکھدی کسیدی لٹک لگی رنگ رنگ دے گاونے گاوندا اے
۸۲۹ کائی آکھدی گنڈیاں اکھیاں نوں رمزاں گجھیاں نال لڑاوندا اے
۸۳۰ کائی آکھدی چرس دا مار سوٹا آنے لال اگاں دکھاوندا اے
۸۳۱ رناں نال ایہ پھرے کھیڑ کردا پچ خیر دے نال بلاوندا اے
۸۳۳ صدق نال جہیڑا پیریں آن لگے بیڑے دسدینوں بنے لاوندا اے
۸۳۴ چھوچھا کردا نالے گٹ دھاگے تکے تیرا ایہ وڈے چلاوندا اے
۸۳۶ ایس کدی نہ خیر گذارنی ئیں ایہدا طور بھیڑا نظر آوندا اے

درشن مکھ دا منگنا بھیکھ ساڈی ایہو جیہے ایہ سخن سناوندا اے
وارثشاہ رانجھیٹڑا جیند چڑھیا گھر گھریں مبارکاں لیاوندا اے

۱؎ یعنی دوسری طرف جوگی نے گداگری کے واسطے گاؤں کا ارادہ کیا اور آنے کے لیے تیار ہوا ۲؎ قسم قسم کے راگ گاتا ہے ۱۲
۳؎ بدمعاشوں کی آنکھیں ۴؎ سرخ آنکھیں نکال کر دکھاتا ہے ۵؎ منہ کا دیدار مانگنا ہمارا گدا ہے ۱۲

مذمت کردن جوگی دختران دِہ را

آوڑے ہاں اُجڑے پنڈ اندر کائی کُڑی نہ ترنجنے گاوندی اے
سوئی[2] لبھنے دا کسے وَل ناہیں تے نہ ویلنے چیک مچاوندی اے
نہ جوہڑ ٹیڑی[3] دا گیت گاوندیاں نے گِرد ھاراہ وِچ کوئی نہ پاوندی اے
ناہ ککلکڑی[1] پاوندی نہ سمّی پیّنی پا نہ دھرت کنباوندی اے
ناہ گاماں کے یار دا پیار کر کے نہیں کانگ تے موراوڈاوندی اے
وارثشاہ چھڈ چلیئے ایہ نگری الیسی طبع فقیر دی آوندی اے

کلام کودکاں با جوگی

چل جوگیا اسیں وکھالیائیے جتھے ترنجنے چھوہریاں گاندیاں نی
تند نکلے تکلیوں توڑ کے تے اک دوئی نوں بہت ہسا ندیاں نی
اک نچدیاں مست ملنگ بن کے اک سانگ چوہڑیٹی والاندیاں نی
لیکے جوگی نوں آن وکھالیونے جتھے وہٹیاں چھوپڑ پاندیاں نی
اک باٹیراں نال گھسا بیڑا اک ماہل تے ماہل بھڑاندیاں نی
رنگ رنگ دا ہیک مہین کر کے وارثشاہ نوں گیت سناندیاں نی

آمدن جوگی در مجلس نسواں و مشاہدہ نمودن آنہارا

جتھے ترنجناندے گھمکار پوندے کتن بیٹھیاں لکھ مہرٹیاں[4] نی
لوہاریاں لونگ سپاریاں نی سندر خوجناں تے رنگریٹیاں نی
اروڑیاں مشک وچہاڑیاں نی پھلیاریاں چھیل سٹریٹیاں نی
پٹھانیاں چادراں تانیاں نی لشتو ماردیاں نال مغلیٹیاں نی
درزانیاں سگھڑسیانیاں نی برو الیاں نال جٹیٹیاں نی
کنڈھیلیاں چھیل چھبیلیاں نی تے کلاناں بھاٹڑان سیٹیاں نی
جھبیلناں میوناں نفقے کتناں قصائیاں نال بھٹھریٹیاں نی
پوربانیاں جٹناں رنگریزاں تے بیراگناں نال بھٹھریٹیاں نی
کھتریٹیاں تے بہمیٹیاں نی ترکھیٹیاں اتے جیٹیاں نی
سندر کواریاں روپ سنگاریاں نی اتے دیاہیاں مشک لپیٹیاں نی
منہاریاں تے پچھواریاں نی سندر تیلناں نال مچھیٹیاں نی
پنجاریاں نال چھیاریاں نی راجپوتناں نال بھٹیٹیاں نی
راولانیاں بیٹیاں بانیاں دیاں جٹانولیاں نال ہڈیٹیاں نی
چنگڑانیاں نائناں تے میرزادیاں نی نال سوہنیدیاں لوہاریٹیاں نی
بازیگرنیاں نٹنیاں کنگراناں ویراراہدناں نال جیٹیاں نی
منڈاسناں اتے خراسناں نی دالگرنیاں نال ویلیٹیاں نی

[1] ککلکڑی ایک کھیل ہے جو لڑکیاں جمع ہو کر ایک دوسری کا ہاتھ پکڑ کر کودتی اور گول چکر کی طرح گھومتی جاتی ہیں اور زبان سے گاتی جاتی ہیں اور سمی بھی اسی طرح کا ایک کھیل ہے مگر اس میں ایک دوسری کا ہاتھ نہیں پکڑتی [2] سوئی تلاش کرنا کوئی نہیں جانتی [3] جوہڑ ٹیڑی ایک گیت کا نام ہے جو اس کتاب کے مصنف سید وارث شاہ صاحب کی تصنیف ہے۔ بار کے علاقے میں عورتیں گاتی ہیں ۱۲ [4] مہروں کی لڑکیاں ۱۲

کاغذ کٹ ڈبگرنیاں اڑدیگن ہاتھی دانناں نال بلوچیٹیاں نی
ملوانیاں ہورارائناں نی کشمیرناں نال چھلیمٹیاں نی
بیری زاد حسین پہاڑناں نی ملتاناں نال سندھیٹیاں نی
بھٹرائناں ڈائناں سرسیائیاں اتے سوہندیاں گونت کھچیٹیاں نی
لبانیاں موناں کنگرانیاں راج ہٹیاں اتے بیٹیاں نی
سیّدزادیاں تے شیخ زادیاں نی پیرزادیاں تے مجاوریٹیاں نی
ملاحاں زورستانیاں نی تے نیارناں ردڈ چھنیٹیاں نی
تارکشتیاں تے تلے وٹیاں نی گوٹاوبکناں عقل سگھرٹیاں نی
بٹولناں شوخ مولناں نی موہوں ہسیاں تے دلوں لیٹیاں نی
صوت دہندیائیں دلوں بھل گیاں حسن جوگی دے سبھے سمیٹیاں نی

بانکیاں گجریاں ڈوگریاں چھیل بھٹیاں رانتاں راجپوتاں جیدیاں ٹیاں نی
منجیر مٹیاں ڈوبیناں دہائیں کنٹاں آتشبازناں نال بھلوٹیاں نی
کھٹیکناں تے ننیچہ بنداں نی چوڑیگریناں تے لگریٹیاں نی
برُوپناں راجناں ذیل واناں بردالیاں نال نمیٹیاں نی
سنیاریاں تے سمے آریاں نی نال چوہڑیاں تے دھمیٹیاں نی
پچکی راہناں تے منجی ادیناں نے دان وٹیاں نال صوفیٹیاں نی
لگے زائناں نال دھرڈائناں نی ہارن اڈیاں پان گھمبیٹیاں نی
عطارناں تے کارچوبناں نی کندی گریناں ہٹپ ولیٹیاں نی
سبھے اپنے آپ وچہ حال مستاں جیہاں جھنگ دیاں وچہ سلیٹیاں نی
پکڑ آنچلا جوگی نوں لاگلیں وہڑے وار کے گھیرلے بیٹھیاں نی

اکو جیڈیاں ہان مٹیار سبھے دہاڑے مارناں حسن ڈکیٹیاں نی ؛
وارثشاہ جیہہ وچہ بیٹھا دالے بیٹھیاں ساریاں جیٹھیاں نی

مسخری کردن دختران با جوگی

کائی آیکے رانجھے دے نین ویکھے کائی مکھڑا ویکھ صلاحوندی اے
چھوٹی عمردی دوستی نال جس دے دِن چار نہ توڑ نبھاوندی اے
کوئی مکھ رانجھیٹے دینال جوڑے تیری طبع کی جوگیا چاہوندی اے
سہتی لاڈ دینال چواء کرکے چا سہلیاں جوگیدیاں لاہوندی اے
اجو بجو چھجو کھجو اتے پھجو ہوندا کون کوئی کائی آہندی اے

اڑیو ویکھو تے شان اس جوگیڑے دی راہ جاندڑے مرگ پھاوندی اے
کوئی اوہدہنی لاکے مکرپونجھے دہودہا بھبوت چالاہوندی اے
کائی نال پیار دے بہہ لگے کائی گل کر دی مسکراوندی اے
رانجھے پچھیا کون ہے ایہ ندھی دھی اجودی کائی چا آہندی اے
وارثشاہ نناں ایہ ہیردی اے دھی کھیڑیاندے بادشاہندی اے

مسخری کردن دختران با جوگی

اجّو دھی رکھی دہاڑے مار لپڑ مشنڈڑی ترپخنے گھمدی اے
کرے آن لے ادبیاں نال فقراں سگوں سہلیاں نوں ناہیں چمدی اے

لہ ڈھول بجانے والوں کی عورتیں ۲ے ان سہیلیوں کو چومتی نہیں غرض جو جوانی میں سرشار مست کودتی پھرتی ہو ۱۲

کڑیاں دا جوگی نال مخول کرنا

جوگی دا سہتی نال غصہ

لاہ سہلیاں مار دی جوگیاں نوں اتے ملدیاں مہیں نوں ٹم دی اے
سر دار ہے لوہکاں لاہکاں دی ہیپن ڈولدی تے تاڈں لمدی اے
پھرے نچدی شوخ برہان گھوڑی نہ ایہ کتدی نہ ایہ تم دی اے
وارث شاہ دل آوندا ہے پیر سٹاں بنیاد پر ظلم دی دھمدی اے

کلام سہتی با جوگی

سہتی آکھدی راولا سخت بولیں تاہیں بولیوں توں میرے ہان سیں وے
ایہ تاں مکر دا بھیس وٹایا ای جہیڑا نہ واقف ادہنوں ران سیں وے
ویہڑے وڑیں تاں کھوہ نی جھنڈیاں نوں تدوں شکر بجا لیان سیں وے
سہتی اٹھ کے گھراں نوں گھوک چلی منگن آ ویں تاں منیوں جان سیں وے
لائیں ہتھ تے پکڑ پچھاڑ سٹاں تیرے نال کرساں تاں توں جان سیں وے
دکھو وکھ کرساں بھن لنگ تیرے تدوں رب نوں خوب پچھان سیں وے
گدوں وانگ جاں جوڑ کے گھراں تینوں تدوں جھپٹ تدبیر دی آن سیں وے
وارث شاہ وانگوں تیری کراں خدمت موج بخاں دی تدوں مان سیں وے

کلام جوگی با سہتی

کرکے چہلیاں بولیاں لون بولیں دھی جائی ایں کنہاں انوکھیاں اندی
اوڑک ہتھ توں بھی بھلے لا ویں گی مٹی ڈھونڈسیں کلیاں ٹھوکیاندی
ایس پینچ سردار کی جانئے ہاں ارے بھل ہے چنگیاں چوکھیاں دی
وارث شاہ نوں ٹاپنج کی دسنی ایں بھکھی کنجری دشنیاں پھوکیاں دی

کلام سہتی

موہوں اد تے گھتو تیاں واہنا ایں ذرا ٹھاک زبان نوں گندیا دے
ایہ کھردیاں پھلتراں صاف ہوسن جدوں چاہڑ خراد تے رندیا دے
رناں وچ دھناں کہیا پسر بیٹھا کسے بھاگ بھری دیا چھنڈیا دے
ادکھے دتے چھٹا اوسی کوان تینوں میاں وارث اربدیا بندیا دے

کلام جوگی

یکوں فقر دینال ر ما ڑ پی ایں بھلا بخش سانوں پالے جیبنی ایں نی
دکھی جیو دکھانہ بھاگ بھری اے سوہن پڑی تے کونج لکھنی ایں نی
چڑھ چاپکے نٹی مرد اریں کسے یار نے پکڑ مسلینی ایں نی
تھیا تھیا کردی پھریں نچدی توں ٹلجاہ فقیر توں بینی ایں نی
سپ شینہی دے انگ لکھنی ایں نی اس کھانی ایں تے رت پینی ایں نی
ساتھوں نشانہ ہو یا مول تیری سکے خصم توں نہ تپینی ایں نی
متھا ال فقیر دے لائی دھرن جرہاں توں لا پینی ایں نی
وارث شاہ فقیر دے ویر پئی ایں جرم تتی اے کر اڈی لے ہینی ایں نی

۱ے گاؤ میش دودھ دیتی ہوئی کو ۲ے دل میں آتا ہے چیر ڈالوں ۳ے گدھے کی طرح جب اچھی طرح مار دیگی ۴ے چالاکیاں بیہودگی کی باتیں ۵ے نیچے ہاتھ لگائے گی۔ لاحاصل کوشش کریگی ۶ے کیا بانکپن دکھاتی ہے ۷ے کنگالوں کی دوست مفت کی کنجری ۸ے ڈیرا لگا کر ٹانگیں پھیلا کر بیٹھا ۹ے والدین زندہ رہیں، دعا ہے ۱۰ے گوشت کھانے والی خون پینے والی ۱۱ے رکھونگی بڑی عزت والی ۱۲ے جس کی خاوند سے تسلی نہ ہوئی ۱۳ے درگاہ سے جڑھ تک اکھاڑی جائے گی۔

کلام سہتی

سنیں جوگیا لُنجڑا اچھنیاں دے تے بے شرم کوپتیا موٹیا وے
الیاای دیس مداریاں جوگیاں دا سرد گھونیاں نہوں نہوں کھوٹیا وے
ٹنڈ وچہ دار د شاہاں نال لاگا سدھا کردوں گی مار کے سوٹیا وے
بیعت فقر دی من نہ نرم ہویوں رہیوں سخت اپاتدیا لوٹیا وے

دھرنا مار بہیٹا ایں وچہ کواریاں دے کسے ویہلڑی بار دیا جھوٹیا وے
جان گئی ہاں میں سارا مکر تیرا اتوں ناویا دچوں پکنوٹیا وے
دھر کونیاں کون منونیاں دے کسے چک توں لتھیا لوٹیا وے
لوے کاغذ تے وارث شاہ تدوں نقطہ جدوں جائے تختی وٹے گھوٹیا وے

کلام جوگی[1]

کھچے دھسکلے دی چنچال کرنے کسے مال کمذات دی اے چھیڑی اے نی
دٹ متھی اے ناس مرڑی اے نی گھرک بلی اے کھاکھ چنیٹری اے نی
جھکھڑ جھانجڑے نی الویں وانجڑے نی کیہی چڑی ایں کگی کیڑی اے نی
منہ پاٹی اے تے چپیڑ جڈی اے نی باہروں کھلی اے تے دچوں بھیڑی اے نی
دھر دبانی اے بھڑس مرانی اے نی کسے نولی اے پکڑ پدیڑی اے نی
لوں لوں تیرا تر بخن وچہ بھڑکے چرخہ سٹیا ای کسے بہیڑی اے نی

کرڑکسی اے تے گرڑ گھسی اے نی نرٹر گنڈھی اے انگ جھبیڑی اے نی
چنٹ گھسی اے تے ہوہوں ٹھسی اے نی دند چیسی اے جب گلیڑی اے نی
گھیو گھنولی اے اول منگولی اے نی دُدھ چھولی اے جوگیاں لیٹری اے نی
انجھتیے چونڈیاں کھتی اے نی یاراں جوگیاں رب رگیڑی اے نی
راہ جاندڑے جنیاں دنیاں گھستریں نی دھنا پنے تھنیں کھرڑی اے نی
وارث تیل آپنے نکل راہ پیندا ڈُکھ گھت کولہو جدوں پیڑی اے نی

مقولہ شاعر

دھکے دہوڑے سی کھاندا وچہ نگری ناہیں زور سی عشق دیاں ماریاں ندا
پھرے گلیاں دلوچہ حیران ہویا ایہو حال ہے عشق دے ساڑیاں ندا
نظر باز پھرے وچہ کوچیاں دے عاشق ساڑیا عشق آواریاں ندا

ہر ہر ویہڑے جائکے پائے جھاتی پھرے ڈھونڈدا درس پیاریاں ندا
کھوج تکدا یار دا پھرے بھوندا گھر لبھدا پیچ نتاریاں ندا
وارث طلب کتاب نوں ہتھ لیکے گھر گھر پڑھدا سبق نظاریاں ندا

رفتن جوگی در شہر رنگپور برائے دریوزہ گری

ویہڑے جٹاں دے منگدا جاوڑیا اگے جٹ بیٹھا گاں میلدا اے
ہو ہو کر کے سنگھ ٹڈیا سو فیلبان جو مست نوں پیلدا اے

سنگی پھوک کے ناد گھوکایا سو جوگی گج کے جا وچہ ٹھیلدا اے
ویہڑے وچہ ادہوت جا گجیلے مست ساہن واگوں ڈنڈ پیلدا اے

[1] اس کلام کے بیان کے لیے کافی صفحوں کی ضرورت ہے۔ لہٰذا اسکے کسی لفظ پر روشنی ڈالنا اپنی لاعلمی ظاہر کرنا ہے کیونکہ شاہ صاحب نے ہر ایک لفظ میں ایک راز بند کیا گیا ہے اور ہر لفظ کے معنی اس کے ظاہری معنوں سے بہت دور نکل جاتے ہیں ۱۲

اڈی مار کے گاں اگائیا سُو کم جوگی دا دیکھ ایسلدا اے
وارثشاہ میاں درج رانجھنے نوں کیوں ڈھا جیوویر سویلدا اے

گریختن مادہ گاؤ از دہشت جوگی

نیانا توڑ کے ڈھانڈری اُٹھ نٹھی بھن دوہنی ددھ سبھ ڈوہلیا ای
کے لُٹرے دیس دا جوگیا توں ایتھے ڈنڈ کی آن کے گھولیا ای
جگی اکھیاں کڈھ کے گھت تیوڑی لیکے چھپر ہتھ وچہ تولیا ای
گھت خیر اس کٹک دے موہرے نوں جٹا اٹھکے روہ بھرولیا ای
صوت جوگیاندی اکھیں گُنڈیاں دیاں ٹاپ کنکدی تے جیو ڈولیا ای
وارثشاہ ہن جنگ تحقیق ہویا جیو شاگنی دا اگوں بولیا ای

دشنام دادن زن روستائی جوگی را

جٹی بول کے دُدھ دی کسر کڈھی سبھ اڑتنے پڑتنے پاڑ سٹے
جیھڑے تا پچوار سن بھڑک دالے کر جوگی دے ٹھنڈ رے ٹھار سٹے
بولی مار کے گالیاں دے جٹی پردے نقر سندے سارے پاڑ سٹے
سُننے داد پڑ دادڑے جوگڑی دے سبھے ٹنگنے تے ساک چاہڑ سٹے
دھکے دیوندی جاہ توں چوبراوے نالے چولی دے پاڑ لنگار سٹے
جوگی ردہ دینال کھڑلت گھتی دھر دل مار کے دند سبھ جھاڑ سٹے

جٹی زمیں تے پٹڑے دے وانگ ڈھٹھی جویں دا ہر وچھٹ کے دہاڑ سٹے
وارثشاہ میاں جویں پکڑ تیشہ فرہاد نے چیر پہاڑ سٹے

فریاد کردن روستا وزنش از زد و کوب کردن جوگی

جٹ ویکھ کے جٹی نوں کانگ کیتی وکھوپری نوں ریچھ پتھلیا جے
پنڈا با ہوڑی تے فریاد کرکے میرا جھگڑا اچوڑ کر چلیا جے
پنڈ وچہ ایہ آن بلا وجی جیہا جن پچھواڑ وچہ ملیا جے
میرے سیاندی وہرن یار رجبند وس تک مہر دی تھ نوں چلیا جے
پکڑ لاٹھیاں گبھر و آن ڈھکے وانگ کاہڈویں کٹک دے ہلیا جے
وارثشاہ جویں دہ دنواں سرکیاں توں ردل پاٹکے گھٹان ہوچلیا جے

تیار شدن مرداں و زناں برائے زدن جوگی

آر آر مہانیاں جدوں کیتی چوہنہ دلیں جاں پلم کے آ گئے
دیکھو فقر اللہ دے مار جٹی اوس جٹ توں وا عدے پا گئے
سچ مچ جاں بھاٹ تے تیار ہوئے جوگی ہری بھی جیو پُرا گئے
ددے دیہڑے نوں چا ہاڑ چھڈی ہبی دیکے دند کلکا گئے

جدوں گل پچھا ڈرے آن وچی جوگی ہری بھی قدم اٹھا گئے
جدوں مار چو طرف تیار ہوئی اوتھوں اپنا آپ کھسکا گئے
جدوں خصم ملے پچھوں واہراں دے تدوں دہاڑدی گھوڑے گا گئے
مار چوڑ کیتے اہنے ہڈ گوڈے اوتھوں اپنا آپ دوڑا گئے

دیکھو عاشق غضب دے سرے چڑھکے جھٹ شیر والا ہن لا گئے
اک پھاٹ کدھی سبھے سمجھ گیاں ربّناں پنڈیاں نوں راہ پا گئے
ہتھ لاکے برکتی جوان پورے کرامات اسی ظاہر دکھا گئے
وارثشاہ میاں پستے باز چھٹے جان رکھ کے چوٹ چلا گئے

شاعر دا کہنا

مقولہ شاعر

کیندیاں تکناں وہیڑے تے ارل گھوڑاں کیندیاں کھیداتے کھرانیاں نی
گھر اجلا انجھے نوں نظر آیا چیزاں ڈٹھیاں جامن بھانیاں نی
کتے ول ڈٹھے پلنگ کرتلاندے کتے جیکھیاں منجیاں دانیاں نی
چھتاں تال ٹنگے ہوئے نظر آون کھوپے ناڑیاں اتے پورانیاں نی
کوئی پلنگ اتے ناگر ویل بیٹھی جویں رنگ محل وچہ رانیاں نی
ستراں دالڑیں گھریں انجھک بھر دا ایڈے ہو ہڑ والے یاراں کھانیاں نی
پھٹک نویں وگی بھنگ پین لگا دھردں لعنتاں ایہ پرانیاں نی
بھابی اکھیاں اوہدیاں کھیویاں نی جویں لائیاں اپہ سانیاں نی

کینڈیاں کوریاں چاٹیاں تھونیاں تے کیندیاں کلیاں نال مدھانیاں نی
سوہے لیف سوہن اتے ٹنگنے دے لاچے لنگیاں خوب چوتانیاں نی
رکتے نہن پنکھڑ بجو بھاریاں[١] دے کتے ٹنگیاں مہرکاں سانیاں نی
اوتھے اک چھنچھوڑی جیہی بیٹھی کتے نکلیاں گھردں سوانیاں نی
سہتی آکھیا بھابی اے ویکھ توں نی بھر دا پچ منڈا کرسانیاں نی
نال اکھیاں سنتیاں مار دائے چھیڑاں چھیڑ دا زور دھگانیاں نی
کوئی گلاں دا اوڈا گلا ہڈری اے چھوہ بہندا ای رام کہانیاں نی
وارث کواریاں کشٹنے کرن بھکے موئے پاڑے محنتاں آنیاں نی

جوگی دا احوال

احوال جوگی

جوگی منگ کے پنڈ تیار ہویا آٹا میل کے کھپرا پوریا ای
کتنے ہسکے گل گوادبندا کتے غصیاں دے نال گھوریا ای
کسے جوگی نوں دبکے داب دتا کتے جوگی نے انہانوں گھوریا ای

کسے ہسکے رگ چا پایا ای کسے جوگی نوں ہتھ[٢] چا دھوڑیا ای
یار و یار دے ملن دا ڈھنگ کر دی ایسے واسطے جوگیڑا جھوریا ای
پھلے کھیڑ باندے جھات پایا سو وارث چودہویں دا چن پوریا ای

جوگی دا ورتارا

ایضاً

جوگی ہیر دے ساہورے جا وڑیا بھکھا باز جوں پھرے للور دا جی
پیا تاڑ دا میر شکار وانگوں سینے تراں سی عشق دے زور دا جی

آیا خوشی دینال دہ چند ہوکے صو بیدار جوں نواں لاہور دا جی
ذرہ اکھیاں وچہ حیا ناہیں دہیان پاوندا ہور دوں ہور دا جی

١ اپنی جان بچا کر چوٹ مار گئے ١٢۔
٢ پودے کا نام ہے جس کی چھال سے رسیاں بنتی ہیں ١٢۔
٣ بیلوں کا دھان بند ١٢۔
٤ چٹکی آٹے کی ڈال دی ١٢۔

دھوس دے کے ویہڑے وچہ آوڑیا ہتھ کیتا سی سنھ دے چور دا جی
خیر گھت رنے تینوں آکھیائی منگن جنڈا ہتک نہ ہوڑ دا جی
سہتی دیکھدیاں آکھیا لچ پھردا ایہدی واگ ناہیں کوئی موڑ دا جی
انی کھیڑیاں دی پیاری وہٹی اے نی ہیرے سکھ ای چاٹکور دا جی
ویہڑے وڑدیاں رکتاں چھیڑیاں سو کم عاشقاندے ویکھ لوڑ دا جی
وارثشاہ اگوں ہن ہئی بھاہ ہوئی شگن ہویائی جنگ تے شور دا جی

سہتی دی گل ہیر نال

کلام سہتی با ہیر

بھابی اکھیاں ایہدیاں گنڈیاں نی شان دیکھدا ڈھجاں بنایاں دا
واہدگھاٹ نہ مول پچھان دا اے انت برا ہے ایڈیاں چایاں دا
آدم گری دا طور نہ اک اس تے دیون جاپدا پت بھرائیاں دا
کڑیاں پنڈ دیاں ول ایہ انج وہندا آنڈل ہڑ کا سا ہن جو گایاندا
ایہدا طور نہ جوگیاں وانگ کوئی لڑدا پھرے دیور بھرجایاں دا
کتے سجرے کن پڑا آیا کنیں چاء سومندراں پائیاں دا
ہڈگوڈڑے بھنکے چور کرساں مزہ آوسی اکھیاں لائیاں دا
بیشرم ہوکے ویہڑے آن وڑیا اکھیں وچہ نہیں دید حیایاں دا
وچہ ویہڑیاں تاڑدا پھرے رناں پیا جاپدا لچ خدایاں دا
وارثشاہ جوگی لوہڑے مار پھردا جیہا ساہورے قدم جوایاں دا

گل سہتی دی

کلام سہتی با جوگی

سچ آکھ توں راولا کہے سہتی تیرا جی کیہڑی گل لوڑدا جی
پہلے ہیر نوں بچھو تکھ ہیرے پا الموں نی تے پاویں مور دا جی
جا الکھ وجائیکے نادپھوکے سوال پاوندا لٹ پٹا تور دا جی
نالے کرے ٹھٹھ نالے منگدا ائے منہ نال تکے نالے موڑ دا جی
ویہڑے وڑدیاں رکتاں چھیڑیا نی کنڈا وچہ کلیجے دے پوڑ دا جی
تینوں ویدنا اپنے یار دی اے آیوں پیر فقیر نوں سوردا جی
بادشاہاندے باغ وچہ نال چاوڑ پھریں پھل گلاب دا توڑ دا جی
وارثشاہ توں شتر مہار باہجوں ڈانگ نال ناہیں کوئی موڑ دا جی

جوگی دی گل

کلام جوگی

آکواری اے ایڈ ا پرا ہدنے نی دھکا دیہ نہ ہک دے زور دا نی
اساں ہیر کہیا تدھ ہیر جاتا تیری گل ناہیں کوئی موڑ دا نی
آنڈھی اے رکتاں چھیڑنا ہیں ایہ کم ناہیں دھم شور دا نی
بندے گنڈلے نتھ تے ہتھ کڑیاں بیٹھی روپ بنائیکے مور دا نی
وچہ کھیڑیاں دے تیرا زور ایہا جیہا سسی نوں شہر بھنبور دا نی
وارثشاہ فقیر غریب اتے ویر کڈھیو ای کسے ہور دا نی

سہتی دی گل

کلام سہتی

کل جائیکے نال جوا چاوڑ سانوں بھنڈ بھنڈار کڈھالیوں وے
سہتی گج کے بولدی چوبرا وے تینوں کسنے عقل سکھالیوں وے
اج آن وڑیوں جن وانگ ویہڑے ویر کل دا آن جگالیوں وے
کائی گور ونہ دیتا مت تینوں جیلا بھل کے جانبالیوں وے

[1] ڈھول بجانیوالوں کا بیٹا [2] الٹی باتیں شروع کیں [3] خار کلیجہ میں چبھتا ہے [4] یعنی اونٹ کو بغیر مہار کے لاٹھی کے ساتھ کوئی آدمی ادھر ادھر نہیں پھرا سکتا ۱۲

گدوں آن وڑیوں وچہ ہیڑیاندے کنہاں شامتاں آن پھایوں وے

وارثشاہ رضادے کم ویکھو اج رب نے ٹھیک کوٹایوں وے

جوگی دی گل

کلام جوگی

لچی کواری اے نوہڑے دی لے ہاری آئی ٹونے ہاری لے آکھ کیہہ آہنی ایں

اساں بھکھیاں آن سوال کیتا کیہاں غیبدیاں رکتاں ڈاہنی ایں

گل ہو چکی پھیر چھیڑنی ایں ہری شاخ نوں موڑ کی داہنی ایں

کیہا نال پردیسیاں ویر چائیو چنچر ہاری لے آکھ کی آہنی ایں

ففے کٹنے قوم گھمیاری اے نی وغے دایاں اچکیاں راہنی ایں

سکے ساہویاں دیر گھتا ئیکے تے ہتھوں ملدیاں چاتراہنی ایں

آہ واسطا ای نیناں گنڈیاں دا ایہہ گل کیوں ٹکردں لاہنی ایں

آ آکھنا ہوں ٹلجاہ ساتھوں نہیں ہور کجھ ہنے اکھاہنی ایں

بھلیاں نال بری کاہ ہوونی ایں کائی بری ہی پھاونی پھاہنی ایں

وچوں پکی اے چھیل اچکی لے نی راہ جاندڑے مرگ پئی پھاہنی ایں

گھر جان سرداراں دا بھیکھ مانگی ساڈا عرش دا کنگراڈ ہاہنی ایں

راہ جاندڑے فقر کھہیڑنی ایں ڈھگی داہڑی ساہتاں نوں ڈاہنی ایں

کیہاں کوڑ کہانیاں میلکے تے ایس خلق نوں پئی وساہنی ایں

گھر پکیڑے دھر دیاں پھیریاں نی آنہڑی اے تنگ کیوں ڈاہنی ایں

آشکار دریا وچہ کھیڈ مویئے کیہاں موت وچہ مچھلیاں پھاہنی ایں

وارثشاہ فقیر نوں چھیڑنی ایں اکھیں نال کیوں کھکھراں لاہنی ایں

سہتی دی گل

کلام سہتی

انی سنوں بھیناں کوئی چھٹ جوگی وڈا جوڑھ بھیڑا اکس بھاوندانی

پردیسیاندی نہیں ڈول اسدی ایہ تاں واقف ہیرڑے ناوندانی

دیواں بھن کھپر توڑ سیلیاں نوں نالے جاندے جوٹ کھہاوندانی

اکے ڈوم موچی اکے ڈھڈ کنجر اکے چوہڑا کسے گراوندانی

نال نخریاں دے ویکھو گل کر دا اکھیں نال بجھارتاں پاوندانی

لڑے نال ساڈے وانگ مالکاندے پردیس دے لفظ ساوندانی

جھگڑیل مرکناں گھنڈ موہجڑ چول کجھ ایہہ کسے گراوندانی

گل آکھ کے ہتھاں تے پوے مکر آپ لاوندا آپ بجھاوندانی

جے میں اٹھ کے پان پت لاہ سٹاں کون ہینچ ایہ کسے گراوندانی

ایس عشق دا گھا ناسور وانگوں رمز عشق دیناں مرجاوندانی

رناں نال شریکیاں وانگ سوکن کلاں ستیاں پھیر جگاوندانی

وارثشاہ میاں واہ لاہیاں ایہ تاں جھگڑیوں باز نہ آوندانی

جوگی دی گل

کلام جوگی

پگڑ ڈھال تلوار کیوں گردہوئی ایں مہتامنی ایں کڑمی ایں بھاگی اے نی

چنچر ہاری اے اڈاری اے جنگ باز ے چھپر کلی اے بریدی الاگی اے نی

متھا ڈاہ ناہیں آچھڈ پچھا بھنے جاندے دے مکر نہ لاگی اے نی

پیشوا فساد دی فوجدی ایں تے شیطان دے تک ترڑاکی اے نی

کسے اسن دسی اے دتی ایں نی چوراں یاراں دے واگدی آواگی اے نی

آ آکھنا ہوں ٹلجاہ ساتھوں میں ہوجائیں ہنے بھاگی اے نی

لے گائیں جماع کی خواہشمند سانڈوں کے آگے ہوتی ہیں ۲ے یعنی عشق کا زخم ناسور کی طرح ہمیشہ رہتا ہے اور زیادہ ہوتا جاتا ہے اور اچھا نہیں ہوتا ۳ے بھولی ہوئی عداوت تازہ کرتا ہے ۱۲

اسیں مٹیاں نال جے کراں جھیڑے دُکھ زہد تے فقر کیوں جھاگی اے نی
وارثشاہ فقیر دے قدم پھڑسی اے آکبر ہنکار نوں تیاگی اے نی

کلام سہتی

ہویاں جمع گواہنڈناں کِنگ سُنکے کیہا جوگیڑے نے بدھا اٹھٹھ ہے نی
تان سپ وانگوں جاپے اگ دھاری تان کئی کروڑ سوٹھ ہے نی

سہتی دکدی تے وچوں جھلکدی اے اشالا جوگی نوں پوے ترٹھ ہے نی
پریاں رد کرے دے کے خیر اسنوں بُری خیر اندر ڈھل مٹھ ہے نی

بوجھے دے وانگ بوکدا ئے میں نوں الیں جبا تا کوئی ٹھ ہے نی
لُٹ کھان نوں جوگی ایہ سادھ بنیاں آیا چور کتھوں قید دین ٹھ ہے نی

ڈکر ڈکر کیتی واہو دھا ہا نا دھاڑے ہار وانگوں کر کے اٹھ ہے نی
سہتی آکھدی جاؤ کھاں گھریں بھنیاں کتا تسانے کیہا اکٹھ ہے نی

ایہی ہانیاں وچہ وچار پوندی اُہدی دُھم تورے تے بھٹھ ہے نی
کمذات کو پترا ڈھڈ کنجر ڈبی پوے دے نال دی چٹھ ہے نی

منگ کھان حرام مشٹنڈیاں نوں وڈا سادھ ہشاتدی لٹھ ہے نی
بھیڑ دکار کھوٹا ٹھگ ماہجڑے دا جہیان ریرولی دا مٹھ ہے نی

نالے کرے چوری نالے گھر تکے نالے منگنے دا اہنوں ہٹھ ہے نی
مشٹنڈرے ترت پچھان لیندے کم ڈاہ دیہوا ایہ تاں جٹ ہے نی

ایہ جٹ ہے تی جھگے پٹ ہے نی ایہا جو ہدی چور چوپٹ ہے نی
گدوں لدیا نے ایہ چھٹ ہے نی بھلویں ویلنے دی ایتاں لٹھ ہے نی

ایہ تاں پیج اچکڑ انہیں مرد اپھاٹ کھان اتے ایہ دا اٹھ ہے نی
وارثشاہ نہ ایہ دا رسا بھٹھا ایہ تاں کاٹھے کماد دی گٹھ ہے نی

کلام زنان دیگر

دیہڑے والیاں دانیاں آن کھڑیاں کیوں بولدے تسیں دیوانڑے نی
کڑی کا سنوں کھوہجدی نال جوگی ایتاں جنگلیں کھڑے نمانڑے نی

ایہناں نال ناہیں کوئی زور ساڈا ایہ تاں اصل اصیل متانڑے نی
وارثشاہ نہ انہاں دے خیال پئی اے ایہ تاں ہُنجکے بہت لے آنڑے نی

کلام سہتی

سہتی آکھدی آؤ گواہنڈنوں نی جوگی آیا ایہ کتھوں اہر ٹھ ہے نی
پچھیں گٹھ نا ایس دھوڑ تیڑ گھانی جھاٹاں لمک پیاں گٹھ گٹھ ہے نی

رناں ویکھنے نوں تاڑی لاوندا ئے بہندا جوکڑی مار کے نٹھ ہے نی
بھاری نچھ کوئی بھیٹ پھیٹیاں دا کسے بولدے بولدی وٹھ ہے نی

راہ جاندڑے نوں موہنڈے مار دا ئے ناں کوئی جان پچھان نہ ڈٹھ ہے نی
ڈیل ڈیودی تے پنڈا وانگ کھنگر جویں کسے پہاڑ دی چٹھ ہے نی

فقر نہیں ایہ ڈھیٹھ کو لیک رگل کوئی وڈا نلج دھر ٹھ ہے نی
اہے جوگنوں خوار سنسار کرساں بھاویں آپ ہووں نال بھٹھ ہے نی

میں بھی ہتھ اوہنوں پوے لا وسا نگی تورے بگ بھنے میری کٹھ ہے نی
وارثشاہ جیہا آدر جدوں ہوسی جاسی تدوں بھواکے پٹھ ہے نی

لہ کسی بیل کے پیشاب کا قطرہ ۱۲

زناں ندی گل

کلام زناں

منگ کھائیکے سدا ایہ دیس تیاگن تنبو ویڑے ایہ نہ تان دے نی
تقوی آسرا فقر نوں رب داے کوئی زور نہ مان تران دے نی
جاپ جان دے رب دی یاد والا ایڈے جھگڑے ایہ نہ جاندے نی
سدا رہن اداس نراس بنکے برچھ پھوک کے سیال گندران دے نی
دھیرج نال توں بھی موہوں بول کڑی اے مندے کدھ نہ گند زبان دے نی
وارثشاہ پر اساں معلوم کیتا جٹی جوگی دونویں اکسے ہان دے نی

سہتی دا جواب

کلام سہتی

سانوں لڑو ناہیں اماں وڈیونی ایہ جو گیڑا اوڈا اکمذات ہے نی
من بھاوندے بول بولیندڑا اے گنڈیاں نال اہدی ملاقات ہے نی
کوئی چوہڑا یا چمیار موچی کی جانی اے ذات صفات ہے نی
بدنیت لُٹے الیس لک بیٹھا بڑے کم اندر دینھ رات ہے نی
کتوں سجرے کن پڑا آیا کناں ٹیک تاں پاڑ اوات ہے نی
لانگڑ پائیکے منہ تے سواہ مل پلے الیس دے ایہ کرامات ہے نی
صورت ویکھ کے کالجہ دھڑکدا اے ڈر آوندا وانگ آفات ہے نی
وارثشاہ آکھے کر عمل چنگے نیک عملاں دلوچہ نجات ہے نی

زناں ندی گل

کلام زناں

کرٹیو لڑو ناہیں نال جو گیڑے دے کن پاڑ کے ایہ سداندڑے نی
مکھ جوگیاں سواہ سہاوندی اے تساں نکھرے گھنڈ سہاندڑے نی
پہلے روز دے مست الست جوگی کور منتر اللہ دے گیت گاندڑے نی
نال درد فراق پیارڑے دے لاتے سوز دی لنگ وجاندڑے نی
کن پاٹیاں تے نک پاٹیاں دے اک میان نہ سخن سہاندڑے نی
نہیں واہدیاں گھاٹیاں جان دینی ایڈے جوگیڑے رند نہ پاندڑے نی
کسے نال نہ دوستی ویر رکھن سدا رہن نویکلے واندڑے نی
وارثشاہ منع کیتے رہن ناہیں جٹی جوگی دونویں اکسے ہاندڑے نی

سہتی دا جواب

کلام سہتی

سہتی آکھیا مت نہ دیہو بھینیاں ایہ تاں جوگیڑا بڑا نیت والے
نین ہیرے ویکھ کے آہ بھردا وانگ عاشقاں اکھیاں میٹ والے
رناں گنڈیاں وانگ فریفتہ کردا توڑن ہار ایہ مکڑی پریت والے
چوہنڈی دکھیاں دلوچہ ڈھ لیندا اچھوں اپنی وار ایہ چیک والے
نہ ایہ جن نہ بھوت نہ رچھ باندر نہ ایہ منیا کسے اتیت والے
بھردا مست البیلڑا اوچہ گلیاں جویں ماریا کوئی پریت والے
موہوں سوہ حکایتاں بولدا اے دلوں کرے مطالعہ میت والے
جویں خصم کو پتڑا ارن سدھی کیتی گل نوں پیا گھسیٹ والے
گھت گھگھری وچہ ایہہ رناں استادڑا کسے مسیت والے
اگے ایہ نہ تیہڑا نہیں اول اگے چیلڑا کسے پلیت والے
سچا اساں نہ جاپدا ایہ جوگی الویں کوڑ دی نیتی نیت والے
وارثشاہ پرسیدی ذیل نیاری نیارا انتر اعشق دے گیت والے

۱ کانوں تک منہ پھٹا ہوا۔ مراد بہت بولنے والا منہ پھٹ ۲ تمہارے منہ پر نقاب زیب دیتا ہے۔

کلام جوگی

پکی چا لئے بہت بے تالی اے نی ہنے دیولگا سچ سنا موئی اے
پیراں گوراں نوں گالیاں دے ناہیں ساڈا اندروں جیونہ تا موئی لے
سانوں گوراں اچن سی ایہہ ہویا ایس نگر دا کرن گدا موئی لے
بدل گرڑے دیوانگ کیوں گجنی ایں اٹھ گیو ئی شرم حیا موئی اے
حکم رب بھتیں پیر جاں مہر کرسن اٹھ جان گے تا کُسا موئی اے
وارثشاہ منگو دررب دے تے درہوری دے پیرنہ پا موئی اے

کلام سہتی

سہتی آکھیا جوگیا روگیا وے میں سچ دے سخن سناؤں گی وے
جیتوں جوگ دے راگ نوں چھیڑ بیٹھوں تینوں جٹ جٹالیاں لاؤں گی وے
دوتن سدکے چوبر تدھ جیہے تیری پان پت سبھ لہاؤں گی وے
تیرے بجرے گھا کلیجڑیدے کلاں ترکھیاں نال دکھاؤں گی وے
کتے کناں نوں لیک لوائیا ای تیرے نک نوں لیک لواؤں گی وے
ایہہ کھپری ناد تے ساز تیرے سبھے بھنکے ہتھ پھڑاؤں گی وے
جویں رچھ قلندراں گھول لوندا ایس ویہڑے دے وچ نچاؤں گی وے
وارثشاہ تیرے بول بولنے دے لیکھے وچ قیامت پاؤں گی وے

کلام جوگی

ایہہ مثل مشہور جہان اندر کرم رب دے جیڈنہ مہر ہے نی
چغلی نہیں دیپالپور کوٹ جیہی تے نمرود دی تھاں بے مہر ہے نی
تیریاں اتراں گلاں نوں سمجھیا میں تیری دھم گراؤں تے شہر ہے نی
میں تاں توڑ ہشتات دے کوٹ سٹاں تینوں دس کھاں کا سدی دہر ہے نی
ہنر جھوٹھ کمان لاہور جیہا تے قاروں دے جیڈ نہ سحر ہے نی
نقش چین تے مشک نہ ختن جیہا یوسف جیہا نہ کید اچھر ہے نی
چشماں چار حیا دی گل ناہیں تیرے متھے دی تیوڑی قہر ہے نی
بات بات تیری وچ ہین کاسن وارثشاہ دا شعر کی سحر ہے نی

مقولہ شاعر

حکم پاک اللہ دا من لئی اے وارد ہو جائے تقدیر جتھے
حکم منیاں اولیا انبیا نے تابع ہوئے نی پیر فقیر جتھے
رورد کے اج توں کڈھنی وے نک نال حدیث لکیر جتھے
اوتھے دانشمند حیران ہوندے پیش جائے نائیں تدبیر جتھے
گھر ایہو ای مہر دا جوگیا وے سیدے ویاہ کے آنڈری ہیر جتھے
وارث کوڑ مکان تے رجھ رہیوں اک دم دی نہیں کھلیر جتھے

کلام جوگی

باہروں کھوٹی اے تے اندروں لوٹھی اے نی نال مرد دے سخن الاونی ایں
دعویٰ کریں تقدیر دے میٹنے دا صیغے عربی دینال سناونی ایں
سخن نڈھیا نوانگ پکنوٹ تیرے لکھیں نال بجھارتاں پاونی ایں
حکم رب دے نال میں اک لوٹی جڑھاں تیک تے پٹ لے جاونی ایں

لہ سورۃ الرحمٰن: اس سے مانگتے ہیں جو کوئی آسمانوں میں اور زمین سے روز اس کو دیتا ہے ٢ہ چین جیسا نقش ونگار اور کستوری ختن جیسی کہیں نہیں ہوتی ٣ہ ایک دم کا بھروسہ نہیں ١٢

ہیر دی گل سہتی نال

بہتا بولنے دا نہیں نفع کوئی اساں نیڑلیوں گل مکاونی ایں

وارثشاہ میاں گل اوہ کری اے جھیڑی کم قیامتے آونی ایں

کلام جوگی با سہتی

کوئی اساں جیہا ولی سدھ ناہیں نظر آوندا جگ ظہور جیہا

دستار بجواڑیوں خوب آوے اتے بافتہ نہیں قصور جیہا

ہور رکھ پہاڑ نی زمین اُتے رتبہ کسے دا نہیں کوہ طور جیہا

دان دِلونے جیڈ نہ عمل کوئی ذکر رب دے جیڈ نہ نور جیہا

کشمیر جیہا کوئی ملک ناہیں نہیں چانناں چند دے نور جیہا

اگے نظر دے مزہ معشوق والے اتے ڈھول سہاوندا دور جیہا

ناہیں رن کو بکڑ تدھ جیہی ناہیں زلزلہ حشر دے صور جیہا

سہتی جیڈ نہ ہور جھگڑیل کوئی اتے سوہنا ہور نہ حور جیہا

سہج وسدیاں جیڈ نہ بھلا کوئی بُرا نہیں جے کم فتور جیہا

کھیڑے جیڈ نہ نیک نصیب کوئی کوئی تھاں نہ بیت معمور جیہا

رانجھے جیڈ ناہیں سینہ سڑ کوئی کوئی تھاں نہ گرم تنور جیہا

نبی پاک جیہا مرسل اک ناہیں نہیں توجہ خاص حضور جیہا

٨٣٧ غصے جیڈ ناہیں کوئی چیز کوڑی مٹھا یار دے لبانڈے بور جیہا

٨٣٨ تندرستی دے جیڈ نہ کوئی نعمت مندا دکھ نہ گھاء نتھور جیہا

٨٣٩ افضل نہیں کلام قرآن جیہی کوئی چپ نہ اہل قبور جیہا

٨٤٠ عاشق وانگ نہ چوڑ چوپٹ کوئی دور اندیش نہ عقل شعور جیہا

٨٤١ حضرت نوحؑ جیہا کشتیبان ناہیں لنگھن پار نہ پہلڑے پور جیہا

٨٤٢ نیکوکار نہ وانگ حسینؑ کوئی بدکار نہ شمر لنگور جیہا

٨٤٣ دردمند نہ فاطمہؓ جیڈ کوئی پتر نہیں عباس سپور جیہا

٨٤٤ پنجتن دے جیڈ نہ بیعت کوئی شان فقر دے نور ظہور جیہا

٨٤٥ شکر گنج دے جیڈ نہ کوئی زاہد نہیں نرم حریر سمور جیہا

٨٤٦ ملوانیاں جیڈ بخیل ناہیں خوش خلق سادات صبور جیہا

٨٤٧ علیؓ وانگ نہ سخی دلیر کوئی پہلوان نہ مرد مشہور جیہا

٨٤٨ کید وجیڈ نہیں ہور مکار کوئی اتے رو شیطان مغرور جیہا

٨٤٩ جھوٹھ جیڈ نہ رنج آزار کوئی غضب رب دے قہر قلور جیہا

٨٥٠ جٹاں وانگ نہ ذات کرخت کوئی نازک طبع نہ مشک کافور جیہا

ہنگ جیڈ نہ ہور بدبو کوئی بانس دار نہ ہور کھجور جیہا

قبر جیڈ ناہیں انتظار کوئی پندھ موت دا اٹن ضرور جیہا

موذی نفس دے جیڈ پلید ناہیں بے غیرتا بُرا نہ سور جیہا

وارثشاہ جیہا گنہگار ناہیں بخشنہار نہ رب غفور جیہا

سہتی دی گل

کلام سہتی

ایتھوں جاہ کو پتیارا ولا وے کیہا جھگڑ نائیں نال ایانیاں دے

کھیڑے گوردا ہیں تون چلیڑا اوے کھلاں وڑیں وچہ رانیاں دے

لے کام وہ کرنا چاہیے جو قیامت کو کام آوے لے پ ۲ ع (ترجمہ) اور مثال ان کی جو خرچ کرتے ہیں مال اپنے اللہ کی خوشی کو اور اپنا دل ثابت کر کے جیسے ایک باغ بلندی پر اس پر پڑا مینہ تو لایا پھل دگنا پھر آگے نہ پڑا اس پر مینہ تو اوس پڑی اور اللہ تمہارے کام دیکھتا ہے ٢ے پ ۹ع (ترجمہ) اے ایمان والو مت جایا کرو کسی گھر میں اپنے گھروں کے سوا جب تک نہ بول چال کر لو اور سلام دی اس گھر والے پر یہ بہتر ہے تمہارے حق میں شاید تم یاد رکھو ١٢

تیرے جیسے جوگی میں تاں ڈھیر ڈٹھے نہیں پرچدے نال کہانیاں دے ۔ کوئی مارو گا پکڑ جاہ ایتھوں متھاڈاہ نہ نال ایانیاں دے
اینویں بھیس فقیر دا پہن بیٹھوں ویلے یاد کریں موجاں مانیاں دے ۔ وارث شاہ فقیر نہ ہو لیوں موُلے جاہ جھگڑے نال سیانیاں دے

ایضاً

شیاں اٹھائی پھرن الیس جگ اتے جنہاں بھوں تے پھرن پیارے ہے وے ۔ انہاں پھرن ضرور ہے گھر وگھری دھرن بھرن جو انہاں دی کار ہے وے
سورج چن گھوڑا اتے روح جنگل نظر شیر پانی ونجارے ہے وے ۔ تاناں تنن والی ال گدھا کتا تیر چھج تے چھوکرا یار ہے وے
بلی رن فقیر تے اگ باندی تنہاں پھرن گھر وگھری کار ہے وے ۔ اک نوکراں بھی کم ایہو ہیگا رات دنے ایہ پھرن بیکار ہے وے
ٹوپا چھانی ترکڑی تیغ مرکب غلہ ترکلا پھیرن وہار ہے وے ۔ کسواسطے بھونائیں وچہ پنڈاں تینوں ایہ کی بنی لاچار ہے وے
انہاں اٹھایاں وچوں توں تاں مول ناہیں تیر الٹن تے بھٹرن روزگار ہے وے ۔ وارث شاہ ولی بھکھے لکھ پھردے صبر فقر نوں قول قرار ہے وے

کلام جوگی

پھرن برا ہے جگ تے انہاں تائیں جے ایہ پھرن تے کم دے مول ناہیں ۔ پھرے قول زبان جوان رن تھیں ستر دار گھر چھوڑ معقول ناہیں
رن آئی وگاڑ تے چھڑ چڑھدی فقر آے جاں قہر نزول ناہیں ۔ زمیندار کن کیتیاں خوشی ناہیں اتے احمق کدی ملول ناہیں
رضا اللہ دی اتے ہے حکم قطعی قطب کوہ کعبہ معمول ناہیں ۔ پیغمبری وقت نے حکم دینا دہڑویل نوں عاقلی مول ناہیں
حکم نال حدیث دے ہووناہیں سودا دور داسایاں بھول ناہیں ۔ وارث شاہ دی بندگی پل جیہی ویکھاں من لئی کہ قبول ناہیں

کلام سہتی

سہتی آکھدی راولا جوگیا وے تینوں کسدا ایڈ وراگ ہے وے ۔ کتھوں سجرے کن پڑا آیوں اجکل دا نواں سوہاگ ہے وے
اکھیں تیریاں نوں چہ حیا ناہیں کنہاں گنڈیاں دی تینوں لاگ ہے وے ۔ گور منتر اندی تینوں سدھ ناہیں کھبڑ نھیوں لک ٹراگ ہے وے
جوگ دس کھاں کدہڑوں ہویا پیدا کتھوں ہویا سناس بیراگ ہے وے ۔ راہ جوگ دے دس کھاں ہین کتنے کتھوں نکلیا جوگ دا راگ ہے وے
ایہ کھپری سہلیاں ناد کتھوں کس بدھیا جٹاں دی پاگ ہے وے ۔ وارث شاہ بھبوت کس کڈھیا ای کتھوں نکلی لوجنی آگ ہے وے

کلام جوگی

مہادیو توں جوگ دا پنتھ بنیا دیودت ہے گورو شناسیاں دا ۔ رامانند توں سبھ بیراگ ہویا پریم جوت ہے گورو داسیاں دا
ستھر استھریاں دا نانک دا سیاندا شاہ مکن مندھیں ابھاسیاں دا ۔ برہما برہمناں دا رام ہندواں دا اتے بشن مہیش سبھ راسیاں دا

حضرت سید جلال جلالیاں دا تے اویس قرنی کھلی کاسیاں دا
دشنشٹ ویراگ ویراگیاں دا سری کرشن بھگوان اوبھاسیاں دا
دستگیر دا سلسلہ قادری اے تے فرید ہے چشت عباسیاں دا
نام دیو گورو سبھ چھینبیاں دا شاہ شمس نیاریاں چاسیاں دا
خواجہ خضر ہے پیر مہانیاں دا نقشبند مغلاں چغتاسیاں دا
نل راجہ ہے گورو جواریاں دا شمس پیر سنیاریاں ہاسیاں دا
شیث ولد آدم ہے جولاہیاں دا تے شیطان ہے پیر میراسیاں دا
جویں حاجی گلگو گھمیاراں دا حضرت علیؓ ہے شیعاں خاصیاں دا
عشق پیر ہے عاشقاں ساریاں دا بھکھ پیر ہے مستیاں ہاتھیاں دا
سوٹا پیر ہے وگڑیاں تگڑیاں دا تے داؤد ہے زرہ نولسیاں دا
قارون پیر بخیلاں تے حاسداں دا نفس پیر ہے حرص خواسیاں دا
گوبند سنگھ گورو کیسا دھاریاں دا کیدو سانگیاں مکر لباسیاں دا
کُتا پیر کھیوٹیاں بھونکیاں دا رسہ پیر ہے بدھیاں داسیاں دا
گنج پیر ہے ناقصاں کاملاں دا میاں میر ہے تخت رواسیاں دا
سچا صدق ہے پیر صفایاں دا رشک وہم ہے کوڑ بکواسیاں دا

جویں شاہ مدار مداریاں دا تے انصار انصاریاں لماسیاں دا
حاجی نوشوہ جویں نوشاہیاں دا تے بھگت کبیر جولاسیاں دا
شیخ طاہر ہے پیر جو موچیاں دا لقمان لوہار ترکھاسیاں دا
نبی پیر ہے عالماں ساریاں دا علم پیر ہے سبھ ملواسیاں دا
سرور سخی بھرائیاں سیوکاں دا لعل بیگ ہے چوہڑیاں خاصیاں دا
خالق پیر ہیگا کل خلق دا جی بخشنہار ہے اوہ لساں عاصیاں دا
شیخ عطار ہے پیر عطاریاں دا شاہ شمس تبریز خوجاسیاں دا
سلیمان پارس پیر نائیاں دا علی رنگریز ادریس درزاسیاں دا
حسو تیلی ہے پیر جو تیلیاں دا سلیمان ہے جن بھوتاسیاں دا
مطلب پیر جویں جٹاں ساریاں دا ابوجہل ناحق سناسیاں دا
پیسہ پیر ہے کنجراں بیڈیاں دا چھتر پیر رناں چوڑناسیاں دا
صبر پیر پیغمبراں مقبلاں دا القولے پیر مرداں اللہ راسیاں دا
بھگڑا پیر ہے احمقاں ہوچھیاں دا عقل پیر ہے اہل قیاسیاں دا
شاہ حسینؓ شہیداں تے غازیاں دا دغا پیر ہے کوڈیاں ناسیاں دا
وارث شاہ جو رام ہے ہندواں دا تے رحمٰن ہے مومناں خاصیاں دا

کلام جوگی باہتی

عدل بناں سردار ہے رُکھ اپھل رن گدھی ہے جو وفادار ناہیں
بناں آدمیت نہ انسان جاپے بناں آب قاتل تلوار ناہیں
عمل باہجھ عامل کوئی نہیں ہندا کتب لدیا خر کسے کار ناہیں

نار بناں ہے کپھنی بانجھ جیہی مرد گدھا جو عقل دا یار ناہیں
صبر ذکر عباداتاں باہجھ جوگی دماں باہجھ جیون درکار ناہیں
پانی باہجھ دریا بھی نہ دہندے استغفار باہجوں چھٹکار ناہیں

ل پ ۲۲ ع (ترجمہ) اور ہم نے دی ہے داؤد کو اپنی طرف سے بڑائی اے پہاڑو رجوع سے پڑھو اسکے ساتھ اور اڑتے جانور اور نرم کردیا اس کے آگے لوہا اور اندازہ سے جوڑ کڑیاں اور کرو تم سب کام بھلا ۲ے کیسا دھاری. سر پر کیس رکھنے والے سکھ ۳ے ایک گانے والی قوم کا نام ہے جو شادیوں پر ساری ساری رات گاتے ہیں ۴ے لڑائی اور جھگڑا کرنے سے عقل ٹھیک نہیں رہتی اسیئے گالی گلوچ جاہل دیا کرتے ہیں ۱۲

نبی باہجہ شفاعت نہ کسے کرنی رب باہجہ کوئی بخشہار ناہیں
باہجہ عشق دے موت شہید ناہیں تیغ صبر دی باہجہ ہتھیار ناہیں
کوئی نہیں سردار سادات باہجوں شاہ علیؓ دے باہجہ دربار ناہیں
ذکر رب دے باہجہ زبان ناہیں سخن حُب باہجوں شیریں دار ناہیں
فقر ہوئیکے صبر نہ کرے جیہڑا جُبہ فقر دا اوہ روادار ناہیں
ہمت باہجہ جوان بن حسن دلبر لون باہجہ طعام سوار ناہیں
باہجھوں ہجر دے ذوق تے شوق ناہیں بناں وصل دے موج بہار ناہیں
عقل باہجہ وزیر صلوٰۃ مومن تے دیوان حساب شمار ناہیں
بے پرواہیاں بناں معشوق ناہیں سراں دتیاں باہجہ دیدار ناہیں
گھاٹ فقر دا باہجہ حسین ناہیں باہجہ صدق دے لنگھنا پار ناہیں
رضا رب دی باہجہ نہ ملے درجہ نفس ماریاں باہجہ وقار ناہیں
اکھیں ویکھیاں باہجہ پریت ناہیں جویں بناں یقین اعتبار ناہیں
خودی بناں حضور دا رونائیں نافرمان باہجوں گنہگار ناہیں
جُسہ روح دے باہجہ ڈراونائیں جند باہجہ جویں سنسار ناہیں
شرم باہجہ مچھاں بن عمل داہڑی طلب باہجہ نوجان بھرم بھار ناہیں
بناں دُکھ دے سکھ نصیب ناہیں لگن باہجہ خوار سنسار ناہیں
رب بناں نہیں اوٹ پردیسیاں نوں کامل پیر باہجوں مددگار ناہیں
وارثؔ رن فقیر تلوار گھوڑا چارے تھوک ایہ کسے دے یار ناہیں

کلام سہتی

سہتی آکھدی رناں نوں نند ناہیں جوگی ہو یائیں کن پڑائیکے وے
میتھوں کجھ وصول نہ ہو سیا دے۱؎ اینویں جائینگا ہیلیاں کھائیکے وے
دعویٰ اولیاں کم شیطانیاں دے گلاں کریں توں بہت سمجھائیکے وے
پیا راہ شیطان دے انگ ماریں سر سجدیوں آلویں اکائیکے۲؎ وے
ہور ناں جٹیاں وانگ میں نہیں کچی کی لینا ای من بھرمائیکے وے
گیری نال توں کپڑے رنگ لتے گیتا باہجہ دھیان توں لائیکے وے
گلاں نال توں ٹھگدا پھریں لوکاں اویں آلویں فریب بنائیکے وے
وارثشاہ فقیر نہ ہولیوں موہلے کی کھیڈیو بھیس وٹائیکے وے

کلام جوگی

مرد کرم دے نقد ہیں سہتی اے نی رناں دشمناں نیک کمایاں دیاں
مرد ہین جہاز جو نیکیاں دے رناں بیڑیاں ہیں برایاں دیاں
ہٹماس حلال حرام کپن ایہ کوہاڑیاں تیز قصایاں دیاں
سر جائے نہ یار دا بھیت دیئے شرماں رکھی اے اکھیاں لایاں دیاں
آہڈا نال فقیر دے لاندیاں نی خوبیاں ویکھ ننان بھرجایاں دیاں
تسیں الیس جہاں وچہ ہو رہیاں ہنجیریاں گھٹ وہڑوایاں دیاں
ماں باپ دا ننگ ناموس ڈوبن تیاں لاہ سٹن بھلیاں بھایاں دیاں
لباں لیندیاں صاف کر دین داہڑی جیہاں قینچیاں احمقاں نایاں دیاں
نی توں کیہڑی گل تے ایڈ شوکیں گلاں دس کھاں پوریاں پایاں دیاں
تینوں ریشم دے نال نہ جانے ہاں کریں چاوڑاں توں حنایاں دیاں

۱؎ میرا دل مائل کر کے تجھے کچھ وصول نہ ہوگا ۲؎ اکانا بمعنے ہٹانا الگ کرنا ۳؎ یعنی وزیر عقل کے بغیر اور دفتر حساب کے کام کے بغیر نہیں ہوتے ۱۲

ٹل جاہ ساتھوں اجے ہے ویلا پچھوں تا ڈسیں گلاں گلائیاں دیاں
وارث شاہ تیرے منہ نال یاراں ہنڈاں ہنجھ کے سبھ بھیلیاں دیاں

کلام سہتی

ریسن جوگیاں دی تیتھوں نہیں ہندی ہساں کیہاں جٹاں کھایاں دیاں
تان سین جہیا راگ نہیں ہوندا لکھ صفاں جے ہون عطایاں دیاں
تیری چرا چر پھڑکدی جیبھ الویں جویں جتیاں مرکیاں سایاں دیاں
نہیں فقر دے بھید داتوں واقف خبراں تدھ نوں مہیں چرائیاں دیاں
نہیں کعبیوں چوہڑا ہووے واقف خبراں جان دے چوہڑاں کھایاں دیاں
جیہڑیاں پیکیاں دے گھریں کوارپا تر خبراں انہاں نوں کی ومائیاں دیاں
جیہڑیاں سون اجاڑ وچہ وانگ کنجر قدراں اوہ کی جاندیاں داٹیاں دیاں
دیہڑ وانگ بھونگر بڑ ہکاں مارنائیں چالاں نہیں ایہ گوراں گوسائیاں دیاں
گڑھ کوٹ کی کریگا اوہ قائم خبراں نہیں جنہوں خندق کھایاں دیاں
جیہڑی ڈدل تیری سانوں نظر آوے ڈولاں ایہ نئے دملں تے نایاں دیاں
پوچھاں گائیں دیاں مہیں نوں جوڑنائیں گھریاں مہیں نوں لاونائیں گایاں دیاں
لجھ ہووے شعور تے پون سمجھاں رزاں والیاں گلاں سنایاں دیاں
میاں کون چھڈاوسی آن تینوں دھمکاں پوندیاں جدوں کٹایاں دیاں
کتوں حرف سلوک نہ سکھیوای پڑھیوں پٹیاں جنگ لڑایاں دیاں
جٹاں کھچری ناد سواہ منہ تے ایہ صورتاں ہین بلایاں دیاں
سہلی ٹوپیاں فقر دا پہن بانا بنکے صورتاں بھرن مولایاں دیاں
جیہڑی ڈدل دینال توں ایڈ شوکیں ایہ طرح نی شامتاں آیاں دیاں
پیراں گوراں دے نام نوں لاج لائی کرے ددایاں ٹکر گدایاں دیاں
تریاں بادیاں کسے نہ دھوتیاں نی جواں انہاں دلوچہ خدایاں دیاں

بے شرم دی موجھ جیوں لوچھ بدھی جیہاں منجراں ٹیڈے دبایاں دیاں
اکھیں ڈھٹیاں نہیں توں چحبراوے پریم گٹھیاں برہوں ستایاں دیاں
لنڈیاں نال گھلنا ئے بول لوہن نہیں چالیاں بھلیاندیاں جلیاں دیاں
سر مُن داہڑی کھیہ لایا ای قدراں ڈھٹیوں ایڈیاں چایاں دیاں
چتر سواہ بھرے ویکھو مکر لگا جویں کتیاں ہون قصایاں دیاں
جیہڑے واہن پڑانیاں وچہ لیٹن قدراں پان کی لیف تلایاں دیاں
گدھے وانگ جاں جیوں کریں مستی کچھیاں گھنائیں ناق رایاں دیاں
گھر وگھریں پھرنائیں بگڑ ماردا وے گلاں تیریاں شتر گوزایاں دیاں
بالو پورا تینوں کوئی نہیں ملیا اجے لوہنائیں بگلاں مایاں دیاں
جیوندی جان جو گور دبایا ئی ایویں سہلیاں ٹوپیاں پایاں دیاں
ہاسا دیکھ کے آوندا اسفل دائی گلاں طبع دیاں ویکھ نفتایاں دیاں
آدم زاد دینال نہ وریوں توں تینوں عادتاں جھوٹیاں دایاں دیاں
پانی ویکھ کے دونیاں ہندیاں نی ایہ چالیاں مین مرغایاں دیاں
بول بولنا ئیں ہینکڑا نال کھردے گلاں مٹھیاں نہیں رسایاں دیاں
جنہاں ٹکڑے ین کے نت کھاہدے ساراں اوہ کی جانن مٹھیایاں دیاں
کرکے خواریاں گھٹا سر گھتنائیں وانگر گگڑاں سواہ اڈایاں دیاں
رج کھائکے ڈھڈ و دہایا ای گلہاں ابھریاں وانگ سواہ اڈیاں دیاں
کرکے محنتاں کھاہ کجھ وے ہتھوں پون پوریاں نیک کمایاں دیاں
چسکے خور لوہے بوہے پھریں بھوندا ففے کٹناں جویں کڑمایاں دیاں

۱ے کہی ہوئی باتیں ۲ے شاہ جہانے برنج ملک بیٹ ۳ے یعنی بری باتوں کا نتیجہ دیکھ لیا کہ بہنیں اور ریش چٹ کرا کر بڑی شکل بن آیا ہے یعنی چوہڑا کسی کی خبر کیا جانے وہ تو کھائی اور گند کی کا واقف ہوتا ہے اسی طرح تجھ کو نظر سے کیا تعلق ۱۲۔

مٹی کلیاں دی پچھوں ڈھونڈسیں وے ہٹریاں بیٹریاں شوہ ڈباہیاں دیاں
رسّا لک دے نال تے کس لانگڑ کیہاں خوبیاں جٹاں دوہاہیاں دیاں
تینوں ذرا شعور نہیں احمقا وے چالاں بھٹریاں نی لے پڑاہیاں دیاں
کجھ پیش نہ جاسیا اوس ویلے جدوں ہوں پرچولاں گواہیاں دیاں
پریاں نال کی ڈائیاں نوں آکھ لگے جنہاں دکھیاں بھنیاں بھایاں دیاں
سسّی نال جو ہوتوں نے عشق کیتا خبراں ہس جہانتے شاہیاں دیاں
ایہ عشق کی جاندے چاک چوبر خبراں جان دے روٹیاں ڈھاہیاں دیاں
انت جھورسیں گا کیتے اپنے نوں پچھوں تا ویں عمراں دہاہیاں دیاں
گلاں عشق دیاں الیاں نظلیں رلیاں کچے گھڑیتے وہن رڑھاہیاں دیاں
پچھلین گے گل بنائیکے وے داہراں پین گیاں جدوں ساہیاں دیاں
واہ لو پچگا آپ توں ڈاہڈیاں دا گلاں بھل جاون چتراایاں دیاں
جا صاحباں یار وچ ملے بھائی دھاراں عشقدیاں دیکھ جنگھایاں دیاں
لیلاں مجنوں دے عشق وچ نشر ہوئی خبراں کھنڈیاں بھاگایاں دیاں
وارثشاہ نہ بیٹیاں جنہاں جنیاں قدراں اوہ کی جانن جوائیاں دیاں

کلام جوگی

ایس سہتی اے موں نہ وڑاں تیتھوں تکھے دیدڑے تینڈڑے سارڑے نی
کہے کاؤں انڈے ڈھور نہ کدی ہوئے شیر مکھیاں توں نہیں ہارڑے نی
پھٹ پین لڑائی دے اصل ڈاہی ہور کوڑ پسار لپار دے نی
ہمت سست بروٹڑے سرین بھارے اوہ گھر وکسے نہ کار دے نی
سڑن کپڑے ہون تحقیق کالے جیہڑے گوٹھی اے ہون لوہار دے نی
آوے مہک انہاندیاں لیڑیاں توں جیہڑے مجلسی ہون عطار دے نی
خیر دتیاں مال نہ ہووے تھوڑا بوہل تھڑے نہ چنے گٹار دے نی
تیس تاں فکر کیتا ساڈے مارنیدا تینوں ویکھ لے یار ہن مار دے نی
جنہاں کمے کوئی تیہا پاونداۓ سچے وعدے پروردگار دے نی
ہاتھی نہیں تصویر دا قلعہ ڈھائے شیر بھجا دیاں توں نہیں ہار دے نی
ناہیں ہیجڑیوں خبر عورتاں دی کھنب چڑیدے ساتھ نہ تار دے نی
اکے مارناں اکے تے آپ مرنا اکے نس جانا اکے سار دے نی
بھنوری اے جنگنوں ڈھک کمے کے سگوں اگلیاں توں پچھوں مار دے نی
جھوٹھیاں مہنیاں نال نہ جوگ جاندا سنگ گلے نہ نال پھوہار دے نی
صحبت نیکدی نیک بنا دیندی او گنہار بیلی او گنہگار دے نی
جدوں چوہڑے نوں جن چا کمے دے خلہ جھاڑا کریدا نال ہزار دے نی
توں دیر گالیں اسیں صبر کریئے فقر صبر دے نال اجاڑ دے نی
وارثشاہ میاں رن بھونکنی نوں فقر پاچڑیاں چا مار دے نی

کلام سہتی

تیریاں سہلیاں توں اسیں نہیں ڈردے کوئی ڈرے نہ بھیلدے سانگ کولوں
اینویں خوف پوستی تینوں مارینداجویں دھمکدا پیر اولانگ کولوں

۱ خاک میخ کی تلاش کرے یعنی آخر کچھ فائدہ نہ ہوگا ۲ بھائیوں کے پہلو توڑ دیئے ۳ تصویر کا ہاتھی قلعہ نہیں گرا سکتا ۴ دیوانہ گیدڑی سے شیر مغلوب نہیں ہوتا ۵ زاغوں کے کہنے سے بیل نہیں مرتے ۶ ہیجڑے کو عورتوں کی خبر نہیں ۷ چڑیا کا پرشتی کا کام نہیں دے سکتا ۸ پ ۲ ع (ترجمہ) اسی کو ملتا ہے جو کمایا اور اسی پر پڑتا ہے جو کیا ۹ جنے کیا بھلائی سو اپنے واسطے اور جنے کی برائی وہ بھی اسی پر ۱۰ پھتر بارش سے نہیں گلتا ۱۱ جوتیوں سے جن نکالا جاتا ہے ۱۲۔

ایویں ہاریداجاویں ایس پنڈوں جویں کھسکدا کفر ہے بانگ کولوں	سر لکّے پھرنیگا پھیل جتا جویں سپ اٹھ چل دا ڈانگ کولوں
میرے ڈٹھیاں گئی سی جان تیری جویں چڑی دی جان چھلانگ کولوں	اینویں کھری سٹّے جائینگا توں جویں ہاڑدی کھسکدا کانگ کولوں
تیری ٹوٹنی پھرکدی سپ وانگوں آ رنانے ڈریں اپانگ کولوں	وارثشاہ ایہ جوگیڑا مویا پیا پانی منگسی تیزے دی سانگ کولوں

کلام جوگی

کہیاں آن پنچائتاں جوڑیاں نی اسی رن نوں رلوڑی جانتے ہاں	بھرڑی اے چھجی اے لئی اے لنگھا پل وچ تنبو دیرے اسی تانتے ہاں
جیندے نال جا ویردی چھنج پائیے اوسنوں پلک وچ مار کے رانتے ہاں	رناں کرن ودہایا جوج والے اسی پلک وچ صاف کر جانتے ہاں
پھرن ڈھونڈدیاں پلنگ وچھاونے نوں اسیں سواہ اُتے موجاں مانتے ہاں	لوک چھاں دے بھنگ تے شربتاں نوں اسی آدمی نظر وچ چھانتے ہاں
لوک جاندے مہریاں دیناں پر چن اسی خواب اندر موجاں مانتے ہاں	پھرے مکر لگی اوہدی موت آئی وارثشاہ نوں مار کے رانتے ہاں

کلام سہتی

مردا باجھ مہری کسے کم ناہیں ویر مہری دا جوگی کیوں چاپایا ای	دس باجھ رناں کیکوں جمیوں توں ہور جگ جہان بنایا ای
کیتا اپنے نور تھیں نور پیدا اوہ بھی تریمتاں باجھ نہ آیا ای	ہویا ختم ہے اولیاں انبیاں دا اوہدے حق لولاک سہایا ای
مرد نال تریمت تریمت نال مرداں دوہاں ٹوٹیاں میل ملایا ای	ہن لباس لکم وانتم لباس لہن وارثشاہ قرآن وچہ آیا ای

کلام جوگی

سن سہتی اے ایس جہان اُتے رب کئی پسار پسار دانی	نال قدرت خواہش اپنی دے رنگار نگدیاں صورتاں دھار دانی
اِک علم اندر اک جہل اندر اک زُہد اندر دم مار دانی	اِک نال حیا سما گئے اک مِل بیٹھے گھر خوار دانی
اِک بے نوا حیا ناہیں کجھ فکر نہیں گھر بار دانی	اِک ہو بیہوش خموش ہوئے تقوے ابہ بیٹھے دربار دانی
اِک لالباس اداس پھردے اکناں چاہ ہے ہار سنگار دانی	اِک دانشمند چند ہو کے نواں کرن سبب روزگار دانی
اِک چپ چپاتیاں گنج پاوے اک نت سوال پکار دانی	اک باجھ عقل بازی جت لیندا اک عقل والا بازی ہار دانی
تیرا طور کجھ ہور دا ہور دِسے خوار خجلاں تے چشم چار دانی	وارثشاہ کجھ رحمت وہا جھ لئی اے ابو ہا کھلا ہے اود بار دانی

۱ـ جس طرح کفر اذان سے بھاگتا ہے ۲ـ تیز رو مراد بہنچی مارنیوالا ۳ـ نیزہ کی آب سے پانی مانگیگا ۱۲

کلام سہتی

سہتی آکھدی راولا سُنی میتھوں ایہ کچرک گیان سنائیں گاوے
رنّاں نال جے اُٹھکے لڑن لگوں پت اپنی آپ گوائیں گاوے
وسّاں نال تینوں ہٹی ورجنی ہاں ایہ کچرک سانگ بنائیں گاوے
میرے آکھیاں نہیں پرتیت ہونی اوڑک ہار کے تے پچھوتائینگا وے

اساں اتنی گل معلوم کیتی بناں پھاٹ کھادے نہیں جائیں گاوے
جتیاں کھیڑیاں دلوچہ خبر ہووے انہاں جٹاندی جُوٹ کھائیں گاوے
دس کون تیری ہابنھ کانبھ بھرسی حال کس تے کوک سنائیں گاوے
وارثشاہ میاں انت خاک ہونا کیونکر اپنا شان ودھائیں گاوے

کلام جوگی

جیٹھ مینہ تے سیال وچہ وامندی کتک ماہ وچہ منع اندھیریاں نی
چغلی خاونداں دی بدی نال مُلاں کھان لون حرام بدخیریاں نی
چوراں نال رفاق تے دغا پیراں پرنار جنجال دیاں بیڑیاں نی
لڑن نال فقیر سردار یاری گھٹ گھتناں مال وہ سیریاں نی
مڑن قول زبان تھیں پھرن پیراں بُرے فناں دیاں ایہ بھی پھیریاں نی
بھلے نال بھلیایاں بدی بریاں یادرکھ نصیحتاں میریاں نی
بدرنگ نوں رنگ کے رنگ لایو واہ واہ ایہ قدرتاں تیریاں نی
ایس رُن دا توں انت ہونیاں نی جھٹیاں منہ دروں تیریاں میریاں نی
بے دید ہو کے لجاں جندیاں دیاں سبھے گھت کے کھوہ نکھیریاں نی
اُڈنہار تیرے جیہاں لکھ رناں اساں جالیاں گھت کے گھیریاں نی
نال علم دے چا بیہوش کروں موہوں آکھسیں میں تیری تیریاں نی

روناں ویاہ وچہ گاوناں وچہ سیاپے ستر مجلساں کرن مندیریاں نی
حکم ہتھ کمذات دے سونپ دینا نال دوستاں کرنیاں ویریاں نی
غیبت ترک صلوٰۃ تے جھوٹ مستی دور کرن فرشتیاں[ے] طیریاں نی
میرے نال جو کھیڑیاں وچہ ہوئی خچر وادیاں ایہ سب تیریاں نی
خصماں نال برابری کرن رناں اوہ کُتیاں اصل بے غیریاں نی
بناں علم دے مرن اوہ بندے ثابت جنہاں دیاں رزق دیاں ڈھیریاں نی
ہنے گھت کے جادوڑا کروں کملی ہئی گرد میرے گھتیں پھیریاں نی
گھوڑ سینی اے تے مرگ نینی اے نی اکھیں تیریاں شوخ ودھیریاں نی
شرم والیاں بیبیاں نیکبختیاں اکھیں ساہویاں کرن ادکھیریاں نی
ہئی مار کے جھڑف جاں بازوانگوں جھپ کھائیں گی بل ٹیریاں نی
وارثشاہ اساں نال جادوانے کئی رانیاں کیتیاں چیریاں نی

کلام سہتی

اساں جادوڑے گھول کے سب پیتے کراں باورے جادواں والیاں نوں
راجے بھوج جیہے کیتے چا گھوڑے نہیں جاندا ساڈیاں چالیاں نوں

لکھیں گھت بھوکایا سی مرد مرزامان کرداسی نیلی دیاں چالیاں نوں
سکے بھایاں نوں کرن نفر راجے اتے راج بہاوندے سالیاں نوں

ے (ترجمہ) کہہ دیکھو اگر آوے تم پر عذاب اللہ کا یا آوے اپنر قیامت کیا اللہ کے سوا کس کو پکاروگے بتاؤ اگر ہو تم سچے ے فرشتوں کو اڑنے سے باز رکھتی ہے ۳ے پ ۹ ع ادر سناان کو احوال اس کا کہ ہم نے ان کو دی۔ پھر ان کو ڈروں گا۔ پھر پیچھے لگا ان کے شیطان تو وہ ہوا گمرے ہوؤں میں ۱۲

سر کپ رسالو نوں وخت پایا گھت کردے رولیاں رالیاں نوں
یوسف بندیچہ پا ظہیر کیتا سسّی وخت پایا اوٹھاں والیاں نوں
پھوگو عمر بادشاہ خوار ہویا ملی مارون ڈھول دے رالیاں نوں
بتر ماچھی دا مجنوں نے جھلیا سی ڈھونڈے لیلیٰ دے عشق دے چالیاں نوں
مہینوال توں سوہنی رہی الویں ہور پچھ لے عشق دے چالیاں نوں
رناں مار لڑائے امام زادے مار گھتیا بیریاں والیاں نوں
جیہڑے دسب کرتب تمیاندے جگ جاندا حال احوالیاں نوں
راون لنک لٹائی کے گرد ہویا ستیا واسطے بھیت دکھالیاں نوں
رانجھا چار کے مہیں خراب ہویا ہیر ملی جے کھیڑیاں سالیاں نوں
روڈا اوڈھ کے ڈکرے ندی پایا تے جلالی دے ویکھ لے چالیاں نوں
ولی بلعم با عور ایمان دتا ویکھ ڈوبیا بندگی والیاں نوں
اٹھاراں کھونیاں کٹک لڑ موئے پانڈو ڈوب ڈاب کے کھونیاں گالیاں نوں
رناں سچیاں نوں کرن چا جھوٹھے مکر نال وچھا نہالیاں نوں
وارث شاہ توں جوگیا کون ہونائیں اوڑک پھرینگا ساڈیاں جالیاں نوں

کلام جوگی

آنڈھی اے غیب کیوں وڈھیائی ساڈے نال کی رکتاں چایاں نی
بکیاں دا کوئی نہ رب باہجوں تسیں دونویں نناں بھر جایاں نی
مڈھوں آدموں رناں دا نام برا کدوں کیتیاں کسے وفایاں نی
گلاں جھل وللیاں سکھ کے تے آیتاں نص حدیث بھلایاں نی
کریں نراں دے نال برابری کیوں آکھ تساں وچ کی بھلیایاں نی
جیہڑا رب دے نام تے بھلا کرسی اگے ملن گیاں اوس بھلیایاں نی
اگے تنہاں دا حال زبون ہوسی اکھیں ویکھ جو کرن بریایاں نی
زیر باقیاں عمل دے کھیت دیاں وارث شاہ نوں دینیاں آیاں نی

کلام سہتی

کدوں خدمتاں کیتیاں نیک مرداں کدوں صحبتاں توں اٹھ پایئو وے
منگ کھان دے واسطے ساہد بنیوں بدن خاک دے وچ رلائیو وے
کدوں پھریوں توں نال گیانیاں دے کیہڑے گیان توں کن پڑائیو وے
اد ہجر وچہ اڈوکھوڑے پھریں کھاندا کتوں راہ روان نہ پایئو وے
شامت نفس دی توں کھاندا پھریں دھکے حال فقر دے نوں لنگ لائیو وے
تیری عمر چھوٹی نظر آوندی اے ایہ ہنر کتھوں تدھ پایئو وے
فرفنجیاں مکریاں ٹھکریاں نوں الیس نپتھ دا بھیت نہ آیو وے
گوشے بیٹھ نہ کیتوئی یاد اللہ الویں رائیگاں وقت گوایو وے
کن پاڑ کے عمر گوایائی تینوں بھید نہ فقر دا آیو وے
صبر شکر میراث فقیر دی اے ادھ من ان دا ادھ دڑ کایو وے
اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْن حق فقراں رب وچہ قرآن فرمایو وے
کی کھٹیوئی پٹھا وید پڑھ کے وارث شاہ نے آکھ سنایو وے

کلام جوگی

مرد صاد چہرے ہین نیکیاں دے صورت رن دی میم موقوف ہے نی
مرد عالم فاضل اتے اصل قابل کسے رن نوں کون وقوف ہے نی

صبر فرخ ہے نیاں نکیمرداں اتے صبر دی وا موطوف ہے نی
دفتر مکر قریب تے خچر وادی ایہناں لپیٹیاں وچ ملفوف ہے نی
اندر خاص جے عمل نہ نیک ہووِن انسان کہاونااں زوف ہے نی
اِنَّ کَیدَ کُنَّ حق عورتاں دے اِہتاں وچ قرآن حروف ہے نی
رَن ریشمی کپڑا منع مسئلے مرد جو زکیدار مسرف ہے نی
رمز فقر دی نوں سوئی سمجھ لائے دانشمند جو اہل کشوف ہے نی
رَن مرد دی سدا محکوم ہوندی ایہتاں گل مشہور معروف ہے نی
وارث شاہ ولائیتی مرد میوہ اتے رَن مسواک دا سوف ہے نی

کلام سہتی

دوست سوئی جو بپت وچ بھیڑ کٹے یار سوئی جو جان قربان ہووے
شاہ سوئی جو کال وچ دُکھ کٹے کل بات دا جو نگہبان ہووے
گاں سوئی جو سیال وچ دُدھ دیوے بادشاہ سوئی جو شایان ہووے
نار سوئی جو مال بن بیٹھ جائے پیادہ سوئی جو بھوت مسان ہووے
امساک ہے اصل افیم باہجوں غصے بناں فقیر دی جان ہووے
روگ سوئی جو نال علاج ہووے تیر سوئی جو نال کمان ہووے
کنجر سوئی جو غیرتوں باہر ہووے جوین بھابڑا بناں اشنان ہووے
قصہ سوئی جو ویر بن پیا وسّے جلاد جو مہر بن جان ہووے
کواری سوئی جو کرے حیا بہتا نیویں نظر تے باجھ زبان ہووے
بناں چوری تے جنگ دے ملک وسّے پٹ سوئی بن آنڈے دی پان ہووے
۸۵۷ قاضی سوئی جو شرع وچ ہووے قائم گائک سوئی جو نگے وچ تان ہووے
۸۵۸ پیر سوئی جو ترت مراد دیوے خادم سوئی جو وچ فرمان ہووے
۸۵۹ منصف سوئی جو بے ریا ہووے پہلوان جو ہڈ ستران ہووے
۸۶۰ عالم سوئی جو علم دی خبر جانے قاری سوئی جو خوش الحان ہووے
۸۶۱ شوم سوئی جو لاریاں وچ رکھے سخی سوئی جو ڈھل نہ دان ہووے
۸۶۲ معشوق جو اہل تمیز ہووے عاشق سوئی جو فرق نہ جان ہووے
۸۶۳ رعیت سوئی جو امن آئین لوّے حکم سوئی جو حکم قرآن ہووے
۸۶۴ بھڑ تھہ باز جو ہتھ وچ ڈھال ہووے گرز سوئی جو ہتھ پہلوان ہووے
۸۶۵ وید سوئی جو مرض دا نام دسّے سیاناں سوئی جو سمجھ پچھان ہووے
۸۶۶ کاریگر جو ونڈ[3] نوں سوچ لئے کم سوئی جو عمر جوان ہووے
۸۶۷ تلوار جو قبضے تے ہتھ ہووے گھوڑا سوئی جیہڑا ایہٹھ ران ہووے
۸۶۸ پاک[4] سوئی جو شرک توں دور ہووے توبہ سوئی جو رد شیطان ہووے
۸۶۹ شروع سوئی جو رب دے نام ہووے ختم سوئی جو نال ایمان ہووے
۸۷۰ سخن سوئی جو نال تاثیر ہووے احمق سوئی جو نہ قدردان ہووے
سید سوئی جو شوم نہ ہووے کاذب زانی بیاہ تے نہ قہر دان ہووے
چاکر عورتاں سدا بے عذر ہووِن اتے آدمی بے نقصان ہووے
۸۷۱ ہتھیار سو جو وقت سر کم آوے فتح سوئی جو مرد میدان ہووے
۸۷۲ اہل پت جو گھروں نہ پیر کڈھے خجل سوئی جو نشر جہان ہووے
برہاں جاہ توں بھکھیا چو براوے متے منگنوں کوئی دوہان ہووے
وارث شاہ فقیر بن حرص غفلت یاد رب دی وچ غلطان ہووے

[1] جو سخاوت میں دیر نہ کرے [2] جان دینے میں دیر نہ کرے [3] کاریگر وہی لائق ہوتا ہے جو کام کے حصے پہلے سوچ کر کام شروع کرے وگرنہ پیچھے کام بگاڑ کر پچھتائے گا۔ اور کام وہ ہے جو جوان عمر میں ہووے۔ یعنی ہر ایک کسب جوانی کی عمر میں کامل ہو سکتا ہے۔ بوڑھاپے میں کوئی کام ٹھیک نہیں ہو سکتا [4] پاک وہی ہے جو شرک سے پاک ہے کیونکہ ہزار نیکی کرے تمام اعمال آگے اکارتھ جاتے ہیں

جوگی دی گل

کلام جوگی

کارساز ہے رب تے پھیر دولت سبھ محنتاں پیٹڈے کارنے نی
پیٹ واسطے گل خرابیاں نی پیٹ واسطے خون گذارنے نی
پیٹ واسطے حور تے پریزاداں جان جن تے بھوت دے وارنے نی
پیٹ واسطے فقر تسلیم توڑن سمجھ لے سبھ رنّے گوارنے نی
ایس زمین نوں واہوں دا ملک مکا ایتھے ہو چکے وڈے کارنے نی
مہربان جے ہون فقیر اک پل تساں جیہے کروڑ لکھ تارنے نی

نیک مرد تے نیک بھی ہووے عورت انہاں دوہاں دے کم سوارنے نی
پیٹ واسطے پھرن امیر در در سیّد زادیاں نے گدھے چارنے نی
پیٹ واسطے رات نوں چھوڑ گھراں ہو پاہرو ہو کراں مارنے نی
پیٹ واسطے رات نوں کرن چوری پیٹ واسطے اگ دے پہ ساڑنے نی
گاہوں ہورتے اک نی ہو اوہدے خاوند ہور ہی ہو دم مارنے نی
وارث رن جیکر مہربان ہووے بھانڈے لول دے کھول متہ مارنے نی

سہتی دی گل

کلام سہتی

رب جیڈ نہ کوئی ہے جگ داتا زمیں جیڈ نہ کسے دی صابری دے
چند جیڈ چالاک نہ سرد کوئی حکم جیڈ نہ کسے اکابری دے
آسمان دے جیڈ نہ کسے بلاّ ریت جیڈ نہ کسے دی چابری دے
جٹ سنڈھے سنار نوں بھکھ جنگی تتّے رج کے گالدے ٹابری دے
موت جیڈ نہ ہور ہے سخت چٹی ادھے کیدی نلہیوں نابری دے
اتفاق دے جیڈ نہ شان شوکت خُلق جیڈ نہ جگ نشابری دے
رن ویکھنی عیب فقیر تائیں بھوت وانگ ہیراں اتے باری دے

مجھیں جیڈ نہ کسے دے ہون جیر راج ہند پنجاب نہ بابری دے
ان دھن نہ کھتری جیڈ ہرگز کوئی کم نہ اللہ تھیں نابری دے
برا کسب نہ نوکری جیڈ کوئی یاد حق دی جیڈ اکابری دے
ککڑ کاں، کمبو، سلوک تناں اہناں وانگ نہ کسے برابری دے
مالزادیاں جیڈ نہ کسب بھیڑا المذات نوں حکم ہے کھابری دے
علم ہنر دے باہجھ نہ پہنچ کوئی عمل صالح جیڈ نہ راہبری دے
وارثشاہ شیطان دے عمل تیرے اہڑی سنجیدی ہو گئی چھابڑی دے

جوگی دی گل

کلام جوگی

رن ویکھنی عیب ہے انھیاں نوں رب اکھیاں دتیاں ویکھنے نوں
راون راجیاں سراں دے داہ لائے ذرہ جا ئیکے اکھیاں سیکھنے نوں
سب دید معاف ہے عاشقاں نوں رب نین دتے جگ دیکھنے نوں

بھ خلق دا ویکھ کے لیو مجرا کرو دید ایس جگ دے بھیکنے نوں
نہادیو جیہے پاربتی اگے کام لیا وند اسی متھا ٹیکنے نوں
عاشق ڈھونڈھدے پھرن دیدار تائیں کوئی ہووے حاصل ایس بھیکنے نوں

لے پ ع (ترجمہ) اے لوگو بندگی کرو اپنے رب کی جس نے بنایا تم کو اور جو پہلے تم سے تھے شاید تم سے تھے شاید تم پرہیزگاری پکڑو جس نے بنایا تم کو زمین بچھونا اور آسمان چھت اور اتارا آسمان سے پانی پھر نکالے اس سے میوے کھانا تمہارا سو نہ ٹھہراؤ اللہ کے برابر کوئی اور تم جانتے ۱۲

عزرائیل متھے قلم لے دیکھدا ای تیرا نام اس جگ تھیں چھکینے نوں
وارثشاہ میاںؒ روز حشر دے نوں سبھ سدنیں گے لیکھا لکھنے نوں

سہتی دی گل

کلام سہتی

جیہی نیت ہے تیہی مراد ملیا گھر وگھری چھائی سر پاؤ نائیں
پھریں بھونکدا منگدا خوار ہوندا لکھ دغے پکھنڈ کماونائیں
سانوں رب نے دُدھ تے دہیں دِتا اچھا کھاونا تے ہنڈاونائیں
کس دسیو کس سنایو ئی ہیر ہیر کر کے مسکراونائیں
سارا بھیت تیرا اساں لبھ لیا ساتھوں کاسنوں پیا لکاونائیں
سونا روپڑا پہنکے اسی بہی اے وارثشاہ کیوں جیو بھرماونائیں

جوگی دی گل

کلام جوگی

سونا روپڑا شان سوانیاں دا توں تاں نہیں اصیل ہیں گولی اے نی
گدھا اڑدکاں نال نہ ہووے گھوڑا شاہ پری نہ ہووے پڑولی اے نی
رنگ گورڑے نال توں جگ مٹھا وچوں گند دے کارنے پولی اے نی
دیہڑے ویہڑے توں کنجری وانگ نچیں چوراں یاراں دی ویچ وچولی اے نی
اساں ہیر کہیا تدھ ہیر جاتا بھل گئی ایں سمجھ وچہ بھولی اے نی
ساڈا آکھنا تدھ نہ سمجھیا اے ایڈے کوڑ دے گھول نہ گھولی اے نی
فقر اصل اللہ دی ہین صورت اگے رب دے جھوٹھ نہ بولی اے نی
حسن متی اے بوبکے سون چڑھی اے نیناں والی اے شوخ مولی اے نی
بُرا سخن برابری نال شاہاں رکھیں جیبھ سنبھال بڑبولی اے نی
نا ہیں ریس کری اے لہناں جوگیاں دی سمجھ سخن فقیراں نوں لولی اے نی
بُرا بول نہ ریدیاں پیاریاں نوں نی بیشرم کوپتی اے لولی اے نی
تینڈا بھلا تھیوے ساڈا چھڈ پچھا باجیونی ایں آئی اے بھولی آئی
انت ایہ جہان چھڈ جاونائیں ایڈے کفر اپرا ہد نہ تولی اے نی
متی نال فقیراں نوں دیں گالی وارثشاہ دو دھوک مٹولی اے نی

سہتی دی گل

جوگی سہتی

چھیڑ کھنڈراں بھیڑ مچاونائیں سیکاں لنگ تیر نال سوٹیاں دے
اسیں جٹیاں مشک پلٹیاں ہاں نک پاڑ سٹے جہاں جھوٹیاں دے
جدوں مُہلیاں پکڑ کے گرد ہوئی اے پستے کڈھی کے چھینیاں کوٹیاں دے
جٹ جھگلے کٹی اے نال سوٹے ایہ علاج نی چترڑاں موٹیاں دے
پہنڑ شاہ دا بالکا شاہ جھکھڑ تیتھے دل نے ایڈ لپوٹیاں دے
وارثشاہ روڑا سر کن پاٹے ایہ حال چوراں یاراں کھوٹیاں دے

جوگی دی گل

کلام جوگی

فقر شیر دا آکھدے ہین برقعہ بھیت فقر دا مول نہ کھولی اے نی
ددھ صاف ہے ویکھناں عاشقاں دا شکر وچہ پیاز نہ گھولی اے نی

لے پ ۱۲ ع ۱۸ (ترجمہ) سورہ ہود۔ اور جتنے لوگ ہیں جب وقت آیا پورا دے گا تیرا رب ان کو انکے لیے ۲ے پ ۱۴ ع ۱۹ (ترجمہ) بیشک جو جھوٹ باندھتے ہیں اللہ پر بھلا نہیں پاتے ۳ے فرضی نام یعنی جیسے مرشد ویسے مرید - میں نے ایسے مکاروں کے مکر دیکھے ہوئے ہیں ۱۲

گذر گئی بیتی گل ہو چکی مُوتے وچہ نہ مچھیاں لبھدی اے نی
سرے خیر ہسکے آن دیکھے لئے غاتے مٹھڑا بولی اے نی
ہر کسے دینال پیار کری اے اتے کبر دا بھیت نہ کھولی اے نی

فخر نال فقیراں نوں بُرا بولیں ناہیں عقل حیاتوں ڈولی اے
لئی اے آکھ چڑھائیکے ددھ پیہ اے پر تول تھیں گھٹ توں تولی اے
وارثشاہ دل پیا تر کلے نوں سدھا ہووے نہ باہجہ بیٹھولی اے

سہتی دی گل

کلام سہتی

اسی بھوت دی عقل گوا دئی اے سانوں لا بھبوت ڈرا ونائیں
ویکھ ترنجنیں وہٹیاں چھیل کڑیاں اُوتھے کنگ دی تار وجاونائیں
اوہ پئی حیران ہے نال رحمت گھڑی گھڑی کیوں پیا اکا دنائیں
چور چوہڑے وانگ ہے تھہ تیری پئی جاپدی سری بھناونائیں
اِٹ سِٹ تے بھکھڑا کوار گندل ایہ بوٹیاں کڈھ وکھاونائیں
جاہ گھروں اساڈیوں نکل بھکھے نہیں جٹاندی جوت کھانائیں
کھوہ کھپری پھاوڑی بھن ٹوروں اتے ہور کی لیک لوادنائیں

ویکھ سوہنی نڈھڑی ہووے جتھے اوتھے جائیکے جھاتیا پاونائیں
میری بھابی دینال توں مزاریں بھلا آپ توں کون سداؤنائیں
نہ توں دید نہ ماندری نہ ملّاں جھاڑے غیبدے کانوں پاونائیں
کدی بھوتنا ہوئیکے جھنڈ کھولیں کدی جوگ دھا دی بن آونائیں
دارو نہ کتاب نہ ہتھ شیشی آکھ کاہے دا وید سداونائیں
جتھے رنّاں داد ھنبلہ نظر آوے اوتھے ونجلی راگ سناونائیں
رنّاں بلعم باعور دا دین کھویا وارثشاہ توں کون سداونائیں

جوگی دی گل

کلام جوگی

سخت[ع] بول نہ بول توں عاجزاں نوں گالیں دینے کوڑی اے کُوپتی اے نی
کرامات فقیر دی ویکھنی ہیں خیر رب توں منگ سوپتی اے نی
جڑھ دُکھ دلداراں زحمتاں دی حکم رب دے نال چپاٹی اے نی
مست نال تکبری رات دنے کدی ہوش دی اکھ پرتی اے نی
پڑھ پھوکی اے اک عزیمت سیفی جڑھ جن تے بھوت دی پٹی اے نی
موہوں مٹھڑی بول تے دور ہو جا ترکھی بول نہ کاہلی اے جٹی اے نی

اساں محنتاں ڈاہڈیاں کیتیاں نی انی گندٹی اے بھیڑی اے جٹی اے نی
کن پاٹیاں نال نہ ضد کیجے اتھے کھوہ وچہ جھات نہ گھتی اے نی
ٹکیاں نین توں اسیں وگاوئی اے اتے ہندیاں پکوچہ اٹی اے نی
کوئی دُکھ تے درد نہ ہے بھورا جھاڑا مہر دا جھناں نوں گھتی اے نی
تیری بھابی دے دُکھڑے دور ہوون اسی مہر جے چاپلٹی اے نی
جاندے سبھ آزاد یقین سیتی ایس فقر دے قدم جے چٹی اے نی

مرض نال کرامتاں دور کری لے جے کراک دوا چاسٹی اے نی
وارثشاہ نخاس دیو چہ جاکے کھوٹے مال توں کی کچھ کھٹی اے نی

لے پیشاب سے مچھلی تلاش کرنا مناسب نہیں ۲ پ (ترجمہ) اللہ کو خوش نہیں آتا بری بات کا پکارنا مگر جس پر ظلم ہوا ہو ۲ پ ۱۵ ع اور آتا تے ہیں قرآن میں سے جس سے روگ اچھے ہوں اور رحمت ہے ایمان والوں کے واسطے ۱۲

کلام سہتی

فرفیجیا ہیر بتالیا وے ادکھے عشقدے جھاڑٹے پادنے وے
کدوں یوسفی طب میزان پڑھیوں دستور علاج سکھاونے وے
قانون موجز تحفہ مومنین بھی تے کفایہ منصوری تھیں پاونے وے
قرابادین شفائی تے قادری بھی اتے نفع انسان پڑھیا دنے وے
رتن جوت شالکھ بلمیت سوجن سکھ دیہہ گنگا شتے آونے وے
ارسطالیس اتے جالینوس ہنیوں ساڈے جی نوں مول نہ بھاونے وے
کدوں پڑھیوں توں خیر منکھ سیرت اینویں عقل دے ڈھیہ پئے لاونے وے
فیلسوف جہان دیاں اسیں رناں ساڈے مکر دے بھید کس پاونے وے
اہناں مکریاں توں کون ہووے جنگا ٹھگ پھردے نی رناں ولاونے وے
منہ نال کیہاں جیہڑے جان ناہیں ہڈ گوڈڑے تنہاں بھناونے وے

نین ویکھ کے مارنی پھوک ساہویں سُتے پرمیدے ناگ جگاونے وے
قرطاس سکندری طب اکبر تے ذخیریوں باب کڈھاونے وے
پراں سکھ تے ویدمنوت سیرت نرکھنڈ دے دھیان بھلاونے وے
گلاں چاء چواہ دیاں بہت کرناایں ایہ روگ نہ تدھ تھیں جاونے وے
توں کفایہ مجاہدہ کدوں پڑھیوں لقمان بقراط کہاونے وے
کدوں پڑھیوں توں علم ایہ ویدگی دا دکھ کیدے کدوں گواونے وے
افلاطون شاگرد غلام ارسطو لقمان توں بیر دہوا دنے وے
جن السنوں جھنگ سیال والے قابو کیدے ایہ نہ اونے وے
جیہڑے مکر دے پیر کھلار بیٹھے بناں بھاٹ کھاہنے نہیں جاونے وے
وارثشاہ ایہ ملیئے سٹ السی جن بھوت تے دیو لواونے وے

کلام جوگی

ایہ رسم قدیم ہے جوگیاندی اوہنوں مار دینے جیہڑی ٹرکدی اے
ایہ خصم نوں کھان نوں کویں دلیسی جیہڑی خیر دیندی ہئی جھرکدی اے
اسیں گام راہوار سکھالئی اے نخرواںگ جو دوڑدی دڑکدی اے
پہلے پھوک کے اک دہتابیاں نوں پئی پھوں سردیانی دیکھ برکدی اے
اک جھٹ دے نال میں پٹ لینی جیہڑی زلف گلہاں اتے لڑکدی اے
فقر جامنگن خیر بھکھ مردے اگوں سگاں وانگوں پئی دُرکدی اے
آٹا خیر نہ پاوندی فقر تائیں سگون باندری دیواںگ گھرکدی اے
تیرے مور پھردے مارکھان اتے سوامنی مطھویئی پھرکدی اے

خیر منگن گیاں فقیرتائیں اگوں کُتیاں دے وانگ گھرکدی اے
ایہ ہیرنی اکے پہلوانی ئیں اکے کنجری ایہ کسے ترکدی اے
فقراں جوگیاں ہور سوالیاں نوں ہن بھنیہ دار ککڑی ہے وانگ کڑکدی اے
رن گنڈی نوں جدوں ہزار وچن اوتھوں چپ چپاتڑی سرکدی اے
سیانے جان دے نی دھنی جائے جھوٹی جیہڑی ساہن دی موتری کھرکدی اے
لنڈی ویہڑنوں کھیتری ہتھ آئی ہئی اُپردوں اُپردوں مرکدی اے
بن چھیڑیاں تین بولیاندے ہئی اندروں باہر بھڑکدی اے
لوہے آیاں فقیرنوں بُرا بولیں وانگ بسوادے پئی چرکدی اے

لے مرغی کی طرح آواز کرتی ہے ۲ے حملدار ہو جائے گی۔ گادیش جو سانڈوں کے عضوخاص سے خارش کرتی ہے ۱۲ ۳ے برا بولتی اصل چرکنا تھوڑا تھوڑا اسہال آنا یا گوز کا باریک آواز میں نکالنا ۱۲

کدی اُن بدکار نہ رہے گُجھی مندی نیت والی ادنویں کُھڑکدی اے | وارثشاہ وانگوں سانوں سن خبری اکھ وچہ جیوں گہے رڑکدی اے

جوگی دی گل

کلام سہتی

جیہڑیاں لین اُڈاریاں نال بازاں اوہ بُلبلاں تھک مریندیاں نی
اوہ ڈائناں جان کباب ہویاں جیہڑیاں بیڑیاں نال کھہندیاں نی
اوہ اکدن پھیرسن آن گھوڑے کڑاں جنہاں دیاں نت سیندیاں نی
جوکاں اک دن پکڑ نچوڑ ئین گیاں ان پُنے لہو نت پیندیاں نی
اِک دن پکڑیاں جاوسن حاکماں تے پرائی سیج جو نت چڑھیندیاں نی
تیرے لون موہنڈے ساڈے لون ناڑے مشکاں کسے دیاں اج کڈھیندیاں نی
ساڈا آکھیا توں تحقیق جانی ٹنگاں تیریاں سُنے بھیدیاں نی
آپ سچ بیعقل ہیں احمقا وے گلاں سچیاں نہیں سمجھیندیاں نی
قول فقر دا حکم ہے سچ لون گلاں جھوٹھیاں جیبھ ترکیندیاں نی

اوہناں ہرنیاں دی عمر ہو چکی پانی شیر دی جوہ دا پیندیاں نی
اوہ کواریاں جان خراب ہویاں جیہڑیاں گھبرواں نال کھڈیندیاں نی
تھوڑیاں کرن سہاگ دیاں اوہ آساں جیہڑیاں دہاڑویاں نال منگیندیاں نی
دل ہال دیکھے کھ کنجریاں نوں کدی دلوں محبوب نہ تھیندیاں نی
اِک دن گرڑے ساون اوہ گھٹاں ہاٹھاں جوڑ کے نت گرجیندیاں نی
جٹاں جیہڑیاں پیا وکھا دنائیں ہنے اگ دے نال سڑیندیاں نی
مرطباہ بے جو گیا بھلا چاہیں نہیں شامتاں تنھ پھیندیاں نی
جنہاں اپنے اپنے جوہر دسن جدوں اُکھلی کھت چھڑیندیاں نی
وارثشاہ جو لکھیاں توڑ دیاں نے نہیں کسیتوں موڑ میڈیاں نی

سہتی دی گل

کلام جوگی

سُن سہتی اے اسی ہاں ناں گ کالے پڑھ سیفیاں زہد کماونے ہاں
ادھی رات جاں لوک آرام کردے اسی اُٹھ کے کار کماونے ہاں
منہ وچہ پھیر داتن استغفار والی تے کدرتاں باہر وگاونے ہاں
ہو کے خاص حضور ست گوراں اگے پرانپ چمکے سیں نواونے ہاں
صُم بکم ہو کے سانس گھٹ لئی اے انگ وانگ تپنگ چلاونے ہاں
پئے جھوٹنے ہاں تدوں مست ہو کے جدوں کنگدی تار وجاونے ہاں
زہد کرنے ہاں خاص خدا دانی کجھ خلق دا نہیں دھراونے ہاں

سُنیں کن دھر کے ذرا غور کریں تینوں جوگ دا بھوگ بتاونے ہاں
کھوہے نیناں دے گیڑ اشنان کری آدلاں سچیاں دا درشن پاونے ہاں
آسن شوق یقین دے گوٹھ بہہ کے چیت گوراں دا نام دھیاونے ہاں
ایس اندھ غبار وجود اندر شمع عشق دی چا جگاونے ہاں
دسویں دوارے تے سانس چڑھا کے تے نشا اپنے من مناونے ہاں
لیکے ایہ اندھر بات ویلے پھیر نگر دی سیر لوں جاونے ہاں
ہر ول ساڈے ہر دم برس رہیا اسی باہروں بھیت چھپاونے ہاں

لے زنجیروں کے ساتھ بدن لگاتی ہیں ۲ے نوجوانوں سے کھیتی ہیں یعنی جو کنواری لڑکیاں نوجوانوں کے ساتھ کھیلتی ہیں وہ خراب ہو جاتی ہیں ۳ے جو دانہ زنوں سے بیاہی جاتی ہیں وہ آبادی کی امید کم رکھتی ہیں ۴ے چمڑے کی رسیوں سے ہاتھ پاؤں باندھتے جاتے ہیں ۵ے بدبودار عفونت کی ماری ہوئی کو صاف کر کے بدبو دور کرتے ہیں ۶ے بند وجوگی دیر تک سانس روکنے کی مشق کرتے ہیں یہانتک کہ سارا دن بند کر لیتے ہیں اسکو دسویں دوار پر سانس چڑھانا کہتے ہیں ۱۲

بچن گوراں دے اساں نوں سیر کرنا اسی فقر دے بال سداونے ہاں
ہوکا سچ دا دیونا بچن سانوں امر حق بجا لیاونے ہاں
پنڈ پنڈ پھرنا ایہہ بھی زہد ساڈا گھر وگھری الکھ جگاونے ہاں
مکر فن نوں بھنکے صاف کردے جن بھوتاں نوں ساڑ دکھاونے ہاں
سنے تسمیہ پڑھاں اخلاص صورت جڑھاں ویر دیاں پٹ گواونے ہاں
جیکر مارناں ہووے تاں کیل کرکے اتوار مسان جگاونے ہاں
جیہڑے گبھرو تون رن رہے وڑ لونگ مندر کے چا کھواونے ہاں
کیل ڈائناں کچیاں پکیاں نوں فند بھنکے لٹاں مناونے ہاں
جیہڑا کرے ساڈے نال حجت بازی اوہنوں ڈچکراں نال اڈاونے ہاں
کسے نال جے ویر کر ددھ ہووے اوہنوں بھوت مسان چمڑاونے ہاں
جیندیاں نال مدپڑا اٹھیک ہووے اوہنوں بیر بیتال پہنچاونے ہاں
جہنوں عشق تے مشک دی خبر ہووے اسنوں اپنی گل سناونے ہاں
ساڈے فن اتے جیہڑی صدق رکھے دکھ درد تے مرض گواونے ہاں

یترے جیہاں گنہاہاں ترکیاں دی کوچ مانج اچھا ہن گواونے ہاں
ہووے چاہ تے شوق دیدار رکھے اوہنوں اپنا آپ وکھاونے ہاں
دکھ درد بلا سبھ دور ہوندے قدم جنہاں دے ویہڑیاں پاونے ہاں
نقش لکھ کے پھوکنے چا سائیں سائے سولدی ذات گواونے ہاں
دلوں حب دے چا تعویذ لکھی اے اسیں رٹھڑا یار مناونے ہاں
جیہڑے یار نوں یار نی ملے ناہیں پھل مندر کے چا نگھاونے ہاں
اونہاں ویٹیاں دے دکھ درد جاندے پھڑ بک تے ہتھ پھراونے ہاں
جان سہر جادو جیہڑے بھوت گڈے گنڈا کیل شاہ دولے دا پاونے ہاں
جیہڑے چھڈ کے راہ کوراہ ٹردے سدھے راہ تے انہاں نوں لیاونے ہاں
برا بولدی لے جیہڑی جوگیاں نوں سر مُن کے گدھے چڑھاونے ہاں
جیہڑی کواری فقیراں دے نال لڑدی اوہنوں پیر پنچال وکھاونے ہاں
منہ پاٹیاں رناں لڑاکیاں نوں مار زمین دے وچ دھساونے ہاں
اسی کھیڑیاں دے گھروں اک لوٹا حکم رب دے نال لوٹاونے ہاں

اجے ہے ویلا توں تاں سمجھ جائیں نہیں تاں تدھ نوں مار وکھاونے ہاں
وارثشاہ جے ہور نہ داگے سرتے پریم جڑیاں چا پاونے ہاں

کلام سہتی

تسی خاص محبوب اللہ دے ہو ایس وہٹڑی نوں کوئی سول ہے جی
ہتھوں ٹرھے وہندی لا ہو لتھڑی دی بہی ہو جاندی مختول ہے جی
موہند اپیا ہے جھگڑا نت ساڈا ایہہ وہٹڑی گھر یدا مول ہے جی
اگے ایس دے ساہورے ہتھ بدھے جو کجھ آکھدی سبھ قبول ہے جی
نت وانگ ازاریاں کرے گلاں ساڈے جھگڑے وچ ادھمول ہے جی
ساڈا واہ نہ پیا پرکھیوں توں بڑی ڈول تیری محبول ہے جی

کوئی گجھڑا روگ ہے ایس دھانا ہی نت ایہہ رہے رنجول ہے جی
موہوں مٹھڑی لاڈ دے نال بولے ہر کسے دے نال معقول ہے جی
میرے ویر دے نال ہے ویر ایہدا جیہا کافراں نال رسول ہے جی
ایہہ پلنگ توں کدی نہ اٹھ بیٹھی ساڈے دھڑدے وچ ڈنڈول ہے جی
دانگ ڈھکاندے ڈولڑی پا آندی اساں کیتا ویاہ انجھول ہے جی
کر و مہر تے ددھو فقیر سائیں تہاڈی مدد تے رب رسول ہے جی

باجھ پچھیاں سخن نہ بول کری لے دانشمند دا ایہ معمول ہے جی
نور فقر دا منّنا مثل فاعل دنیا دار مثال مفعول ہے جی
میرے دل دلوچ ایہ آوندی اے تیرنال کراں عرض طول ہے جی
عاشق اتے معشوق تے حکم والے جو کجھ آکھدے سبھ قبول ہے جی

اساں نال حکائیتاں چھیڑنا ایں ایس جھگڑیوں کجھ وصول ہے جی
تیری ساکھ بُری پنڈ وچہ وچی لوک کہن لڑائی دا مول ہے جی
نہیں تے مار کے اک چپیڑ تیرا سبھ کڈھ سٹاں جتنا مول ہے جی
وارث شاہ طبیب نہ کوئی ملیا پاوے مرض جو وانگ رسول ہے جی

سہتی اور جوگی دی گل

کلام جوگی و سہتی

سہتی آکھیا راولا جوگیا وے ایس روگ دا دیہہ توں پتا مینوں
جوگی آکھ داسی توں سہتیے نی گلاں کوڑیاں نہیں سُنھا مینوں
نڈّی ویکھ کے کراں علاج اسدا اٹھ کے ہتھ وکھا مینوں
روگ کاستوں چلیا کرے ظاہر مزا منہ دا دے بتا مینوں

ہتھ ویکھ کے کروں علاج اس دا رکھاں نذر جو دیہو فرما مینوں
چہرے اکھیاں دا دا رنگ ویکھاں نال دے یہ قارورہ وکھا مینوں
نبض ویکھ کے ایس دی کراں کاری دے دید نہ سبھ بتا مینوں
وارث شاہ میاں چھتی روگ کٹاں ملک الموت دی یاد دوا مینوں

سہتی دی گل

کلام سہتی

سہتی آکھدی جوگیا راولا وے ایڈے بول نہ بول ہنکاریا وے
جیندے واسطے حکم تطہیر ہویا سر اوس دے نبی سی بھاریا وے
اوہدی کھیڈ دا بھید نہ کسے لدھا جیہڑی اوس نے کھیڈ کھلاریا وے
صحی کیتا ای کیہڑے کھڑے نوں اتے کیہڑی مرض نتاریا وے
نال دس کھاں ساریاں زحمتاں دا اوس ہور دوا پساریا وے

کُل نفس ذائقۃ الموت لکھیا رضا رب دی دلوں وساریا وے
بھگا ہو نجھ کے نبی دا اصاف کیتا ملک الموت نے پھیر ہاریا وے
کتھوں تیک میں کھول کے حال دساں قدرت رب دی باہجھ شماریا وے
اگے سیدا ہے علاج کیتا اکے نویں کتاب وچاریا وے
وارث شاہ میاں تیریاں حکمتاں توں جند جان میری روواریا وے

جوگی دی گل

کلام جوگی

سن سہتی اے جوبن متی اے نی تینوں سچ دا سخن الاوناں ہاں
جو کجھ پچھیا سہتی اے پچھلے نی منے گل نوں موڑ مکاوناں ہاں
اتے کالیاں جاتکاں جمدیاں نوں بانگ کن دلوچہ سناوناں ہاں
جھوٹھیاں چاسداں زنانیاں شرکیاں نوں استغفار دی پٹی پھکاوناں ہاں

برکت اپنے پیر استاد دی تے تینوں زحمتاں سبھ سناوناں ہاں
لُونے سائے تے جن دے کراں جھاڑے بال لوئیاں نال دلاوناں ہاں
مسہل حب اللہ داد یکے تے پنڈا او گناں دی سرں لاہوناں ہاں
کاہی کٹ ماجوئیں پھٹکڑی دی رحم رن دا خشک کراوناں ہاں

عہ نبض

دل دے وچ جے شوق خدا ہووے انت اللہ دا ذکر کراوناں ہاں
کھنگ کھرک تے ساہ تے اکھ آئی سول وندی پیڑ گواوناں ہاں
قولنج تپدق تے محرقہ تپ اوہنوں کاڑھیاں نال گواوناں ہاں
شوہدیاں عاجزاں تنگیاں بھکھیاں نوں رب دے نام ورتاوناں ہاں
ہووے پسلی پیڑ تے ادھ سر دی اوہدا اگناں دن اٹھویں پاوناں ہاں
ادھرنگ مکھ بھوں گیا ہووے جیدا شیشہ طلب دا کڈھ وکھلاوناں ہاں
ڈھڈ پیڑ نوں لون جوائن دیکے اوتانیاں لمیاں پاوناں ہاں!
جھولا مار جائے جیہڑیاں رگیاں نوں سوئے تیل سوہانجنا لاوناں ہاں
برص سرخ سفید سیاہ رتا منضج بانہہ دا فصد کراوناں ہاں
پانا روگ ہووے جیہڑے شخص تائیں اوہنوں اوٹھنی دودھ پلاوناں ہاں
لمے ساہ جے ہون ہٹکوریاں تے منہ وچ شہد تے دودھ چواوناں ہاں
جس کچا کڈھاوناں رن ہووے گھگھر ول ابال پلاوناں ہاں
جیں باہیں یا چیتڑیں رٹ لکے سبھی صابناں لیپ کراوناں ہاں
دل بند ہووے نلیں پین ٹیساں پانی کیسواں دا تتا پاوناں ہاں
سبکور اندرایتاں والیاں نوں تلی باکری بھن کھواوناں ہاں
جن مردوں کام جے کرے غلبہ دھنیا گھوٹ کے چا پیاوناں ہاں
نامردوں ہیچ بہوٹیاں دا تیل کڈھ کے نت ملاوناں ہاں
اتیسار بناہیاں سول جنہوں اسبغول ہی گھول پھکاوناں ہاں
نشہ اک افیم دا کھائیکے تے خبردار ہوشیار ہو جاوناں ہاں
اوپاستوں ڈہا کے ڈھونڈھ آندا جنہوں اپنا یار بناوناں ہاں
جس ہوا داس چا منہ پھیرے میں بھی اوسے تھیں دل ہٹاوناں ہاں

قلب سنے لطیفیاں نور ہووے راہ حق دا کھول وکھاوناں ہاں
سرسام سوداز کام نزلہ ایہ شربتاں نال ہٹاوناں ہاں
سل نفخ اتے استسقا ہووے لحم طبل تے داؤ ونجاوناں ہاں
دولتمند جے مفت وچ خیر چاہے اوہنوں ٹھگراں نال اڈاوناں ہاں
لوت پھوڑیاں اتے گھنیر چنبل تیل لائکے جڑھاں پٹاوناں ہاں
مرگی ہوس تاں لاہ کے پیر چھتر رکھ نک تے چا سنگھاوناں ہاں
دل کسیدا جے پریشان ہووے سداں ڈھولیاں نال پرچاوناں ہاں
بانہہ رک جائے ٹنگ رک جائے تاربین دا تیل ملاوناں ہاں
اٹھاراں جنس جذام نوں دور کراں چار دھات اکسیر کھواوناں ہاں
پوے دھرن تے پیٹ مروڑ لگن مکے وکھیاں نلف چڑھاوناں ہاں
جان نکلے نہیں جے رہے اٹکی کر کے وضو یٰسین سناوناں ہاں
سدھرن دا کراں لاج پکا ناڑ گٹے دی ترت چھڈاوناں ہاں
سول رن نوں جو کنیں ہون پیڑاں تتاں دیکے ذرا دباوناں ہاں
پیڑ ہنوں دی ٹکٹ کھان دیوے اوہنوں گھت نربنو پٹاوناں ہاں
جیکر مردوں رن دی حب ہووے ٹھوٹھہ متھ وچ ترت پھڑاوناں ہاں
جیکر کسے نوں باد فرنگ ہووے رسکپور تے لونگ دیواوناں ہاں
پرمیو سوزاک تے چھاہ موتی اوہنوں اندری جھاڑا کراوناں ہاں
جیکر کسے نوں عشق دی چاٹ لگے اوہنوں عشق دا مزہ چکھاوناں ہاں
مکھ نال اسدے مکھ جوڑ کے تے ہک نال اوہدے ہک لاوناں ہاں
آہمو سامنے بیٹھ کے جوڑ مجلس گلاں نال پیار سناوناں ہاں
جس وقت اوہ پھیر درست ہووے گلے نال پیار لگاوناں ہاں

جیہڑی دلے سندا بھیت ندیوے اوہنوں پھیر نہ موُل بلاوناں ہاں
وارث شاہ جیہڑی اٹھ بہے ناہیں اوہنوں ہتھ بھی موُل نہ لاوناں ہاں

دربیان نباتات وخواص وفوائد ونامہائے آنہا گوئید

۸۷۷ ہور دیدگی جنگلی بوٹیاں دی تینوں سہتیئے کھول سناوئی اے

۸۷۸ وکھو وکھرے اثر تے نام جیہڑے اک اک دے سبھ سمجھاوئی اے

۸۷۹ بیدادار رضائیدی با ہجہ حکمت اینویں نہیں ایہ گل گواوئی اے

۸۸۰ علم ہنر بھی وقت تے ظاہر کری اے ہونے دس نہ کدی چھپاوئی اے

۸۸۱ تینوں سار کی کملی اے جٹی اے نی اینویں عمر ایں دنجاوئی اے

۸۸۲ گُتھلہ گناں دا ایہ سر یر میرا دو تویں توں نواں بناوئی اے

۸۸۳ چُوداں طبق فقیر دی وچہ بُگلی آدن نظر جے جہات نوں پاوئی اے

۸۸۴ چارے کوٹ چکول دے گھیر اندر حکم رب دے نال وکھاوئی اے

۸۸۵ بادشاہ دا لکھ تے لکھ فقراں آوے مہر تے کسے نوں چاوئی اے

۸۸۶ تینوں دس ناں علم شناسیاں دا ایہ گل نہ دلوں بھلاوئی اے

۸۸۷ مشک عشق دی پھل توحید بوٹی دونویں کٹکے جنہوں سنگھاوئی اے

۸۸۸ برکت نال سچے سائیں صاحب دے نت جرم دا روگ گواوئی اے

۸۸۹ بوٹی آدمیت سندی پُٹھ وِیکے سوہنا رنگ تے رُپ وٹاوئی اے

۸۹۰ پتر صدق یقین دے گھوٹ کے تے رس نال ایمان پیاوئی اے

۸۹۱ دڈی کیمیا ایہ اکسیر نسخہ سونا پتھروں تُرت بناوئی اے

۸۹۲ ہور روگ ہے جان دا سمجھ کڑی اے ایویں بھڑک نہ کسینوں لاوئی اے

۸۹۳ بوٹی سونف توں لاہ تریل قطرہ اکھیں انھیاں وچہ چواوئی اے

۸۹۴ اللہ فضل کرے روشن ہون دیدے نور چانناں نظر وکھاوئی اے

۸۹۵ دھدھرونی اتے فریدبوٹی پٹ نال جنڈ ڑواں ملاوئی اے

۸۹۶ آدن نت ایہ کم سپاہیاندے لڑے سپ تے ترت کھواوئی اے

۸۹۷ سنگھاولی تے گورکھ پان بوٹی بھو بھلی بد صبح تے چاوئی اے

۸۹۸ گیا زور جوانی دا پھیر آوے بڈھے مردنوں جدوں کھواوئی اے

۸۹۹ لکھ مار سنگرف بانسی وچہ بوٹی ڈکا واہڈے روگنوں پاوئی اے

۹۰۰ لک پیڑ دیکان ہنواڑ بوٹی چنگی گھوٹ کے لیپ کراوئی اے

۹۰۱ عقر قرحا گرٹ بیھٹی تے اک سہنی دند پیڑ تے کُٹ ملواوئی اے

۹۰۲ گدڑ دا کھ کھلاٹرا اِنھ کے تے ساہ کھنک تے ترت کھواوئی اے

۹۰۳ جلکندری تے گھوڑے پال بوٹی اتے اندرانی نال پاوئی اے

۹۰۴ اونویں درد شقیقے دا دور ہووے ادھے سر دی پیڑ ہٹاوئی اے

۹۰۵ روہڑے وٹڑی تے بکرین بوٹی نت عاجزاں بھکھیاں چاوئی اے

۹۰۶ پیسہ مار دو مدک ہرن کھُری اندر اُتے روگ سرسام چلاوئی اے

۹۰۷ ارنی نیل گھٹی بھسٹر ہور بھکن چاندی مار کے ترت وکھاوئی اے

۹۰۸ ضعف جگر تائیں اونویں دور کری اے بھانویں اکسو لکھ کھواوئی اے

۹۰۹ سیس ہلکی تے چھٹ میل بوٹی بواسیر مولیاں لاوئی اے

۹۱۰ بوٹی بھوڑ بھڑ نگ نوں گھوٹ کے تے غشی اتے خفقان گواوئی اے

۹۱۱ کھگھرول تیلن بیج تمیاندے وکھو وکھرے کٹ رلاوئی اے

۹۱۲ بنھ وچہ دھر اک دے ہون شافے رحم حیض دا بند کھلاوئی اے

۹۱۳ بھوگنی کلا نچ نوں گھوٹ کے تے بھُس والیاں ٹیک کھواوئی اے

۹۱۴ پارہ مار وچہ ستیاناس بوٹی جواں سردیاں سب گواوئی اے

۹۱۵ کشتہ مار فولاد فرید بوٹی ضعف باہ تے نت کھواوئی اے

۹۱۶ گھول مشک کافور تے لنگ کیکر شہوت رن دی بہت گھٹاوئی اے

۹۱۷ بُرا روگ کمبخت وکھو تمرے دادا روارس دا انج بناوئی اے

۹۱۸ بوٹی گوڑ کندول دیو چہ دے کے رتا مار عقیق کھواوئی اے

۹۱۹ جدھی سُرت تے ہوش نہ رہے قائم داغ اکّ ماغ وچہ لاوئی اے

۹۲۰ پانی چھل انار دارن دیے تے شرمگاہ دے روگ گوادئی اے

۹۲۱ رس برگ ارنڈ نمولیاں دی دے کے نشہ افیم چھڈادئی اے

۹۲۲ بوٹی گرڑپتال تے ہتھ جوڑی ہور سنکھیا بھی نال رلادئی اے

۹۲۳ تردد کھ تے سوحکھ تپ کھانسی سنگھ پتی رس عمر رلادئی اے

۹۲۴ افیون گولی وچہ رس کامن دمہ ساہ تے گھن کھوائی اے!

۹۲۵ بالسہ شاہ دیوی چل پتر ہی نوں گرہب ٹھہرنے کان کھوادئی اے

۹۲۶ رساکڈھ کے تے پت بھیکرڑا اندا بلغم روگ کھنگھار ہٹادئی اے

۹۲۷ ریشہ اتے زکام تے گاؤ دنتی گدڑ داکھ کھنبور کھوادئی اے

۹۲۸ لونبڑ پاپڑی اتے جل رین لوٹی رنگھن داؤ دا روگ اڈادئی اے

۹۲۹ پنڈے وچ جے لہو فساد ہووے پت پاپڑی رس پوادئی اے

۹۳۰ چھل نمکھرال دھریک چھاناں بلکتھ جوانھ بھی پادئی اے

۹۳۱ نسخہ ایلوا دیہہ کچور مرچاں، بادی قبض دی مرض ہٹادئی اے

۹۳۲ پانی پت دھتورے تے بھسے دالوے ہلک تے کڈھ پوادئی اے

۹۳۳ بھکھڑے بھنگ دلوچہ اوہ، ارچیراں مزادین جے ذرا چکھادئی اے

۹۳۴ بنھ گولیاں دو جام عشقدیاں قلعہ کوٹ ہشدھات اڈادئی اے

۹۳۵ اگ وچ ہڑتال نوں مار کے تے روگاں ڈاہڈیاں تے ورتادئی اے

۹۳۶ دھموں تے ترکتھ بھچل اکاں ڈھڈ پیڑ نوں ایہ دوادئی اے

۹۳۷ جیہڑی فقر درویش دی خورش لوٹی تینوں اوسدی خبر سنادئی اے

۹۳۸ میوے صبر درخت دا مار پھکّا کتے نفس دا ہلک گوادئی اے

۹۳۹ خلقت رب دی تے نت دیا کری اے جیو کسیدا ناہ دکھادئی اے

۹۴۰ وڈی پہنچ والا جسنوں دہاریائیں نام لیندیاں سیس نوادئی اے

۹۴۱ ہویا مہر دیناں بھرلور بھانڈا دیاواناں نوں پئے دعادئی اے

۹۴۲ فضل رب بھگیں اوت نکھتراں نوں دُدھ پتراں نال رجادئی اے

۹۴۳ توں بھی منگ جو کجھ منیتھوں منگنی ئیں سھو ستھ تینوں ہنے جادئی اے

۹۴۴ برکت نال میراں محی الدین دے نی کلی این دہی این بھوادئی اے

۹۴۵ جیہڑا لالچی اتے بدکار ہووے کدی کول نہ بہن نوں جادئی اے

۹۴۶ حاجتمند دنیا داراں روگیاں نوں نام رب دے فیض پہنچادئی اے

۹۴۷ پنجاں پیراں دی بھی سانوں تھاپنا ئیں ساہویں ہونہ پٹھ وکھادئی اے

۹۴۸ ہوندے سوس نہ جندتوں فرق کری اجدھے نال پیار بھی پادئی اے

۹۴۹ بڈھا مرد جے کرے جوان وہٹی اوہدے واسطے قبر کڈھادئی اے

۹۵۰ اُھداکم تمام ہوگیا جانوں مردہ فجر یا شام دفنادئی اے

او ہلے لکھ دے لکھے بھاگ بھری اے گل ہس کے نہ گوادئی اے

وارثشاہ فقیر تے پیر لوکوں نیّت نال مراد دلوادئی اے

کلام سہتی

لکھ ویدگی ویدلگا تھکے دھُرد وں ٹٹرٹی کسے نہ جوڑنی وے

جتھے قلم تقدیر دی وگ چکی کسے ویدگی نال نہ موڑنی وے

تیریاں نتاں اتے احسان کیہا گنڈھی اوسدی کسے نہ توڑنی وے

جس کم وچہ دیھڑی ہووے چنگی سوئی خیراساں ہن لوڑنی وے

کرامات ہووے بھرمیں منگدا کیوں جندوچہ ناحقدے بوڑنی وے

سہتی آکھدی راولا کہیاوے جڑھ جھوٹھ دی رب اکھوڑنی وے

بناں سدیاں پچھیاں ویدمینوں تیری ویدگی کسے نہ لوڑنی وے
آئی ہوئی قضا خدا دلوں کسے ہٹکنی تے نہیں موڑنی وے
جیتوں مرض پچھانکے لبھ لئیں تیری حکمت ہنے چا جوڑنی وے
وارثشاہ آزار سب ہور مڑدے ایہ قطعی کسے نہ بوڑنی وے

کلام جوگی

من ضحک ضحک حکم ہویا گل فقر دی نوں ناہیں ہسی اے نی
ہووے خیر تے دیہی دار وگ جائے نت ہنی الکھائی اے وسی اے نی
ہتھ بنھ فقیر تے صدق کیجے ناہیں ٹوپیاں سیلیاں کھسی اے نی
مکھ کھول دکھاتاں ہووی چنگی آکی بھولی ایانی ایں سسی اے نی
پاک دل اساں دی ہووے خوشی تاہیں راضی ہو گھر بار وچہ وسی اے نی
صلح کیتیاں فتح جے ہتھ آوے کمر جنگ تے مول نہ کسی اے نی
جو کجھ کہن فقیر سو رب کردا آکھے فقر دے توں ناہیں نسی اے نی
بھلا برا جو ویکھیئے میت کیجئے بھیت فقر دا مول نہ دسے اے نی
دکھ درد تیرے سبھ جان کرکے بھیت جیو دا کھول چا دسی اے نی
رب آن سبب جان میلدا ئے خیر ہو جاندی نال لسی اے نی
صدق نال فقیر دے قدم چھوہیں انی حسن گمان نہ رسی اے نی
تیرے درد دا سبھ علاج ایتھے وارثشاہ نوں بھیجے دسی اے نی

کلام سہتی

سہتی لگے آکھدی چھڈ جا کھوہ سبھ نوالیاں سٹیاں نی
ایہ رمز نہ سنی ہے راولاوے رناں جٹیاں ہور سبھ چٹیاں نی
کدی وید حکیم بن آونائیں گلاں کیتیاں بھوں اکھٹیاں نی
گھر جٹاں دے منگ دہیو ئی سنگ ڈھیو خوجیاں ہٹیاں نی
کتے چھیڑ کے وہیڑے دے مکر لاون ہیں نبھیاں پیٹیاں چھٹیاں نی
چھڈن سرخ سفید نہ سبز پیلا ایہ مہریاں نیل دیاں ٹیاں نی
کتے دین لائے تے کرن کارے کتے پھیر نہ اوسندیاں وٹیاں نی
ڈماں راولاں کتیاں جوگیاں دیاں جیبھاں دھرن شیطان نے چٹیاں نی
ہور سبھ ذاتاں ٹھگ کھادیاں نی پر الس ویہڑ لوچہ جٹیاں نی
تیری پیری فقیری سبھ گھولدی اے ساڈے نال جے ہون اپٹھیاں نی
اساں اینی گل معلوم کیتی ایہ جٹیاں ملک دیاں وٹیاں نی
تاراں مرزاراں گلاں تیریاں نی تندوے انگ کھلائے کے سٹیاں نی
جنہاں جٹیاں دے نال اڑی بدھی اوسناں کجھ نہ کھٹیاں کھٹیاں نی
پراساں بھی جنہاں نوں ہتھ لایا اوہ لیٹیاں چڑھاں توں پٹیاں نی
تیرے جیہاں چالاک کھڈاناں نوں اسلاں ماریاں گھتکے وٹیاں نی
لوہے دھڑتے عقل دی مار ہتی چھاہاں ہین تر بہیاں کھٹیاں نی

ہن جوگیا کریں پکھنڈ کسے تند دیو انگ تاراں تیریاں کٹیاں نی
وارثشاہ نہ مار ہن ہور ناں نوں جڑھاں اپنے آپ دیاں پٹیاں نی

لے جاٹ عورتیں تو اچھی ہیں باقی سب مصیبت ہیں ۲ے جنکو ہمارے ہاتھ لگ گئے انکو بیج سے اکھاڑ دیا یعنی ساری عمر یاد کریں گی ۱۲

کلام جوگی

ہولی ہیچ سبھا دی گل کیجے ناہیں کڑکی اے لوہے آ گجی اے نی
دھیان رب تے رکھ نہ ہوتی لکھ اوگن ہوں تاں کجّی اے نی
چوداں طبقاں دی خبر فقیر رکھن منہ تنہاں توں کاسنوں کجّی اے نی
ساری عمر جے پلنگ تے رہیں ڈھٹھی ایسے عقل دے نال کوچجی اے نی
جنہاں چونڈیاں نال ایہ مکھ ڈٹھا پھیر اونہاں توں کاہنوں بھجی اے نی

لکھ جھبٹ ترلے پھرے کوئی کر دا تے رب باہجھ نہ رجی اے نی
اسیں نظر کریئے ترت ہون چنگے جنہاں روگیا نتے جا وجی اے نی
جیندے حکم وچ مال تے جان ہووے لے وس رب توں کاسنوں بھجی اے نی
شرم جیٹھ تے سوہرلیوں کرن آئی منہ فقراں توں کاسنوں کجی اے نی
وارث شاہ نہ عشق دی نبض دسے جدوں اپنے آپ توں تجی اے نی

کلام سہتی

کیہی ویدگی آن جگائیوئی کس ویدنے دس پڑھالیوں وے
سہلی ٹوپیاں پہن لنگور وانگوں تاں شاہ بھولو بن آلیوں وے
ناں توں جٹ بنیوں ناں فقیر رہیوں انویں منکے گھوں کرالیوں وے
بڑے دناں دیاں بھیڑیاں داد یاں نی اج رب تے ٹھیک کٹالیوں وے

وانگ چودھری آن کے پینچ بنیوں کس چھٹیاں گھل سدالیوں وے
وڈے دغے تے فند فریب پڑھیوں انویں پاڑ کے کن گوالیوں وے
نہ توں جمیوں نہ کسے مت دتی تے نہ پٹ کے کسے لالیوں وے
وارث شاہ کر رب دی بندگی توں جس واسطے رب بنالیوں وے

مناظرہ جوگی با سہتی

تیری طبع چالاک ہے چھیل چھدر چوراں وانگ کی سہلیاں سہلیاں نی
کسے السیوں جاماں گھتے پڑھ بھوکیاں سار دیاں کلیاں نی
جھب کراں میں جتن جھڑ جان کامن انی مکیو ہو ونہ ڈھلیاں نی
کہیا جوگی نے روگ سبھ دس دیواں سانوں رب سچے خبراں گھلیاں نی
ہتھ پھیر کے دھوپ تے کراں جھاڑا پھرن نین تے یار دی گلیاں نی
رب وید پکا گھر گھلیا جے پھرو ڈھونڈدے پورب دے لیاں نی

پیرین بلیاں ہیں پھندیاں دے تیری جیبھ ہر یار ڑی بلیاں نی
سہنس وہوپ اتے ہور چھل ہر مل ہرے شینہیڑیاں جھمکاں گلیاں نی
سانوں رب نے ایہ توفیق دتی انویں یار دی پھریں توں کھلیاں نی
حکم کر دتاں بیٹھ علاج کراں الیں روگدیاں گلاں اولیاں نی
کیہا روگ ہے دس الیں وہٹڑی نوں اکے مار دی ایں ٹرپلیاں نی
وارث شاہ پریم دی پڑی گھتی نیناں ہیر دیاں کچیاں پلیاں نی

ے پردہ پوسی کرنی چاہیے ےے جو بیماروں پر جا پہنچیں ےے کس واسطے پوشیدہ کریں۔
ے پٹ ۳ ع تم یاد رکھو مجھ کو اور میں یاد رکھوں تم کو اور احسان مانو میرا نہ ناشکری کرو ۱۲

جوگی دی گل
سہتی دی گل
جوگی تے سہتی دی بحث

کلام سہتی

میرے نال کی پیا ہیں ویر چاکا مٹھا سوکناں وانگ کی ڈاہیا ای
ماں باپ گورو گھر چھڈیا ای کسے نال نہ توڑ نبھاہیا ای
کسے جوگیڑے پکڑ فقیر کیتو انجان لگو ہڑا ابھاہیا ای
پیٹ رکھ کے اپنا آپ پالیں کتے رن نوں چاتراہیا ای
آکھنی ہوں ٹل جاہ ساتھوں کیہا آن پکھنڈ بنایا ای
اینویں گھور کے ملک نوں پھریں کھاندا کدی جترا مول نہ واہیا ای
ڈبی پور دیا جھل وللیا وے اساں نال کی خچر لوہ چایا ای
بڈھی ماں نوں رنڈڑی چھڈ آیوں وہدا عرش دا کنگرا ڈھایا ای
سواہ لایاں بان نہ الٹدی اے اینویں کپڑا چھٹرا لاہیا ای
وارث شاہ میاں اوتھے اک جمے جتھے عاشقاں جوترا لایا ای

کلام جوگی

جوگی دی گل

مان متی اے روپ گمان بھری اَبھیر دکاری اے گرب گہیلی اے نی
ایس حسن دا ناہ گمان کری اے مان متی اے نین سر میلی اے نی
ملے سراں نوں ناہ وچھوڑدی اے ہتھوں وچھڑے سراں نوں میلی اے نی
ایہ جٹی سی کونج تے جٹ الو پری[2] بدھیا جے گل تیلی اے نی
ایڈے فند فریب نے یاد تینوں کسے وڈے استاد دی چیلی اے نی
تیری بھابی دی نہیں پرواہ سانوں بڑے ہیر دے انگ سہیلی اے نی
کیہا ویر فقیر دے نال چایو پچھا چھڈ انوکھی اے لیلی[1] اے نی
وارث جنس دے نال ہمجنس سوہندی بھورتا زناں گدھے میلی اے نی

شنیدن ہیر کلام جوگی و سہتی را

ہیر نے جوگی نے سہتی دیاں گلاں نوں سننا

ہیر کن دھریا ایہ کون آیا کوئی ایہ تاں ہے دردخواہ میرا
متے چاک میرا کویں آن میلے کسے نال سبب اللہ میرا
میرے آکھنے نوں بھاویں مینوں سو مہربان ہویا بے پرواہ میرا
ہمراز باجھوں کون کرے مزاں لوندا ہور تے نہیں وساہ میرا
اہدے ہے باہجھ مجال نہیں غیر سندی کرے ذکر جو خواہ مخواہ میرا
جیہڑا بھورتا[2] زن مینوں آکھدا اے اتے گدھا بنایا سو چاکھیڑا
میں تاں اوسدے نال اٹھ کراں جھگڑا ہور پیش نہیں جاوندا واہ میرا
متاں کن پڑائیکے میں رانجھے گھت مندراں تلیا راہ میرا
کڑیاں جوگیدی گل رڑکاندیاں سن بھاویں سر چڑھیا بادشاہ میرا
بناں جان پچھان دے کون سمجھے بولے بولیاں جو وارث شاہ میرا

کلام کردن ہیر با جوگی

ہیر دا جوگی نال بولنا

بولی ہیر دے اڑیا جاہ ساتھوں کوئی خوشی نہ ہووے تہسی اے کیوں
پردیسیاں جوگیاں کملیا نوں وچوں جیوندا بھیت چادسی اے کیوں

[1] نازنین لیلہ۔ یعنی بھیڑ کا بچہ [2] پری کو تم نے بیل کے گلے باندھ دیا [3] عربی گھوڑی گدھے سے نہ ملائی چاہئے۔

جیہڑا کن لپیٹ کے نس جائے مگر مگ کے اوسنوں دھسی اے کیوں
جیتے آپ علاج نہ جانی ایں وے جن بھوت تے جادو ڑے دسی اے کیوں

جے تاں بھانہ جالیا جائے جوگی جوگ پنتھ وچہ آپ کے دھسی اے کیوں
فقر بھارڑے گورڑے ہورہی اے کواری کڑی دنیاں خرخسی اے کیوں

جے توں انت ربّاں ولوں ویکھناسی واہی جو تیرے چھڈ کے نسی اے کیوں
وارثشاہ اجاڑ کے وسدیاں نوں آپ خیر دنیاں پھر دسی اے کیوں

کلام جوگی

اسی فقر اللہ جناب لوں رب کجھ منگ لے اساں بھیں گوری اے نی
کمی اے مطلب سبھ جہان لوڑے تقدیر خدا نہ موڑی اے نی

سوال کسے دا موُل نہ رد کری اے دن رات ہی رب نوں سوری اے نی
یار چھڈ کے یار نوں نس جائے نقش لکھ کے جوڑنا جوڑی اے نی

گھر وسدا ویکھ سوال کیتا ایتھے ہور گھور مسوری اے نی
دس وچہ دنیا ستر آخرت نوں جہل دتا ہے تہاں نوں لوڑی اے نی

ہوندے سوندے اتوں جیہڑے لوُن مکر اوہ روز حساب نچوڑی اے نی
دل فقر دا رنج نہ موُل کری اے شیشہ چوُر ہویا نہیں جوڑی اے نی

اسی رب نے گھلے ہاں دوار تیرے کریں خدمتاں کجھ نہ موڑی اے نی
جیندے نال قلوب دی گل ہووے پھیر اوسنوں ناہ وچھوڑی اے نی

گھروں نکھنا فقر نہ ڈوم جائے انی کھیڑیاں دی اے غمخواری اے نی
کرامات بھی کجھ دکھاوناں ہاں اینویں فقر نوں نہ ٹلوری اے نی

کوئی اساں تقصیر ہے بڑی کیتی صدقہ حسن دا بخش لے گوری اے نی
جو کجھ سرے سو فقر نوں خیر دیجے نہیں دے جواب چاوڑی اے نی

اسی رُٹھڑے یار مناونے ہاں دکھ درد دلدھراں توڑی اے نی
سر تے آئی بلا نوں ٹال دی اے حکم رب دے نال جا موڑی اے نی

اڑی نال فقیر دے نہ کری اے غصے نال نہ مکھ مروڑی اے نی
وارثشاہ کجھ رب دے نام دی اے نہیں عاجزاں دی کجھ وری اے نی

کلام ہیر

ہیر آکھیا جوگیا جھوٹھ آکھیں کون رٹھڑے یار مناوندا ای
ایسا کوئی نہ ملیا میں ڈھونڈھ تھکی جیہڑا گیاں نوں موڑ لیاوندا ای

ساڈے چم دیاں جتیاں کرے کوئی جیہڑا جیو دا روگ گواوندا ای
بھلا دس کھاں چریں وچھنیاں نوں کدوں رب سچا گھریں لیاوندا ای

میرا جیو جامہ جیہڑا آن میلے سر صدقہ اوسدے ناوندا ای
بھلا موئے تے وچھڑے کون میلے ایویں جیوڑا لوک ولاوندا ای

اک باز توں کانگ نے کونج کھتی ویکھاں چپ ہے کہ کرلاوندا ای
دکھاں والیاں نوں گلاں سکھیاں نیں قصے جوڑ جہان سناوندا ای

اک جٹ دے کھیت نوں اگ لگی ویکھاں آن کے کدوں بجھاوندا ای
دلاں چوریاں کھیڑے بال دیوے وارثشاہ جے سناں میں آوندا ای

لہ پ ع (ترجمہ) جو کوئی لایا نیکی اس کو ہے اس کے دس برابر اور جب ہم نعمت بھیجیں انسان پر ٹلا جاوے اور موڑے اپنی کروٹ ۱۲
لہ باوجود توفیق جو انکاری ہو جاویں ۱۲ لہ مراد یہ ہے کہ کب آ کر بجھاتا ہے ۱۲

جوگی دی گل

کلام جوگی

جدوں تیک ہے زمین اسمان قائم تدوں تیک ایہ اوہ بُھ وہین گے نی
سبھا کبر ہنکار گمان لدّے آپ وچ ایہ انت نوں ڈھین گے نی
یَومَ تَشَقَّقُ السَّمَآءُ بِالغَمَامِ تدوں آسرے ایہ ڈھہین گے نی
اسرافیل جاں صُور کرنا پھکے تدوں سبھ لپارڑے رہن گے نی
۹۵۳ باشک دھول نوں حشر داہول ہوسی نکے گھُوکراں آپ ترہین گے نی
۹۵۴ اُڈجان پہاڑ سبھ ہون ریزے وانگ کھنگھراں آپ وچ کھین گے نی
۹۵۵ آلو آپ معلوم کرین سبھے جدوں حشر نوں معاملے پہین گے نی
۹۵۶ سُورج سوا نیزے اُتے آن بھیر لاہ رہین گے گاہ سبھ گہین گے نی
جو کجھ بحسن الیں جہان اُتے ایہو روز قیامتے یلہن گے نی
۹۵۷ بدلے ملن گے کرنیاں بھرندے اعمالنامے ہتھین ڈھین گے نی
کُرسی عرش تے لوح تے قلم جنت روح دوزخ ست ایہ رہینگے نی
دینا دار نہ رہیگا کوئی ایتھے ثابت فقر اللہ دے رہین گے نی
دساں حال احوال تمام سارا سرار ہناں جو دریتا سیہن گے نی
۹۵۸ نالے فال قرآن کتاب وچوں جہیڑے ڈھونڈ کھن دیکھ لیہن گے نی
۹۵۹ بول پویگا نہ میں اسمان موہوں نال حکم حوالڑے کیہن گے نی
۹۶۰ کھل جان اسرار ہن بند جہیڑے اکھیں اپنی آپ دس پہین گے نی
قرعہ ست کے پرشن میں لاوناں ہاں دساں اہناں جو اٹھلے بہن گے نی
نالے پتری کھولکے فال وارثشاہ ہوری پیچ کیہن گے نی

جوگی دا فال کڈھنا

قرعہ انداختن جوگی واظہار کردن کیفیت پیش ہیر

ہُن سنگلی ست کے شگن بولاں دویا ساہوریاں تے گناپیا سی نی
توں چھتیاں نال اوہ مس بھناتدوں دوہاں داجی رل گیا سی نی
اوہ ونجھلی نال توں نال لٹکاں جیو دوہاں دا ادہاں نیں گیا سی نی
ہُن کن پڑا فقیر ہویا نال جوگیاں دے رل گیا سی نی
اوہ عشق دے ہٹ وکار ہیا مجھیں کسے دیاں چار دار ہیا سی نی
اک وانس سی چھیک چھ ست اسنوں پھوک ماریاں بولدا پیا سی نی
اوہ آس کرکے مہیں چار داسی تیرا دیاہ ہویا اُٹھ گیا سی نی
توں تاں چڑھی ڈولی اوہ ہک مجھیں ٹمک چائیکے نال لیگیا سی نی
۹۶۱ سروں لاہ ٹمک بھورا کھس لیا راہ جھنگ سیالاں دے پیا سی نی
۹۶۲ روندا جھنگ سیالاں توں رواں ہویا پچھا اوس دا کسے نہ لیا سی نی
۹۶۳ توں تاں وسیں کھیڑیں اوہ رُلے جھنگیں دردناں پکاردا پیا سی نی
۹۶۴ قول اوسدے نال چا تدھ کیتا اوسے بول نوں پالنا پیا سی نی
۹۶۵ پنجاں پیراں نے تیرا نکاح پڑھیا کول اللہ گواہ رکھ لیا سی نی
۹۶۶ ایہ نکاح نکاح تے روا ناہیں ایہو شرع رسولؐ نے کیا سی نی

لے پ ۱۶ ع ۴ (ترجمہ) اور چھوڑدیں گے ہم خلق کو اسدن دنستی ایک دوسرے میں اور پھونک ماری صور میں پھر جمع کر لادیں گے ہم ان کو سارے ۱۲
ے پ ۱۲ ع ۹ (ترجمہ) یہ ہے وہ دن جس دن جمع ہوں گے سب لوگ اور وہ دن ہے دیکھنے کا ۱۲ ۳ے پ ۱۳ (ترجمہ) تابدلہ دے اللہ ہر ایک جی کو اس کی کمائی کا بے شک اللہ شتاب کرنے والا ہے۔ حساب ۱۲ ع جس دن پھٹ جائے گا آسمان بادلوں سے ۱۲۔

عشق پٹ ترٹیاں سٹیاں سُو متھے ہتھ مارے ٹرگیا سی نی	بھلاں سیلیاں دلوچ پھیر ڈھونڈا کھانا اوس کولوں رہ گیا سی نی
ہن چھٹیاں گھل کے سدیا ای ٹلے بال گندا ئینے گیا سی نی	روک پنج روپلے تے اک ورٹی بالناتھ دی نظر لے گیا سی نی
بالناتھ نے اوسدے کن پاڑے درد کیدے داسطے سہیا سی نی	رودڑ بھوڈ ہویا سواہ مل منہ تے ذات اوسدی لنگ لگ گیا سی نی
جدوں لگی تھاپی نہ کجھ رہیا باقی کم اوسدا بھلا ہو گیا سی نی	بالناتھ لوکوں وداع ہو ٹریا شہر کھیڑیاں نوں دھا پیا سی نی
موجو چوہدری دا پت لاڈلا سی زری پٹ ہنڈاوندا پیا سی نی	ہن لک لنگوٹ تے ہتھ کھپر لوہے نادوجب وندا پیا سی نی
اج پنڈتسا ڈرے آن وڑیا جے تنگھ کے اگاں نہ گیا سی نی	وارثشاہ میں پتری پھول ڈھٹی قرعہ ایہ نجوم دا بیاسی نی

کلام جوگی

چھوٹی عمر دیاں یاریاں بہت مشکل تر مہر انڈے کھولیاں چاردے نی	کن پاڑ فقیر ہوجان راہے دردمند بھرن وچ بارد ے نی
رناں واسطے کن پڑا اجے بھ ذات صفات نگھاردے نی	بھلے رناں دے نیک نصیب ہوون سجن آن بیٹھن کول یاردے نی
دھن مال گیا سر وکھ کر کے دید باز عاشق دید ماردے نی	وارثشاہ جاں ذوق دی لگے گدی جوہر نکلن اصل تلواردے نی

سوال وجواب ہیر ورانجھا

اک جٹ دے کھیت نوں اگ لگی اوتھے واہڈیاں تے نہ گاہ ہویا	لادی ہار رکھے سبھ وداع ہوئے نا اُمید ہو کے اُبھے ساہ ہویا
جھیڑے بازتوں کانگ نے کونج کھوہی صبر شکر کر باز فنا ہویا	اینویں حال ہے ایس فقیر دا نی دھن مال گیا تے تباہ ہویا
کریں صدق تے کم معلوم ہووے تیرا رب رسول گواہ ہویا	دنیا چھڈ اوداسیاں پہن لیاں سید وارثوں ہن وارثشاہ ہویا

مقولہ شاعر

ہیر اُٹھ بیٹھی پتے ٹھیک لگے اتے ٹھیک نشانیاں ساریاں نی	ایہ تاں جوتشی پنڈت آن ملیا باتاں آکھدا خوب کراریاں نی
پتے ونجھلی دے ایس ٹھیک دتے اتے مہیں بھی باں چاریاں نی	لاگی ہو ٹکے ٹمک دی چایا سی جگ جھلیاں بہت خواریاں نی
خبراں ہور بھی عجب سناوندائے گلاں گھڑیاں خوب نتاریاں نی	وارثشاہ ایہ علم دا دھنی ڈاہڈا کھول کہے نشانیاں ساریاں نی

کلام ہیر باجوگی

بھلا دس کھاں جو گیا چور ساڈا ہن کیہڑی طرف نوں اُٹھ گیا	ویکھاں آپ ہن کیہڑی طرف پھردا اتے مجھ غریب توں کُٹھ گیا

دکھ یار دا ہویا نھور سینے سج پھل کے اج ہی تر بھٹ گیا
رُٹھے آدمی گھراں وچہ آن ملدے گل سمجھ جا بدھڑی مٹھ گیا
تینوں سانگ وچھوڑے دے زخم ائے تویں اُسدا گھاہ نہ جھپٹ گیا
گھر یار تے ڈھونڈدی پھریں باہر کسے محل نہ ماڑیاں اُٹھ گیا
بجھ ہوئی خطا ہے تدھ کولوں تاہیں ایس یار تیرا ایتھوں رُٹھ گیا
کم قسمتاں دے ویکھ جوگیا وے سدھا سوچیا ہویا پٹھ گیا

ملے یار تاں جان خلاص ہووے ساڈا کالجہ سل کے اُٹھ گیا
گھراں وچہ لوہندا اگناں سجناں دا یار ہووناہیں کسے گٹھ گیا
اکھیں کھول کے ویکھ توں وچہ آنگن یار اندرے نہ کسے گٹھ گیا
باہجہ یار دے گھڑی آرام ناہیں پکڑ چھری تے کالجہ کٹھ گیا
سانوں چین آرام تے صبر ناہیں سوہنا یار جد دکن رُٹھ گیا
پلا لاہ کے دیہ دیدار بھورا وارثشاہ نہیں کتے اُٹھ گیا

کلام جوگی

میتھوں سچدی گل جے پچھنی ہیں کن لا کے سُن مٹیاری اے نی
ساڑ گھنڈ نوں کھول کے ویکھ نیناں نی انوکھیاں سالوواں والی اے نی
ایس گھنڈ وچہ بہت خواریاں نی اگ لائیکے گھنڈ نوں ساڑی اے نی
گھنڈ عاشقاں دے بیڑے ڈوب دیندا اینا تاڑنہ پنجرے تاڑی اے نی
گھنڈ اٹھیاں کرے سوجا کھیاں نوں گھنڈ لاہ ہوئیں اگوں لاڑی اے نی

میں تاں کھول کے بات سناوناہاں ایس بات نوں سمجھ بیچاری اے نی
گھنڈ کھول کے کریں دھیان ذرہ یار نظر آوے کرنے ڈاری اے نی
گھنڈ حسن دی آب چھپالیندا لمے گھنڈ والی رڑے ماری اے نی
تدوں ایہ جہان سبھ نظر آوے جدوں گھنڈ نوں ذرہ اتاری اے نی
وارثشاہ نہ دبی اے موتیاں نوں پھل اگ دے وچہ نہ ساڑی اے نی

کلام ہیر

سن جوگیا راولا دکھ ساڈا ایس کجرک دکھ نوں جالی اے وے
میاں جوگیا جھوٹھیاں کریں گلاں کھر ہون تاں کاسنوں بھالی اے وے
دل ہیر دے تدوں تدبیر آئی اکھیں ویکھ کے یار نوں بھالی اے وے
گھنڈ لاہ کے ہیر جاں نظر کیتی اوہا یار نہ غیر نوں بھالی اے وے
ایس عشق دا بھیت نہ ہووے ظاہر کسے نال نہ گل نوالی اے وے
سہتی پاس نہ کھولنا بھیت مولے شیر پاس نہ بکری پالی اے وے

اکھیں سامنے چور جے نظر آوے کیوں دکھ وچہ آپ نوں گالی اے وے
اگ کجھی نوں دھیریاں لکھ دیکھن ناں بھوک باری نہیں بالی اے وے
سنیاں ڈٹھیاں جیہا نہ مول ہوندا غفلت وچہ نہ وقت نوں ٹالی اے وے
ہیر ویکھ کے ترت پچھان لیا ہس آکھدی بات سنبھالی اے وے
موہوں نکلی گل خوار ہوندی نال عقل فساد ٹالی اے وے
اوہ تاں بہت ہی عقل شعور والی ایس بھید نوں پئی چھپالی اے وے

لہ پ ۲۶ ع ۱۸ ترجمہ اور زمین میں نشانیاں ہیں واسطے یقین لانے والوں کے اور بیچ تمہارے نفسوں کے پس نہیں دیکھتے ۱۲ ۲ے سیدھا سوچا تھا الٹا ہوا ۱۲ ۳ے انوکھے سُرخ کپڑے ۱۲ ۴ے میدان میں ماری جلائے ۱۲ ۵ے پنجرے میں بند کرکے ۱۲ ۶ے موتیوں کو دبانا نہ چاہئے ۱۲ ۷ے سننا اور دیکھنا برابر نہیں ہوتا ۱۲

جوگی دی گل
ہیر دی گل

دیکھ نال چرائیکے پیا منگر راہ جاندڑے کوئی نہ بھالی اے دے
بھادیں پچھ کے لوک نکھٹ جائے بھید جیو دا کھول نہ ڈالی اے دے
عاشق سوئی جو دکھ نہ کرے ظاہر جو کجھ سر تے بنے سو جالی اے دے
وارث شاہ ملکھایاں نال لدھا چلو کجیاں بدر لوالی اے دے

جوگی دی گل

کلام جوگی

کہی دسی عقل سیانیاں نوں کدی نفر قدیم سمہالی اے نی
لکھیا عشق کتاب وچ ایہ مسئلہ نیوں عاجزاں دینال پالی اے نی
گودی بال ڈھنڈورڑا جگ سارے جیوں بجھ لے کھیڑیاں والی اے نی
ایس حسن دا ناہ گمان کرنا نی محبوب دی چال کچالی اے نی
ٹھنڈ پائی اے ہجر دیاں لوہٹیاں نوں سیتھوں غضب دی اگ نہ بالی اے نی
دولتمند نوں جان دا سبھ کوئی نہوں نال غریب دے پالی اے نی
شرم پال دکھایئے لایاندی لجپال گھت کے کھوہ نہ گالی اے نی
ایس عشق میدان دی گھٹھڑی نوں نال مہر دے پاس بہالی اے نی
جے اوہ کرے سوال دیدار والے نال شوق دے دیکھ دکھالی اے نی
وارث شاہ ہے عشق دا گاؤ تکیہ انی حسن دی اے گرم نہالی اے نی

سہتی دی گل

کلام سہتی

سہتی سمجھیا ایہ مل گئے دونویں لیاں گھت فقیر بلایاں نی
آکھے ہیر نوں مغز کھپاناہیں نی میں تیریاں لیاں بلائیاں نی
خیر ملے سو ہسکے لئے ناہیں کسے چوریاں کٹ کھوایاں نی
دڑن آوندا بھوتنے وانگ اسّتوں کسے تھاں دیاں ایہ بلایاں نی
لیکے خیر توں جاہ فرفجیاوے بھوراں دلاں دیاں کیہاں چایاں نی
پھریں بہت پکھنڈ کھلار داتوں ایتھے کیہاں وللیاں چایاں نی
جھوٹھے جگ جہان دے ہون جوگی گدوں انہاں نے بیج صفایاں نی
ایہہ ویکھ فقیر نہال ہوئی جیڑیاں الیسنوں گھول لوایاں نی
ایس جوگیڑی نال توں کھوج ناہیں انی بھابی لے گھول گھمایاں نی
آٹا خیر نہ بھچیا لئے دانے کتھوں کڈھی اے دُوھ ملایاں نی
مت گھت جگد ھوڑتے کرے کملی گلاں ایس دینال کی لایاں نی
گھن خیر تے جھب ٹر جاہ ایتھوں بار بار تینوں سمجھایاں نی
بھابی چھیڑ نہ ایس بلانوں نی سب آفتاں آن دکھایاں نی
وارث شاہ فقیر دی عقل کتھے ایہ تاں پٹیاں عشق دے پڑھایاں نی

سہتی دی گل

کلام سہتی

بھابی قول نہ انہاندے چیت لائی اے لی دھراں نکنیاں گھینڈ لاندے
شکل وہندیاں سار کر تیج آدے نک منہ ان دھوتیاں سینڈ ھلاندے
منہ توں گڈا وگھرا نہ کدی لتھی اہناں جوگیاں چجیاں بھینڈ لاندے
وارث نہیں زبان اعتبار والی داہڑی بھواں سر منیاں مینڈ ھلاندے

۱؎ جو مصیبت پڑے سنی چاہیے ۲؎ چھوٹی ڈولیوں میں چودھویں کا چاند چھپا رکھنا چاہیے مطلب یہ کہ راز چھپانا تو ناممکن ہے لیکن پھر بھی چھپانا ہی لازم ہے۔
۳؎ لڑکا بغل میں ڈھنڈورا شہر میں۔ کہاوت ہے ۴؎ دوائیں محبت کی پیریں ۵؎ پپ ادہم نے آسان کی قرآن سمجھنے کو تا پھر ہر کوئی سمجھے ۶؎ مکار بد صورت بدبودار ۷؎ آنکھوں سے پانی بہتے ہوئے ۸؎ بدنما ۹؎ ناک سے بلغم جاری ہے ۱۰؎ سر مونڈے ہوئے ۱۱؎ زلفوں والوں کو ۱۲

جوگی دی گل

کلام جوگی

میں اکلڑا گل نہ جاننا ہاں تیں دنویں نناں بھر جایا ای نی
پیر پکڑ فقیر دے دیہہ بھیجیا اڑیاں کواری اے کیہاں لایاں نی
تینوں شوق ہے تنہاں دا بھاگ بھری اے جنہاں ڈلیپیاں یار چرایاں نی
میرے پیر نوں رب توفیق دتی لکھ سنگتاں سرگ جس پایاں نی
میرے پیر نوں جان دی مویا گیا تا ہئیں گالیاں دینیاں لایاں نی
جیہڑے صدق یقین تے رہن ثابت رب بخش داتنہاں وڈیایاں نی

بالزادیاں وانگ بنا تیری پا بیٹھی ہیں سرم سلایاں نی
دھیان رب دے رکھ نہ ہو تتی غصے ہون نہ بھلیاں دیاں جایاں نی
جس رب دے اسیں فقیر ہوئے ویکھ قدرتاں اوس وکھایاں نی
میرے پیر جیہا نہیں ہور کوئی آساں جس نے سبھ پہنچایاں نی
لکھ بنھ ہتھیار کوار والے کیوں فقر تے کرنی ہیں دھایاں نی
وارث شاہ اوہ سدا ای جیوندے نی جنہاں کیتیاں نیک کمایاں نی

سہتی دی گل

کلام سہتی

پتے ڈاچیاندے برے لاونائیں دیندا مہنے شاماں چوریاں وے
تیری جیبھ ممیاں سٹھ اکت اتے چنڑیں ہندیاں جھوریاں وے
اک دین آٹا اک ٹک چپا بھردیں نہ چاٹیاں کوریاں وے
ٹھیک مارسوار دے بھوت لاکش جیہڑیاں مہریاں ہون ایہ چوریاں وے
وڈے کملیاں دی اساں بھنگ جھاڑی ایتھے کیہاں وللیاں سوریاں وے
سوٹا بڑا علاج کوپتیاں دا تیریاں بھیڑیاں وسدیاں طوریاں وے

متھا ڈاہیوئی نال کواریاندے تیریاں لونڈیاں جوگیا موریاں دے
خیر ملے سوئینہ نال رتی منگیں دودھ تے پان فلوریاں دے
ایس ان نوں ڈھونڈدے وہ پھردے چڑھن ہاتھیاں تے ہون جوریاں دے
اسیں جٹیاں ہمتوں گھٹ ناہیں جنہاں مجھیاں چنگھیاں بوریاں دے
توں کون جوگی بنیا پھریں الویں اساں گندلاں کپیاں کوڑیاں دے
وارث شاہ فقیر ہن ہویوں ضدی ویکھ رناں نوں گھتنائیں گھوریاں دے

جوگی دی گل

کلام جوگی

جیہی سنیدی ہیں تیہی ڈٹھئیں نی لکھ لعنتاں تیریاں خوبیاں نی
چھاتی دلوٹیں کس ابھاریائی جھگا پاٹ کے پھٹیاں بوبیاں نی

پھٹی اوٹھنی وانگ ارڑات گھتیں توں تاں سکھی ایں کرن مجوبیاں نی
وارث شاہ فقیر نوں کرن راضی تا ہئیں بھاگ بھریاں ہوون صوبیاں نی

سہتی دی گل

کلام سہتی

مرم مرطا اٹھ بلوچ سمجھاونائیں تیری بڑی زبان چالاک ہے وے

تینوں خبر ناہیں اوٹھاں والیاں دی سسی جیہاں پھرن ہولاک ہے وے

---

۱ شریفوں کی بیٹیاں ۲ گالیں شروع کیں ۳ چوتروں پر زنبور کاٹتے ہیں ۴ بادکش مودنہ یعنی چنور ۵ بوری بھینسوں کا دودھ پیا۔ ۶ تلخ بیلیں کاٹ ڈالیں ۷ نادان ودانا ہمارے نزدیک برابر ہیں ۸ اطوار برے نظر آتے ہیں ۹ عورتیں تب ہی با اقبال ہو سکتی ہیں ۱۰ پھاڑ کر چھوٹے بستان نکلے ہیں ۱۲

متھے عاشقاں ملے منہ کالکاں نوں عشق آپ بلا توں پاک ہے وے
سہتی ہیر رانجھا سے خادماں دے وارث پیر بھی جدھا غمناک ہے وے

کلام جوگی

جوگی دی گل

کسی گنڈھ فقیر دینال بھاہیا اٹھکھیل بربار اچکیاں نی
راتب کھائیکے[1] نچراں وچہ تلے[2] مارن لت عراقیاں بکیاں[3] نی

اک بھونکدی دوسری دے ڈچکر ایہ نناں بھابی دونویں سکیاں نی
آپے کرن بیاپے ایہ مار کے تے گل گل دیوچہ ایہ پکیاں نی

چخہ چڑھدیاں ہین تے پھیر آپے جاپن بہت پیار وچہ سکیاں نی
ایتھے کئی فقیر ہوئے خیر دیندیاں دسیندیاں اکیاں[4] نی

جہاں ڈبیاں پائیکے سرین چایاں رناں تہاں دیاں ناہیں سکیاں نی
نالے ڈھڈ ڈکھرکن نالے دُدھ رڑکن اتے چاٹیاں کیتاں لکیاں نی

جھاٹا کھرکدیاں کھنگدیاں نک سنکن مارن واڈکے چاہڑکے نکیاں[5] نی
لڑدو نہیں جے چنگیاں ہوونا جے وارثشاہ توں لیٔو دو پھکیاں نی

کلام سہتی

سہتی دی گل

انی ویکھو نی واسطہ رب دا جے واہ پے گیا نال کو پتیاں وے
نگرہ ملاں دے چوہراں لادیحن اکے چھیڑو یحن نگرہ کتیاں وے

اکے وانڈیاں[6] لادیاں کرن چوہرا کے ڈاہ دیحن ہیٹھ جھٹیاں وے
ایہ پرانیاں لعنتاں ہیں جوگی گدوں وانگ لیٹن وچہ گھٹیاں[7] دے

ہیر آکھدی بہت ہے شوق تینوں بینڈ پھاہتیں نال ڈٹیاں دے
وارثشاہ میاں کھاہڑے ناہئی اے کن پاٹیاں رب دیاں ٹپیاں دے

کلام سہتی باہیر

سہتی دی ہیر نال گل

بھابی جوگیاں دے ٹرے کارتے نی گلاں نہیں سنیاں کن پاٹیاں دیاں
رد کہنھ پلے دُدھ دہی پیون وڈیاں چاٹیاں جوڑدے آٹیاں[8] دیاں

نہیں جگدی بھوگدی خبر اہناں خبراں جاندے جھلیاں جاٹیاں دیاں
کر محنتاں رزق نہ کھاڈ بھٹا ایہہ تاں کھان کمایاں ساٹیاں دیاں

بھابی ایس سوداگری والیاں نوں خبراں لوہن اکدن گھاٹیاں[9] دیاں
لتھی چڑھی نوں کجھ نہ جاندے نی چالان جوگیاں اُلوؤں باٹیاں دیاں

رُگٹھ گُٹھ ودھائیکے وال ناخن ریچھ بلمدی لانگڑاں پاٹیاں دیاں
وارثشاہ ایہ مست کی پاٹ لتھارگاں کرلیاں وانگ ہن گاٹیاں دیاں

مقولہ شاعر

شاعر دی گل

ایہ مثل مشہور جہان اندر جٹی چار[10] سے ہی تھوک سوار دی اے
ان تنبدی ممیں تے بال لیہڑے چڑیا ہا کرے لیلڑے چار دی اے

[1] گھاس کی سبزی پر مشغول ہو جاتی ہیں [2] عراقی گھوڑوں اور ہرنوں کو لاتیں مارتی ہیں [3] تنگ آگئی ہیں [4] سرکو خارش کرتی کھانسی ناک صاف کرتی اور ناک چڑھا گوز مارتی ہیں [5] کھیت کاٹنے کی مزدوری کریں مشٹنڈے یا زراعت کو پانی لگانے والے ہوں [6] گدھے کی طرح خاک میں لیٹتے ہیں [7] آٹوں کے برتن بھر کر جمع کرتے ہیں [8] اور جو لوگ داؤں میں ہیں براہیوں کے انکے سخت مارے اور ان کا رزق ہے لوٹنے کا [9] چاروں چیزیں سنوارنی ہیں :-

جدوں آوندی جھگڑے دی گل اتے تھوڑی گل نوں بہت کھلار دی اے
بنھ جھیڑے فقیراں دینال لڑدی گھر سانبھدی ہوکاں نوں مار دی اے

جٹی لڑن تے جدوں تیار ہووے پھر چار وچار وچار دی اے
وارثشاہ دو لڑن معشوق ایتھے میری سنگلی شگن وچار دی اے

کلام سہتی

میرے ہتھ لو نمے تیری ہوے ٹوٹن کوئی مار سیانال پہلیاں دے
مار اک چپیڑ تے دند بھنوں سواد آونی مٹھیار پہلیاں دے
دند بھنوں چوراہے دے وانگ کھنگر سانوں خوف نہ کھلیاں مہلیاں دے
دڈا آن کپھنڈ جگیا ای تینوں خوف نہ اساں ہر دہلیاں دے

اسیں گھڑاں گے انگ قلبوت موچی کریں چاوڑاں نال توں چھلّیاں دے
قرضدار قصاب عزرائیل صورت کھادے پچھلے دن نی گھلّیاں دے
جیہڑیاں آکڑاں پیا وکھاونا ئیں کڈھاں مجھ تیری نال کھلیاں دے
وارث ہڈ تیرے گھاٹ وانگ جھڑ ہیں نال کتکیاں ڈنڈیاں ٹھلیاں دے

کلام جوگی

تیرے مور لونڈے پھاٹ کھاں اتے میری پھرکدی اج مطہر ہے نی
بھوجن سجر اچکھن نوں آن ملیا قسمت جوگیاں دی لہر بہر ہے نی
سورج ڈھلے تے ٹھنڈیاں ہون چھاواں جے کڑک دی دھپ دوپہر ہے نی
کھاں کھال اڈے جیبھ متلاونی ایں رلاں وہن جوں مھکیوں نہر ہے نی
چھبھڑ وانگ تیری بیو کڈھ دلیساں تینوں آیا ہے زوم دا قہر ہے نی
اجاڑے خور گدھے وانگ کٹیں گی تینوں بری ایہ کسے دی دہر ہے نی

میر اکتکا لویں تے تیرے چتڑ اج دوہاں دا وڈڑا بھیڑ ہے نی
پنڈا اوٹی اے گھٹلی اے تمی اے نی لوں لوں تیر اکوڑا زہر ہے نی
ہوکے دہریاں تیہریاں لفنی ہیں تینوں چلیا غضب دی لہر ہے نی
پانی وانگ نتارکے کروں ٹھنڈی کڈھاں ساریاں گرمیاں گہر ہے نی
اوہ بھیڈ دے خون تے کسے چڑھ کے نہیں مار لیا لکدی شہر ہے نی
وارثشاہ ایہ ڈگڈگی رن کتی کس پھیڈا اونی ویہڑتے قہر ہے نی

طعن جوگی

اسیں صبر کر کے چپ ہو بیٹھے بہت اوکھیاں ایہ فقیریاں نی
جیہڑے درشنی ہنڈوی واچ بیٹھے سبھ چھٹیاں اوہناں نے چیریاں نی
وانگ ٹڈ ہیاں کریں بکچند گلاں متھے چونڈیاں کواریاں چیریاں نی
میں تاں مارتلتھڑی پٹ سٹاں میری انگلی انگلی پیریاں نی

نظر تلے توں لیاویں کیوں پاٹے جنہدے ہس دینال زنجیریاں نی
تسیں کروحیا کواریونی اجے دودھ دیاں دندیاں کھیریاں نی
کیہی چنڈری لگی ہیں آن متھے آکھیں جھکھیداں بھوں بھنبیریاں نی
وارثشاہ فوجدار دے مارنے نوں سینہ ماریاں دیکھ کشمیریاں نی

ے میرے ہاتھ مانے پر تلے ہوئے ہیں ۔ ے تیر اموندا سر مار کھنے کو تیار ہے ۔ ے یعنی جس طرح گدھے کھیت اجاڑنے والے کو پیٹا جاتا ہے۔ اس طرح پٹی جاوے گی ۱۲

اشارت نمودن ہیر جوگی را

سنیت مار کے ہیر نے جوگیڑے نوں کہیا چپ کر ایس بھکاونی ہاں
تیر نیال جے ایس نے ویر چایا متھا ایس دینال میں لاونی ہاں

رناں نال برابری رن ہوندی ویر سُترا پھیر جگاونی ہاں
گُڑیاں سدگراں دیاں نگر اسدے ہنے تا وڑی ویکھ وجاونی ہاں

کراں گل گلائنوں نال اسدے گل ایس دے ریشتہ پاونی ہاں
وارثشاہ میاں رانجھے یار اگے ایہنوں کنجری وانگ نچاونی ہاں

کلام ہیر با سہتی

ہیر آکھدی ایس فقیر نوں نی کیہا گھتیو غیب دا داعدا اے
ایہناں عاجزاں نوں ہٹی مارنی ایں ایس جیو یندا کیہا فائدا اے

اللہ والیاں نال کی ویر چائیو بھلا کواری اے ایہ برا قاعدا اے
پیر چُم فقیر دی ٹہل کیجے ایس کم وچہ خیر دا زائدا اے

پچھوں پھڑینگی کُتکا جوگیڑے دا کون جان دا کیہڑی جاندا اے
وارثشاہ فقیر جے ہون غصے خوف شہر نوں قحط دباندا اے

کلام سہتی

بھابی اکدن لڑے فقیر سانوں توں بھی جند کڈھیں نال کھوریاں دے
جے تاں ہنگ دتے نرخ دی خبر ناہیں کاہ پچھی اے بھاہ کستوریاں دے

جان بھابی اے نی فقر نانگ کالے حق ملے کمایاں پوریاں دے
دہٹی ہو نہ پہلے توں رنزدڑی ایں یکے چاک لاگی مزدوریاں دے

ایہناں جوگیاں دے کوئی دین ناہیں گھتے رزق نے وعدے دریاں دے
جے تاں پٹ پڑا اونا نہ ہووے کاہی کھیہ لیجن نال بھوریاں دے

کوئی دے بددعا تے گال سٹے پچھوں فائدے کی ایہناں جھوریاں دے
لچھو لچھو کردی پھریں نال فقراں پئے چالڑے ایہناں لنگوریاں دے

دہٹی سیدڑے دی فقر ل بیٹھا ویکھو کم ایہ حق دے زوریاں دے
مکر نال لڑکے سانوں گھروں کڈھیں کُٹ دا ایہنوں چھنے چوریاں دے

سینت مار کے یار نوں چھیڑ چایو ول جاننی ہیں گلاں چوریاں وے
بھابی نال فقیر ہمراز ہوئی ایں دُدھ پی کے مجھیاں بوریاں دے

ساہن ہکیاندا جان ٹہل کریں کوٹھے سبھ کریں خالی توڑیاں دے
وارثشاہ فقیر دی رن دیمن جویں مرگ نوں ویر انگوریاں دے

ایضاً

بھابی کریں رعائتاں جوگیاندیاں مٹھیں سیجاں پا ہتھوڑیاں نی
جیہڑی ڈنڈ وکھائیکے کہے آکڑیں تے پٹ سٹاں امیداں چوڑیاں نی

ے فساد گلے میں ڈالتی ہے ے پ ۶ع (ترجمہ) اور جو اللہ اور اللہ کے رسول اور مسلمانوں کا دوست ہو کر رہے گا تو وہ اللہ والا ہے (اور اللہ والوں کا بول بالا ہے)
ے پ ۱۲ ۸ع (ترجمہ) اور جب پیغمبر بستیوں کے لوگ سرکشی کرتے لگتے ہیں، تمہارا پروردگار ان کو عذاب میں پکڑتا ہے۔ تو اس کی پکڑ ایسی ہی ہوا کرتی ہے۔

گوردالیسے نوں نیں پہنچ اوتھے جتھے عقلاں اساڈیاں دوڑیاں نی
مارمہلیاں تے تساں بھن ٹنگاں پھیر ڈھونڈ دا کاٹھ کھوڑیاں نی

جن بھوت تے دیو دی عقل جاۓ جیدں یار کے اٹھیے چھوڑیاں نی
وارثشاہ فقیر دے نال لڑناں کین زہر دیاں گندلاں کوڑیاں نی

کلام ہیر باسہتی

ہاۓ ہاۓ فقیر دے نال بولیں بری سہتی لے تیری اٹھو ڑھوئی
کن پاٹیاں نال جس مَند دھی پوں پیش بھیں انت نوں چوڑ ہوئی
اینہاں جیہاں نوں چھیڑی اے مول ناہیں جنہاں عشق تے نقر دی دوڑ ہوئی

جیہناں نال فقیر اندے اڑی بدھی سنے نال تے جان دے چوڑ ہوئی
رہی اوت نکھتری رنڈ سنجی جیہڑی نال ملنگاں دے کوڑ ہوئی
وارثشاہ لڑائی داموں لوڑن ویکھو دوہاندے اوڑتے پوڑ ہوئی

کلام سہتی

بھابی ایس جے گدھے دی اڑی بدھی اسیں ناں بھی چنچلہاریاں ہاں
ایہ گنڈیاں وچہ ہے پیر دھر دا اسیں بانکیاں چنچر ڈاریاں ہاں
ایہ آپنوں چھیل سداوندا اے اسیں نراں دینا لیداں ناریاں ہاں
ایس چاکڑی کی مجال ہے نی راجے بھوج جھیں اسیں ہاریاں ہاں

ایہ ماریا الیس جہان تازہ اسیں روز میثاق دیاں ہاریاں ہاں
مرد رنگ محل نے شرتانے اسیں ذوق دے مزیداں ہاریاں ہاں
جے ایہ ہندی چھری ہے ہو مبیٹا اسیں ناں بھی تیز کٹاریاں ہاں
وارثشاہ وچہ حق سفید پوشاں اسیں ہولی دے رنگ پچکاریاں ہاں

کلام ہیر

جیہناں نال فقیر اندے اڑی بدھی ہتھ دھو جہان بھیں چلیاں نی
ہووے شرم حیا انہاں کواراں نوں جیہڑیاں نیک صحبت وچہ رلیاں نی
جیہڑے خوف خدا دا کرن موئی اے باتاں ہون گیاں انہاں سولیاں نی
کالے بھیاں کواریاں دیو بھراں بھلا کیوں کہ رہن نچلیاں نی
پیچھے چرکھڑا رے ہے سڑن جوگا لدے چار نہ لاہیوں بھلیاں نی
ٹلیچاہ فقیر توں گنڈی اے نی آکواری اے اراہاں کیوں ہلیاں نی

آٹیں کوارے اڈاری اے نی کیہاں چاہیوں بھکھیاں ادیاں تی
میں تاں جانتی ہاں تینوں الیس ویلے بنیں حسن گمان اچھلیاں نی
جیہناں آپ نقیراں دے پیر کٹے اوہ الیس جہان وچہ پھلیاں نی
نس منگدیاں جوگیاں نال لڑکے راتیں ادکھیاں ہون اکلیاں نی
جتھے گبھرو تہون جا کھیں اوتھے پیرھے مار کے بہیں پچھلیاں نی
ہین بدل وندے ہونویں دُھماں قہر یاں دیس تے گھلیاں نی

لے یعنے جو عورتیں فقیروں کے ساتھ غصے ہو کر لڑتی ہیں وہ بے اولاد اور رانڈ ہو جاتی ہیں۔ اور منحوس سمجھی جاتی ہیں ۱۲

لے سفید پوشوں کو داغ لگنے والی ہولی کی پچکاریاں۔ مراد نیک کاموں کو برباد کرنے والیاں ۱۲ ۳ے جوان جوان مرد دیکھتی ہے وہیں جا پہنچتی ہے ۱۲

آن جٹاں وانگ کیوں خیال پئیں گلاں پچھلیاں چا اٹھلیاں نی
لگ بدھیاں کدی نہ ہٹکے جاندا وارث شاہ جو اندروں ہلیاں نی

سہتی دی گل

کلام سہتی

بھابی نال فقیر دے دھڑا کیتا حال حال لوکا ساتوں بار دی اے
اسیں گنڈیاں تے آپ نیک بندی جیہڑی یار ہی یار پکار دی اے
لڑے نال میرے پنجے تال اُتے نالے جوگی نوں سینتاں مار دی اے
جوگی ویکھ کے پان سو چڑھی کاٹی ماں مترئی خون گذار دی اے
نہیں جان دی یار سوایہ جوگی لکے کیا نشانڑی یار دی اے
اج مار کراونی جوگیڑے نوں وارث شاہ نوں پئی للکار دی اے

ہیر دی گل

کلام ہیر

گھول گھتی اے کواری آڈاری آئی متھا دٹی اے کنت پڑولی اے نی
کتھے سدھ بنا نشانیاں دی لکے جیوندیاں جھوٹھ نہ بولی اے نی
چُنی پاڑ کے باریاں کیتیاں نی کنج کواری لے آئی اے بھولی آنی
ایہاں جیہاں فقیراں دے نام اتوں جی جان چا اپنا گھولی اے نی
وانگ چیچکے ماتڑے خیال پئی ایں ساڈے نال توں ایڈ ہمولی اے نی
سر وکھ کر چاہڑیئے چاٹولی تاں بھی ایڈ پر اہد نہ تولی اے نی
چور یار وانگوں نت رہیں سچی چوری کریئے تے مول نہ ڈولی اے نی
وارث شاہ ہموزن ہے جھوٹھ دوزخ کنڈھی پا انصاف دی تولی اے نی

سہتی دی گل

کلام سہتی

بھلا دس بھابی کیہا ویر چائیو بھیا پٹیاں نوں پئی کوہنی ایں
آپ چھانی چھیڑ دی دوستی نوں الوں گنڈیاں نوں پئی دوہنی ایں
آپ چاک ہنڈائیکے چھڈ آیوں ہن خلقنوں پئی دڈ دہنی ایں
آپ کملی لوکاندے سانگ لائیں کھچر دلد یا نذی وڈی کھوہنی ایں
انہونیاں گلاں دے نام لیکے گھاہ الڑے پئی کھنڈوہنی ہیں
سوہنی ہوئی ناہیں توں تاں غضب چایا خون خلق دا پئی بنجوہنی ہیں
آکھ بھائی نوں ہتے کڈھا چھڈاں جیہے اسانوں پئے لوہنی ہیں
وارث شاہ کہے سن بھگیاڑنسے نی منڈے موہنی ایں تے جھوٹے دوہنی ایں

ہیر دی گل

کلام ہیر

خوار خجلاں رُلدیاں پھردیاں سن کھیں ویکھدیاں ہوردیاں ہور ہویاں
چور چوہدی گنڈی پر دہان کیتی ایہ الٹ اولیاں زور ہویاں
آپے دُدھ دیاں دہوتیاں نیکبختاں لکے چور اسنے اسیں بھی چور ہویاں
بدزیب تے کوہجیاں بھیڑ موہیاں آ کے حُسن دے باغ وچ موہریاں

لے لگ دیوانہ کاٹے ہوئے کی دیوانگی ٢ے شاید یہی اسکا یار ہے ٣ے لڑکوں کو فریب دینی اور بھینسے سے دودھ مانگتی ہے ١٢

ایہ چنچل بلوچاندے لٹ لیتھی زمیں دوز گھوڑے سن گھور ہویاں
بھرجایاں نوں بولیاں ماردیاں نی پھرن منڈیاں وچہ لٹور ہویاں
اہدی نرت ویکھو نال نخریاں دے مالزادیاں وچہ لاہور ہویاں
وارثشاہ جہان تے دھم اُہدی جویں سسی دیاں شہر بھبور ہویاں

کلام سہتی

گداں کیدی نہیں چُپڑا آندی بھابی ایہ کیوں اساں تے دھایا ای
تیر مار کے نیناں دے ایہ جوگی سے چھلیا میری بھرجایا ای
لڑے جٹ تے کٹی دے ڈوم نائی سر جوگیڑیدے گل آیا ای
الیس مار منتر ڈیرہ پا دتا چاں چک دی پئی لڑائیا ای
ہُن ویکھ لو ایہ ہے الٹ سماں لڑے بھین تے پھڑی دا بھایا ای
ایہ سیدے دا مُول نہ خوف کھاندی الیں آپ ہی کلا جگایا ای
آکٹی اے وڈھی اے ایہ پھتا جگدہوڑ کائی الیس پایا ای
ہیر نہیں کھاندی مار اساں کولوں وارث گل فقیر تے آیا ای

مقولہ شاعر

رناں نال نہ آوندے مردا رے سہتی سنے لونڈی دونویں چھٹیاں نی
اڈنہارنے مہرناں ڈاردیاں جویں نال کبوتراں رٹھیاں نی
کدی ڈھلن نہ اپنے پاسڑے توں دونویں کوڈیاں واہگیاں گٹھیاں نی
شوخ دیدیاں تیز زبان دونویں ایہی عشق دی تیغ نے کٹھیاں نی
لڑن لگیاں تے منہ لال کرکے لوہے لاکھیاں تتیاں بھٹھیاں نی
ہن دیکھ فقیر دے کتکے نوں چیکاں مار کے پچھاں نہ وٹیاں نی
گنہن بہین پکان نوں اڈواڈی اتے لڑن دی وار اکٹھیاں نی
مکر لا بیگانیاں پیراں نوں پھیر اپنی وار ایہ نٹھیاں نی
بُرے کم نوں سدا ایہ کاہلیاں نی کدی ہون نہ دھیریاں مٹھیاں نی
آہڈا وانگ گگے زائناں لایائی آہوں سامنے پہیڑیاں ڈھٹھیاں نی
فقر نال اولرڑا پھیڑیا نی بڑا غضب کیتا اہناں پٹھیاں نی
وارثشاہ سوئی ہون بھاگبھریاں پیریں فقر دی آن ڈھٹھیاں نی

کلام سہتی از روے غصہ با جوگی

بانا فقر دا پہن ڈراونائیں پا سہلیاں تیہریاں چوہریاں وے
دہڑے وڑریاں آن کوپت پالو چھیڑاں چھیڑیاں ادہریاں سوہریاں وے
ہوکا دیدگی تے بنھ دین پٹیاں کٹ گندلاں نہریاں موہریاں وے
ذاتی نام دی نہیں تاثیر تینوں گلاں کریں زباں توں کھوریاں وے
مار دمار ابھار ساں گنج تیرا ہوں مٹھیاں ساریاں جھوریاں وے
نفع مُول گوائیکے اُٹھ نٹھوں پودے ونج توں گھاٹے جوں نوہریاں وے
تیرے جیہاں اچکیاں شوہدیاں نوں بہین سوانیاں گوہریاں وے
زراں کھوٹیاں تے کھریاں پرکھ لیاں وارث جیہاں صرافاں تے جوہریاں وے

کلام سہتی باباندی ربیل

سہتی آکھیا اُٹھ رابیل باندی خیر پا فقیر نوں کڈھی اے نی
ذرا جٹیاں وانگ دو ہتھ کری اے جلبی ہو نہ آ ہلکے جڈی اے نی
ایہ اکلڑا تے اسیں دوئے جنیاں اکو جیڈیاں ہاں نڈھی اے نی
اکھیں سامنے ہیر دے پھاٹ کری اا یہدی بنی حمائتن وڈی اے نی
دے بھجیا دیہڑیوں کڈھ آیئے ہو ہڑا وچہ برُ دُنہہ دے گڈی آنی
دانگ قلعہ دیالپور ہو عاق جھنڈا وچہ مواسدے گڈی اے نی
جیہڑیاں آکڑاں پیا وکھاوندائے ذرا دیہڑیوں اوسنوں کڈی اے نی

آٹا گھت کے تے دیئے یک چنیاں وچوں اکھ فسادی وڈھی اے نی
اہدی بھگت سواری اے نال لتاں موُراں بھنے مار کے اڈی اے نی
دیہڑے وچہ دھر یکیئے کلیاں تے گٹے گوڈے رے گرڈ گھسڈی اے نی
پھڑ کے دُہون سر او کھلی وچہ دکی اے ڈو ہنگا وچہ زمین ترڈی اے نی
اماں آوے تے بھابی توں وکھ ہوئیے ساتھ اٹھ تے بلی دا چھڈی اے نی
آوے کھوہ نوالیاں ہیر سٹے اہدے یار نوں کٹکے چھڈی اے نی
وارث شاہ دے نال دو ہتھکری آنی اٹھ توں سادی اے ہڈی آنی

کلام خادمہ

باندی ہو غصے چپ ہو رہی ٹک چنیے دا چا الیریا سو
براں لہیں دے چوبرامریں وچوں گالیں کڈھ کے دب دریڑیا سو
لیکے چھری چو براجاہ وچوں اوس سترے ناگ نوں چھیڑیا سو
چھبی دیکے گلھ وچہ پشم ہی ہتھ جوگی دے منہ تے پھیریا سو

دھروئی رب دی خیر کیجاہ چا کا حال حال کر پلڑا پھیریا سو
باندی لاڈ دیاں چوا کمکے دھکا دے کے ناتھ نوں گیڑیا سو
اکھیں ڈانناں واہگ لپار لوہندی غصہ اپنا چا او گھیڑیا سو
وارث شاہ فرنگ دے باغ وڑ کے اوس کلاوے کھوہ نوں گیڑیا سو

کلام جوگی بازبیل باندی

جوگی ویکھ کے بہت حیران ہویا بیاں دُھ وچہ نب دیاں پھاڑیاں نی
چنیا چوگ چمونیاں آن پایوس چلی ایں گولی اے داہڑیاں نی
جیندا ہووے پرانیٹھانان منڈا پینڈ نہ سجھے وچہ سہڑیاں نی

غصے نال جو حشر نوں زمیں تپے جیویں چہ کلیلیاں چاہڑیاں نی
جتنے بنی داروادُرودناہیں اکھیں پھرن نہ مول اکھاڑیاں نی
ڈب موئے نی کا بسی وچہ چنیے وارث شاہ نے بولیاں ماریاں نی

ایضاً

جوگی آکھدا باندی لے قہر کیتو سولاں وچہ بازار کھلاریاں نی
تینے پو شباتے انبھول گھوگو ڈبے آیوئی اپنی واریاں نی

جیہڑے ڈبے نی کا بسی وچہ چنیے ناؤں تنہاندے کراں شماریاں نی
اوہو بھجیا گھتیوں آن چنیا نال فقر دے گھولیوں یاریاں نی

ایس فقر نوں چا خراب کیتا ڈاڈھا قہر کیتا لوہڑے ماریاں نی
میری کھپری چا پلید کیتی پیاں دھونیاں سہلیاں ساریاں نی
دیکھو وچہ بازار دی کوٹھڑی وے سٹ چلی جے رن انگیاریاں نی

میرے بھا لوہڑا وڈا قہر ہویا کم ڈوب سٹیا ایہناں لاڑیاں نی
سانوں دھووڑنے دا نہیں ول آوے ساں مہیں سیالاں دیاں چاریاں نی
وارث خبر ناہیں ایہناں بازیاں دی اکے جیتاں اکے چا ہاریاں نی

باندی دی گل

کلام ربیل باندی

باندی آکھیا رزق کیوں نند نائیں بھیڑا لا نہ دکھاندے دکھیاں دا
چینا چھال چھلے جتاں ساریاں دا چینا مول ہے ننگیاں بھکھیاں دا
بن پنیاں ایسیاں چا دلاندیاں نائی باپ ہے ننگیاں بھکھیاں دا

چینا رب نے رزق بنادتا عیب دھریں نہ ترکڑی جکھیاں دا
ان چینے دا کھلیئے نال لسی سواد آوندا ٹکڑیاں رکھیاں دا
وارث شاہ میاں نواں نظر آیا ایہہ چالڑا اچھیاں سکھیاں دا

شاعر دا کہنا

مقولہ شاعر

چنیاں خیر دنیا برا جو گیا نوں مچھلی بھابڑے نوں ماس بہمناں نی
زہر جیوندے نوں ان سن والے پانی ہلکیاں نوں دہن ساہمناں نی
جویں چاوکاڑنا سدھریاں نوں اتے وگڑیاں نوں اوکھا تھاہمناں نی
سچ جھوٹھیاں نوں جھوٹھ نیکبختاں راست گویاں نوں دین الاہمناں نی
برا روگ بیوقت جیوں شیر مچھی تے اچکڑ پیدا ہونا ضامناں نی
مندا مور کھاں دلوچہ واس کرنا پندھ چلنا نال ارگاہمناں نی
جویں اگ وار دتویں دُدھ کھٹا اتے دیوا پتنگ جیوں چاناں نی
دانشمند دی مجلسوں ترک کرنی اتے احمقاں نوں یار جاناں نی
آدر دیوناں جاہلاں فاسقاں نوں صاحب علم نہ مول پچھاناں نی
روڑ خمریاں نوں شیر کنجراں نوں دنیا اہنیاں خر پچھاناں نی
برا بھگڑا نال فقیر ہوندا جانوں مار دنیا عقل داناں نی

کیف بھگت قاضی تیل کھنگ والے وڈھ سٹنا لنگ پلہماں نی
سہیاں چوہڑیاں نوں باج مرغاں نوں موت اڑانوں اکھیں ڈاہمناں نی
مندی جھڑک یتیم مسکین سائل دانوں ہٹکدینا دیا وانناں نی
کول فقر دے غیر دلیل کرنی سخن عالماں دیناں ساہمناں نی
غصہ آیاں عقل ہے نکل دیندا ہوندا او کھڑا عقل دا تھاماناں نی
لے ریش دے قول دا بار کرنا تے نکلڑے دا پھڑن دلماں نی
کسنبے رنگ ہے جویں نمانیاں نوں اگ لا دینی جھل کاناں نی
سچ جھوٹھ دلوچہ وچار کرنی نہیں سوہندے ادھلاں[2] کاماں نی
ظلم زور فقیر غریب اتے تنبو کیر ہنکار داتا نناں نی
جھڑک عاشقاں مہرنا لائقاں نوں نہوں لاوناں نال ناداناں نی
وارث شاہ جوں سکھیا چوہیاں نوں سکھ ملاں نوں بانگ جیون باہمناں نی

سہتی دی گل جوگی نال

کلام سہتی با جوگی

کیوں وگڑ کے تگڑ کے پاٹ لتھوں ان آبجیات ہے بھکیاں نوں
بڈھا ہو ویں رنگ جاں رہن ٹرنوں جے آپھریں چلاوندا اتکیاں نوں

[1] مچھلی اور دودھ کا ایک وقت میں کھانا طبیبوں نے منع لکھا ہے [2] ادھل جانے والی عورت کے واسطے وہ گیت زیب نہیں دیتے جو شادی پر گائے جاتے ہیں ۱۲

ٹریں آکڑاں نال بتیاں ہو کے پھریں پھبڑ وا دکھاندے دکھیاں نوں
رکتے رن گھر بار نہ اڈیائی پھریں ڈھونڈ دا ٹکڑیاں رکھیاں نوں

مشک وانگر دں ڈھڈ پھوکایائی وائر یوچہ پی کے بھنگاں کھیاں نوں
وارث شاہ اج ویکھ جو چڑھی مستی اہناں لچیاں سکیاں بھکھیاں نوں

کلام جوگی با سہتی

من سہتی اے رب نوں سمجھ نیڑے ایڈ لمیاں چھوڑ نہ چھوہنیاں نی
کتے وانگ کھیائیکے پوں جڈیں رناں تدھ جہیاں کچھاں ٹوہنیاں نی
بھکھی کنجری دلوانگ گرد ہوئیں بھاویں کیتیاں ناکتوں لوہنیاں نی
دھکو دھکی ملنگاں نوں اوہ چھیڑن رناں ہون جو کھیڈ کھڈوہنیاں نی

چوڑے بیڑیاں ہار سنگار بھریاں بانے فقر اگے تاہیں سوہنیاں نی
ما اک ہٹ نیچ کھکھوار بھنوں میریاں کس نوالیاں کھوہنیاں نی
گھو گھی وانگ جو آپتوں آپ پھڑکن اساں باہجہ تکبیر دے کوہنیاں نی
سہتی سنے لونڈی ویہڑے والیاں بھی وارث شاہ ہوراں سبھے موہنیاں نی

کلام سہتی

سہتی آکھیا ہک نہ سار ساڈی کال جیبھا لو ٹھیا متھیا وے
پھریں کھرلیاں نال کھیڑ داتوں کسے پکڑ بھتار نہ نتھیا وے
ہنیوں فقر تے پھیر بھی رہیوں کورا کسے گھت تھید انہیں ستھیا وے

سر گھوٹیاں کون منونیاں وے کوئی جن پہاڑ توں لتھیا وے
ترکیاں تیتھوں دوروں آوندی اے جویں ڈھیر سنیر دا ہتھیا دے
کھیہ چھانیاں کجھ نہ لبھنائیں وارث وانگ جاسیں خالی ہتھیا دے

کلام جوگی

جوگی غضب دے سرے چڑھ سٹ کھپر اپکڑ اٹھیا معرکہ جھوریائی
ساڑ بال کے جیو غمناک کیتا نال کاوڑاں دے جٹ گھوریائی
جویں ذکریا خاں مہم کر کے لے کے توپ پہاڑ تے دوڑیائی

لیکے پھاہوڑی گھن تیار ہویا ناتھ دہڑے دیوچہ آپوڑیائی
لدھا کھیاں تیوڑی پا متھے سہتی لونڈی دیاں انجوڑیائی
جیہا مہر دے سُتھ داماں بھجھ وارث شاہ فقیر تے دوڑائی

لہ پا رکوع ترجمہ۔ اللہ ہے جس نے بنایا تم کو کمزوری سے پھر دیا کمزوری پیچھے زور دیگا۔ زور پیچھے کمزوری اور سفید بال بناتا ہے جو چاہے وہ سب جانتا اور قادر ہے ۲ے کس نے سرداری چھین لینی ہے ۱۲ ۳ے سیاہ زبان بدحال ۱۲۔

۴ے ناک میں نکیل نہیں ڈالی ہے۔ " گھورناں" آواز سگاں بوقت غصہ ۱۲

۵ے یعنی جس طرح کتا غصے میں آکر آدمی کی ٹانگوں میں کاٹنے لگتا ہے اسی طرح بدکار عورتیں کاٹنے لگتی ہیں ۱۲

۶ے ذکریا خاں۔ محمد شاہ بادشاہ کے وقت میں ہوا۔ جس کی ایک مسجد کہنہ باغبانپورہ متصل لاہور بغل مزار شریف حضرت مادھو لال حسینؒ موجود ہے جو کہ ۱۱۴۴ھ میں بنی اور مادہ تاریخ کا آخری مصرعہ یہ ہے " تاریخ اوھر کہ خواہد شمار

تذکرہ جوگی باسہتی بطریق انداز

چاول نعمتاں کنک توں آپ کھائیں خیر دین تے کیتائی گنج رنّے
پٹ چرخڑ دیاں جوڑیاں کٹ سٹوں لاہیں جے ویڑدی چھنج رنّے
سر بھاوڑے ملکے ونڈ جھاڑوں ٹنگاں بنھ کے کروں نگا ننج رنّے
مار مار کھدیڑکے بھن سٹاں سپ وانگ لاہاں تیری کنج رنّے
کئی ساہنان دے مونہڈے تے اکڑنی ہیں وانگ روں دے سٹوں نگا ننج رنّے
زور ہکدیناں جان دیاں دھکا ٹھل جاوسن نی تیرے ھنج رنّے
لگی ضرب ساری عمر رہیں روندی وہی خون دی اکھتوں ہنج رنّے

کھڑ دیہہ چیتیاں گھر خاونداں دے نہیں مار کے کروں نگا منج رنّے
ہتھ چا مطرتے کڑکیائی تینوں جاپیا جگ سبھ سنج رنّے
تیری وراسوئی ہنے پھول سٹاں میٹھی رہینگی انج تے انج رنّے
باہر اندروں پھرنتوں رہینگی نی تڑسیں ہڈ گوڈے رگڑ بھنج رنّے
چمٹے نال تیرا سینہ پاڑ سٹاں دیاں زور دے نال جد منج رنّے
جتیاں ہنے ہیں بھا ہوڑی ہٹیل دتی نکلجائیگی نلاں دی ترنج رنّے
تینوں آکھناہاں اجے ہئی ویلا جاہ بیٹھ اندر کسے کنج رنّے

تیر فقر داہدف مراد ہوندا کدی وار نہیں گیا کھنج رنّے
وارثشاہ سرچاہڑو گاڑسیں توں ہاتھی وانگ میدان وچہ گنج رنّے

کلام سہتی

بنیں فقر تے بھکڑا انوانگ لڑیں بے سوادیا کوڑ کوڑا ہنگیا دے
کسے اوہجڑ بار دلوچہ پلیوں دوہیوں وانگ کھجور دے ڈہانگیا دے
جیوں جیوں ورجیں ہاں تیوں تیوں سر چڑہناایں سنگھ پاڑ کے مرچوں بانگیا دے
جھان جوٹ کھوہا ئیکے نکلینگا پر وار جیوں لگڑوں چھانگیا دے

گلاں کرنائیں بہت بے لنگیاں توں کسے جٹ نلجدیا دانگیا دے
حال فقر دا ہنکے آوڑیوں بھنڈا پنڈ دیا گھیا سانگیا دے
لیوں لیوں کر کے کہیا مغز کھا دورہیا اڈنوں کالیا کانگیا دے
کیہڑی گل اتوں رہپڑیا بیٹھوں وارثشاہ دیناں دیا نانگیا دے

گفتن سہتی خادمہ راکہ جوگی راچیرے بدہ واز در بدر کن

سہتی آکھدی باندیئے خیر پائیں الس فقر نوں چا اٹکائیو کیوں
باندی ہوئیکے چپ کھلو رہی سہتی آکھدی خیر نہ پائیو کیوں
بابا فقر داہن خوار ہویا دس فقر دانام گوائیو کیوں

کسے ویلڑیدا ایہ تاں کھڑا ہویا توہے ساڈیوں ایہ نہ لاہیو کیوں
ایہ تاں کنک چاول دودھ گھیو منگے چینا لیسنوں خیر لوالیو کیوں
سگوں مارن تے اٹھ تیار ہویا مار پھاوڑے نال سلائیو کیوں

ئے اسطرح اور اُسطرح یعنی بری طرح ئے تو عمر گاؤ بیش سانڈوں کے شانہ پہ ئے تو گو ننے تجھے سر چڑھا کر خراب کر دیا ہے کسی بے عزت جاٹ کا جا کر ۱۲

ایہ جوگیڑا ایک کمذات کنجر ایس نال تدھ بھیڑ مچائیو کیوں
آپ جائے کے دیہہ جے ہٹی لیند الگھر موت دے گھت پھائیو کیوں
ہیں تے ایس دے ہتھ وچہ آن پھاتھی منہ شیر دے ماس پھائیو کیوں
گولی آکھیا تیرا ایہ نہیں لیندا مینوں سہتی اے تدھ مروائیو کیوں
میری پان پت ایس نے لاہ سٹی جان بجھ بیشرم کرائیو کیوں
وارثشاہ میاں ایس مورنی دے دوالے لاہ کے باز چھڈائیو کیوں

کلام جوگی

کیہی اٹھدیاں اج وہل نجلے ای متھے لگی ایں کالی لے کُتی ایں نی
گھگھر کھوہ لکے پاڑ لنگار سٹوں لیر لیر کرساں وانگ چُتی ایں نی
ذرا شکل تے اپنی ویکھ پہلاں نک پھینی ایں تے اکھیں چُنھی ایں نی
نہیں جان دی توں جوگی ناگ کالے شالا رنج ہوویں سر پٹی ایں نی
جیہڑے پھرن آزاد ملنگ بن کے اینہاں بولیاں نال نہ سُنھی ایں نی
سانوں بولیاں مار کے تاپائی شالا یار توں رہیں وچھنّی ایں نی
خلق نال نقیر دے پیش آئی اے دل جھیڑیاں وچہ نہ رتھی ایں نی
وڈی پیڈی اے ٹاٹ دی اے گتھلی آئی مکراں نال ہوں ہوں مونھ تتی ایں نی
کیوں بھچھنّی ایں فقراں نوں چھیڑنی ایں بھوری والیا بھیڑ تُھنّی ایں نی
ڈھڈ وچہ جان نادوی دیاں چوہنبڑ دُسر پار جائے وچہ دُھنّی ایں نی
آٹا گھتی اے فقراں نوں نرم ہو کے ایڈے آکڑے گوہن نہ گُنھی ایں نی
پچھوں ناتھ نوں چھیڑ کے روویں گی دیکھے اکھیاں وچہ گھستی ایں نی
لڑیں نال فقراں سروں ہونگی سر کھسّی اے چونڈیاں مُنی ایں نی
وارث فقر دے حال تے رحم کری اے سگوں لوتیاں نال نہ بھنی ایں نی

کلام سہتی

کیہا آن کو پت کھلایا ئی سر مُنیاں کچر یاڈا انجیا دے
تیرے خیر دا نہیں سانوں کوئی صرفہ بک آٹڑے دا نہیں گا نجیاوے
ایہ اُلیاں ساریاں لیہہ دلسن جدوں پھیر کوچہ کسے مانجیاوے
تینوں خبر نہیں میرا نام سہتی توں بھی جگ تے وددبار انجھیاوے
ایتھے پیک دی نہیں کھیر ہونی اُڈیں وانگ ورولیاں جھانجھیاوے
چالا بکڑ کوئی نیک چالیاں دا وارث وانگ جاسیں اینویں انجیاوے

کلام جوگی

جھاٹا پٹکے مہنڈیاں کھوہ سٹوں گتوں پکڑ کے دیوں ولا وڑاتی
تیرا اساں دے نال مُد پڑا اے نہیں ہووناں سہج ولا دڑانی
سنے سہتی دے کوار دی مجھ کڈھوں جیتر گھڑوں گا مار پھاوڑانی
جے تے پنڈ دا خوف وکھائونی ایں لکھاں سٹم تے ایہ گراوڑانی
لت مار کے چھڑوں گا چاگبّن کڈھ آئی ایں ڈھڈ جیوں تاوڑانی
ہتھ لگیں تے سٹوں گا چیر رتّے کڈھ لوئں گا سار دا کاوڑانی

---

۱ بڑے پیٹ والی ٹاٹ کی گتھلی کمر فریب سے ساری بھری ہوئی ۲ بڑے منہ والی ۳ پہلے اپنی شکل تو دیکھ ۴ چندھائی ہوئی ۵ موٹے آٹے کو گوندھنا ۶ پورسی جوان بامراد ۷ زنگار سب اتر جائے گی ۱۲

تسیں ہو گھولاٹڑاں جانناں ہاں کدھاں دوہاں دا مار پوستا وڑانی
وارثشاہ دے موہڈیاں چڑھی ایں توں نکل جائے جوانی دلچاوڑانی

باندی تے سہتی دا غصہ

کلام باندی و سہتی با جوگی از روئے غصہ

باندی سنے سہتی غصّے نال کڑکی کی لینا ای شور کھلار کے دے
جوگی ہویوں پرمت نہ کسے دِتی کی لینا سی سانگ سوار کے دے
جوگی نہیں رناں دے نال جھگڑن کرن رکتاں اکھیاں مار کے دے
پہلاں اپنے آپ نوں پھوک دتو کی لینا ای لوکاں نوں ساڑ کے دے
گھر دگھری توں بوتیاں لاو نائیں راہ حق دا دلوں وسار کے دے
کمر بند گی رب قبول کرسی وارثشاہ کتے نیت دھار کے دے

جوگی دا ہیر دی چپ تے خفا ہونا

گفتن جوگی ہیر را کہ خامشی را برائے تو ورزیدم

ہیرے کراں میں بہت حیا تیرا نہیں ماراں سو بگڑ پھلکے نی
بھاپاں پت الیس دی لاہ سٹاں ہیرے کھس نہ جان تعلقے نی
جیہا مار چتوڑ گڑھ شاہ اکبر ڈھاہ مورچے لئے محلکے نی
اہدی بگڑ سنگھوں جند کڈھ چھڈاں لکھ واہراں دے ویکھدے گھلکے نی
جیوں جیوں شرم دا ماریا چپ کراں نال مستیاں آوندی چھلکے نی
بھلا آکھ کی کھٹناں وٹناں ئیں وارثشاہ دے نال پڑ ملکے نی

ہیر دا جوگی نوں جواب

جواب دادن ہیر جوگی را بہ عجز و انکساری خود

بولی ہیر میاں پا خاک تیری پچھاٹیاں اسیں پردیسناں ہاں
پیارے وچھڑے چوپنے رہی کائی لوکاں وانگ نہ مٹھیاں میناں ہاں
اسیں جوگیا پیراں دی خاک تیری نہیں کھوٹیاں ہک کھیناں ہاں
نال فقر دے کمن برابری کیوں اسیں جٹیاں ہاں کہ قریشناں ہاں
ساڈی جان قربان ہے فقراتوں کوڑی گلے دی لیس نہ لیناں ہاں
تسیں گوراں دے دانگ اپدیش بولو اسیں نال درویش بولیناں ہاں
اسیں فقر دے پیراں دی خاک ہاں جی جو کچھ کہو سو اسیں منیاں ہاں
وارثشاہ پردیسی دی غور کرئیے اسیں اپنے دیس دیاں دلیناں ہاں

سہتی دے طعنے ہیر نوں

کلام سہتی با ہیر از طعن و تشنیع

نویں نویلی اے گجھی اے یار نے نی کالڑے سہتی چاکدی پیاری آئی[1]
اکھیں مار کے یار نوں چھیڑیائی نی مہاستی چھیڑ چھاڑی لے نی

[1] یہ ایک بات ہے یعنی تمہاری مستی نکال دوں ۱۲

آپ بھلی ہو بہیں تے ایس پریاں کریں نخرے لوہ رُپ سنگاری اے نی
آ جوگی نوں لئیں چھڈا ساتھوں تساں دوہاں دی عمر سواری اے نی

پہلے کم سوار ہو بہیں ناری بیلے گھیرے جاہ توں ڈاری اے نی
وارثشاہ ہتھ پھڑے دی لاج ہوندی ساتھ کریئے تے پار اتاری اے نی

خیر دادن سہتی جوگی را با غصہ و شکستن کاسہ او

سہتی ہو غصے چا خیر پایا جوگی ویکھدیاں ترت ہی رج پیا
ایہ لے مکریا ٹھکریا راولا وے کاہی داپچنا ایڈ دھرج پیا
تاب حسن دی جائے نہ مول جھلی رانجھا ویکھ کے سہتی نوں رج پیا
ہتھوں چھڈ زنبیل چا زمیں مارے چینا ڈلہہ گیا ٹھوٹھا بھج پیا
ویکھو اج شراب خراب ہویا شیشہ سنگ تے وج کے بھج پیا

موہوں آکھدا رودے نال مارو کٹک کھیڑیاں دے بھاج پیا
ٹھوٹھے وچہ سہتی چینیاں گھت دتا جی جوگیڑیدے وچہ دھچ پیا
سہتی یک اولیریا نال غصے پھٹ کالجے جوگی دے وج پیا
جوگی آکھدا ئے وڈا قہر ہویا پیڑا ویکھلے دھاڑ تے وج پیا
اڈا لایا سی یار دے ویکھنے نوں کم جوگی دا ہو کو پچ پیا

جوگی لکھیاں کرماں نوں جھور داسی رکھ ہتھ متھے جوگی سج پیا
وارثشاہ مصیبتاں پیش آیاں جو کجھ لکھیا سی جھولی اج پیا

کلام کردن جوگی با سہتی بطریق نصیحت عالمانہ

خیر فقر نوں عقل دے نال دیجے ہتھ سنبھلکے یک اولاری اے نی
بھری ہوئی غرور تکبری دی لوہڑا گھتیوئی رنے ڈاری اے نی
کیجے حسن دامان نہ بھاگ بھری لے چھلیا سی آروپ وپاری اے نی
رانجھے آکھیا ایہ بڑا قہر کیتو ٹھوٹھا بھنیو کیوں چنچر ہاری اے نی
میرے نال ناہ تیری سانجھ کائی گل گل دے وچہ ہشیاری اے نی
غور کریئے مسافراں عاجزاں دی ہتھوں سمجھ کے پیج تناری اے نی

کیجے ایڈ ہنکار نہ جوبنے دا گھول گھتی اے مست ہنکاری اے نی
جوگی آکھدا وڈا قہر ہویا ٹھوٹھا بھن دتا کارے ہاری اے نی
ٹھوٹھا بھن فقیر نوں پٹیوئی شالا یار مری رنے ڈاری اے نی
پالے مرن ہنکار بھج لوے تیرا نی پٹنے دی اے ونجاری اے نی
کسے کہے کو دیس دی و وہٹی این نی تیری کسنے عمر سواری اے نی
وارثشاہ بازار ہڑتال ہوئی نی واہجے لے ونج پیاری اے نی

جواب دادن سہتی جوگی را

گھول گھتیوں یار دے نام اتوں جوگی کچھ سمہال ہتھیار یا دے

ماں سندیاں چیتے توں یار میرا ایڈا قہر کیتو لوہڑے یار یا وے

تیرے نال کی اساں نے بُرا کیتا ہتھ لا نہیں تینوں ماریا وے
ایتھے آدمی گری دی گل ناہیں رب چاہُتھن اُساریا وے
رگ آئے دا ہور لیجاہ ساتھوں کوئی وڈا فساد ہریاریا وے
وارث کسلے ساڈے نوں خبر ہووے لے تینوں مُفت وچہ جائیں گا ماریا وے

جواب جوگی باسہتی

جے توں لوں کدھاونا نہ آہا ٹھوٹھہ فقر دا چا بھنائی اے کیوں
خیر منگی اے تاں بھن دین کاسہ اسی آکھدے موہوں شرمائی اے کیوں
بوتی ہو بلوچاں دے ہتھ آئی ایں حُرمت کواری دی چا بھنائی اے کیوں
جے تاں کواریاں یار منڈا ونا سی تاں پھر ماپیاں کولوں چھپائی اے کیوں
بھرجائی نوں مہنا چاک دا اسی یاری نال بلوچ دے لائی اے کیوں
وارث شاہ جاں عاقبت خوار ہونا ایتھے پا شان ودھائی اے کیوں

جواب سہتی باجوگی کہ بین کُلُّ مَنْ عَلَیْهَا فَانٍ

جو کوئی جمیا مرے گا سبھ کوئی گھڑیا بجسی واہ سبھ وہین گے وے
مرپیر ولی غوث قطب جاسن ایہ سبھ لپار ڑے ڈھین گے وے
بھنے ٹھوٹھے توں ایڈ دہا کرناہیں براتد نوں لوک سبھ کہن گے وے
ہاتھی گھوڑے تے مال سبھ جان مر ایکس کوں بھر لین گے وے
محل ماڑیاں اتے ایہ باغ سارے آپ چہ پھٹ رات نوں ڈھین گے وے
تیرا جان کے نہیں وگاڑ کیتا سانوں ٹھیاں ڈن نہ بین گے وے
جدوں رب اعمال دی خبر پچھسی ہتھ پیر گواہیاں دین گے وے
جدوں عمر دی آن میعاد پُگی عزرائیل ہوری آ بہن گے وے
جیہا بُرا توں بولیا اولاوے ہڈ ماس سزائیاں لین گے وے
کل چیز فناہ ہو خاک ولیسی ثابت ولی اللہ دے رہن گے وے
ایہ ودھ تے مال حیوان گائیں کتھے جا تقدیر نوں چھین گے وے
ٹھوٹھہ نال تقدیر دے بھج پیا وارث شاہ ہوری سچ کہن گے وے

جواب جوگی

شالا قہر خدائے دا پیش آوے ٹھوٹھہ بھنکے لاڈ بھنگارنی ایں
نالے مارنی ایں نک چاہڑنی ایں نالے حال ہی حال پکارنی ایں
بُرے نال جے بولی اے بُرے ہوئی اے اسی بولنے ہاں تاں توں مارنی ایں
لوک آکھدے ہین ایہ کُڑی کواری ساڈے باب دی دھاڑی دھارنی ایں
لک ٹکی اے رنّے کو مکڑے نی ماڑا ویکھ فقیر نوں مارنی ایں
مرے حکم دے نال تاں سبھ کوئی بناں حکم دے خون گذارنی ایں
ٹھوٹھہ پھیر درست کر دہ میرا ہور آکھ کی سچ نتارنی ایں
ایڈے فند فریب یاد تینوں سرداراں دے سر مُردارنی ایں

لے پ ۱۸ ع ۹ (ترجمہ) جس دن … ہیں گی ان کی زبانیں اور ہاتھ اور پاؤں جو کچھ کرتے تھے ۲ پ ۲ع (ترجمہ) اور کوئی نہیں جی مر سکتا بغیر حکم اللہ کے لکھا ہوا وعدہ ۳ یعنی جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے گئے ہیں ان کو مردہ خیال نہ کرو بلکہ وہ زندہ ہیں اور زندہ ہیں اور خداوند تعالیٰ کے پاس دیئے جاتے ہیں ۴ ہمارے حق میں تو راہزن ہے ۱۲

گھر والی اے دوہٹی اے لوں توں بھی کہے سوچ وچار وچارنی ایں
سوانگی مطھر تیّ پھر کدی اے کسے یار نی دے سر مارنی ایں
گھوڑے اُٹھ تے مال سبھ جان مر مر کسے ریت دے محل اُسارنی ایں
نال فقر دے پئی کھیڑ دی ایں بنی اپنے آپ گوارنی ایں
ایس فقر اتے وڈا قہر کیتو لوہڑے مار ی اے وڈی ہنکارنی ایں
اک چور تے دوسرا چتر بنیوں وارثشاہ توں پچھ لے ہارنی ایں

جواب سہتی با جوگی

ایس ٹھوٹھے دی سار کی جٹ جانان لوہال توں کسے گھمیار داوے
جاپہر ہوئے تینوں وچہ ویہڑے کوئی آن کے تدھ نوں مار داوے
تینوں ذرا فقیری دا اثر ناہیں فقر سوئی جو نفس نوں مار داوے
کیڈا طمع تے حرص ودھایائی کیوں ٹھوٹھیوں محل اسار داوے
اوتھوں ہتھ آوے ٹھوٹھا بہتیر تینوں پیسہ خرچیں تے کم سوار داوے
سہتی آکھدی خیر دینال جائیں نہیں تے جان تیری کوئی مار داوے
خودی چھڈ فقیر نہ ہوویں موُلے پھریں لدیا کبر ہنکار داوے
اِک دم دی وارثا کھیڈ دُنیا رب لے وارث کہ مار داوے

غصہ شدن جوگی در صحن نشستہ تاسف خوردن بر کاسہ وپوشیدہ نگاہ کردن بطرف ہیر

ویہڑے وچہ اوہ چونکڑی مار بیٹھا کرسے کیر نے خون گذار دانی
نہیں خوف کیتا ٹھوٹھا بھنّے دا ویکھو پچ اس رن گوار دانی
نیویں نظر تے ہیر دے ول ویکھے کرے سیناں تے رمز مار دانی
جوڑے ٹھیکری ٹھیکری نال لاوے آہیں کڈھدا رو پکار دانی
ٹھوٹھا یُمن والا مرشد بخشیا سی وڈا قیمتی لکھ ہزار دانی
وارثشاہ نے مکر سکھادتا ویکھو جھگڑے نوں مول نہ ہار دانی

ایضاً

کاسہ بھن گھمیاراں دا گھر دیسیں تینوں خوف نہ رب قہار دانی
میرے پیر نوں[۲] رب توفیق دتی اوہ تاں خاص رفیق جبّار دانی
اوہنوں ذرا شعور تے عقل ناہیں جھیڑا عاجزاں نال وگاڑ دانی
جے میں کھاغصہ کہاں پیر تائیں ترت گل تساڈڑی ساڑ دانی
پریشان حیران دگیر ہویا ایہ واعدہ پروردگار دانی
بے پرواہیاں رب دیاں ویکھ وارث بخشنہار عاصی گنہگار دانی

تذکرہ نمودن سہتی با جوگی و اظہار کردن امورات قضا و قدر

گیا بھج تقدیر دے نال ٹھوٹھا لیجاہ قیمت ساتھوں مٹ دی وے
تقدیر اللہ دی نوں کون موڑے تقدیر پہاڑ نوں پٹ دی وے

۱ کہاوت ہے جیسے اُلٹا چور کوتوال کو ڈانٹے ۲ یعنی اولیا کرام چونکہ خداوند تعالیٰ کے نیک بندے اور اس کے نزدیک معزز اور مکرّم ہوتے ہیں۔ اس لیے ان کی دعا خدا تعالیٰ قبول فرماتا ہے۔ چنانچہ کسی نے اچھا کہا ہے۔ اولیا را ہست قدرت از الٰہ ﴿ تیر جستہ باز گرداند زراہ ۱۲

آدم حوّانوں کڈھ بہشت وچوں تقدیر زمین تے سٹ دی وے
موسیٰ لنگھیا پار فرعون لتے تقدیر دریا الٹ دی وے
داہڑی مُن تقدیر نے کن پاڑے اڑی گدھے والی اجے جٹ دی وے
رسی وانگ سڑ گئے نصیب تیرے صورت رہی اولویں تیر دٹ دی وے
اکے ڈوم کنجر اکے نقلیا توں نسل جاپنا ایں کسے نٹ دی وے
کدّوں جاپنا ایں نہیں آدمی توں پر کسر تیرے اُتے چھٹ دی وے
اچھے تیر تلوار دے زخم ہوندے مرہم نہیں زبان دے پھٹ دی وے
پینچھی مرگ پھاہی وچہ آن پھاتھے نہیں خبر تقدیر دے جھٹ دی وے
سلیمان جھکے بھٹھ ماچیاں دے تختوں چا تقدیر پلٹ دی وے
یوسفؑ جیہاں پیغمبر زادیاں نوں تقدیر کھوہے وچہ سٹ دی وے
ہاتھی وانگ ٹنگاں تیرا دھڈ کیا اُتے سری جاپے صورت ڈنڈی دی وے
جوگی سوئی جو خاک درخاک ہووے اجے ریجھ تینوں چھپر کھٹ دی وے
کلیان ایڈی کیتھوں سکھیوئی جو بھٹھ کھادیوئی کسے بھٹ دی وے
تیرے نال تقدیر نے بہت کیتی آکڑ نہیں جسہڑے والی گھنڈی دی وے
جیہڑا کھوہ کڈھے ڈگ مرے کوئی تقدیر ادہدا کھاتہ کھنڈی دی وے
تقدیر جس دے سر تے تاج رکھے قدم اوسدے پر تھمی چنڈی دی وے
دِتی زہر تقدیر نے حسنؑ تائیں سیں شاہ حسینؑ دا کٹ دی وے
وارث نبی دا دند شہید ہویا تقدیر نہ کسے توں ہٹ دی وے

کلام جوگی با سہتی و اظہار کردن آن فقر خود را

ٹھوہھ تو ڑ فقیر نوں مٹ ڈاہیں کھوری بلھنی ایں کچی اے پلی اے نی
وانگر گدڑیاں مشکیاں گردہوئی ایں اڈکھلی اے مُوتری ڈھلی اے نی
وانگ ڈیک دے نیر اچھالیائی کہیں کیتیا چیسکنی چلّی[1] اے نی
ایس بجر جھانداگھن لنگھے انی ریتلی وینی لے بلھی اے نی
کھوہلاں نال صفایاں گندھ تیری جیہڑی دغے دی بدھیا چلی اے نی
تدوں ن بیصدق نوں صبر آونے ٹھکے جدوں یقین دی کلی اے نی
آنے کڈھ کے لال اگالنی ایں رتڑا کھیاں دی گھرک بلّی اے نی
آئے ناتھ نوں اُٹھ تعظیم کری اے اتے نال آداب دے ہلی اے نی
خدمت فقر دی حُب دے نال کریے لاہ دلاں نوں غفلتاں ڈھلی اے نی
ایہناں نال نہ مول وگاڑ کریے جنہاں سجناں نوں لوہڑ ملی اے نی
ایہا مان سا ہی نہیں منکھ تینوں سبھنوں دند کڈھیں گھٹ سکھلی اے نی
ساری باہر دی اے ٹیپ ٹاپ تیری اندر وار چونچی اے ڈھلی اے نی
بھوئیں آٹھریں وتریں وسندی آنی ہلاں کھبدیاں حکڑیں گلی آئے نی
جھوں جھاڑیاں ایس گذران کریئے پھک جایئے گکڑاں ملھی اے نی
ترترن دے وچہ جد میم پایا ہویاں سبھ تسلیاں دلی اے نی
کوڑے ماس نوں مول نہ ہتھ لایئے نہواں نال نہ گڑہاں نوں چھلی اے نی
کوئی دکھ جے پیڑ نہ پرہیت ہووے لینویں نخریاں نال نہ کلھی اے نی
پھانگاں چیر نگوں باہر کڈھیائی پھٹی جویں کپاہ دی کھلی اے نی
گل سمجھ میری چھوہرے لوہنکے نی دلدے کناں دے کھول کھڑکلی آئی نی
وارث شاہ جے عشق دریا تر نے تلہانیک نیت بنھ ٹھلی لے نی

[1] زمین کا پانی جب ذرا خشک ہو جاتا ہے تب ہل چلایا جاتا ہے [2] بناوٹی طور پر کراہنا [3] آنے والے فقیروں کو بے عزت کرنا نہ چاہیے۔ بلکہ آداب بجالانا چاہیے تاکہ ان سے فیض پاویں اور دعائے خیر لیں:۔

منع کردن ہیر سہتی را از خرخشہ کردن با جوگی

ہیر آکھیا ایہ چوا کیہا مٹھوٹھے بھن فقیر نوں مارنا کی
جیہڑے کن پڑا فقیر ہوئے بھلا اوہناں دا پڑتنا پاڑنا کی
میرے بوہے تے فقر نوں ہارپائی وسدے گھراں نوں چا اجاڑنا کی
ذات حق دے وچہ جو محو ہوئے پھیر انہاں دا عیب نتارنا کی
جنہاں آہلنے چھڈ ہوا لیا پھیر انہاں نوں اندریں واڑنا کی
جنہاں اک اللہ دا آسرا ئے انہاں فقراں دیناں کھہاڑنا کی
تھوڑی گل دا بہت ودہان کرکے سورے کم نوں چا وگاڑنا کی
جیہڑے عشق دی اگ دیناں بھجے انہاں لوتیاں نال پھر ساڑنا کی
نال خلق دے فقر نوں لوبلی اے نی غصے قہر دیناں مڑ ھباڑنا کی
وارثشاہ اجاڑیاں رب دیاں نوں سہتیں اپنی پھیر اجاڑنا کی

جواب سہتی با ہیر

سہتی آکھیا بھابی اے مول مڈھوں ایس جوگیڑی دا دم چایا توں
مان میٹھیاں ایس کو پتڑے نوں تے کو پتڑا بول بلایا توں
میر ایس مشٹنڈڑے پج کولوں نی الان فلان پنایا توں
ہتھوں سیتاں مار کے چھیڑیائی سان چاہڑ کے پھیر لڑایا توں
میری ماں تے باپ دے وچہ ویہڑے کوئی آن کمذات نچایا توں
مندا بولیا سو گھرین بیٹھیاں نوں منع کیتا نہ مول ہٹایا توں
جان بجھ کے گل نہ ٹالیوئی ہتھوں ہور فساد ودھایا توں
وارث صاف نہ اندروں مول ہولیں باہر اپنا شان ودہایا توں

کلام ہیر

بھیڑا الم جے اپنے آپ کری اے پھیر جگ نوں آکھ سناوناں کی
جیہڑے گھراں دیاں چادڑاں نال ماریں گھر چک کے ایس لیجاوناں کی
گھر میر تے میرے نال کونس چا ئیو ایتھوں کواری آندھ لیجاوناں کی
جٹی ہو فقیر دے نال جھگڑیں ایس حسن دا شان وکھاوناں کی
جنہاں صرف اللہ دا آسرا اے اوہناں جیہاں نوں پھیر ڈکھاوناں کی
اٹھ نال فقیراں دے لڑن لگی شان اپنا آپ گواوناں کی
لڑین نال برابری آپ کڑی اے سوٹے پکڑ ٹیتیماں تے آوناں کی
صورت فقر دی ویکھ کے پیر پھڑی آ جھگڑا ادسیدے نال مڑ لاوناں کی
بوہل راہکاں دا دہونس چوہڑیاں دی مرشو مرشو دن رات کراوناں کی
وارثشاہ ایہ حرص بفائدہ ای اوڑک ایس جہان توں جاوناں کی

کلام سہتی با ہیر

بھلا آکھ کی آہنی ایں نیک پاک جیندے ہلوتے پڑھن نماز آئی
اکے چپ چپاتڑی بیٹھنی ایں لکے گج کے کڑک آواز آئی

گھر بار تیرا ایں کون کوئی جالے لدکے گھروں جہاز آئی
سانوں خاطر تلے نہ لیاونی ایں ویکھ جوگی نوں کرکے ناز آئی
سیدے نال نہ کدی توں گل کیتی ہن جوگیڑے نال ہمراز آئی
نڈھے موہنی تے جھوٹے وہنی ایں اجے تیک نہ عشق تھیں باز آئی
وچہ بیلیاں آپ خوار ہوئی گنڈی بنت بنکے ساز آئی
وارثشاہ جوانی دی عمر گذری اجے طبع نہ حرص تھیں باز آئی

کلام ہیر با سہتی

ہیر دی گل سہتی نال

دیر فقر دے نال کی چائیو نی اڈھل جاوسیں تیں ہنس وسناایں
گڈا انبھسی ٹنک دلوچہ تیرا گلی وچہ بازار دے دھناایں
تیرے کوار نوں خوار سنسار کرسی ایس جوگی دا کجھ نہ گھسناایں
ہٹو ہٹے بھن فقیراں نوں مارنی ایں اگے رب دے آکھ کی دسناایں
تاوڑی وجے گی خواری دی مگر تیرے ایہ کم خرابی دار سناایں
نال چوہڑے دے کھتری گھگن لگا وارثشاہ پھر ملک ہسناایں

کلام سہتی با ہیر

سہتی دی گل ہیر نال

تیرے جیہاں میں لکھ پڑھایاں نے تے اڈایاں نے اتے انگوٹھیاں دے
جیوں حمایتی کھوتڑی لت مارے بھوتازیاں نوں اتے بوتھیاں دے
ایہ مست ملنگ میں مست ایدوں ایسے مکرہین مکریاں جھوٹھیاں دے
تینوں سدھ کامل ولی غوث دسے مینوں ٹھگ دبھینس جھوٹھیاں دے
ساڈے کھوسڑے نوں نہیں یاد چوبر بھاویں ڈھیر لائیے آن ٹھوٹھیاں دے
وارثشاہ میاں نال چواڑیاں دے لنگ سکیے جوہراں گھوٹھیاں دے

کلام ہیر با سہتی

ہیر دی گل سہتی نال

ایہ مست ملنگ نہ چھیڑ کڑٹی اے کوئی وڈا فساد پواسیانی
بہت اپنے کوروں نوں یاد کر دامت اوسنوں عرض سناسیانی
سکندر شاہ جاں فقر دے پیر پکڑے قلعہ وڈدا فتح کراسیانی
پیر پکڑ فقیر دے کرس راضی نہیں ایس دی آپے جاسیانی
مارے جان کھیڑے اجڑ جان ماپے تدھ لنڈی دا کجھ نہ جاسیانی
احمد شاہ از غیب تھیں آن لوسی رب کھ جنڈیالے نوں جاسیانی
تمرلنگ اتے کیتی فقر کرپا بادشاہیاں ست دلواسیانی
وارثشاہ جس کسے دا برا کیتا جا گور اندر پچھوتاسیانی

کلام سہتی با ہیر

سہتی دی گل ہیر نال

سہتی ہیر نوں آکھدی بھلا بھابی تینوں کھیکھن ہور کھائیسانی[1]
تیرے طعنیاں بولیاں سار سٹی اج زہر منگائیکے کھائیسانی

[1] پ ۲ ع (ترجمہ) اللہ کے پاس پھر جاتا ہے تم سب کو پھر جتادے گا جو کچھ تم تھے کرتے ۱۲

اِکسے مراں گی میں اکسے الیس ماراں اکے بھابی اے تدھ مرآئیاں نی
چاک لیک لائی تینوں ملے بھابی گلاں پچھلیاں آکھ سنائیاں نی
سیتا دھنسرے نال جوگ کاہ کیتا کوئی چا گھمنڈ لوائیاں نی
جیہڑے چھجے تے بولیاں لاونی ایں تیرے جیونوں ہی کھپائیاں نی
ہیرے رکھ توں اپنی جمع خاطر تیری رات نوں بھنگ لہائیاں نی
ناں رسیاں ہتھ تے پیر تیرے ہتھیں اپنی بنھ ٹنگوائیاں نی
کوئی نواں شطوترا جوڑ کے تے تساں دوہاں نوں اج لڑائیاں نی

روداں مارڈہاہیں بھائی اونیدے تینوں خواہ مخواہ کٹائیاں نی
اتے مارئیں توں را تے ہیٹھ جوگی ایہا گھگھر چاو کھائیاں نی
رن تاں جے گھروں کڈھاں تینوں تے مراد بلوچ ہنڈائیاں نی
سرالیداوڈھ کے اتے تیر الیسے ٹھوہٹھڑے نال رلائیاں نی
کوٹائیاں اتے مرائیاں نی گتوں پکڑ کے گھروں کڈھائیاں نی
جویں اسانوں دکھڑے دیتونی تویں اسیں بھی دکھ دکھائیاں نی
وارث شاہ سکھائیکے سیدڑے نوں تیرے لنگ سبھ چور کرائیاں نی

کلام ہیر

ہیر دی گل

خون بھیڈ دے پنڈ جے مارئیے اے اجڑ جائے جہاں تے جگ سارا
تیرے بھائی دی بہن نوں کھڑن جوگی ہتھ لائے مینوں کوئی ہوسکا را
مینوں پھٹ کے تدھ نوں کرے سیدا آکواری اے پائیو ئی کیہا کارا
پھرین کبر ہنکار دے نال لدی تیر بنال کرساں ویکھے ملک سارا

ہتھوں جواندے جل جے سُٹ دیجن کیکر کٹی اے لوہ تے مانگھ سارا
میری بھنگ بھاڑے اوہدی ٹنگ بھناں سیال سارڈسٹن اوہدا دیس سارا
ہُنے کھوہ کے چونڈیاں تیریاں نوں کراں نال ہزار دے خوب جھاڑا
وارث شاہ پناہ منگ رب کولوں رن آئی وگاڑ تے کرسے کارا

کلام سہتی

سہتی دی گل

بجل لوچھل آلڑا گھت نیناں زلفاں کنڈلاں دار بناونی ایں
زیور عاشقاں پاو کھاونی ئیں نت ویہڑے دے وچ چھنکاونی ایں
ٹھوڈی گلہہ تے پائیکے خالی خونی راہ جاندڑے مرگ پھاونی ایں
چٹے دند ہن پئی بناونی ئیں کسے گل توں نہیں لہاونی ایں
پیتڑ چوڑیا پاکے پٹ والا کنجاں گھت کے لاونہ لاونی ایں
نال حسن گمانے پلنگ بہکے حور پری دی بھین سدا دنی ایں

نیویاں پٹیاں مکھ پلماز لفاں کونجاں گھت کے لاونہ لاونی ایں
بانکی چھب رہی چولی بافتے دی اتے تہریاں الیاں لاونی ایں
کنہاں نخریاں نال بھرو مارنی ئیں اکھیں پا سرمہ مٹکاونی ایں
ٹل وٹناں لوہڑ دنداسڑے دار زری بادلہ پٹ ہنڈاونی ایں
نواں دیس تے دیس بناونی ئیں لنیں بھریاں تے گھمکاونی ایں
نال جوگیدے اکھیاں مارکے نی ساڈینال توں پئی چمکاونی ایں

۱؎ اگر بھیڑ کے قصاص پر گاؤں کے لوگ مارے جائیں تو جہان ویران ہو جائے ۲؎ پرانے لحاف اگر جوؤں کے خوف سے پھینک دیئے جاویں تو موسم سرما کس طرح کاٹا جائے
سیفگن کلیم گرچہ عار آیدت. کہ ہنگام سرما بکار آیدت ۳؎ عورت بگڑ جائے تو کوئی کرتوت کر دکھاتی ہے ۴؎ کمر میں چوڑے دار ہتھ ریشمی ۵؎ یعنی ہر روز نئے بنا بنا کر ادھر ادھر پھرتی ہے

نویں عشق بازار دی کسبنے تی نت نویں ٹنگار بناونی ایں
مہندی لا ہتھیں پہن زری زیور سوہن چوڑیدی شان گواونی ایں
سر دار ہیں خوباں دے ترنجناں دی خاطر تلے نہ کسینوں لیاونی ایں
پر اسیں بھی نہیں ہاں گھٹ تیتھوں جیتوں آپنوں چھیل سداونی ایں
ناڈھو شاہ دی رن ہو پلنگ بہکے ساڈے جیو وچہ مول نہ بھاونی ایں
تینوں ہتھ نہ آوسی کجھ ہیرے جیہاں سہتی تے چھلیاں لاونی ایں
چونگ پائیکے سر تے تھرولا توں تاں یار نوں پئی وکھاونی ایں
سنے جوگیدے مار کے مجھ کڈھوں جدیاں چاوڑاں پئی وکھاونی ایں
تیرا یار آیا اساں نہ بھاوے اتے ہور کی مونہوں اکھاونی ایں

حکم کرنی ایں ساریاں کھیڑیاں تے بڑی آپ نوں چھیل سداونی ایں
پیر نال چوا رڑے چاونی ایں لاڈ نال گہنے چھنکاونی ایں
ویکھ ہونہاں نک چڑھاونی ایں بیٹھی پلنگ تے لوتیاں لاونی ایں
ساڈے چن سر پیٹھیلیاں دے ساڈوں چوبڑی توں نظر آونی ایں
نال جوگی دے توں تاں بلیکیں اکھیں ہنہریاں نال بھراونی ایں
تیرا کم نہ کوئی وگاڑیا ئی اینویں جوگی دی ٹنگ بھناونی ایں
اکھیں پا سرمہ مٹکاونی ایں منہ پانی دے نال بھراونی ایں
سبھے اڑتنے پڑتنے پار سٹوں الویں سختیاں پئی جگاونی ایں
ویکھ جوگی نوں مار کھدیرسٹوں کویں اوسنوں پئی چھڈاونی ایں

تیرے نال جو کرانگی ملک ویکھے جیہے مہنے لوتیاں لاونی ایں
ایس گل وچوں تدھ چاہنا کی وارثؔ شاہ دا مغز کھپاونی ایں

کلام ہیر با سہتی

بھلا کواری اے سانگ کیوں لاونی ایں چیٹے ہوٹھ کیوں پئی بناونی ایں
لگی دس تاں کھوہ وچہ پاونی ایں سڑے کانگ نوں لوتیاں لاونی ایں
ایڈی مہکدی نال کیوں گل کریں سیدے نال نکاح پڑھاونی ایں

بھلا جوگی نوں پئی بھراونی ایں تے جیبھ کیوں پئی پکاونی ایں
کاہی جوگی توں کوار بھناونی ایں منڈیاں پنڈیاں توں مرواونی ایں
وارثؔ شاہ دیاں اٹھ جاہ ادھلے کیہاں پئی بجھارتاں پاونی ایں

گرفتن سہتی رانجھارا

سہتی سنے لونڈی ہتھ پکڑ مولی جیندیاں چھڑیندیاں چاولے نوں
کھپر سہلیاں توڑ کے گٹھ ہویاں ڈھاہ لیوندے سوہنے ساولے نوں
اندروں پلنگ توں ہیر پکار کیتی کیوں مار یوجے گھنڈ باولے نوں
گھڑی گھڑی نالوں اکوار کیتا اساں تکیا سی اس لاولے نوں

گرد آن ہویاں وانگ جج گنانے ڈھا گھتیونے اس راولے نوں
اندر واڑ کے ہیر نوں مار کنڈا باہر کیتونے لٹ باولے نوں
اینہاں کٹ کٹ مار تہبار کیتا جویں دھلی کٹی اے چاولے نوں
وارثؔ شاہ میاں نال مکیاں دے ٹھنڈا کیتونے ایس اتاولے نوں

لے اشاروں سے باتیں کرتی ہے ٢ے جسکے ساتھ چاول صاف کئے جاتے ہیں ٣ے یعنی جسطرح چاولوں کو صاف کرنے کے لیے کوٹا جاتا ہے اسی طرح جوگی کو خوب کوٹا ١٢

زدن سہتی رانجھا را

دونویں وٹ لنگوٹڑے دھاپیاں کارے ویکھ لونڈیاں موہنیاں دے
انہاں ڈھاہ کے جوگیڑا ایچاٹ کیتی کٹ نال گھڑونجیاں کھونیاں دے
نکل جھٹ کیتا سہتی راولے تے پاسے بھنبوننے نال بھوہنیاں دے
لڑیا نال نواب حسین آہا جویں الو سمندھ وچہ چوہنیاں دے
ماہلڑ پیا میدان وچہ ھوک پیاں گھسے ویکھ لود لوہنے لوہنیاں دے
الاں وانگ دوالے جُھرمٹ گھتیوتے بجھٹے وجدے ماس دھروہنیاں دے
جٹ مار مدھانیاں ہیٹھ سٹیا سر بھنیاں نال دو دوہنیاں دے
وارث شاہ فقیر حیران ہویا لشکر جھل پئے جھلاٹے لوہنیاں دے

زدن رانجھا سہتی را

رانجھا کھائیکے مار پھر گرم ہویا مار ماریا بھوت فتور دے نے
کمر بنھ کے پیرنوں یاد کیتا لائی بھاپنا ملک حضور دے تے
جدوں نال ٹکور دے گرم کیتا دتا دکھڑا گھاہ ناسور دے نے
ویکھ پری دے نال خم ماریائے اوس فرشتے بیت معمور دے نے
ڈیرا انجشی دا مار کے لٹ لیا فتح پائی پٹھان قصور دے نے
وارث شاہ جاں اندروں گرم ہویا لاٹاں چھڈیاں تا ہتنور دے نے

زدن جوگی سہتی وکنیزک را با غصہ

دودیں مار سواریاں راولے نے پنج ست بہوڑیاں لایاں سُو
نالے توڑ جھنجھوڑ کے پکڑ گتوں دودویں ویہڑے دیو چہ بھوایاں سُو
کھوہ چونڈیاں گلہاں تے مار ہنداں دو دھونڈے ٹھ چالایاں سُو
کیتے لک ٹکور تے پکڑ ترگوں دودین باندری وانگ نچایاں سُو
جوگی واسطے رب دے لس کر جاہ ہیر اندروں آکھ چھڈایاں سُو
جوگی ترس کر کے دتا چھڈ اوہنوں سوہاں ہیر بہتیریاں پایاں سُو
گلھاں پُٹ کے چولیاں کر کے لیراں ہکاں بھنکے لال کرایاں سُو
وانگ ڈور دے چولیدیاں کچھ تنیاں پھڑ وانگ پتنگ اڈیاں سُو
جیہا رچھ قلندراں گھول ہندے سوٹے چتڑیں لانچایاں سُو
ہتھ رکھ کے دوہانڈے جسم اُتے چنے بھجھٹھ دیو انگ تپایاں سُو
منع کر رہی باز نہ آوے لیکاں جوگی توں اج لوائیاں سُو
وارث شاہ میاں پھڑے چور وانگوں دودیں پکڑ حضور منگایاں سُو

فریاد کردن سہتی وکنیزک وجمع شدن زنان برائے حمایت سہتی

اہناں چھُڈیاں حال پکار کیتی پنج ست مشٹنڈیاں آگیاں
انہاں مار کے دھک کے رکھا کے گھروں کڈھکے طاق چڑھا گیاں
وانگ کابلی کُتیاں گرد ہویاں دو دو علی الحساب لگا گیاں
دھکے دیکے سٹ پلٹ اِسنوں ہوڑا بہت مضبوط اڑا گیاں

وانگ لشکراں آکے گرد ہویاں فتح پائیکے قلعہ چھڈ گیاں
بازتوڑ کے تابنیو لائیو نے معشوق دی دید ہٹا گیاں
اگے دیر سی نواں پھر ہور ہویا دیکھ بھڑکدی تے تیل پا گیاں
صوبیدار تغیر کر کڈھ چھڈیا وڈا جوگی نوں واعدا پا گیاں
جوگی مست حیران ہو دنگ رہیا کیہا جادو وڈا گھول پوا گیاں
رانجھا روندا اتے کرلاوندا سی مینوں کم بھیس ایہ گوا گیاں
نال افترے یار دے پاس بیٹھا باہوں پکڑ کے رناں اٹھا گیاں
ملے چریں وچھنڑے کھوہ وٹے دونی اگ تے اگ لگا گیاں
جیہڑیاں راتاں دا خوف رانجھیٹڑے نوں سوئی راتاں رانجھیٹے تے آگیاں
گھروں کڈھ اوراڑی تے سٹیانے بہشتوں کڈھکے دوزخے پا گیاں
اگے ٹھوہٹے نوں بھور دا خفا ہوندا اتوں ہور پسار بنا گیاں
وارثشاہ میاں وڈا سحر ہویا پریاں جن فرشتے نوں لا گیاں

مقولہ شاعر

گھروں کڈھیا عقل شعور گیا آدم جنتوں کڈھ حیران کیتا
شداد بہشت بھیں رہیا باہر نمرود مچھر پریشان کیتا
جیہڑے عقل سن یار دے ویکھنے دے بھے کھوہ کے چانادان کیتا
سجدے واسطے عرش توں ملے دھکے جویں رب نے ردشیطان کیتا
جوگی عاشق سی عشق دیاں شاہیاں دا اک پل وچ ویکھ حیران کیتا
وارثشاہ حیران ہو رہیا جوگی جویں نوحؑ حیران طوفان کیتا

کلام جوگی با ہیر از روئے دکھ

ہیر چپ بیٹھی اسیں کٹ کڈھے ساڈا واہ پیا نال ڈدیاں دے
ایتھے گل کو جھدی آن وجی جوگ لیا سی نال ٹکوریاں دے
اک رن گئی دوُیا دھن گیا لوک مار دے نال ہوریاں دے
اساں خیر منگیا انہاں دیر کیتا مینوں ماریا نال ہوریاں دے
اوہ ویلڑا ہتھ نہ آوندا ئے لوک دے رہے لکھ ڈھنڈوریاں دے
شرم رہنوں تیں مینوں دے بدلہ منڈیاں ماریا نال پھوڑیاں دے
دھیاں راجیاں دیاں نال ڈاڈھیاں دیاں لیکر ہتھ آون نال زوریاں دے
وارث ڈاڈھیاں دا سوست وہیں ہاڑے سب اکے کمزوریاں دے

مقولہ بزبان جوگی

رانجھا آکھدا رناں دے بھیڑ بھیڑے رناں ڈھ فسادنی کلاندے جی
درد راتے دھکے پھیر کھاندے رناں گولیاں بدھڑاں ہلاندے جی
ٹکر ین کھاندے گھراں بیاندے یارے کم کیتے جتاں چلاندے جی
پہلاں بھابیاں نے پنڈوں کڈھ دتا کچھیں پے گھٹے مکر ہلاندے جی
نالے گھٹ مونہہ اینوں کیتو نے بھنے ہڈجیوں ڈکمے کھلاندے جی
کھاہدی مار پر ہیر نہ ہتھ آئی فند ڈھیر کیتے دلاں چھلاندے جی
انت ٹکراں مارکے ہٹ رہیا گئے زور جوانیاں ہلاندے جی
وارثشاہ اللہ دا آسرا ئے جیہڑا کم ساہدے چہ پلاندے جی

پریشانی جوگی

دھوآں ہو نجھا روندیکے آہ مارے ربا میل کے یار وچھوڑ لو کیوں
جھا کادیکے باغ بہشت والا پھیر جنگلاں دلو چہ لوڑ لو کیوں
کوئی اساں تھیں وڈا گناہ ہویا ساتھ فضل اللہ کے موڑ لو کیوں

میرا رڑے جہاز سی آن لگ بنے لائیکے پھیر مڑ بوڑ لو کیوں
اساں باغ بہشت وچہ بیٹھیاں نوں ویری غیدا آن چھوڑ لو کیوں
وارثشاہ عبادتاں چھڈکے تے دل نال شیطان دے جوڑ لو کیوں

ایضًا

گھروں کڈھیا بہت حیران ہویا ربا پھیر میں ایس گھر کدوں وڑساں
بانہہ کڈھ آیا ایس کم تائیں سوئیوا ٹکیا جاکس ہتھ پھڑساں
پچھے شہر رہیا میریاں بھایاں دا باہجہ یاراں کی کھیڑیاں نال کرساں
سبھ شرم رسول مقبول تائیں نبے لادسی تاں کسے گھاٹ اڑساں
مدد پیر دی ہیر جے آن ملے نال سگدے رل کے جھنگ وڑساں

مشہور ساں ہیر نوں لین آیا مڑ سکھناں وطن کی نال کھڑساں
رہیا اک اکلڑا یار باہجوں میں تاں جیوڑا کٹ ادادھڑساں
پلے دم ناہیں دیاں حاکماں نوں بناں معاملے چوترے جا چڑساں
اکے بیٹھ کنارے میں چلہ کٹاں پڑہاں سیفیاں تے ذکر حق کرساں
من وچہ تو ہیں اتے نام تیرا وارثشاہ داورد دن رات کرساں

مقولہ شاعر

جوگی رو رو سرے سڑدائے متھے لکھیاں قلماں اولیاں نی
جتھے شینہہ ٹکن شوکن ناگ کالے بگھیاڑ گھتن نت جلیاں نی
ہیر ہیر کردا زار زار روندا سانگاں سینے فراقدیاں ہلیاں نی
چلہ کٹ کے پڑہاں کلام ڈاہڈی بھیڑاں وجیاں آن اولیاں نی
آہیں ماردا حال پکار کردا کرے کھوتاں جھل دللیاں نی

مینوں رب باہجوں نہیں تانگ کائی سبھ ڈنڈیاں غماں نے ملیاں نی
ساڈے دیس تے ملک دی سانجھ ٹٹی ساڈیاں قسمتاں جنگلیں چلیاں نی
جیکر ہیر آوے ہتھ الیس ویلے تدہوں گیاں گلاں سولیاں نی
کیتیاں محنتاں آکے دکھ جاگے راتاں جاندیاں ہین اکلیاں نی
وارثشاہ محبوب دی دید کارن اساں ایڈ مصیبتاں جھلیاں نی

مقولہ شاعر

روندا کا سنوں ہیر بتالیا وے پنجاں پیراں دا تدھ ملاپ میاں
لیا ویکھ کے اوس تے چھان بیلی چڑہیا اوسنوں عشقدا تاپ میاں
بالناتھ دا چیلڑا ہو یوں توں تیرا جوگیاں نال ملاپ میاں

درد یار دا ویکھ کے لوں لوے روندا کردا سی پیا دھاپ میاں
لازور للکار توں پیر پنجے تیرا دور ہووے دکھ گھاپ میاں
جھیڑے پیر دا زور ہے تدھ تائیں کرداسدا رات دن جاپ میاں

لے پ ۱۹ ۱۵ع (ترجمہ) اور ہے شیطان آدمی کو وقت پر دغا دینے والا ۱۲۔
۲ے پ ۷ع (ترجمہ) اگر پہنچادے اللہ تجھ کو کچھ سختی پھر اس کو کوئی نہ اٹھائے سوا اس کے ۱۲

زور اپنا فقر نوں یاد آیا بالناتھ مینڈا گورو باپ میاں
وارث شاہ جھکھا بھوے روے بیٹھا دے انہاں نوں وڈا سراپ میاں

بدعا دادن جوگی

رانجھا بہت بد دعایاں دیوندا سی سہتی رن سانوں بُرا ماریا اے
مدد کرن جے آنکے پیر پنجے بدلہ لواں میں روپکاریا اے
ایس ہیر دے واسطے نے تہ لے گھر وسدا اساں اجاڑیا اے
بھائی بھابیاں نال چا وَیر پایا اساں وطن تے دیس وساریا اے
ساڈا وس نہ چلدا اک رتی نال عاجزاں قہر گذاریا اے
تھک ہٹ کے انت نوں ہو رہیا سادھ ہون نوں سار وداریا اے
کن پاڑ کے مندراں پالیاں ایس عشق بھیں جیونہ ہاریا اے
وارث شاہ ملے مینوں ہیر جٹی ایہو جیو وچہ سخن وچاریا اے

کلام رانجھا مخاطب بدل خود

کرامات لگائیکے سحر پھوکاں جڑھاں کھیڑیاں دیاں مُڈھوں پٹ سٹاں
فوجدار ناہیں دیاں پھوک اگاں کر ملک نوں چوڑ چوپٹ سٹاں
نال فوج ناہیں پکڑ کوار رینوں ہتھ پیر تے نک کن کٹ سٹاں
سہتی ہتھ آوے پکڑ چوڑیاں نوں وانگ ٹانڈی بیری جھٹ سٹاں
وٹ سٹ پچھیٹ گھلٹ ہو کے جھٹ ٹُٹ تے اوندھ ولٹ سٹاں
ہووے پار سمندروں ہیر جٹی بُکاں نال سمندر نوں جھٹ سٹاں
دھواں دھوپ دے ھکھائیکے پڑھاں سیفی ٹونے کامنا ندیاں نال چپٹ سٹاں
جیکر حکم خدا بھیں ملے مینوں اہناں کھیڑیاں دی جڑ پٹ سٹاں
الم تر کیف یا بدوح پڑھکے نئیں وسندیاں پلک وچہ اٹ سٹاں
پنج پیر جے باہوڑن آن مینوں دُکھ درد قضیڑے کٹ سٹاں
حکم ربے نال میں کال جیہا مگر لگ کے دوت نوں چپٹ سٹاں
جیکر ہیر ملے تاہئیں جیوناں ہاں نہیں تے جگر داخون الٹ سٹاں

بدھے جٹ تے پھٹ سبھ رہن قابو کریں گلاں سیانیاں سٹ سٹاں
وارث شاہ معشوق جے ملے خلوت سبھ جیو دے دُکھ الٹ سٹاں

رفتن جوگی بطرف کالا باغ ونشستن او در مراقبہ مسدود بہ حواس خمسہ

دل فکر نے گھیریا بند ہو یا رانجھا جیو غوطے لکھ کھا بیٹھا
اکھیں میٹ کے رب دا دھیان دھریا چار وطرف ہی دھونیاں لا بیٹھا
اساں کجھ کیتا رب سچ کرسی ایہ آکھ کے دَیل جگا بیٹھا
باغ ہرا ہویا او سویلڑے جی جس ویلڑے دُھونی رما بیٹھا
ہتھوں ہو نجھ دُھوڑاں سر چا اڑیا کالے باغ وچہ ڈھیر مچا بیٹھا
وٹ مار کے چاروں ہی طرف اُچی اُدھے دلگنا خوب بنا بیٹھا
بھڑکی اگ جاں تاؤ نی تا کیتا عشق مشک وہاج کے جا بیٹھا
پھُل آن لگا اس باغ تائیں جدوں چوٹ نقارے تے لا بیٹھا

پنڈے چھٹیاں جنگلاں تے چھڈ نٹھا ساھد گری نوں لوہ بھلا بیٹھا ایکم سی اہل تپشر اندا سنیاں گلاں نوں ترت گوا بیٹھا
جدوں اگ تے دھپ نے تاپایا تدوں چھاں ول جھونپڑی لا بیٹھا طرف یار دی خیال دوڑائیو سوا تے رب نوں دلوں بھلا بیٹھا
تتھ لائیکے سانس چڑھا دوارے کوئی وڈا اہنت ہے آ بیٹھا وچہ نگھنی چھاندے لاتاڑی آسن وانگ تپسیاں لا بیٹھا
ہتھ سمرنا گل وچہ پا مالا ساری انگ بھبوت رما بیٹھا چھاں سگھنی تک کے سٹ بھورا وانگ آہدیاں ڈھاسنال بیٹھا
لال اکھیاں بھکھدیاں اوس سندرا تے ہوس نوں دلوں مٹا بیٹھا وارثشاہ اس وقت نوں جھوردائے جس ویلڑے اکھیاں لا بیٹھا

تجویز نمودن جوگی بادل نشستن در مراقبہ

رانجھا دلوں تجویز بنا ئیکے تے وانگ ساڈھواں چیت بنا رہیا کدی ناںگیاں وانگ الکھ بولے ڈنڈے سُتھریاں وانگ وجا رہیا
کدی کھی تپ شام تپ لون پنکھی سدابرت منہی جھٹ لا رہیا کدی مست مجذوب لٹ ہو ستھرا الف سیاہ متھے اتے لا رہیا
کدی اوڑتپ سانس گرانس تپ نوں کدی جوگ جھٹی جھٹ لا رہیا وارثشاہ ہے یار دا غم اسنوں اسے نام دا ورد پکا رہیا

ایضاً

میٹ اکھیاں رکھیاں بندگی تے گھتے جلیاں چلے وچہ ہو رہیا کرے عاجزی وچہ مراقبے دے دن رات خدا تے رد رہیا
دسویں دوار تے سانس چڑھا کے تے کدی وانگ سمادھ کھلو رہیا خاراں گھت کے ذکر تے فکر دیاں میلاں دلدیاں ساریاں دھو رہیا
وچہ یاد خدا دے محو رہندا کدی بیٹھ رہیا کدی سو رہیا نیولی کرم کر ددھ دے ارتپ وچہ کدی ہوم سمریہ وچہ جھو رہیا
پیراں آپ زبان تھیں حکم کیتا بچہ جاہ تیرا غم کھو رہیا ایہ آواز آیا بچہ رانجھیا اوے تیرا صبح مقابلہ ہو رہیا

رانجھا خوشی ہویا بہت دلے اندر کہندا یار دا میل ہن ہو رہیا
وارثشاہ نہ فکر کر مشکلاں دا جو کجھ ہووناسی سوئی ہو رہیا

سیر نمودن دختران و ہمنشینان ہیر بروز جمعہ در باغ

روز جمعہ دے ترنجناں دور کیتی ٹرنکلے کٹک اربیلیاں دے جویں کونجاں دی ڈار آلہے باغیں پھرن گھوڑے اٹھ ہیلیاں دے

لہ پ ۴ ع ۱۰ (ترجمہ) آسمان زمین کا بنا رات دن کا بدلنے آنا اس میں نشانیاں ہیں عقل والوں کو جو یاد کرتے ہیں اللہ کو کھڑے اور بیٹھے اور کروٹ پر لیٹے اور دہیان رکھتے ہیں زمین اور آسمان کی پیدائش میں اے رب ہمارے تونے نہیں بنایا اس کو بے فائدہ تو پاک ہے سب سے سو ہم کو بچا دوزخ کے عذاب سے ۱۲

ے ۲ پ ۲۵ ع ۱ (ترجمہ) اللہ چن لیتا ہے اپنی طرف جس کو چاہے اور راہ دیتا ہے اپنی طرف جو رجوع کرے ۱۲

دھمکار سگئی تے دہرت بولی چھٹے پانسے گرب گہیلیاں دے
وانگ شاہ پریاں چھن چھن چھنکن وڈے ترنجن نال سہیلیاں دے

ویکھو جوگی دے بھاں وچہ آن وڑیاں دھمکا پلے گئے چوڑیلیاں دے
وارثشاہ ہوشناک جیویں لٹ لیندے عطر واسطے ہٹ پھلیلیاں دے

خراب نمودن دختران آتشکدہ جوگی را

دھواں بھو مکے رڑ مکے سٹ کھپر توڑ سہیلیاں بھنگ کھلایاں نے
دورا پیالہ تے پوست افیم ککڑ بھول بھالکے بٹیاں ڈاریاں نے
بیہا ہو نجھ بازار دا بھول کوڑا باہر سٹیا چھان لپساریاں نے

ڈنڈا کونڈا بھنیاں حقے سنے نیچے سمی گھت کے لڈیاں ماریاں نے
صافہ سنگلی چمٹا لنگ بگلی ناد سمر ناد ہوپ کھلاریاں نے
جوگی مسخرا خوب بنا دیا کھوتا ہاندرا نوانگ وچاریاں نے

کرن ہیلو ہیلو امار ماہگا دیہن دہیریاں تے کھلی ماریاں نے
وارثشاہ جیوں مغلاں پنجاب لٹی تویں جوگی دی سد اجاڑیاں نے

گریختن دختران از خوف جوگی

قلعدار نوں مورچے تنگ ڈھکے شبخون تے تیار ہو سجیا ای
ہتھ پکڑ کے بھا ہوڑی مارنے نوں مگر چوردے ہاد جیوں بھجیا ای
سبھے نس گیاں اک رہی باقی جاسوہن چڑی اُتے وجیا ای
ننگی ہو بیٹھی سٹ ستر زیور سبھ جان بہانیاں تجیا ای

تراہ پوے جیوں دہاڑ توں شینہہ چھٹے اٹھ لوٹیاں دے بنے گجیا ای
ارے بھوت کا قافلہ کہاں چلیاں گالیں دیندڑا مول نہ رجیا ای
ہائے ہائے مینڈے باہی جاہ ناہیں پری دیکھ اوبھوت نہ لجیا ای
ملک الموت عذاب بھیں کرکے ننگی پردہ ناہیوں کسید الجیا ای

اتوں ناد وجائے تے کرے نعرے اکھیں لال کرکے موہوں گجیا ای
وارثشاہ حساب نوں پری پکڑی صور حشر دا دیکھکے وجیا ای

فریاد نمودن قولاں پیش جوگی از زدن جوگی

گڑی آکھیا مار نہ بھا ہوڑی وے مرجاؤں گی اہل دلوانیاں دے
عزرائیل جد آنکے بہے بوہے نہیں چھڈدا نال بہانیاں دے
گل دسنی اوں جیہڑی دس ملیوں تیرا لے سینہوڑا جانیاں وے
میری چاچی جو دوست ہے دھروں تیری جا اوسنوں حال ناہنیاں وے

کوکے باہوڑی باہوڑی مراں جانوں رکھ لئیں میاں مستانیاں وے
تیری ڈیل ہے دیو دی اسیں پریاں اک لت لگی مرجانیاں وے
تیرا بھید نہ کسیدے کول دساں میں تاں قسم قرآن دی کھانیاں وے
ہر نام اُسدا جیہڑی تد بیلن اسیں حال بھی نہیں بیگانیاں وے

جھیڑا اوسنوں دیں سنیہڑا توں تیرا آکھیا گھن لے جانیاں وے
تیرے سبھ سنیہوڑے جا آکھاں کنیں اوسدے جا ئیکے پانیاں وے
تیرے واسطے اوسدی کراں منت جا ہیر لگے ٹیٹانیاں وے
تیرا ہیر نوں دیاں پیغام پکا قولاں آکھیا ہیں ہن جانیاں وے
جو کجھ کہے سو بھیج جواب گھلاں ہیں تاں اوسیدنال ہٹانیاں وے
وارثشاہ دی کریں مراد حاصل کل خلق دے کم دے بانیاں وے

پیغام دادن جوگی قولاں را بطرف ہیر

جوگی ہیر دا نام سن آہ مارے موہوں رو کے ایہ سوال کیتو
وَالنَّازِعَاتِ غَرْقًا پڑھکے باب ساڈے اِذَا زُلْزِلَتِ چا لکدی فال کیتو
دنیا بیگ دے مگر جو پئے غازی ڈیرا لٹ کے چا کنگال کیتو
احمد شاہ وانگوں میرے ویر پیکے پٹ ٹھڈ کے چکدا تال کیتو
فتح آباد چا دتوئی کھیڑیاں نوں بھاہ رانجھنے دے ویر دوال کیتو
کر کے لوک دکھا وڑا ویاہ والا ڈولی چڑھن لگی حال حال کیتو
نادرشاہ توں ہند پنجاب دھڑ کے میرے باب دا تدھ بیحال کیتو
تدوں سھر نوں پٹ کر جاندی سیں جدوں اساں دینال وصال کیتو
جاں میں گیا ویہڑے سہتی نال رل کے بھیڑے چور وانگوں میرا حال کیتو
تیرے باب درگاہ تھیں ملے بدلہ جیہا ظالمے تدھ میں نال کیتو
دکھاں وچ سر پیر نوں جالیا ہیں دردمند میرا اوال وال کیتو
جا ہیر نوں آکھنا بھلا کیتو سانوں حال تھیں چا بیحال کیتو
جھنڈا سیاہ سفیدی عشق والا اوہ گھت مجیٹھ غم لال کیتو
طلا کندن نوں اگ دا تا دے کے چا اندروں باہروں لال کیتو
چا ہڑ صدر بہالیو کھیڑیاں نوں بر طرفیاں تے مہینوال کیتو
چھڈ نیٹھی ایں سیال تے مہیں ماہی وچ کھیڑیاں دے آن جا اکیتو
پہلے چوہدری دا پت چاک کیتو چا جگ اتے مہینوال کیتو
ساڈا بال کنگال بیحال کر کے حال قال تھیں چا بیحال کیتو
نیہوں لائیکے مکھ بھوایائی نال کھیڑیاں دے اشتغال کیتو
اساں عاجزاں نوں ترسایائی وچ جگ دے چا پائمال کیتو
رات دن بد دعایاں دیونا ہاں مینوں عشق دیو چہ نڈھال کیتو
دتوا اپنا شوق تے سوز مستی وارثشاہ فقیر نہال کیتو

رسانیدن قولاں پیغامہائے میاں را انجھا پیش ہیر با حسن تدبیر

کڑی اپنا آپ چھڈ اٹھی تیر غضب دا جیو وچ کسیاای
چھڈ ننگ ناموس فقیر ہویا رہے روندڑا کدی نہ ہسیاای
گھروں مار کے جھلیاں کڈھیاای جا کالڑے باغ وچ دہسیاای
کھیڈن گئی ساں نال سہیلیاں دے مینوں اپنا بھیداں دسیاای
ہیر ہیر کردا نے رات روندا اٹھے پہر تیرا نام جسیاای
سچ آن کے ہیر دے کول بہکے حال جوگی دا کھول کے دسیاای
ایس عشق دی اگ نے ساڑ دتا گڑا قہر دا اوس تے وسیاای
ایس حسن کمان نوں ہتھ پھڑ کے آ قہر دا تیر کیوں کسیاای
دینہہ کھلا اوہ پنڈا دا راہ ویکھے راتیں گنے تارے لک کسیاای
وارثشاہ دن رات دے مینہ وانگوں نیر اوس دے نیناں دا دسیاای

کلام ہیر با قولاں

کُڑی اے دیکھ رانجھیٹڑے کچ کیتا بھید جیو دا کھول لپاریا ای
رسم ایس جہان دی چپ رہنا مونہوں بولیا سوئی اوہ ماریا ای
جنہاں عشق دے خبط نوں ضبط کیتا اوہناں عاشقاں وچہ پکاریا ای
مینا خمرے اسرار زبان دتا اوہنوں قفس وچ بند کر ماریا ای
یوسف بول کے باپ نوں خواب دسی اوہنوں کھوہے دے وچہ اتاریا ای

منصور نے عشق دا بھیت دتا اوہنوں تُرت سُولی اُتے چاہڑیا ای
طوطے بول کے پنجرے قید ہوئے اینویں لعل نوں اگن سواریا ای
عاشق ہو جس عشق اظہار کیتا اوہنوں وچہ میدان دے جھاڑیا ای
قُم بِاِذنی شاہ شمس کہیا اوہدا کھلے دا چم اتاریا ای
وارثشا قاروں نوں سنے دولت ہیٹھ زمیں دے چا نگھاریا ای

کلام قولاں با ہیر

چاک ہو کے کھولیاں چار داسی جدوں اوس دا جیو تدھ کھسیا ای
آسا ہوے دو ہٹڑی ہو بیٹھی تدوں جائکے جوگ وچہ دھسیا ای
مار مُہلیاں نال حیران کیتا تدوں کالڑے باغ وچہ نسیا ای
ڈولی چڑھیں تاں مار توں جھپ گئی ایں تدوں ملک سارا تینوں ہسیا ای
آپ کڈھ کے گھنڈ لے گئیں ہوئی ایں کوئی مول جواب دسیا ای
سگوں مہیناں مار خراب کیتا ایس خوف کولوں گھروں نسیا ای

اسدی نظر دے سامنے کھیڈدی سیں ملک اوسدے باپ دا دسیا ای
آیا ہو فقیر تاں لڑی سہتی گڑ اوس تے قہر دا دسیا ای
پچھادیہ ناہیں ماری جائینگی نی بھیت عشق دا عاشقاں دسیا ای
جدوں میں نے کوچ دا حکم کیتا تنگ تو برا نفر نے کسیا ای
رمزاں نال اوہ گل سمجھا رہیا اگوں سخن نہ کوئی سر سیا ای
توں تاں گھیاں ڈاناں وانگ ہیر سلے ملک دا کالجہ جھسیا ای

جدوں روح اقرار خراج کیتا تدوں جا قلبوت وچہ دھسیا ای
جھیڑے نیوں سواوہ حضور ہوئے وارثشاہ نوں ہیر نے دسیا ای

کلام ہیر

ہیر آکھدی سمجھ توں نڈھی اے نی رانجھیار نے کیڈ فساد کیتا
چالا دس کے کھیڈ شطرنج والا رانجھے اپنا شاہ برباد کیتا
اگے بھید دا اک وجوڑ آہا ہن رانجھے نے اہل اولاد کیتا

رناں اگے چا بھیت کھلاریا سو نرد عشق دی نوں چا ماد کیتا
جیہڑا اشتر سی بھید دی قید والا اوہدی توڑ مہار آزاد کیتا
وارث ہو یا کی رانجھے دی عقل نوں بے جس دا توں چا بیداد کیتا

لے پ ٹ ترجمہ) پھر دھنسایا ہم نے اسکو (قارون) کو اور اسکے گھر کو زمین میں سے پ ۱۳ ع (ترجمہ) اور اللہ لوگوں کے لیے مثالیں بیان کرتا ہے تاکہ وہ سوچیں ۱۲
سے یعنی جب اللہ تعالیٰ نے آدم کے قلبوت میں روح کو داخل کیا اور پھر باہر نکالنے کا وعدہ کیا تب داخل ہوا اسیطرح رانجھے نے بھی عہد کیا پھر چاک بنا ۱۲

کلام قولاں

رانجھا وانگ ایمان شرابیاں دے جدا ہوئیکے پنڈ تھیں باہر رہیا
توں کھیڑیاں دی بنی چوہدرانی رانجھا ہوئیکے ٹکراں مار رہیا
اوہنوں وطن نہ ملے توں سترخانے تھک ہٹ کے انت نوں ہار رہیا
شکر گنج مسعود مودود وانگوں اوہ تاں نفس دی حرص نوں مار رہیا
جیہڑا اوجناں ڈھول سی وج گیا اجے شرم دے نال پیار رہیا

نیناں تیریاں جٹ نوں قتل کیتا چاک ہوئیکے کھولیاں چار رہیا
انت کن پڑا فقیر ہویا گھت مندراں وچہ اجاڑ رہیا
تینوں چاکدی آکھدا ملک سارا انیویں اوسنوں مہنا مار رہیا
ربدھا نال تو کلے ٹھیل بیڑا اکے وچ ڈبا اکے پار رہیا
وارث ننگ ناموس نہ رہے اوتھے جتھے عشق دا لگ بازار رہیا

کلام ہیر

عاقی ہو بیٹھے اسیں جوگڑیتوں جاہ للئے زور جولادنا ایں
سرمہ اکھیاں دے وچہ پاکے تے اساں وڈا گھمنڈ پوادنا ایں
رخ دے کے یار پیارڑے نوں سیدا رانجھے دے نال لڑاونا ایں
ساڈے قول تے کجھ اعتبار ناہیں سیتارام نوں من نہ آونا ایں
رانجھے کن پڑائیکے جوگ لیا اساں جزیہ ایہ جوگ تے لاونا ایں

اسیں حسن دے ہو مغرور بیٹھے چار چشم دا کنک لڑاونا ایں
لکھ زورتوں لاجے لاونا ایں اساں بدھیاں باہجہ نہ آونا ایں
سیتا پوج بیٹھا سیدا وانگ دھنسر سوتے لنک نوں اوس لٹاونا ایں
کھلا پلکاں دا شان وکھائیکے تے جوگ جٹاں نوں خاک رلاونا ایں
وارث شاہ اوہ باغ وچہ جا بیٹھا اساں حاصل باغ دا لاونا ایں

کلام قولاں

عاقی ہوئیکے کھیڑیاں وچ وڑی ایں عاشق حسن دے وارثی جٹی اے نی
جیہڑا ویکھ کے مکھ نہال ہووے کیجے قتل نہ ہنس پلٹی اے نی
ایہ عاشق ویل انگور دی اے مڈھوں الیس نوں لانہ پٹی اے نی
الیس حسن دا نہ گمان کری اے چھاں بدلاں دی جان جٹی لے نی
لیکے سٹھ سہیلیاں وچہ بیلے توں تاں دہاندی سیں نت ڈٹی اے نی
دعوی بھی ایں تے کھڑیاں ہو لڑیئے تیر مار کے پچھاں نہ ہٹی اے نی

پچھا انت نوں دیونا ہووے جنہوں جھگا ادسدا کا نتوں پٹی اے نی
عاشق سجرائی کرجانی ایں نی دلوں نہ وسار کے سٹی لے نی
جیوں جیوں کٹی اے تیوں ہون دونے رُت نال اجے الینوں کٹی اے نی
ایہ جوباں نت نہ ہوونا ایں پیر یار دے دھوئیکے چٹی اے نی
پچھا نہ دیکھے سچے عاشقاں نوں جوکجھ جان تے بنے سو کٹی اے نی
اُٹھے پہر وساری اے نہ صاحب کدی ہوش دی اکھ پرتی لے نی

ا پ ۲۴ ع ۲ ترجمہ: بس ہے اللہ اور اسی پر بھروسہ رکھنے والے ۲ کسی نے کیا اچھا کہا ہے ؎ حسن پر مغرور رہنا غلط فہمی بات ہے ؛ چار دن کی چاندنی ادھر پھر اندھیری رات ہے۔

جہاں کونت بھلایا چھیٹڑاں نے لکھ مولیاں مہندیاں گھتی اے نی
مٹھی چاٹ ہلا کے طوطڑے نوں پچھوں کنکرے روڑ نہ سٹی اے نی
اٹھ جوگی تے جائیکے ہو حاضر ایس کم وچہ ڈھل نہ گھتی اے نی
وارثشاہ کی کھلئیکے کھیڈ دھوں جس دا کھائی اے او سد لگتی اے نی

ہیر نے سہتی دی خوشامد کرنی

خوشامد کردن ہیر سہتی را

جویں مرشداں پاس جوڈگن طالب تویں سہتی تے پاوندی ہیر پھیرے
رہبر ڈھونڈ کے پکڑنا فرض ہویا باں ہادیاں تم نہ ہون جھیڑے
بخشے بنت گناہ خدا سچا بندے لکھ گناہ دے بھرن بیڑے
توبہ تائب نصوحے دی کراں بی بی باہجوں تساں دے سانوں کون چھیڑے
کریں سبھ تقصیر معاف میری پیریں لواں جے منیں توں نال میرے
بندہ پر تقصیر گناہ بھریا شافع حشر نوں باجھ رسول کیہڑے
ہیر کرے ترلے سہتی نہ منے گھڑی گھڑی اوہ پاوندی رہی پھیرے
وارثشاہ منا دڑا تساں آندا ساڈی صلح کرائیگا نال تیرے

سہتی دی گل

کلام سہتی

اساں کسے دے نال کجھ کیہہ مطلب سر دیالے کے خوشی ہو رہیے
غصے نال ایہ وال پیکان وانگوں ساڈے جسم تے تیر کھلو رہیے
جتھے اندی رسا دا داغ لگے نہیں ہوندا اسفید جے دھو رہیے
نیل مٹیاں دے چہرے رہی لکھ لکھ میلے انت ڈھو رہیے
رات دنے خوشامداں ہیر کردی اتے سہتی نوں لوک وگو رہیے
لوکاں مہنے مارلے پتی کیتی ملے شرم دے اندریں رو رہیے
منداگھا زبان دا تیز یاں توں ہلدا انہیں سوم ہماں گو رہیے
میر اندھ دے نال نہ جیورلدا ہتھ بدھی غلام جے ہو رہیے
ہیر پیر پکڑے سہتی نہ منے اسیں اپنا آپ وگو رہیے
وارثشاہ نہ ننگ نوں رنگ آوے لکھ سوہے وچہ ڈبو رہیے

ہیر دی سہتی اگے عاجزی

عجز نمودن ہیر پیش سہتی

ہیر آن جناب وچہ عرض کیتی نیاز منداں دیاں بخش مرغولیاں نی
نہیں جادسی چھٹ کے باغ نوں اوہ دا تنک دا سانگ جو ہولیاں نی
سانوں بخش گناہ تقصیر ساری جو کجھ لڑدیاں تدھ نوں بولیاں نی
میرا کم کر مل لے باہجہ دماں جو کجھ آکھسیں میں تیری گولیاں نی
کیتی سبھ تقصیر معاف تیری دو نا بول لے جو تینوں بولیاں نی
قولاں ہتھ سنیہوڑے اوس گھلے تیر نال دیاں اوہ ہمجولیاں نی
اچھی پیر دا آنڈا اوڑی بھین میری تیتھوں وارسی گھول گھولیاں نی
گھر بار تے مال زر حکم تیرا سبھے تیریاں ڈھانڈیاں کھولیاں نی

ے پ ۲۲ ع (ترجمہ) اور میں ایک ہی نصیحت کرتا ہوں تم کو کہ اٹھ کھڑے ہو اللہ کے کام میں دو دو اور ایک ایک ۱۲ ے پ (ترجمہ) اور کام نہیں آتی سفارش اسکے پاس مگر اس کو جس کو حکم دیا ے پ ۲۳ ع (ترجمہ) اے خرابی ہے جن کے دل سخت ہیں اللہ کی یاد سے یعنی جن کے دل پتھر کیطرح سخت ہوں انکو کسی کی ہدایت اور نصیحت کا کچھ اثر نہیں ہوتا ہے ہمدرد اور غمخوار ۱۲

میرا کم سوار دے بھین میری ہوساں باندری تدھ انمولیاں نی
خاطر میں سنانی دی جوگ لیا بھر چکیاں غماں دیاں جھولیاں نی
بیہڑا اڈدھ قدیم دا یار میرا جس جوہنڈیاں کوار دیاں کھولیاں نی
میرا یار آیا چل ویکھ آئی ہی ماردی سیں نت بولیاں نی
جس ذات صفات چوہدرائی چھڈی میرے واسطے چاریاں کھولیاں نی
وارثشاہ گمان دے نال بیٹھا نہیں بول دا مار دا بولیاں نی

کلام سہتی با ہیر دلگیر

بیا لعنت دا طوق شیطان دے گل اوہنوں رب نے عرش تے چاہڑنا ایں
اسیں جیو دی میل چکا بیٹھے وت کراں نہ سیونا پاڑنا ایں
اگے جوگی توں میل کرایا ای ہن ہور کی پڑتنا پاڑنا ایں
غرض واسطے آکھے پویں پیریں غرض باہجھ کوئی کسے دا یار نا ایں
گھر بار توں چا جواب دتو ہور آکھ کی سچ نتارنا ایں
جھوٹھ بولیا جنہاں بیاج کھادی تنہاں وچ بہشت نہ واڑنا ایں
سانوں مار کے بھیڑا پٹیاں نوں چاہڑ سیج اتے جنہوں چاہڑنا ایں
توبتہ النصوح جے ہوہوں لولان نک وڈھ کے گدھے تے چاہڑنا ایں
گل سمجھ جہان سبھ مطلبی اے باجھ مطلبے ہانگ پکارنا ایں
ہیرے نال نہ وارثا بول انیویں متے ہو جاوے کوئی کارنا ایں

منت کردن ہیر پیش سہتی

آ سہتی اے واسطہ ربدائی نال بھابیاں دے مٹھا بولی اے نی
کمر بند ہووے پردیسیاں دا نال مہر دے گنڈھ نوں کھولی اے نی
پر سوار بھتی کم تے سمجھ بی بی جان گھولی اے تے نہیں ڈولی اے نی
جوگی چل منائیے باغ وچوں ہتھ بنھ کے مٹھڑا بولی اے نی
چل نال میرے توں تاں بھاگ بھری اے میل کرنی ایں وچ وچولی اے نی
جنہاں راہ خدا دے کم کیتے وچ عرش دے لین گے جھولی اے نی
میرے کم دی سبھ شرم تینوں صلح کار ہو سچ نردولی اے نی
رانجھا ہیر دے نال جے آن میلیں تینوں ملے گا یار رمولی اے نی
ہوئے پیر دو ندوڑے شوہدیاں دے نے ہر شہر دے وچ نہ گھولی اے نی
مطلب واسطے شوہدیاں شاہ مرداں وکے سن سمجھ بھولی اے نی
تیری جیہی ننان نوں میل کرنی جیو جان بھی اوستوں گھولی اے نی
جو کجھ کہیں سو سرے تے من لئی اے غمی شادیوں مول نہ ڈولی اے نی
کویں میرا تے رانجھے دا میل ہووے کھنڈ دُدھ دے وچ چا گھولی اے نی
پیریں لواں تے ست سلام تینوں یار میلنے میل منولی اے نی
نال صدق انصاف دا پکڑ کنڈا پورا نال حساب دے تولی اے نی
وارثشاہ نوں نال ملا وڑاے گلاں چھڈ دے آلی اے بھولی اے نی

راضی شدن سہتی با ہیر

لے یعنی جو تیری مرضی ہے ہم سے کروالے یہاں تک کہ اپنی چارپائی پر جس کو سلانا ہے سلالے ہم تیرا کم مانیں گے اور بھیا پیٹڑی دشنام ہے یعنی بھائی کا ماتم کرنے والی سہتی اپنے بھائی کو کہہ رہی ہے ۲ے مسکینوں کی مطلب برابری واسطے حضرت علی مرتضےٰ فروخت ہو گئے تھے ۱۲

جویں صبح دی قضا نماز ہوندی راضی ہو شیطان بھی نچدا اے
جویں بال چراغ بازار دے نے ہو چھا شاہ خوشی نال رچدا اے
جاہ بخشیا سبھ گناہ تیرا اینہوں عشق قدیم توں سچدا اے

تویں سہتی دے جیو وچ خوشی ہوئی دل رن دا اچھل کچدا اے
ٹاہ ٹاہ کرکے سہتی ہس پئی چڑھیا زوم سی جن دے دچدا اے
وارثشاہ چل یار منا آئی لے ایتھے نواں اکھاڑا مچدا اے

مقولہ شاعر

سہتی کھنڈ ملائی دا تھال بھریا چا کپڑے وچ لوکایا اے
اتے پنج روپے سو رک رکھے جا فقر تے بھیڑا پایا ای
اساں روحاں بہشتیاں بیٹھیاں نوں تادو نخے دا کتھوں آیا ای
سہتی بھنکے ہتھ سلام کیتا اگوں مول جواب نہ آیا ای
بہت منتاں سہتی دیاں ویکھ کے تے رانجھے یار داجی بھرم آیا ای
اشراف پٹھان تے مغل سید سبھ خاک در خاک رلایا ای

بیہا وچ نماز وسواس غیبوں عزازیل بنائے آیا ای
جدوں آوندی جوگی نے اوہ ڈٹھی پچھاں اپنا مکھ بھوایا ای
طلب میٹھ دی وگیا آن جھکھڑ یار وآخری دور رہن آیا ای
رانجھے ویکھیا ہتھے تے تھال چایا پلو گھت اُتے پردہ پایا ای
عال چور تے چوہدی جبٹ حاکم سماں ہو رہی رب وکھایا ای
وارثشاہ مغرور نہ ہوویں ہرگز کالا منہ شیطان کرایا ای

ایضاً

جدوں خلق پیدا کیتی رب سچے بندیاں واسطے کیتے نی سبھ پیارے
بادشاہ سلطان تے خان دیوان ہور ہندو مومن زنگار نگ دھارے
آپو اپنے پنتھ وچہ آن ڈرے سبھو اوسدے انت دھن کرن ہارے
ایتاں مول فساد دا ہویا پیدا جنہاں سبھ جگت دے مول ہارے
آدم کڈھ بہشت تھیں خوار کیتا ایہاں ڈائناں دھروں ہی کرن کارے
ایہ کرن فقیر چار اجیاں نوں ایہناں رجے تے رانے نی سبھ مارے

قرآن کتاب تے ملک ملت اندر زمیں آسمان تے چند تارے
اک سادھ سنت اک پیر مرشد اک ہن اکنت جیویں فلک تارے
جنہاں کیتیاں مکڑیں بھاس گئے جیہڑے ہوئے اکنتھ اوہ ڈلی پیارے
رناں بھو کمے جن شیطان رلدل کُتا لکڑی بکری اُٹھ سارے
اسیں ہاں بیزار اس شیر نی تو اساں چھڈیا ملک تے جگت سارے
وارثشاہ جوہنر وچہ سبھ مرداں اتے مہریاں وچہ نی عیب بھارے

کلام سہتی

سہتی آکھیا بیٹھ تے خوار کیتا کنک کھا بہشت تھیں کڈھیا ای
آئی میل تاں جنتوں ملے دھکے رسا آس امید دا وڈھیا ای

لے حسن کا طوفان جوانی کا زور اور زوم شہوت کو کہتے ہیں ۲ے آسمان اور زمین کا بنانا اور رات کا بدلتے آنا اور کشتی جو لیکر چلتی ہے دریا میں جو چیزیں کام آویں لوگوں کے جو اللہ نے اتارا آسمان سے پانی پھر جلایا اسنے زمین کو مرنے کے بعد اور بکھیرے اس میں سب قسم کے جانور اور پھرنا ہوا اس کا اور ابر جو حکم کا تابع ہے درمیان آسمان اور زمین کے ان میں نشانیاں ہیں عقلمندوں کے واسطے ۳ے جنہوں نے برے اعمال کئے اور وہ کیچڑ میں پھنس گئے ۴ے جو لوگ دنیا سے الگ رہے وہ خدا کے پیارے ہیں ۵ے ابتدا سے ہی یہ ڈائن عورتیں کرتوت کرتی آئی ہیں ۱۲

آکھ رہے فرشتے جو کنک دانہ نہیں کھاونا حکم کر چھڈیا ای
ایہ ویکھ شیطان بھی مرد ہویا نام رناں دا برا کر چھڈیا ای
پڑھ کے علم نہ کرے مُردود ہووے بھاہی مکر دی دا راہ اڈیا ای
سگوں آدمؑ نے حوّا نوں خوار کیتا ساتھ اوس دا ایس نہ چھڈیا ای

وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ نالے موڑ تے سپ نوں ٹھڈیا ای
جان بجھ کے تے نافرمان ہویا رب چا درگاہ تھیں رویا ای
جوگی راس نہ عملدی پاس تیرے جھنڈا مکر فریب کیوں گڈیا ای
وارث کسے دا اساں نہ برا کیتا اینویں نام جہان تے وڈّیا ای

کلام جوگی

کاہنوں حق مرداں مندا بولنی ایں رناں مٹھ توں منڈڑے حال ہویاں
اکناں رب رسول پچھان لیا خدمت فاطمہؓ وچہ بحال ہویاں
مریم سارا زبیدہ تے ہاجرہ بھی نیک بخت ایہ صاحب کمال ہویاں
اک کرن بازار وچہ بیٹھ پیشہ لیکھ لکھڑے تے خوش حال ہویاں
اک گلی کوچے دار لاندیاں نے کھیڈ وللیاں منڈیاں نال ہویاں
اِنَّ کَیْدَکُنَّ کہیا رب سچے ایہ کسے دے نال کدسال ہویاں
ناقص عقل تے ہوئیاں کرنہاراں کوئی ورلیاں نیک خصال ہویاں

مندا کرن دی لے سدا کار اوہناں اپر بعضیاں نیک خصال ہویاں
اک چنگیاں بیبیاں ستر داراں گھریں اپنے وس نہال ہویاں
اک خاوندان توں نافرمان ہوکے دھرن رنڈیاں منڈڑے حال ہویاں
اک پھرن جوں کتیاں ویہریاں نیں چیلان جوٹھ چھلاں بدافعال ہویاں
اک ڈھونڈدیاں فقراں تے جوگیاں نوں ترلے کردیاں بہت بدحال ہویاں
مکر رن دا وچہ قرآن لکھیا حکم رب دے نال چھنال ہویاں
وارث نر مذکر ہے مرد ہوندا رناں آدموں لا جنجال ہویاں

کلام سہتی

سہتی آکھدی رناں نوں کریں بدّ واساں مرد بھی ڈھٹھ بھالڑے دے
رغبت حق حلال دے نال ناہیں کرن نویں توں نویں اُدھالڑے دے
علیہ کام دا کل منکھ نوں ایں جیہڑے اُن دیکھے رب پالڑے دے
گھریں چوراندے مور بھی آن پوندے اہناں ہور کدھرے پا ہو بھالڑے دے
گھروں رن گوائکے پھر جھبن پچھوں کہن تقدیر حوالڑے دے
مُلّاں قاضیاں دے نیڑے ڈھک بہندے مسئلے سن منافقاں والڑے دے
جھوٹھ موٹھ رسول دے ساک بن دے نالے کہن خدا دے پیارڑے دے

راہ رب رسول دا چھڈ جنہاں پھڑے آن اپٹھڑے چالڑے دے
گھریں راستی دی نہیں گنڈھ کھولن کھولن باہر حرامئے نالڑے دے
بھلا دس کیکوں رن رہے ایویں جد بھی سُرت نہ خصم تھالڑے دے
حق عورتاں دے مندا بولنا ایں جُھڈو مرد بھی ہون منہ کالڑے دے
اک مرد بنکے پارسا صورت لوکاں واسطے کرن دکھالڑے دے
اکناں ڈھو چکر پنڈ اصاف کیتا اکناں جائکے چم چا گالڑے دے
يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا گلاں کرن اوہ لا مصالڑے دے

لے پ رترجمہ، اور کہا ہم نے اے آدم تو اور تیری عورت رہو جنت میں اور کھاؤ اس میں محظوظ ہو کر جو چاہو اور نزدیک نہ جاؤ اس درخت کے ورنہ تم بے انصاف ہو گئے پھر پھسلایا ان کو شیطان نے اُن سے پھر نکالا ان کو وہاں سے جس آرام میں تھے ۱۲۔

اکناں شوق شراب دے مٹ بھرے اکناں سکھنے رہے پیالڑے وے
اک مرد جو صاحب کمال ہوئے کیتے زہد قضیڑے جالڑے وے
اک اٹھ کے رات نوں جاگ دینی اکناں ستیاں ای وقت ٹالڑے وے
اک رمز توحید دی بجھ گئے اک کوڑ کہانیاں والڑے وے
اک مرد نہ لوبھڑے تدھ جیہے جنہاں پھوک موا تڑے بالڑے وے
وارث شاہ جو مرد خدا دے نی سدا خلق توں رہن نرالڑے وے

ایضاً

لاں تواتوں تہمتاں لادنا ایں بے ادبوں منہ کیوں اڈیا ای
مکہ سامنے آیا سی رابعہ نوں جدوں زہد وچہ جیوادس گڈیا ای
برے مرد نے سوہندے تیویاں نوں منہ بھوبھڑا کا سنوں ٹڈیا ای
پھریں مار دا ٹکراں وچہ اوہجڑ راہ راستی کتوں نہ لدیا ای
حق فرض عورت ادھا دین آیا جنازہ روا نہ عقد بن بدھیا ای
اہناں رناں دا کجھ اعتبار ناہیں مرد آکھدے جھوٹھ منہ اڈیا ای
اساں کسے دینال نہ برا کیتا اینویں نام جہان تے ددیا ای
نبی اہل عیال اِی سمجھ میاں جہڑا خاص معراجنوں سدیا ای
مرد چوڑتے ٹھگ جوار یئے نے ساتھ برے دابریاں نے لدیا ای
سدھا چھٹ کے راہ کوراہ ٹریوں خچر دادیاں دا راہ پھدیا ای
فرقان وچہ فَانکحُوا رب کہیا جدوں وحی رسول نوں سدیا ای
وارث شاہ ایہ تریمتاں کان رحمت پیدا جنہاں جہان کر چھڈیا ای

کلام جوگی

جوگی دی گل

عقل لکھیا نے گھٹ عورتاں دی ہور مردنوں دس کی ہامیاں نی
سر کپ تے نال سلواہنے دے دیکھ رناں نے کیتیاں خامیاں نی
رناں دین تے دُنی دا راہ مارن پتلی مکر فریب حرامیاں نی
انہاں مکر کیتے نال مرسلاں دے کی دساں میں ہو خونامیاں نی
ناہیں علم تفسیر دی توں واقف گلاں کریں بلند تے سامیاں نی
مرد ہین جو رکھدے سیٹھ سوٹے سریں چاہڑیاں اہناں نوں کامیاں نی
رناں دھنسرے نال جو گاہ کیتا راجے بھوج نوں دہین لگامیاں نی
ایہ تاں مکر فریب دیاں تپلیاں نی راہ جاندیاں پاندیاں دامیاں نی
جنہاں نہیں داہڑی تک کن پاٹے کون بھرگا تنہاں دیاں حامیاں نی
ناقص عقل تے دین ہے عورتاں دا نبی پاک جیہاں کہیا خامیاں نی
جدوں تک تے دم اخیر ہووے تدوں ہوندیاں آن سلامیاں نی
وارث شاہ کیہہ کھٹنا انت اہناں جنہاں وبجیاں ویکھ نہ سامیاں نی

کلام سہتی

سہتی دی گل

جس مردنوں شرم نہ ہووے غیرت اوس مردتوں چنگیاں تیویاں نی
گھر سدا ای عورتاں نال سوہندے شرم دند تے تردیاں بیویاں نی
رن جیڈ نہ آن ہے مردنوں جی نال حسن گمان دے جیویاں نی
اک حال تھیں مست گھر بار اندر اک ہار سنگار وچہ کھیویاں نی

لے پ۸ ع (ترجمہ) اور اگر تو کہا مانے اکثر لوگوں کا جو دنیا میں بجھ کو بھلا دیں اللہ کی راہ سے سب ہی چلتے ہیں خیال پر اور سب عقل دوڑاتے ہیں۔
ے پ۱۳ ع (ترجمہ) اور بھیجے ہم نے کتنے رسول تجھ سے آگے اور دیں تھیں ان کو خوریں اور لڑکے ۱۲ ۔

نال اپنے حق ہمراز ہویاں ساتھ اپنے سنگ سوہیویاں نی
اکناں شرم حیادی پہن چادر اکھیں نال زمین دے سیویاں نی
گھر وسدا عورتاں نال سوہنا جویں رات اندھیری نوں دیویاں نی
پنجے انگلیاں دیکھ نہ اکو جیہاں وارث لچیاں تے اک نیویاں نی

کلام جوگی

وفادار نہ رن جہان اُتے لادی شیر دے نک وچہ نتھ ناہیں
جوگی نال نہ رن دائے[2] لوڑہ روز زور بھتیں چڑھے اکتھ ناہیں
نامردی وار نہ کسے کانویں اتے احمقاندی کائی ستھ ناہیں
بُرے نال نہ نفع نیکو یاندا بھلے نال بُرا کجھ ہتھ ناہیں
بھاویں لکھ روپیاں دا دیئے محل سوہنداای بنا چھت ناہیں
اساں حق کہیا تینوں بُرا لگا حق آکھنے دا کوئی رتھ ناہیں
گدھا نہیں کولد کھٹ خوبہ اتے کھسریاں دی کوئی کتھ ناہیں
یاری سوہندی نہیں سہاگناں نوں رنڈی رن نوں سوہندی نتھ ناہیں
بیوفا لولہ انہاں تیویاں دا کرم شرم حیا انتھ ناہیں
بھلاں چھکڑیاں دا ہوندا قدر اوتھے جتھے پینیاں گھوڑیاں رتھ ناہیں
اتے ڈاچھیاندا قدر اوسجا گہ جتھے ڈھاڈیاں دے جوڑے ہتھ ناہیں
وارث شاہ اوہ آپ ہے کرنہارا انہاں بندیاں دے کجھ ہتھ ناہیں

کلام سہتی

اہناں تریمتاں نال ویاہ سوہن اتے مرندے سہندے نی دین میاں
چخہ چرخہ ہدیاں نال ایہ مردے جی سر صدقہ جان کر دین میاں
کیتا رب نے زمین آسمان پیدا جوڑا چن سورج دن رین میاں
ایہ تریمتاں سجدیاں وارثی نی اتے دلاندیاں دین تے لین میاں
جنہاں جمیاں تنہاں دے ناؤں رکھیں اتے کہیں شیطاندی بھین میاں
گھر بار دی زیب نے ہین زینت نال تریمتاں ساک تے سین میاں
ہویا حکم قرآن دے وچہ نازل کُلَّ شَیئٍ خَلَقنَا زَوجَین میاں
وارث شاہ ایہ جوڑناں جوڑ دیاں نے اتے مہریاں مہریاں من میاں

کلام جوگی

سچ آکھ رنے کیہی دھُم پائیا تساں بھوج راجہ تیس کٹیا جے
کیرو پانڈواندی گل گئی کھوہنی مارے تساندے سبھ نکھٹیا جے
جو کوئی شرم حیا دا آدمی سی سنے جان تے مالدے پٹیا جے
دھنسر ماریا بھید گھر وگرڑے نے سنے لنک دے اونوں پٹیا جے
امام قتل ہوئے کربلا اندر ماردین دے وارثی سٹیا جے
وارث شاہ فقیر تاں نس آیا پچھا اوس دا کاسنوں گھتیا جے

کلام سہتی

تینوں بڑا ہنکار ہے جو بنے دا خاطر تلے نہ کسینوں لیاوناں ئیں
جنہاں جائیوں تنہاں دے نام دھرنا ئیں ڈرا آپ نوں غوث سدا وناں ئیں[2]

[1] یہ اس شعر کا ترجمہ ہے ؎ نہ ہر زن زن است دنہ ہر مرد مرد ٭ خدا پنج انگشت یکساں نہ کرد ۱۲ [2] عورتوں کا جادو چل نہیں سکتا ۱۲

ہون تریمتاں نہیں تے جگ مکے وت کسے نہ جگ تے آونا ایں
اساں چھٹیاں گھل سدائیوں توں ساتھیوں اپنا آپ چھپاونا ایں
چاک سد کے باغ توں کڈھ سٹوں اتے ہور کی موہوں کڈھاونا ایں
کڑیاں ہتھ سینہوڑے گھلیونی کی اساں توں بھول بھلاونا ایں
ننگے فرض تے بہت ودہا پشماں خصیتین نوں چا پلماونا ایں
ایہ نماز نہ چھٹی پیغمبراں توں فرض وتر بجا نہ لیاونا ایں

وانگ مردیاں دے تیرے وال سر تے ریچھ وانگ ہیا نظر آونا ایں
کرامات تیری اساں ڈھونڈھ ڈٹھی انیویں شیخیاں پیا وکھاونا ایں
ان کھاوناں رجکے گدھے وانگوں کدی شکر بجا نہ لیاونا ایں
شیطان شیطونگڑے یار تیرے سانوں مکر فریب وکھاونا ایں
یاد رب دی وچ نہ محو ہویوں انیویں خلق نوں گھور کے کھاونا ایں
چھڈ بندگی چوراں دا راہ پھڑیو وارث شاہ فقیر سداونا ایں

جوگی دی گل

کلام جوگی

باغ چھڈ گئے گوپی چند جیہے شداد فرعون دہا گیا
آدم چھڈ بہشت دے باغ نٹھا بھلے وسرے کنک نوں کھا گیا
نمرود شداد جہان اُتے دوزخ اتے بہشت بنا گیا
مال دولتاں حکم تے شان شوکت مہگھا سروں رند لٹ گیا
اوہ بھی ایس جہان تے رہیا ناہیں جیہڑا آپ خدا کہا گیا
تیرے جیہیاں بھی کتنیاں ہویاں نی تینوں چار کی باغ دا آ گیا
اصحاب کہف دے کتے تے صدق کیتا نال چنگیاں دے رتبہ پا گیا
وڈا سوہنا سی حسن یوسفؑ دا درشن جیہنے دیوانگ وکھا گیا
نبیؐ خاص خدا دا یار آہا امت عاجزی نال بخشا گیا
جو کوئی پیر پیغمبر تے اولیا سی سبھ خاک دے وچ سما گیا
باغ تساں بھی چھڈ کے جاونا ایں کئی آئے تھے پھیرا پا گیا

نوشیرواں چھڈ بغداد ٹریا اوہ بھی اپنی وار لنگھا گیا
فرعون[1] خدا کہائے کے تے موسے نال اشٹنڈ بنا گیا
قارون زراں اکٹھیاں میلکے تے بھرے تے پنڈ اٹھا گیا
سلیمان سکندروں لاہ سٹے تاں بھویاں تے حکم چلا گیا
مویا بخت نصر اتے چاہڑ ڈولا سچے رب نوں تیر چلا گیا
حضرت صالح شیخ صنعان موئے حضرت ذکریا تن چیرا گیا
خاندان پیغمبری گم ہویا بیٹا نوحؑ دا نام گوا گیا
اوس ایس جہان توں سفر کیتا جیندے حق لولاک آ گیا
عزازیل تکبری خوار کیتا متھے پھٹک دا تلک لگا گیا
ایڈا نال تکبری لولنی ایں تینوں فخر کیوں اتینا آ گیا
وارث شاہ اوہ آپ ہے کرنہارا سربندیاں دے گلہ آ گیا

سہتی دی گل

کلام سہتی

پنڈ ھگرڑ یاندی کیہی کھول مٹھیوں وڈا مسخرا ایں گند باولاوے
اساں اک رسال ہے بھال آندی بھلا دس کھاں کی ہے راولاوے

لے پ ۱۹ ع ۲ (ترجمہ) پھر ڈالا موسیٰ نے اپنا عصا پھر دہی نکلنے لگا جو سوانگ انہوں نے بنایا تھا تب داؤں پڑا حق کا اور غلط ہوا وہ جو کرتے تھے تب ہارے اس جگہ اور ذلیل ہو کر اور ڈالے ساحر سجدے میں بولے ہم نے مانا جہان کے صاحب کو جو موسیٰ اور ہارون کا ہے ۱۲

اُتے رکھیا کی ہے نظر تیری گِنے آپ توں بہت اتاولاوے ‌ دسے بناں نہ جاپدی ذات تیری چھیڑے باہج نہ بھقیوندے چاولاوے
کی روک ہے کاسدا ایہ باسن سانوں دس کھاں سوہنیا اولاوے ‌ سہج نال سبھ کم نبھا ہوندے وارثشاہ نہ ہوویں اتاولا دے

کلام جوگی

کرامات ہے قہر دا نام رَنّے کہیا گھتیو آن دسوریا ای ‌ اسیں سدھ اولیا فقیر سچے اساں کھوہ وچہ جھوٹھ نوں لوڑیا ای
کریں چاوڑاں چکھڑاں نال مستی اجے تیک انجاں نوں گھوریا ای ‌ فقر آکھسن سوئی کجھ رب کرسی الویں جوگی نوں چاوڑ ریا ای
اتے پنج پیسے لال روک دھر لو کھنڈ چاولاں دا تھال پوریا ای ‌ اگے لوکاں نوں بہت ڈراوندی سیں رانجھے شاہ تینوں ہن گھوریا ای
باناں تھا اُتے پیراں مہر کیتی کرامات دے نال بھرپوریا ای ‌ ساڈی گل تے صدق نہ مول کیتو بصدق ہو کے سانوں دوریا ای
بناں امر دے گل نہ کرن موہوں بھانڈا فقر دا رب نے پوریا ای ‌ پہلاں قول دلیری دا بول کے جی وارثشاہ فقیراں بھوریا ای

کلام سہتی

مکر تتراں دے اتھاں باز چھٹا جا چمڑے داند پتالواں نوں ‌ اتھاں گھلیا اب انار ویکھن جا لگائی لین کچا لواں نوں
گھلیا پھل گلاب دے توڑ لیاویں جا چمڑے توت سمہالواں نوں ‌ اتھاں موہرے لایا قلفے دے لٹیا سو ساتھ دیاں چالواں نوں
نذر بجھ نہ لیوئی راولاوے دیں شیرنی چاپ مٹھا لواں نوں ‌ خچر لوہاں دے چالڑے کرن لگوں اساں بھاپیا گتکیاں والواں نوں
کر بندگی رب دی کشف پاویں صافی نہیں نصیب جھگرالواں نوں ‌ لعنت رب دی جھوٹھیاں ظالماں تے رحمت سچیاں غصے دیاں ٹالواں نوں
بھیڈاں وچوں توں اوہٹھ پچھاناایں چنگا جاناایں کھنڈاں ہالواں نوں ‌ ٹنڈ بنے نائیں دعوی لگھیا ندایترے جیہے بھنانوندے تالواں نوں
جھوٹھ آہندیاں شرم نہ آوندی اے چوراں یاراں تے ٹھگاں ادہالواں نوں ‌ جان سار کی کھنڈ دے لڈواندی جیہڑے کھلن ابا لکے آلواں نوں
جیہڑے چالڑے توں بنا بیٹھوں میں جان دی تیریاں چالواں نوں ‌ اک پلک دے وچہ اسیں لبھ لئی اے چغلخور حرام نوالواں نوں
گھر بار توں ملکے چک دئی اے تیرے جیہاں سایاں جھگا لواں نوں ‌ وارثشاہ تو روچہ دب بیٹھا اتھاں گھلیا رنگنے سانواں نوں

کلام جوگی

جا کھولکے دیکھ جو صدق آوے کیہا شک دِل اپنے پا لوئی ‌ کیہا اساں سو رب تحقیق کرسی کیہا آن کے مغز کھپا ئیوئی

لے تبلانے کے سوا معلوم نہیں ہوتی لے پٹے ہے ترجمہ بناٹے آدمی شتابی کا اب دکھاتا ہوں تم کو اپنے موتے سے کیا خیال رکھتے ہیں جن کے دل میں روگ ہے کہ اللہ نہ کھولے گا انکے بیر سے اللہ تعالیٰ فرماتا والکاظمین من الغیظ یعنی جو لوگ غصہ پینے والے ہیں وہی اللہ کے نیک بندے ہیں اور ان پر خدا کی رحمت ہے ۱۲

جا دیکھ دسواس جو دُور ہووے کیہا در دڑا آن مچایئوئی
منزل دُور تے اوکھڑا راہ جاپے بھلا آکھ کیوں بھار اٹھایئوئی
ٹک مٹھے جے تھالنوں کھول ویکھیں ایتھے مکر کی آن پھیلایئوئی
وارثشاہ میاں قول دے آگوں ایتھے آن کے پھیر بھلایئوئی

دیدن سہتی بسوئے طشت

سہتی کھول کے تھال وَل دھیان کیتا کھنڈ چاولاں دا تھال ہو گیا
جیہڑا اچلیا نکل یقین آہا کرامات نوں ویکھ کھلو گیا
جس نال فقیراں دے اڑی بدھی اوہ اپنا آپ دگو گیا
مرن وقت ہویا سبھو ختم لیکھا جو کوئی جمیا چھوہنے چھو گیا
چھُٹا تیر فقیر دے معجزے دا وچوں کفر دا جیو پرو گیا
گرم غضب دی آتشوں آب آہا برف کشف دے نال سمو گیا
الویں ڈانڈیاں ماڑیاں کہیا لیکھا دس کھوہ لیا اوہ رو گیا
وارثشاہ جو کیمیا نال چھُہتا سونا تانبیوں ترت ہی ہو گیا

عاجزی کردن سہتی بخدمت جوگی وعذر نمودن

ہتھ بنھ کے کورنشاں کرے سہتی دل وجان بھئیں چیلڑی تیریاں میں
کراں باندیاں وانگ بجا خدمت نت پاوندی رہانگی پھیریاں میں
کرامات تیری اتے صدق کیتا تیرے حکم دی کشف نے گھیریاں میں
اگے بھلکے بول میں بول بیٹھی ہن حق حکائیتاں چھیڑیاں میں
اساں کسے دی گل نہ کدی منی تیرے اسم اعظم کفروں پھیریاں میں
مینوں کشف دکھا کے موہ لیا تیرے عشق فراق نے گھیریاں میں
میر اماں نہ باپ نہ بھین بھائی نہ کوئی خصم تے نہ سہیڑیاں میں
پیر سچ دا اساں قبول جاتا نال صدق مریدنی تیریاں میں
ساڈی جان تے مال تے ہیر تیری نال لے سنے سہیلیاں تیریاں میں
تیرا شان شوکت نال فیض دولت اج تولیا گھٹ پنسیریاں میں
اِک فقر اللہ دا رکھ تقوے ہور ڈھا بیٹھی سبھے ڈھیریاں میں
پوری نال حساب نہ ہوسکاں وارثشاہ کی کراں دلبریاں میں

کلام جوگی

گھر اپنے چا چواء کر کے آکھ ناگنی وانگ کیوں شوکئیں نی
جدوں بنھ جھیڑے تھک ہٹ رہئیں جا پنڈیاں نال تے کوکئیں نی
بھلو بھلی جان ڈٹھیو عاشقاں دی وانگ کتیاں انت نوں چوکئیں نی
نال جوگیاں موچا لایائی ریے جٹ دانگوں وڈی بھوکئیں نی
کڈھ گالیاں سنے رائیل باندی گھن مہلیاں اسانتے گھوکئیں نی
وارثشاہ توں پچھلے بندگی نوں روح ساز قلبوت وچ پھوکئیں نی

عاجزی کردن سہتی پیش جوگی

سانوں بخش اللہ دے نام میاں ساتھوں بھلیاں ایہ گناہ ہویا
کچا شیر پتیا بندہ سدا بھلا دھروں آدموں بھلنا راہ ہویا

آدم بھُل کے کنک[1] نوں کھا بیٹھا کڈھ جنتوں حکم فناہ ہویا
اللہ سچ نبی برحق میاں ایس قول دا رب گواہ ہویا
قارون بھُل زکوٰۃ تھیں شوم ہویا وار دا دستے قہر الاہ ہویا
حضرت شیخ صنعان نے سور چارے منصور فی الفور تباہ ہویا
شیطان استاد فرشتیاں دا بھلا سجدیوں کبر نے راہ ہویا
مڈھوں روح بھُلا قول دے وڈیا جسہ جھٹ کے انت فناہ ہویا
بھل ذکریئے لئی پناہ ہیزم آرے نال اوہ چیر دو پھاہ ہویا
عملاں باہجھ درگاہ وچہ پون پولے لوکاں وچہ میاں وارث شاہ ہویا

کلام جوگی

گھر سکڑے[2] بڑی ہوا تینوں دیتوں چھبیاں نال انگوٹھیاں دے
جے توں ماریا اساں نے صبر کیتا نہین جان دی دایہ گھوٹھیاں دے
اوڑک کھچ گھسیٹ کے لنگ گوڈے آیوں عشقدے[1] دھرٹھیاں دے
ساتوں بولیاں مار کے ہند دیسیں منہ ڈھو ٹکراں جوٹھیاں دے
انت سچ دا سچ ہی نتریگا نی کوئی دیس نہ وسدے[3] جھوٹھیاں دے
جٹی ہو فقیر اندینال لڑائیں چھناں بھیڑیوئی نال ٹھوٹھیاں دے
نال آکڑ اندے گلاں آکھدیں سخن سنے نی جھوٹھیاں موٹھیاں دے
وارث شاہ فقیر نوں چھیڑدی ہیں ڈھو معجزے عشقدے لوٹھیاں دے

عجز سہتی

سانوں بخش گناہ تقصیر ساری ساتھوں جنگ جنگیڑے بھُل گئے
یوسف بھُلکے حُسن داماں کیتا سوترا ٹیاں دے نال تُل گئے
نقر مہر کردے عیباں والیاں تے حدوں فضل دے جھوٹے بُل گئے
بھایاں عیب کی ڈھٹھا سی یوسفے دست کھو وچہ دسوں جُل گئے
ولی بلعم باعور جیہے زہد کردے اک گل توں بھل کے رُل گئے
پھڑیا دامن پاک رسول والا وارث شاہ دے عقدے کھل گئے

مقولہ شاعر

کرے جنہاں دیاں رب حمایتاں نی حق تنہاں دا خوب معمول کیتا
میتھوں سنی توں کملی اے سہتی اے نی جھیڑا توں کیوں عرض تے طول کیتا
کڈھ پتھروں اونٹنی رب سچے کرامات پیغمبری مول کیتا
جدوں مشرکاں آن سوال کیتا تدوں چن دو کھن رسول کیتا
خاطر نبی صلعم دی سبھ تحقیق ہویا اندر شان قرآن نزول کیتا
وارث شاہ جاں کشف دکھا دتا تدوں جٹی نے فقر قبول کیتا

کلام جوگی باسہتی بطریقہ سوال

[1] پ ۱۲ ع ۵ ترجمہ اور آیا آدم ع لے اپنے آپ کو پھر راہ سے بہکا [2] کہام بڑی سوچ [3] جھوٹوں کے وطن آباد نہیں ہوتے ۱۲

پھریں زدم دی بھری تے سان چڑھی آٹلیں نی مُنڈھی اے واسطاای
میں بھی عشق پیچھے مہیں چاریاں سن ہتھ پکڑ کے کھُنڈی اے واسطاای
مردمار مر کنے جنگ بازے مان مِتی اے گنُڈی اے واسطاای
اتفاق دینال فقیر مارے ہیر سیال دی جنڈی اے واسطاای
آکھیں مجھیاند ا چھیڑ دسدائے کھول جی دی گھنڈیئے واسطاای

مینوں ساڑ کے عشق کباب کیتا سڑ گیاؤں لُنڈی اے واسطاای
لیا ہیر نوں ترت مراد پاویں کرے درشنی ہنڈی اے واسطا ای
بخشیں بھ گناہ تقصیر تیری لیا ہیر نوں ننڈی اے واسطا ای
کوئی ہور فساد جگاونا ایں انی بھاری اے منڈھی اے واسطا ای
وارث شاہ سمجھا جیٹھڑی نوں لاہ دلیدی گھنڈی اے واسطاای

کلام سہتی

جو کجھ تسیں فرماؤ سو جا آکھاں ول جان بھیں چیلڑی ہویاں میں
تیری پاک زبان دا حکم لیکے قاصد ہو ئیکے آن کھلویاں میں
کھاہ روٹیاں باغ وچ رکھ ڈیرا لیکے ہیر نوں حاضر ہویاں میں

تینوں پیر جی بھُل کے برا بولی بھُلی وسری آن وگویاں میں
پہلاں سخن اولڑے بولکے تے شرمسار شرمندڑی ہویاں میں
وارث شاہ دے معجزے صاف کیتی نہیں مٹھ دی وڈی بدخویاں میں

آرزو نمودن جوگی پیش سہتی برائے حصول دیدار یار غمخوار ہیر

لیا ہیر سیال جو دید کری اے آ جاہ او دلبرا واسطاای
اساں عاجزاں کی تقصیر کیتی تے گناہ او دلبرا واسطاای
زلف ناگ وانگوں کنڈل گھت بیٹھی گلوں لاہ او دلبرا واسطاای
تینوں ہار سنگار گھر بار چنگا میں تباہ او دلبرا واسطاای
لوہڑے لٹیاں نیناں دی جھاک دیکھے لوہڑ جا او دلبرا واسطاای
گل پلوڑا عشق دے کُٹھیاندے منہ گھاہ او دلبرا واسطا ای
تیر لو اسطے سر تے سواہ پائی سینے بھاہ او دلبرا واسطا ای
مینوں کل جہان دا اُہنا ایں مگروں لاہ او دلبرا واسطا ای
تیر لواسطے مندراں پایاں نی بندے لاہ او دلبرا واسطا ای
تیری خاطر ہے اساں نے کھڑ تیتے ملی سواہ او دلبرا واسطا ای

جا کے آکھ رانجھا تینوں عرض کردا گھنڈ لاہ او دلبرا واسطا ای
سانوں مہر دینال وکھال صورت مکھ ماہ او دلبرا واسطا ای
دن رات نہ جوگی نوں ٹکن دیندی تیری چاہ او دلبرا واسطا ای
نوکاں نیناں دیاں کالجہ سلیلے لا پچھاہ او دلبرا واسطا ای
پیریں پایاں نوں مار دے لت اتوں بے پرواہ او دلبرا واسطا ای
سر صدقہ جان ہے اساں دی اوٹے سنی آہ او دلبرا واسطا ای
مال جیو تیرے اتوں واریا اے سدھر لاہ او دلبرا واسطا ای
دل ترسدا اے تیرے ویکھنے نوں ہر ہر ساہ او دلبرا واسطا ای
تیر لواسطے اساں اجاڑ ملی دیسیں راہ او دلبرا واسطا ای
مسطر وانگ ہویا مکھ تن میرا کر نگاہ او دلبرا واسطا ای

ا۔ یعنی نقد مال جو ساہوکاروں کو وہ ہنڈی دکھا کر فی الفور روپیہ وصول کرتے ہیں۔

تیرے عشق فراق نے گھیریا اے لاراہ اودلبرا واسطا ای
کوئی گھل سنیہوڑا اساں تائیں وکھاں راہ اودلبرا واسطا ای
حال اپنا کس نوں جا دساں خیر خواہ اودلبرا واسطا ای
تیرے واسطے اسیں فقیر ہوئے توں گواہ اودلبرا واسطا ای
تیرے نیناں نے مار خوار کیتا تے تباہ اودلبرا واسطا ای
تیری چال چکور تے چھیل سندر لویں راہ اودلبرا واسطا ای
بُھا بُھٹاں ماردا عشق دریا کشتی لے واہ اودلبرا واسطا ای
مینوں ناہ قرار آرام آوے مل جاہ اودلبرا واسطا ای
تیرے عشق دے ڈھولاں دی ہبّ لوبلی دھرہ دھراہ اودلبرا واسطا ای
پردہ عشق تے ننگ ناموس والا لیا لاہ اودلبرا واسطا ای
تیرے ہونٹھاندی سُرخی ہے عجب بنی دکھلا اودلبرا واسطا ای
مینوں اگ جدائی نے بُھنیائے لُونباڈاہ اودلبرا واسطا ای
گھر بار وسار فقیر کیتا تیری چاہ اودلبرا واسطا ای
تینوں چھڈ کے دس میں جاں کتھے نہ تراہ اودلبرا واسطا ای
جان لباں تے آئیکے اٹک رہی کاہلا ساہ اودلبرا واسطا ای

مینوں آسرا ہور نہ کوئی ہرگز لائیں واہ اودلبرا واسطا ای
ہائے ہائے کوکاں تیرے ہجر اندر اوبھے ساہ اودلبرا واسطا ای
داغ تیری جدائی دا وچہ سینے آہ آہ اودلبرا واسطا ای
اکے آپ آویں وچہ باغ دے اوئے گھر لیجاہ اودلبرا واسطا ای
اسیں بہت حیران لاچار ہوئے میرے شاہ اودلبرا واسطا ای
تیری لٹکدی مٹک ہے عجب بھی واہ واہ اودلبرا واسطا ای
تیرے عشق نے مار بیچین کیتا ڈنجھ لاہ اودلبرا واسطا ای
سینہ سانگ فراق تے پاڑ دتا سیویں گھا اودلبرا واسطا ای
جیہڑا بوٹا سی آس امید والا گئی ڈھاہ اودلبرا واسطا ای
تویاں دغدیاں ہجر دے لون گوے بھٹاہ بھٹاہ اودلبرا واسطا ای
تیری چال ہے چھنک خلخال پیارے پائے پھاہ اودلبرا واسطا ای
صدقہ سیدیے نوں پیار والا ٹل جاہ اودلبرا واسطا ای
منگن گیاں نوں مار کے کڈھیوای ایہ کی راہ اودلبرا واسطا ای
جنہاں یار نوں دلوں وساریا ای اوہ گمراہ اودلبرا واسطا ای
رنگ زرد دم سرد تے نین لہو واہ واہ اودلبرا واسطا ای

یاد کریں اوہ قول اقرار پہلے ہن نباہ اودلبرا واسطا ای
وارث شاہ سمانہ دا فرض وڈا سروں لاہ اودلبرا واسطا ای

قبول کردن سہتی فرمان جوگی را

ہُنے سوہنی موہنی ہنس رانی مرگ موہنی جاکے گھلنی آں
پیری پیر دی ویکھ مرید ہوئی تیریاں جُتیاں سر تے جھلنی آں
مینوں ملے مراد تاں جیونی ہاں کر و بخشش تا ایتھوں ہلنی آں
گھر بار نوں چھڈ مرید ہوئی تیرے جوگدیاں سہلیاں سلنی آں

تیریاں عظمتاں ویکھ کے رانجھیا میں باندی ہوکے گھر انوں چلنی ہاں
دلوں صاف ہوکے تیرے پیر پکڑے ہن ہو مریدنی چلنی ہاں
مینوں عشق مراد خوار کیتا توں ملنگ تے میں ملنگنی ہاں
مینوں میل مراد بلوچ سایاں تیرے پیر میں آنکے ملنی ہاں

اوہدے نام دا شوق ہے راتدنے وانگ سیخ کباب دے جلنی ہاں	وارثشاہ کرترک بریایاں دی دربار اللہ دا ملنی ہاں

کلام جوگی

سن سہتی اے نی گھر ماپیاں دے ہون کواریاں ڈھاک مروڑیاں نی	جہناں خیر فقیر توں ہتھ روکے انہاں کدی نہ دولتاں جوڑیاں نی
حق گرُاں پیراں منداوہ بولن متاں جنہاں دیاں رب نے بوڑیاں نی	تیریاں ورتیاں کیتیاں سہتی اے نی وارثشاہ ہوں سبھے موڑیاں نی

کلام سہتی

گلاں کرن سندی نہیں جا کائی صورت فقر اگے توبہ کرنیاں نی	خانہ رب دا جو صورت فقر دیئے حکم فقر دا سر تے دھرنیاں میں
سون بہن آرام حرام ہویا دکھ باجھ مراد دے جرنیاں نی	اُٹھے پیر غوطے کھاندی جان میری ہووے کرم تیرا ڈُبی ترنیاں میں
آتش ہجر بلوچ دی جگر لوہٹا کریں مہر سایاں تتی ٹھرنیاں نی	نال عاجزی عجز نیاز پیرا مرط مطلب مراد دی کرنیاں میں
اگے فقر دے رہاں میں ہتھ بدھی ہو ٹہل جو سرے سو کرنیاں نی	جان مال سارا وارثشاہ وانگر نام فقر دے توں صدقے کرنیاں میں

کلام جوگی

رکھ سہتی اے اپنی جمع خاطر تیرے یار توں رب ملاوسی نی	ایسی پڑھاں میں اک عظمت سیفی نال جادواں ٹونیاں آوسی نی
ساڈی عاجزی عجز منظور کرسی رب تدھ نوں یار دیواوسی نی	تقویٰ اک دا رکھ لے سہتی اے نی رب چا سبب بناوسی نی
سیاں کوہاندے پندھ اک گھڑی اندر رب مہر دینال انوادسی نی	نال فقر اندے کرے برابری جے ہتھو ہتھ بدلہ ویکھو پاوسی نی
مڑی گھراں نوں نویں سلام کرکے گلاں ہیر نوں جاسناوسی نی	وارثشاہ جیہا کری آپا لئی اے ہیش ازل دا لکھیا آوسی نی

پیغام رسانیدن سہتی ہیر را

سہتی جائکے ہیر دے کول بہکے بھیت ہیر دا سبھ سمجھایا ای	جنہاں مار کے گھروں فقیر کیتا اوہ جوگیڑا ہوئے کے آیا ای
اوہنوں ٹھگ کے مہیں چرایاں نی ایتھے آنکے رنگ وٹایا ای	تیرے نیناں نے چا ملنگ کیتا منوں اوسنوں چا بھلا ای
اوہ بھی کن پڑائکے آن لتھا آپ وہٹڑی آن سدایا ای	آپ ہو زلیخا دے وانگ سچی اوہنوں یوسف چا بنایا ای
دتے قول قرار وسار سارے آن سیدے نوں کونت بنایا ای	ہویا چاک پنڈے ملی خاک رانجھے لاہ ننگ ناموس دنجایا ای

دینے دار مواس ہو وہر بیٹھا لینے دار ہن اک کے آئیا ای
ہو جائیں نہال جے کریں زیارت تینوں باغ دیچہ اوس بلایا ای
بہت زہد کیتا ملے پیر پنجے مینوں کشف ہی زور وکھایا ای
اوہدے نزع نوں آبحیات پہتا کیہا جھگڑا بھابی اے لایا ای
مار حال بھیں ہو بیحال رہیا کیہا بھابی اے مغز کھپایا ای
نیچے اوہ فقیراں توں ہیر کڑی اے ہتھ بنھ کے جنہاں بخشایا ای
اکے مار جاسی لکے تار جاسی ایہہ میٹھ انیائندا آئیا ای
کڈھ ویہڑیوں دھک اروڑیاں تے ہوڑا دیچہ پروبھ گڈا آیا ای
دانگ عتیاں نظر لے جاہ اس تے فوجدار بن کے نواں آیا ای

گالیں دے کے ویہڑیوں کڈھ اسنوں کل مہلیاں نال کٹایا ای
زیارت مرد کفائتاں جان عصیاں نور فقر دا ویکھنا آیا ای
جھب نذر لے کے مِل ہو رعیت فوج دار تغیر ہو آیا ای
وقت نزع دے آبحیات توہیں کیہا بھابی اے بھول بھلایا ای
جھانک لائے کے کن پڑوا یو نی نیناں والی اے غضب کیہ چایا ای
قتل عام پایا ملک صاف ہویا نیناں والی اے غضب اٹھایا ای
ڈھٹھا حال توں حال چنگیرڑا اے عیسٰےؑ ہو زمین تے آیا ای
وچ باغ کالے ڈیرا لا بیٹھا دل وچ تیرا دھیان آیا ای
اگے جائیکے کورنشاں بہت کریں اوہ تاں تدھ دے واسطے آیا ای

عمل فوت تے وڈی دستار پھلی کتوں بھیلدا سانگ بن آیا ای
وارث قول بھلائیکے کھیڈ رہوں کیہا نواں مخول جگایا ای

کلام ہیر

ہیر آکھیا جائیکے کھول بکل اوہدے دلیں نوں پھوک وکھاونی ہاں
...ناں چاہڑ کے سان تے کراں برنے قتل عاشقاں دے اُتے دھاونی ہاں
...یا پیا ہے نال فراق رانجھا عیسٰے وانگ مڑ پھیر جگاونی ہاں

اُہدے پیراں دی خاک ہے جان میری جیو جان تھیں گھول گھماونی ہاں
اگے چاک سی خاک کر ساڑ سٹاں اوہدے عشق نوں صقل چڑھاونی ہاں
وارث شاہ پتنگ نوں شمع اُتے اگ لائے کے ویکھ جلاونی ہاں

تیار شدن ہیر بطرف جوگی در کالا باغ ؛

...ہیر نھائے کے پٹ دا پہن تیور والیں عطر پھلیل لگاوندی اے
...کل بھنڈے نین اپراہد لٹے دو دیں حسن دے لک لے دھاوندی اے
...رصاف دا بھو چھن پہن اُتے کنیں ٹک ٹک والیاں پاوندی اے
...موہرے دار پٹا گلی دے ڈوے کڈھ کے لک دکھاوندی اے

دل پائیکے مہندیاں خونیاں نوں گورے مکھ تے زلف پلماوندی اے
...ل وٹناں ہوٹھاں تے لا سرخی نواں لوہڑ تے لوہڑ چڑھاوندی اے
کیمخواب دی چولڑی پھب رہی بانک چھنک تے تیر ڈولاوندی اے
چلی پھب کے لٹکدی یاد وٹے پیر پیر تے ٹھوکراں کھاوندی اے

ـہ حضرت عیسٰیؑ ابھی زندہ ہیں جب یہود میں دجال پیدا ہو گا تب اس جہان میں آکر اس کو ماریں گے اور یہود نصاریٰ سب ان پر ایمان لا دیں گے۔

گھت جھانجراں لوہڑے سرے چڑھکے ہیر سیال لٹکدی آوندی اے
ہاتھی مست چھُٹا چھنا چھن چھنکے قتل عام خلقت ہوندی آوندی اے
کدی کدھ کے گھنڈ لڑ ہادیندی کدی کھول کے مار مکاوندی اے
مالک مال دے نوں سبھ کھول دولت وکھو وکھ چا کر وکھاوندی اے
جویں روز نشور دے روح آون دل قالباں دے تویں دھاوندی اے

لِٹکا بندلی بنی ہے نال لوہلاں وانگ مور دے پائلاں پاوندی اے
نین مست تے لوہڑ دندا سڑے داشاہ پری چھنکدی آوندی اے
گھنڈ لاہ کے لٹک وکھا ساری حبٹ رُٹھڑا یار مناوندی اے
اونویں امن امان اماناں دی ثابت نال ایمان لے آوندی اے
وارثشاہ تا پہ یدی نظر چڑھیا خلقت سیفیاں پھوکدی آوندی اے

آمدن ہیر نزد جوگی در باغ

رانجھا ویکھ آکھدا پری کوئی اکے بھادیں تے ہیر سیال ہووے
نیرڑے آئیکے کالجے دھا گئی جویں مست کوئی نشے نال ہووے
ہاتھ جوڑ کے بدلاں ہانجھ بدھی ویکھاں کیہڑا دیس نہال ہووے
ڈول ڈال تے چاک دی لٹک سندر جیہا پیکنے دا کوئی خیال ہووے

کوئی ہیر کہ موہنی اندرانی ہیر ہووے تے سیاں دے نال ہووے
رانجھا آکھدا ایہ بہار آیا بیلہ جنگلاہی لالو لال ہووے
چمکی لیلۃ القدر سیاہ شب تھیں جس تے نظر لوے سو نہال ہووے
دوست سوئی جو بپت وچہ بھیڑ کٹے اتے دوستی وچہ کمال ہووے

یار سوئی محبوب توں فدا ہووے جی سوئی جو مرشداں نال ہووے
وارثشاہ آ چمڑی رانجھنے نوں جیہا گدھے دے گل وچہ لال ہووے

دیدار کنانیدن بوی ہیر رانجھا جوگی را

گھنڈ لاہ کے ہیر دیدار دتا رہیا ہوش نہ عقل تھیں تاک کیتا
بنھ ماپیاں ظالماں ٹور دتی تیرے عشق نے مار غمناک کیتا
تیرے باجھ نہ کسے نوں انگ لایا گواہ حال دا ایس رب پاک کیتا
اللہ جاندا اے ایہناں عاشقاں نے مزے ذوق تے چا تڑاک کیتا

لنک باغ دی پری نے جھاک دتی سینہ چاک دا پاڑ کے چاک کیتا
ماں باپ تے انگ بھلا بیٹھی اساں چاکنوں اپنا ساک کیتا
ویکھ لویں نرودئی امان تیری سینہ ساڑ کے برہوں نے خاک کیتا
وارثشاہ لے چلنا تساں سانوں کس واسطے جیو غمناک کیتا

کلام جوگی باہیر

چوہدریاں چھڈ کے چاک بنیاں مہیں چار کے انت نوں چور ہوئے
تساں رنگ نے جڑھکے لال ڈولے ساڈے انت جوالڑے ڈھور ہوئے

قول کواریاں دے لوہڑے ماریاں دے ڈھل ہاریاں دیکھو ہور ہوئے
جنہاں قول اقرار وسار دِتے لیکھے تہناں دے انت وچہ گور ہوئے

ماں باپ قرار کر قول ہارے کم کھیڑیاں دے زور و زور ہوئے — راہ سچڑے تے قدم دھرن ناہیں جنہاں کھوٹیاں دے دل کھوہوئے

تیرے واسطے دِتے ہاں کڈھ دیسوں اسیں اپنے دیس دے چور ہوئے — وارثشاہ نہ عقل تے ہوش رہیا مارے ہیر دے سحر دے مور ہوئے

کلام ہیر باجوگی

مہتر نوحؑ دیاں بیٹیاں ضد کیتی ڈُب موئے نی چھڈ ٹکانیاں نوں — یعقوبؑ دیاں پتراں ظلم کیتا سنیاں ہویا یوسفؑ دیاں دانیاں نوں

ہابیلؑ قابیل دا جنگ ہویا چھڈ گئے پیغمبری بانیاں نوں — جے میں جان دی ماپیاں بنھ دینی چھڈ چلدی جھنگ گھیانیاں نوں

جدوں ویلڑا وقت گھسا میٹھی خبراں ہویاں نے خاک سمانیاں نوں — تقدیر خدا دی دُکھ پائے بنھ حق دے راہ وکھانیاں نوں

عزرائیل سرے اُتے کھو دا اے چھڈ چلنا تنبواں تانیاں نوں — میرے وس ناہیں کجھ ماہیا وے جھولی چھنگ پکئی ایانیاں نوں

خواہش حق دی قلم تقدیر دی موڑے کون اللہ دیاں بھانیاں نوں — لکھیا لوح قلم دا نہیں مڑدا ہونی ہندی اے حرف لکھانیاں نوں

ہیر آکھیا رانجھیا سنی میتوں کہی دسنی مت سنانیاں نوں — کسے ترسطے وقت سی نیہوں لگا تساں بیجیا بھنیاں دانیاں نوں

گنگا نہیں قرآن دا ہووے حافظ اُٹھاں وکھدا نہیں ٹٹانیاں نوں — ساڈھے تن ہتھ زمیں ہے ملک تیری انہویں کاسنوں ولیں ولانیاں نوں

رانجھا ہیر گناہ دے بھر بیڑے بنے لا دنی شرم جہانیاں نوں — وارثشاہ اللہ بناں کون پچھے پچھاٹیاں اتے نتانیاں نوں

کلام رانجھا

تیرے ماپیاں ساک کو بھاں کیتا اسیں رُلدے رہ گئے پاسیاں تے — آپ رہ پئیں نال کھیڑیاں دے ساڈی گل گوائیا ہاسیاں تے

سانوں یار کے حال بیحال کیتو آپ ہوئی ایں ڈابیاں جھاسیاں تے — ساہڈے تن من دیہی ہیں فدا کیتی ہن ہویاں ہاں تولیاں ماسیاں تے

شش پنج باراں اتے تن کانے لکھے الیں زمانے دے پاسیاں تے — وارثشاہ وساہ کی زندگی دا ساڈی عمر ہے نقش پتاسیاں تے

کلام ہیر

جو کوئی ایس جہان تے آدمی ایں وندا مریگا عمر تے جھورُدا جی — سدا خوشی ناہیں کسے نال نبھدی ہے ایہ زندگی نیش زنبور دا جی

گل لگ میرے میاں رانجھیا وے وقت ساڑ دا داغ مہجور دا جی — سڑ بل کے کوئلہ ہویاں میں سینہ ہویا جوں روڑ منور دا جی

۱ے پ ۵ع اور جن کے دل میں آزار ہے سوان کو بڑھائی گندگی پر گندگی اور وہ مرے جب تک کافر رہے ۲ے اشارہ بقصہ نوحؑ ہمراہ پسر خود کنعان در کنعان متعلق کشتی در طوفان ذکریافت یا بُنَیَّ ارکب معنا ۳ے اشارہ بہ قصہ یوسف علیہ السلام با برادران خود ۴ے اشارہ بہ قتل قابیل برادر خود ہابیل ۵ے ظاہر ہے کہ بھونے ہوئے دانے اُگتے نہیں ۶ے رنگی گئی یعنی بشیر دشکر ہو گئی ۷ے ہمیں مذاق میں اڑا دیا ۸ے لعیت و لعل یعنی زبانی دعوے ۹ے بہت کمزور نحیف ۱۲

بندہ جیو نے دی نت کرے آسا عزرائیل برے اُتے گھور داجی
وارث شاہ اس عشقے کے نہار اڈال ڈال تے خال کھجور داجی

ایضاً

ہتھ بنھ کے ہیر سلام کیتا تیری بندی ہاں جویں فرمائی اے جی
بحر عشق دا خشک غم نال ہویا نال عقل دے مینھ وسائی اے جی
حضرت سورۃ اخلاص لکھ دیو مینوں قرعہ فال نجوم دا پائی اے جی
نالے کھول کتاب تعویذ لکھو کویں سہتی دا دل بھوائی اے جی
جاتیاں ریاں ٹرن جدیاں جھب کرکی اے جے سجنوں حکم فرمائی اے جی
تیس مہر کرو اسیں گھریں جائی اے نال سہتی دے ڈول بنائی اے جی
کویں کراں میں کوشناں عشق دیاں تیر عشقدیاں پوریاں پائی اے جی
نقش حُب دا لکھ دیو کوئی اِکے لوک زبان پڑھائی اے جی
پتھر جیو ادہا جھب موم ہووے کرے کم اوہ نال رسائی اے جی
کھول فالنامہ تے دیوان حافظ وارث شاہ توں فال کڈھائی اے جی

ہیر رانجھے دا ملنا

ملاقی شدن ہیر و رانجھا

ادل پیر پکڑے اعتقاد کر کے پھیر نال کلیجے دے لگ گئی
کیہی لگ گئی چننگ[۱] جگ گئی خبر جگ گئی وچ دھڑک گئی
لگا مست ہو کملیاں کرن گلاں دُعا کسے فقیر دی لگ گئی
وار وگ گئی حرص بھگ گئی دل لگ گئی خبر جگ گئی
اگے دھواں دھکھنڈا راجگیر دیا توں پھوک کے پھوکری اگ گئی
رانجھا شوق دینال دیدار کر دا گل ہجر دی ہو الگ گئی
نواں طور عجوبے دا نظر آیا دیکھو جل پتنگ تے اگ گئی
یار وٹھگاں دی رلیو ڑی ہیر جبتی منہ لگدیاں یار نوں ٹھگ گئی
رانجھا شوق دینال اٹھ کھڑا ہویا داو عشق دی دہاں نوں وگ گئی
جدوں یار نوں یار پھر آن ملیا حرص دوہاں دی اندروں بھگ گئی
دونویں مست دیدار وچہ جھولدے سن نہر شوق دی دھار رگ گئی
یار یار دا باغ وچ میل ہویا گل عام مشہور ہو جگ گئی
یار وگھکی اندہیرڑی عشق والی اُڈ شرم حیار دی پگ گئی
وارث ٹٹیاں نوں رب جوڑ دالے دیکھو کملڑی نوں پری لگ گئی

ہیر دا جوگی کولوں جانا تے سہتی نال صلاح کرنی

روانہ شدن ہیر از جوگی بطرف خانہ خود و مشورت نمودن با سہتی

ہیر ہو رخصت رانجھے یار کولوں آکھے سہتی اے متا پکائی اے نی
دھن لوہڑ پیا بیڑا شوہدیاں دا نال کرم دے بنڑے لائی اے نی
ٹھوٹھہ بھن فقیر نوں کڈھیائی کویں دسنوں خیر بھی پائی اے نی
میرے واسطے اوس نے لے ترلے کویں وسدی آن پہنچائی اے نی

۱ے صلح سے کام کرے ۲ے چلنے کی تیاریاں جلدی کریں ۳ے شہرت جہان میں پھیل گئی ہے جب کسی کو لوٹنے لگتے ہیں تو پہلے اس کو ریوڑی کھلاتے ہیں جس میں دھتورہ ملا ہوتا ہے جب آدمی اس کو کھاتا ہے تو بیہوش ہو جاتا ہے ۵ے غضب کے دریا میں کشتی پڑتی ہے ۱۷۔

تینوں ملے مراد تے اساں ہاہی دونویں اپنے یار ہنڈائی اے نی
ہویا میل جو چریں وچھنیاں دا یار رجکے گلے لگائی اے نی
سسی نال ہوتاں پنوں میل کیتا تویں ہیر اجہی میل ملائی اے نی
کھیڑیاں وچہ نہ پرچدا جیو میرا کویں رانجھے دے نال رلائی اے نی
جیو عاشقاں دا عرش حق دا ئے کویں اوسنوں ٹھنڈ لوائی اے نی
نال خوشی دے جوبناں مان لئی اے ایس دکھ نوں چا مٹائی اے نی
شیطان دیاں اسیں استاد رناں کوئی آکھاں مکر پھیلائی اے نی
گھر لیا ئیکے تے کراں خوب خدمت جیو اسدا خوشی کرائی اے نی

رانجھا کن پڑا فقیر ہویا سر اوس دے دری چڑھائی اے نی
باقی عمر رانجھیٹے دے نال جالاں جویں سہتی اے ڈول بنائی اے نی
درلیائے مقصود جے عاشقاں دا بدلہ رب توں بھتو بھتہ پائی اے نی
چوری چوری تاں جتن ہزار کیتے حقدار نوں حق پہنچائی اے نی
ایہ جوبناں ٹھگ بازار دا اے سر کسے دے وری چڑھائی اے نی
کوئی روز دا حسن پراہونا ایں مزے خوبیاں نال ہنڈائی اے نی
باغ وچہ نہ جاندیاں سوہندیاں ہاں کویں یار نوں گھرین لیائی اے نی
گل گھت پلو منہ گھاہ لے کے پیریں لگ کے پیر منائی اے نی

مشکل حل تیری ہیری رب کرسی دعا فقر توں چل کرائی اے نی
وارثشاہ گناہ دے اسیں لدے چلو کل تقصیر بخشائی اے نی

دیدن ہمنشینان ہیر را بوقت باز آمدن از باغ

ہیر آوندی سیاں دی نظر پئی مست ہست جیوں بہت خوشحال آئی
اج سکھ دے نال سوہاوندی اے دلوں دکھ دے لاہ جنجال آئی ٩٨٥
لکھ یار والا چانن اکھیاں دا کھیں ویکھ جانن خوشی نال آئی
اگے وہندیاں گئی سی نموں جھونی مست یار دے شوق دے نال آئی
اج سدہراں دل دیاں لاہیاں سو بھاویں جاندڑی کڈھ ابال آئی ٩٨

جویں بت وچوں اٹھ جان دوڑی تویں گھراں نوں ہیر سیال آئی
تویں پا دیدار محبوب والا غم سٹ کے ہوبہال آئی
٩٨٦ رب وچھڑے یار ملا دتے دلوں غماں دا لاہ زوال آئی
٩٨٧ سیاں ویکھ کے لگیاں کرن طعنے ہیر جوگی دا پا وصال آئی
وارثشاہ سہاگے تے اگ وانگوں سونا کھیڑیاں دا بھوگال آئی

تمسخر نمودن رائباں وصیرفاں[۳] با ہیر

اگوں رائباں صیرفاں بولیاں نے کہیا متھا توں بھابی اے کھیڑیا ای
بھابی اکھ کی لبھوئی ٹھک آئی ایں سوئن چڑی وانگوں رنگ پھیریا ای

لے پ۲۵ ع (ترجمہ) اور جو کوئی چاہے گا بدلہ دینا دیا کا اس میں دیں گے اس کو جو کوئی چاہے گا بدلہ آخرت کا اس میں سے دیں گے اس کو اور ہم ثواب دیں گے احسان ماننے والے کو ۲ے سورۂ ہود (ترجمہ) اور یہ گناہ بخشواؤ اپنے رب سے پھر رجوع لاؤ اس کی طرف کہ پھر آدے تم کو اچھا پھر آنا ایک وعدہ مقرر تک اور دیوے ہر زیادتی والے کو زیادتی اپنی ۳ے رائب شک کرنیوالا آدمی اور صیرفی پرکھنے والا اور جانچنے والا مراد اصل بات کو تاڑ جانے والا۔ ۱۲

موئی گئی سین جیوندی آن وڑی ایں سچ آکھ کی سچ ہیٹریا ای
اج رنگ تیرا بھلا نظر آیا بھٹ کھتے دُکھ نبیڑیا ای
نین شوخ بنے رنگ چمک آیا کسے جوبنے دا کھوہا گیڑیا ای
ہاتھی مست عاشق بھاویں باغ والا تیری سنگلی نال کھہیڑیا ای
قدم چست تے صاف کنوتیاں نے ہتھ چابک سوار نے پھیریا ای
وارثشاہ اج حسن میدان چڑھکے گھوڑا شاہسوار نے پھیریا ای

ایضاً

نین مست گلھاں تیریاں لال ہویاں تیناں چولیاں وِچ لے ڈھلیاں نی
کسے انب بھنیں اج چوپ لئے تل پیڑ کڈھے جویں تیلیاں نی
کسے نال بھاویں اج میل ہویا دھاراں کجلیدیاں سرمیلیاں نی
بھوئیں وِل سٹیں وانگ پھلاں جھوکاں تیریاں ہانیاں بیلیاں نی
۹۸۹ کسے زدم بھرے پاسوں نسی ایں توں دھڑکے کالجے پونیاں سیلیاں نی
۹۹۰ بھیڑیاں وہٹیاں دی کھلی اج قسمت کونتا توالیاں ڈھا میلیاں نی
۹۹۱ کسے لئی ہشناک نے جت بازی پاسا ایکے بازیاں کھیلیاں نی
۹۹۲ صوبے دار نے قلعہ نوں ڈھو توپاں کر کے زیر رعیتاں میلیاں نی
۹۹۳ تیریاں گلھاں تے دندے داغ دسن اج پیدیاں ٹھاکراں چیلیاں نی
۹۹۴ اج نہیں ایالیاں خبر لدھی بگھیاڑاں نے پاڑیاں چھیلیاں نی
۹۹۵ اج کھیڑیاں نے نال مستیاں دے سٹھناں ہاتھیاں تے جا پیلیاں نی
۹۹۶ چھٹا جھانجھڑا باغ دے صفحے وچوں گاہ کھڈیاں سبھ جا میلیاں نی
رنگ ہور دا ہور ہے اج ہویا کھیڈاں کھیڈیاں کتے اکیلیاں نی
سارا جگ جہان کیاہ ویلے توں تاں بھابی اے پونیاں ویلیاں نی
۹۹۷ تھک ہٹ کے گھر کدی آن ہئی ایں تکیاں مٹھیاں بھرن سہیلیاں نی
۹۹۸ کسے ہک تیریاں ہک جوڑی اکھیں نال تیرے اکھیں میلیاں نی
۹۰۹ جنہاں یار گوائیکے پھیر لدھے اوہ تاں جگ اتے البیلیاں نی
دس وارثا کن ایں نچوڑی ایں توں کتے گوشٹ ہولیاں کھیلیاں نی

ایضاً

جویں سوہنے آدمی پھرن باہر کچرک دولتاں رہن چھپلیاں نی
اج بھاویں تاں باغ وچ عید ہوئی کھادیاں بھکھیاں نے مٹھلیاں نی
اج کیاں دے لاندی آس پُنی جم جم جاں باغیں بھرجایاں نی
وسے باغ جگاں تائیں سنے بھابی جتھے کھان فقیر ملایاں نی
خاک تودیاں دے جتھے ڈھیر وڈے تیر اندازاں نے کانیاں لایاں نی
اج جو کوئی باغ وچہ جا وڑیا موہوں منگیاں دولتاں پایاں نی
پانی باجھ سُکی داہڑی کھیڑیاں دی اج مُن گھتی انہاں نایاں نی
اج سر کچو پائیکے چیلیاں نے سُرمے دانیاں خوب ہلایاں نی
سیاہ بھور ہویاں جھتیاں پاریاں دیاں بھر بھر پاوندے رسلائیاں نی
تیرا رنگ بہار گلزار بنیاں اکھیں تیریاں دون سوایاں نی
اج آب چڑھی ایہناں موتیاں نوں جیو آئی ایں بھابی لے آئیاں نی
وارثشاہ ہن پانیاں زور کیتا بہت خوشی کیتی مرغایاں نی

۱؎ کسی آدمی کے ساتھ وصال ہوا ۲؎ کسی شہوتی سے بھاگ آئی ۳؎ بے نصیب دلہنوں کا کام بن گیا قسمت کھل گئی ۱۲

ایضاً

تیرے چھنبے دے سہرے حسن والے اج کسے ہوشناک نے لٹ لئے
جیہڑے نت نشان چھپاؤندی سیں کسے تیرانداز نے چٹ لئے
آکھ کنہاں بھلیلیاں بڑی ایں توں عطر کدھ کے پھوگ نوں سٹ گئے
کسے ہک تیری نال ہک جوڑی وچوں پھل گلاب دے ٹٹ گئے
تیرے عطر نوں کسے چاڑھ ہلیائی نافے مشک والے اکسے پٹ لئے
کسے ہو بیدرد کسیس دتی بند بند کمان دے ٹٹ گئے
بھاویں یار رانجھے نال میل ہویا زبردن زیر کرکے کٹ گئے
وارث شاہ اوہ وگاں دے نال چگن جیہڑے پہلڑے پور ہو جٹ مٹ گئے

ایضاً

سینہ صاف ہویا پیڈو لال ہویا تیرے سر تے ہتھ کسے پھیریا ای
لایا رنگ ملنگ نسنگ بھاویں انگ نال تیرے انگ بھیڑیا ای
سرمے دانی دا لاہ پردا چنا بھی سرمے سرمچو کسے لویڑیا ای
تیری گاہدی نوں اج کسے ڈھکیا ای تیرا اج کھوآ کسے گبڑیا ای
لاہ چھونی دُدھ دے دیگچے دی کسے اج ملائی نوں چھیڑیا ای
وارث شاہ تینوں پچھوں آن ملیا کے نواں ای کوئی سہیڑیا ای

ایضاً

بھابی اج جوبن تیرے لہردتی جویں ندی دا نیر اچھلیا ای
قفل جندرا توڑ کے چور وڑیا اج بیڑا کستوری دا ہلیا ای
اج پیدلاں نے شاہ مات کیتا چالا نواں شطرنج دا چلیا ای
سُرخی ہوٹھاں دی کسے نے چوپ لئی انب کھنا موڑ کے گھلیا ای
انگ نال تیرے انگ جوڑ کے تے تیرا اندروں کالجہ سلیا ای
تیری چولی دیاں تنیاں ڈھلیاں نی تینوں کسے محبوب تھلیا ای
سُوہا گھگھر الہراں دے نال اڈے لوک بندہ چند ہو چلیا ای
کتے کیہے کھڈار کھڈاری ایں نی سنے موہریاں فرش تھلیا ای
کستوری دے مرگ کس ڈھا لئے کوئی نواں ہیکر آن ملیا ای
وارث شاہ میاں روز حشر دے نوں ساڈا رونڈیاں نیر نہ ٹھلیا ای

ایضاً

تیرے سیاہ تولڑے کجلیدے ٹھوڈی اتے گلھاں اتوں گم گئے
تیرے خوانچے شکرپاریاں دے ہتھ مار کے بھکھیاں لم لئے
تیرے پھل گلاب دے لال ہوئے کسے گھیر کے راہ وچ چم لئے
دھاڑ مار کے دھاڑ دی ہویا ندی رلے جھاڑ لوٹے کتے گم گئے
وڈے وِنج ہوئے اج وہٹیاندے کیوں نویں ونجارڑے گھم گئے
وارث شاہ میاں کیتے کم تیرے اج جگ جہان تے دھم گئے

لے مویشیوں کے ساتھ پھرتے ہیں جو پہلے روز باندھے گئے ۲ے کسی استاد نے بازی کھیلی ۳ے بھوکوں نے کھالیے
۴ے نئے سوداگر آن کر گھومے ۱۲

ایضاً

کوئی دھوبی ولائیتوں آن لتھے سر لیاف دے تھان چڑھ کھنب گئے
تیری چولی دلوہندی سنے سیٹنے پینجے تونیئے نوں جویں تُنب گئے
کنہاں چوراں نے مال چرایا اے ساتھوں کھس کے کھوج تے سُنب گئے
لیکوں لبھسی بال ایہہ کھیڑیاں دا پیریں خار مُغیلاں دے چھُنب گئے
کھیڑے کابلی کتیاں وانگ نھٹے وڈھوائیکے کن تے دُنب گئے
وارثشاہ اچمبڑا انواں ہویا ستے پاہرواں نوں چور ٹُنب گئے

ایضاً

کسے کیسے پنیڑ پٹیڑی ایں توں تیر رنگ ہے توری دے پھُلدانی
ڈھاکاں تیریاں کسے مروڑیاں نی ایہ تاں کم ہویا ہل جُلدانی
تیرا لک کسے پائمال کیتا ڈھکا کل وجود وچ گھسلدانی
درمہ پھیر الماس وچہ وِنھ دتا جویں تیر گیا اندر سُلدانی
نال درزشاں دے جُسّہ جھگ کیتا جدوں ہٹ گیا چھاں چھُلدانی
کسے ڈاہ کے موڑا اچو بھابی لے لاہ دِتا تیری چُلھ دانی
1000 ضرباں مار جس جان ترور ستی کوئی زدم بھریا تیرے تُلدانی
1001 جیہڑا مجھیاں نوں موئیں نت دیندا ایھو کان چاہڑ کے گایاں نوں بُلدانی
1002 کھڑکی حسنی نوں لگا خوب دھکا کرڑ جھوٹ فقیر ریُلدانی
1003 اج سکدیاں دلاں دی ریجھ لتھی لوہڑا لٹیا دوہاں انملدانی
1004 مجھی نگلدی رہی ثبوت ڈولا بگلا پکڑاں چھوب اُگلدانی
1005 پانی بھلیا گیا نہ نالیاں توں بدل سٹیا مینہ ہڑلدانی
قمری ہوئیکے سرو تے لے جھوٹے جیہڑا باغ دے وچ سی جھلدانی
بھاویں تخت اُتے بیٹھا اوہ جوگی جیہڑا خاک دے وچ سی رُلدانی
تیری اج اُمیدی دی کلی کھلی ٹھوہنگا ٹھیک لگا بُلبُلدانی
اوہ بھی تدھ نوں نت اڈیکدا سی جیہڑا تدھ نوں نہیں سی بھُلدانی
متھا اج تیر اکھڑیا پھُل وانگوں حصّہ لیا سو باغ دے ہُلدانی
بھابی دس کھاں کتوں کی لبھیائی تیرا حسن پیا اج ڈُلھدانی
بھاویں اج فوارا باغ چھٹا تیری نہر دا نیر اُچھلدانی
تیری ماڑی دی چھت نوں اتاں کیتا دیکے زور معمار نے تُلدانی
اتوں ہٹیا اج جوان بھاویں مُتھا ڈگا ای تیری پڑلدانی
ماری شوہ دریا نے آٹکر درہ کھول دِتا تیرے پُلدانی
تیری عطردانی گاندھی خوب بھری وچوں عطر بھابی پیا ڈُلھدانی
شیشی عطر والی کتھے ڈھلیوای کوئی بھار نہ بھبیڑا املدانی
تیری سپ تے برسیا ابر نیساں پیدا گوہر ہوسی وڈے مُلدانی
سپ کسے جواہری نے چیر لیا جیہڑا انہیں سی سید توں کھُلدانی

بیلی ملے وچھنیاں بیلیاں نوں ہویا کرم ہے رب رُسلدانی
وارثشاہ میاں ایہو دُعا منگو بارا کھُل جاوے اج گُل دانی

۱ نداف رُوئی کو جس طرح دھنتے ہیں ۲ سوئے ہوئے محافظوں کی چوروں نے بے عزتی کی ۳ حرکت کا کام ہے ۔
۴ جس سے دھکا تمام وجود کو پہنچتا ہے ۵ گرہ اکرموٹی لکڑی کا زور دیا تیرے دیگدان کا فرش باڑا دیا ۱۲

جواب دادن ہیر رائباں و صیرفاں را بہ انکار

ہیر آکھدی رائباں صیرفاں نوں اڑیو دیرہیو کس واسطے نی
پرنیہہ دا مینوں اثر ہویا رنگ زرد ہویا ایس واسطے نی
کٹے جاندے نوں بھجکے ملی ساں میں تیناں ڈھلیاں چولیدیاں پاستے نی
ہوندی پئی بنیرے تے ویکھدی ساں پیڈو لال ہویا ایس واسطے نی
راہ پیکیاں دے دلوں ویکھدی ساں کوئی نظر نہ آیا راستے نی
میرے پیڈو نوں کٹے نے ڈھڈ ماری لاساں پیگیاں میرے ماستے نی
مینوں قسم اڑیو کوئی گل ناہیں تسیں بھلیاں ہور وسواستے نی
چھیڑو نہ گولی خصم پٹڑی نوں میتھے ملنا رب دے واسطے نی
چھاپاں کھُب گیاں گلھاں میریاں تے داغ پیگیا چپ رپرت تے نی
روندی انھروں ڈلھیاں کھڑے تے کھُل گئے تو لڑے پاستے نی
سُرخی ہوٹھاں دی آپ میں چوپ لئی رنگ اڈ گیا ایس واسطے نی
کُتا گھُٹیا وچہ گلو کڑی دے ڈھاکاں لال ہویاں آس پاستے نی
میرا چھڈو خیال سہیلیو نی ہیر آکھدی رب دے واسطے نی
وارثشاہ میں پجھ غریبنی ہاں لوک آکھدے کیوں مہاستے نی

کلام رائباں

بھابی اکھیاں دی رنگ رُت دی نی تینوں حسن چڑھیا انیاؤندا نی
اج دھیان تیرا آسمان اُتے تینوں آدمی نظر نہ آؤندا نی
راجپوت میدان وچ لڑن تیغاں لگے ڈھاڈیاں دا پُت گاؤندا نی
تیرا عشق میدان ہُن آلتھا یار نظر تینوں ہُن آؤندا نی
تیرا حُسن گلزار بہار بنیاں اج ہار سنگار سبھ بھاوندا نی
تیرے سُرمے دیاں دھاریاں دھوڑیاں جیویں گانگوی مال تے آوندانی
رُخ ہور دا ہور ہے اج تیرا چالا نواں کوئی نظر آوندانی
اج آکھدے نی وارثشاہ ہوریں کھیڑا کون اُلوکس بھاوندا نی

کلام ہیر

مُٹھی مُٹھی مینوں کوئی اثر ہویا اج کم تے جیو نہ لگدا اے
تیور لال مینوں اج کھیڑیاں دا جویں مگے النبڑا اگدا اے
کھُل کھُل جاندے بند چولڑی دے اج گل میرے کوئی لگدا اے
اکے جوبنے نے اج ہٹا ٹھ دتی لوہنا آوندا پانی تے جھگدا اے
بھُلی وسری لوٹی اولنگھ آئی اکے ہویا بھلا ورا ٹھگدا اے
اج یاد آئے مینوں سوئی سجن جیندا نگرالا ہمڑا جگدا اے
گھر بار وچوں ڈرن آوندا اے جوبن کسے نشار وچہ وگدا اے
وارثشاہ بُلا نہ مول سانوں مینوں بھلا نہیں کجھ لگدا اے

کلام رائباں و صیرفاں

اج کسے بھابی تیرے نال کیتی چور یار پھڑے گنہگاریاں نوں
تیرے نیناں دے نوکاں دے خط بنے داہڈ ملدی اے جوئیں کٹاریاں نوں
تیرے جوبن دا رنگ کسے لُٹ لیا ہنومان جو لنک اٹاریاں نوں
گھروں ٹرن لگے ساں ہیر پٹیں آئیوں چڑ تلا کڈھ تیاریاں نوں
تیری ترکڑی دیاں کساں ڈِھلیاں نے کسے تولیا لونگ سپاریاں نوں
اج سکدیاں کواریاں کرم کھُلے جیہڑیاں ڈھونڈیاں سن نت یاریاں نوں
کھلے بھار سوداگراں ونج کیتے گھاٹے پئی دلال بازاریاں نوں

بھابی اج تیرنیال اوہ بنی دُدھ ہتھ لگا دُدھ دھاریاں نوں
حکم ہوردا ہوراج ہوگیا اج ملی پنجاب قندھاراں نوں
ہتھ لگ گئی ایں کسے یار تائیں جیوں کستوریے بھابیو پاریاں نوں
گئی ہوریں ہور کجھ ہو آئی ایں کہگل کرے معمار جوباریاں نوں
جیہڑے نت سواہ وچ لیٹدے سن اوہ مل بیٹھے سرداریاں نوں
چوڑے پیڑے تے ہار سنگار ٹٹے ٹھوکر لگ گئی میناکاریاں نوں
وارثشاہ جنہاں ملے عطر شیشے اینہاں کی کرنا فوجداریاں نوں

کلام ہیر

کیہی چھنجھ گھتی اج تساں بھیناں خوار کیتا جے میں نگھر جاندڑی نوں
کیوں لاہ کے گھنڈ لوکایا جے چپ کیتڑی تے شرماندڑی نوں
سیسے کھیڑیدے ڈِھڈ وچہ سول ہویا سدن گئی ساں میں کسے ماندڑی نوں

بھیا پٹڑی کدوں میں گئی کتے کیوں اڈایا جے منس کھاندڑی نوں
چھج چھاننی گھت اڈایا جے ماپے پٹنی تے لڑھ جاندڑی نوں
وارث حالدے مڈھ قدیم جیہڑے کرن مہردی نظر درماندڑی نوں

کلام رائیاں وصیر فاں

کسے ہو بیدر دلگام دتی اڈیاں دکھیاں وچہ کھبایاں نی
سیاہ کالیاں ہوبٹھاں تے لہو لگا کسے نیلی نوں ٹھوکراں لایاں نی
چالاں ہوردیاں ہوراج نظر آیاں سبھے گام راہو رھلایاں نی
اج آن ملیا پچھلا یار تینوں جس آئیکے خوشیاں کرایاں نی

وہلیاں ہوکے کسے میدان لُٹیا کیتیاں کسے محبوب صفایاں نی
دکھ درد تیرا اج دور ہویا ملاقات زیارتاں پایاں نی
گھوڑے دوڑ ہوئی بھاویں باغ اندر نیزے بازیاں خوب کرایاں نی
وارثشاہ میاں ہونی ہورہی ہن کیہاں رکتاں چایاں نی

کلام ہیر

لوہڑ گئی جے میں دھرت پاٹ چلی کڑیاں پنڈیاں اج دیوانیاں نی
عیب دھرن بے عیباں نوں ہُنجکے تے پھرن جسدے نال گمانیاں نی
مست پھرن ادماد دے نال بھریاں ٹھنڈی چال چلن مستانیاں نی

چوچے لاندیاں دھیاں پرایاں نوں بیدر دتے انت بیگانیاں نی
میں بیدوس اتے بیخبر تائیں رنگ رنگدیاں لاندیاں کانیاں نی
خوچاں لچیاں پکیاں ٹگیاں نی ایہ سب کشمیر خرمانیاں نی

سبھے وڈیاں نکیاں اک سے کھڑے پگیاں اُٹھ زنانیاں نی
وارثشاہ دی خوب پچھاندا اے باہجہ ہیر شیطان دیاں نانیاں نی

کلام رائباں وصیرفاں

بھابی جاننے ہاں اسیں سبھ چالے جیہڑے مُنگ تے چنے دلواونی ایں
پیچھو پیچ گھنڈولیاں آپ کھیڈیں چِڈلے ٹاپیاں نال دلادنی ایں
مست کسے دی مُول نہ لیئیں بھابی نِت گُھوڑا یار ہنڈاونی ایں
آپ کھیڈنی ایں کتھے چالیاں نوں سانوں متیاں چابناونی ایں
آپ ہیں بےغرض بدیس بیٹھی مال کھیڑیاں دا لٹواونی ایں
وارث مکر فریب دی چاکھاری ہور کا ہور دا ہور سناونی ایں

کلام ہیر

اڑیو قسم مینوں جے یقین کرو میں نر دل بےغرض بدیسیاں نی
گجھے مہنے مار کے تایا جے جند کڈھیا جے نال جھوسیاں نی
میں تے پگیاں نوں نِت یاد کراں ہِیٔ پادنی ہاں نِت اوسیاں نی
جیہڑی آپ وچہ رمز سناندیاں ہو نہیں جاندی میں چاپلوسیاں نی
گل بیحیائی دی بول کے تے پچھوں رُس لوپنا نال رو سیاں نی
وارثشاہ کیوں تنہاں آرام آوے جیہڑیاں عشق دی اگو چہ لوسیاں نی

کلام رائباں وصیرفاں

بھابی دس کھاں اسیں جے جھوٹھ بولاں تیری گل ایہو جیہی ڈول سی نی
جاکے جوگی نوں باغ وچہ گھیر لوای اوہ تاں بیٹھا ہویا انبھول سی نی
اج گھوڑی تیری نوں آرام آیا جیہڑی نِت کردی ہِیٔ اول سی نی
لوٹا سکھنا اج کرا آئی ایں کسے توڑ لیا جیہڑا مول سی نی
تیرا یار پچھلے نال میل ہویا اساں لبھ لیا تیرا پول سی نی
باغوں دھڑکدی گھرکدی آن ہِیٔ ایں دس کھیڑا یا ندا تینوں ہول سی نی
اج دفتر چڑھے سیاپیاندے جنہاں سال چھماہیلندے رول سی نی
اساں اتنی گل معلوم کیتی تیرے مگر تاں عشق دھمول سی نی
الویں رائیگاں جھنجھٹ پا لویٔ اوہ تاں بھل گیا جیہڑا قول سی نی
وارثشاہ تاں کل کنگال آہا اج ہو گیا عرض طول سی نی

کلام ہیر صاحب تدبیر

ہیر رویکے آکھدی سنو بھینلاں میں آکھ کے تساں کیوں ساڑیاں نی
راہ جاندڑے چھوٹے نے ڈھالیاں سا ہن تھل کو تھل کے ماریاں نی

لے یعنی تو بڑی شہسوار ہے کہ گھوڑوں کے سموں سے نکل کر سوار ہو جاتی ہے مطلب یہ کہ خطرناک کام کر کے بچ نکلتی ہے اور پرہیزگار ہو جاتی ہے ١٢
ٹے یعنی چڑنگ عشق کی سے جو جھلسے گئے ہیں ان کو کس طرح آرام آوے ١٢ ٣ے منہ سے لگام چباتی اور جماع کی خواہش کرتی تھی ١٢

ہبوں گبھوں گوائیکے بھن چوڑا پاڑ سٹیاں چُنیاں ساڈیاں نی
ڈاہڈے مارڈیاں نوں ڈھا مار کمدے انت زور آوراں اگے ہاریاں نی
ساہن مار برڑھکاں پیا مگر میرے کیتیاں اساں دیناں خواریاں نی
نس چلی ہاں اوسنوں ویکھ کے مَیں جویں ورّاں توں جان کواریاں نی
سینہ بھن کے بھنیو سو پاسیاں نوں دوہاں سنگاں اتے چا چاہڑیاں نی
رڑے چاہڑ کے مار پٹاک مینوں شینہہ ڈھالیندے جویں پاڑیاں نی
میرے کرم سن آن ملنگ ملیا جس جھوندی پنڈ وچہ واڑیاں نی
وارث شاہ میاں گل نویں سنیئے ہیرے ہرن میں تتڑی ہاریاں نی

رانیاں دی گل

کلام رانیاں

بھابی ساہن تیرے مگر دُھروں لگا ملیا ہویا قدیم دی بار دا نی
توں بھی وہٹڑی پُت سردار دی سیں اوس ددھ پیتا سردار دا نی
ساہن باغ وچہ لیٹدا ہو کملا ہیر ہیر ہی رنت پکار دا نی
تیرے نال اوہ لاڈ پیار کردا کسے ہور نوں مول نہ مار دا نی
پر اوہ ہلت بُری ہلایا ای پانی ہوندا تیری نسار دا نی
توں جھنگ سیالاں دی مورنی ایں تینوں آن ملیا ہرن بار دا نی
ساکھ کسے دے ول نہ دھیان کردا ساکھاں تیریاں اوہ لتاڑ دا نی
تیری خاص انگوری نوں ویکھدا ای ہور کسے دی نہ اجاڑ دا نی
اوہ تخت ہزاریوں ساہن آیا پیا ہیر دا نام چیتار دا نی
وارث شاہ میاں پیچ جھوٹھ وچوں پن کڈھدا اتے نتار دا نی

ہیر دی گل

کلام ہیر

انی بھر ومُٹھیں ہائے ہائے مُٹھی ایس برہوں دے ڈھڈ وچہ سُول ہویا
لہر پیڈووں اُٹھ کے لوے سینے کبیر ڈھڈ دیلو چہ ڈنڈول ہویا
طلب ڈُب گئی سرکار میری مینوں اک نہ دام وصُول ہویا
لوک نفع دے واسطے لین تملے میرا سنے دبھی چھوڑ مُول ہویا
دُکھ ہوراں کدی انجام ہوندا ایں تتی دا عرض تے طُول ہویا
انب بیجکے دودھ دے نال پالے بھار تتی دے اِک ببُول ہویا
کھیڑیاں وچہ نہ پرچدا جیو میرا شاہد حال دا رب رسُول ہویا
وارث شاہ دے عملدی خبر ناہیں ویکھاں رد ہویا کہ قبُول ہویا

رانیاں تے صیرفاں دی گل

کلام رانیاں وصیرفاں

بھابی زلف گلھاں اُتے پیچ کھاہدے سر لوہڑ تے سرمیدیاں ہاریاں نی
گلھاں اُتے بھنبیریاں ڈیاں نے نیناں سان کٹاریاں چاہڑیاں نی
جیہڑی وچھی شطرنج سی حسن والی بازی جت لئی اج کھڈاریاں نی
باغ حُسن دے وچہ عراق بدھے اج ہو دیاں ہور تیاریاں نی

۱؎ زور آور لاغروں کو مارتے ہیں ۲؎ خاوندوں یعنی منگیتروں سے کنواریاں ۳؎ چھڑا کہ زندہ گاؤں میں پہنچا دیا ۱۲
۴؎ شروع سے ہی شیطان تمہارا دشمن ہے ۱۲ ۵؎ بہی اصل سمیت ضائع کی ۱۲
۶؎ بدبخت کے نصیب میں خار مغیلاں ۱۲

تیرے نیناں نے شاہ فقیر کیتے سنے ہاتھیاں وچ عماریاں نی	وارثشاہ زلفاں خال نین خونی فوجاں قتل اُتے چاچاہڑیاں نی

مقولہ شاعر

بارہ برس دی اوڑسی مینہ وریہا لگا رنگ پھر خشک لغیچیاں نوں	فوجدار تغیر بحال ہویا جھاڑ تینوں اُتے غلیچیاں نوں
کھلی واوصبا دی بوٹیاں تے لگے پھل پھر ایچیاں بیچیاں نوں	بدل فضل دے جدوں آ وسے نی پانی پہنچدا اوچیاں نیچیاں نوں
ولّیں تکیاں سبز مڑ پھیر ہویاں الس حسن زمین دے بیچیاں نوں	وارث وانگ کشتی پریشان ہاں میں پانی پہنچا نو جیے ٹیچیاں نوں

کلام ہیر با سہتی

حال دلیدا تدھ نوں آکھنی ہاں جیہڑا سہتی لے تدھ اقرار کیتا	دماں باجھ غلام میں سہتی لے نی شاہد حال دا رب جبار کیتا
جویں جانی ایں تویں میل رانجھا دل کھیڑیاں توں اوازار کیتا	کدھ کھیڑیاں توں رانجھے نال میلیں جانی لکھ ہزار اپکار کیتا[1]
کھیڑے نال نہ پرچدا جیو میرا جوڑے توڑن نوں جتن ہزار کیتا	رانجھے نال ہن میل ملاویندا وارثشاہ نے اج اعتبار کیتا

کلام سہتی باہیر

خاطر جمع کر ہیر نوں کہے سہتی تینوں رانجھے دے نال ملاوساں میں	آسمان تے زمین دا میل کرساں بڑی ربت دے پتر اوساں میں
ایہ عمر سرہوگ نہ کدی[2] سُنیاں جیہڑا افتراج بناوساں میں	کوئی نویں سر مکر پھیلائیکے تے ماں باپ دی شرم لہاوساں میں
ٹکراوساں[3] پربتاں بھاریاں نوں باجھ بدلاں[4] مینہ وراوساں میں	وارثشاہ اچمبڑا نواں ہویا گلاں جگ جہان سناوساں میں

مشورہ سہتی باہیر

سہتی ہیر دے نال پکا مصلحت وڈا مکر پھیلائیکے بولدی اے	گردان دی[5] مکر مطولاں نوں اتے کنز فریب دے کھولدی اے
ابلیس ملفوف خناس وچوں لے رواتاں جائزاں بولدی اے	وفا کل حدیث منسوخ کیتی پٹی لعنت اللہ والی کھولدی اے
تیرے یار دا فکر دن رات مینوں جان ماپیاں دی دلوں ڈولدی اے	وارثشاہ سہتی اگے ماں وڈی وڈے غضب دے کیر نے پھولدی اے

[1] یعنی یہ احسان کرے گی تو گویا لاکھ ہزار نیکی میرے ساتھ کرے گی [2] گذشتہ دنوں میں کبھی نہ کیا ہوگا [3] بھاری پہاڑوں کو آپس میں ٹکراؤں گی ۱۲۔ [4] بھادوں کے سوا بارش کروں گی [5] مکر و فریب کی مطول کو دوہرایا اور کنز فریب کے کھولے۔ دونوں کتابوں کے نام ہیں۔ مطول میں تو علم معانی اور فصاحت و بلاغت کا بیان اور کنز الدقایق علم فقہ کی بہت معتبر کتاب ہے۔

اظہار کردن سہتی کیفیت ہیر پیش مادر خود

اماں ہیر دا بُرا احوال دِسّے نِت پلنگ تے رہے انو کھڑی نی
اساں ویاہ آندی کو سچ بھاہ آندی ساڈے بھا دی بنی ہے او کھڑی نی
جدوں آئی تدو کنی رہی ڈھٹھی کدی ہو نہ بیٹھی اے سو کھڑی نی
گھراں وچہ ہوندی نوہاں نال ووہوں ایہ اجاڑے دا مُول ہے چھوکری نی
آئی جدوں تدو کنی رہی ڈھٹھی چرخے ہتھ نہ لاوندی ٹوکری نی
دِنوں دِن ایہ سُکدی جاوندی اے کوئی دکھاں دا مُول ہے دو کھڑی نی
ویکھ حق حلال نوں اگ لگس رہے خصم دے نال ایہ کو کھڑی نی
لاہو لتھڑی جدوں دی ویاہ آندی اک گلڈی ذرا ہے چپ کھڑی نی
تن کپڑے وڈے ٹیار ساری سانوں نظر نہ آوندی لو بکڑی نی
وارثشاہ ایہ دُدھ نہ ان کھاندی بھکھ نال سکاوندی کو کھڑی نی

ایضاً

ہاتھی فوجدا وڈا سنگار ہوندے اتے گھوڑے سنگار ہین دلاندے نی
گھوڑے کھان کھٹن کرامات کر دے اکھیں ویکھدیں جان بن پراندے نی
مجھیں گائیں سنگار دیاں سَتھ تلے اتے نوہاں سنگار ہین گھراندے نی
مشہور ہے رسم جہان اندر پیار دھیاں دے نال دراں دے نی
تدوں رن بدخواہ نوں عقل آوے جدوں لت لگے وچہ بھراں دے نی
ایتھے نیک کوئی عمل کما لئے دہندے چھڈ کے دولتاں زراں دے نی
اچھا پہننا کھاونا شان شوکت ایہ سب بناہیں زراں دے نی
ڈھارا مار دے جاو پھر ویلے پانی آپ نیدے پھیر سراں دے نی
خیر خواہ دے نال بدخواہ ہونا ایہ کم ہین کتیاں خراں دے نی
دل عورتاں لین پیار کر کے ایہ گبھرو مرد ہین سراں دے نی
سیدا ویکھ کے جائے بلاوانگوں ڈیرہ دوہاں دے سراں دُکھڑاں دے نی
وارثشاہ اوہ اکٹ کدی ہوندے جنہاں ویر قدیم تھین جڑھاں دے نی

ایضاً

پھیڑا[5] گھتکے کدی نہ بہے لوہے اسیں الیدے دُکھ وچہ مراں گے نی
سوہنی رن بازار نہ ویکھنی ایں ویاہ پُت داہور دے کراں گے نی
جیہڑی ڈاگ سیال وچہ دُدھ دیوے ٹہل اوسدی دِلوں لا کراں گے نی
ملاں وید حکیم لیجا ہن پیسے کیہاں چٹیاں غیبدیاں بھراں گے نی
دھی گھبر دوہاں نوں واڑ اندر[7] اسیں باہروں جندرا جڑاں گے نی
الیسدا جیونہ پرچدا[6] پنڈ ساڈے اسیں ایہ علاج کی کراں گے نی
خوشی کدی نہ ہسدی ایہ ڈھٹی اسیں کھڑک دکھ ایہ جراں گے نی
جیہڑی لائیری ریڑ کا کہے ساڈا اوندا اوسنوں رجواں دھراں گے نی
مارے بولیاں پی رنجور رہے اسیں الیسے ہی دکھ وچہ مراں گے نی
سیدا ڈھاکے الیتوں لے لیکھا اسی چپکیوں مُول نہ مڑاں گے نی

[1] ڈُوبی ہوئی جب بیاہ کر لائے ۱۲ [2] کل سے ذرا آرام ہے ۱۲ [3] یہ سب دولت کے بناؤ ہیں ۱۲ [4] پردں کے سوار جاتے ہیں ۱۲
[5] شادی کا پھیرا بچھا کر دروازہ پر نہیں بیٹھتی ۱۲ [6] اس کا دل خوش نہیں ہوتا ہمارے گاؤں میں ۱۲ [7] دولہا دلہن دونوں کو اندر داخل کر کے ۱۲

الس رن کو پتڑی بولنی توں اسیں کھرک اندریں وڑاں گے نی
کدی چرکھڑا ڈاہ نہ چھوپ کتے اسیں میل بھنڈار کی کراں گے نی
شرمندگی سہاں گے ذرا جگ دی منہ پرہاں نوں ہوردے کرانگے نی
وارثشاہ شرمندگی الیدی توں اسیں ڈب کے کھوہ وچ مراں گے نی

رفتن سہتی معہ ہیر نزد مادر خود بکمال تزویر

عزرائیل اک عمر عیار دوجی ہیر چل کے سس تے آوندی اے
سہتی نال ہیں جائیکے کھیت ویکھاں پئی اندرے عمر وہاوندی اے
سس ہیر دی گل سن چپ ہوئی کائی گل نہ موہوں لاوندی اے
چل بھابی اے جہان دی لے ماہوں ہیر نوں پکڑ اٹھاوندی اے
وانگ بڈھی امام نوں زہر دیکے پچھوں ہونیاں آکھ بھلاوندی اے
ویکھو ماں نوں دھی ولا ئیکے تے کہیاں پھوکیاں ٹہیاں لاوندی اے
شیخ سعدی[2] دے فلک نوں خبر ناہیں جیہوں رو ئیکے پھند چلاوندی اے
اہدی پئی[3] دی عمر وہاوندی آزاری روندی تے پلو پاوندی اے
دکھ جیؤ دا کھول سناوندی اے پنڈے شاہ جی دے ہتھ لاوندی اے
سہتی آئیکے ہیر دی کرے منت نال دلبری بات چتاوندی اے
کول ماں دے آنکے بیٹھ جاندی اتے ہیر دی گل ہلاوندی اے
بہت پیار دے نال اوہ پچھدی اے تیرے من کیہڑی گل بھاوندی اے

ایہناں کوفیاں طوطیاں خراں وانگوں قصہ جوڑ کے غیب سناوندی اے
پچھوں چھکدی نال بہانیاں دے بڈھی گھڑی گھڑی پھیر بہاوندی اے
وانگ ٹھگاندے ککڑاں رات ادھی ازغیبدی بانگ سناوندی اے
قاضی لعنت اللہ دا دے فتوا ابلیس نوں سبق پڑھاوندی اے
اہنوں کھیت لیجاں کپاہ چگن میرے جیؤ بیر ایہا آوندی اے
تلی ہیٹھ انگیار ٹکا سہتی اتوں بہت پیار کراوندی اے
ویکھو دھی اگے ماں جھرن لگی حال نونہہ دا کھول سناوندی اے
کسے منع کیتا کھیت[4] نہ جائے قدم منجیوں ہیٹھ نہ لاوندی اے
افلاطون لقمان حکیم اگے قصہ دلے دا کھول سناوندی اے
ہیر سہتی دا آکھیا من لیا سہتی ماں تے جا کرلاوندی اے
قصے چھیڑدی نال محبتاں دے گلاں مٹھیاں نال دلاوندی اے
ہیر آکھدی اے مینوں میل رانجھا میرے دل خوشی ایہو آوندی اے

نالے سبزیاں باغ وکھا مینوں اندر بیٹھیاں جان گھبراوندی اے
انصاف دے واسطے گواہ کرکے وارثشاہ نوں پاس بہاوندی اے

گفتگو سہتی با مادر مہربان خود

سہتی ماں نوں آکھدی سنی ہوئی اے کسو واسطے جیؤ تپاونی ایں
نونہہ لال[5] جیہی اندر گھتیائی پر کھ باہروں لعل ونجاونی ایں

[1] پھوکی ٹڑی لنک حجامت بلا خون نکالنے کے [2] مراد دھوکا دینا اور دم میں لانا اور حضرت سعدی کے خیال میں بھی نہیں ١٢
[3] بڑی ہوئی کی عمر گذرتی ہے [4] کس نے منع کیا کہ کھیت میں نہ جائے اور چارپائی سے نیچے قدم نہ اُتارے ١٢
[5] بہو لعل جیسی اندر ڈالی ہوئی ١٢

پتری ایہ پھل لمڑی پدمنی ایں وا لینے[1] کھنوں کیں گواونی ایں
بھاویں پئی رہے دن رات اندر نال شوق دے ناہ بلاونی ایں
اٹھے پہر ای تاڑ کے وچ کوٹھی پتر پاناں دے[2] پئی سکاونی ایں
پئی اندرے ہو بیمار چلی جان بجھ کے دکھ ودھاونی ایں
ایہ پھل گلاب دا گھت اندر پئی دکھڑے نال سکاونی ایں
وارث دھی سیالاں دی مارنی ایں دن آپنوں کون سداونی ایں

فرمائش نمودن سہتی برائے ہیر پیش مادرِ خود

نوہاں ہوندیاں خیال جو پکھنی داماں نتیاں لوہے دیاں مہریاں نی
اک کرم دے باغ دیاں موتیاں نی اک نرم ملوک اک زہریاں نی
باہر پھرن جو باہر دیاں دلہناں نے شرم وچ بہاآیاں[3] شہریاں نی
پری موتاں چتریاں چندرانی اک موم طبع اک نہریاں نی
اچھا کھان پہون لاڈ نال چلن لین دین دے وچ لڈیریاں نی
وارثشاہ اک حسن گمان لدے اکھیں نال گمان دے گھریاں نی

اجازت دادن مادر سہتی ہیر را برائے بیرون رفتن

جائے منجیوں اٹھکے کویں ٹلکے ہتھ پیر ہلا ئیکے چست ہوئے
پلنگوں آترے قدم ہلا بہے کسے نال اوہدی گل گفت ہوئے
بیراں بیٹھ میں ہتھ ٹکاونی ہاں ایپر ایہ نہ دِلوں درست ہووے
دِلوں گنڈھ کھوے موہون ہس بولے ہیری کلی امید شگفت ہووے
ایھ وڈا عذاب ہے ماپیاں نوں نوہ دھی لوہے اُتے سست ہووے
دانگ روگیاں رات دن رہے ڈھٹھی کویں ہیر بی تندرست ہووے
ایہ تاں اندرے اندرے کھا کھڑی آ دن رات مینوں اہو حجت ہووے
رکتے اُٹھکے جی پرچا آوے اوہدی ماندگی دور رخصت ہووے
کیکوں چین آوے انہاں مالکاں نوں جاندا مال جہاں نڈا مفت ہووے
وارثشاہ میاں کیوں نہ ہیر بولے سہتی جیہاں دی جہناں نوں پشت ہووے

کلام خوشدامن ہیر با ہیر و جواب دادن ہیر

سس آکھدی ہیر نوں بول بی بی پئی نت تینوں للکارنی ہاں
ہیر آکھیا بیٹھ کے عمر ساری میں تے اپنے آپ نوں ساڑنی ہاں
قلم لیکھدی وگی اے بری میری روز ازل دے پئی نمارنی ہاں
پئی سکنی ہاں بولے نال میرے جیو وچہ خیال چتارنی ہاں
سست ہو گئے بند بیٹھیاں دے دکھاں نال میں حال بکارنی ہاں
دن رات مینوں کوئی روگ ہو یا ذکر رب دا پئی پکارنی ہاں

[1] ہوا لینے کے لیے اسکو گنوارہی ہے۔

[2] پان کے پتے خشک کر رہی ہے۔

[3] شہریوں نے پردہ کرایا۔ گھر میں بٹھلائیں۔

مت باغ گیاں ہیر اجیو لگے انت ایہہ بھی پڑتنا پاڑنی ہاں
دن رات دلیل وچارنی ہاں اتے سہتی نوں پئی ونگارنی ہاں
بیٹھی اندر ہی گیٹیاں گالنی ہاں اپر دلے دا بھیڑ نہ ہارنی ہاں

پئی رونی ہاں میں لیکھ اپنے نوں کجھ کسے دا نہیں وگاڑنی ہاں
باہر جا ویکھاں ہریاولے نوں پئی دلوں وچار وچارنی ہاں
وارث شاہ میاں تقدیر آکھے ویکھ نواں پسار پسارنی ہاں

کلام مادر

ماں آکھدی سہتی اے سمجھ بی بی ہوسی اوکھڑا ایہ نباہ دھیّا
دھیّاں نال نہ کٹنا کدی ہویا نوہاں نال ہے چلنا راہ دھیّا
کدی اُٹھ نہ بیٹھیا وچ ویہڑے کدی بہے نہ چرکھڑا ڈاہ دھیّا
گل کھلکے مونہوں نہ کرے کوئی کہا چندرا پیا سبھا دھیّا
تیرے نال نہ جاندی نوں ٹھکنی ہاں جی ہیس تاں کھیت لیجاہ دھیّا
گھروں نکل نہ کریں فساد کوئی جانی رب رسول گواہ دھیّا

گھراں وچ ہوندی نوہاں نال وستی اساں آندی سی ایہ ویاہ دھیّا
نال حق حلال دے گل ناہیں ویکھ اوسنوں کڈھدی آہ دھیّا
اُٹھے پہر ہے بیٹھی پلنگ اُتے مینوں ساڑیا اوسدے واہ دھیّا
کوئی گجھڑا روگ ہے ایس دھانا آہیں نال اے آوندا ساہ دھیّا
رل کے نال سہیلیاں ہیر جائے خوشی نال ہووس دل چاہ دھیّا
تیریاں گلاں دا کجھ وساہ ناہیں ضامن دے جائیں وارث شاہ دھیّا

مشورہ کردن سہتی با دختران

حکم ہیر داماں تھیں لیا سہتی گلاں آپ وچہ دوہاں میلیاں نی
رجوع آن ہویاں سبھے پاس سہتی جویں گورو اگے سبھ چیلیاں نی
جنہاں ماں تے باپ نوں بھن کھادا منگ چنے کواریاں کھیلیاں نی
سبھناں بیٹھ کے اک صلاح کیتی بھابی نند نے نال ارلیاں نی
سیّوں ہُم ہُما کے آوناں جے گلاں کرنیاں اج گہیلیاں نی

انی آؤ کھاں آپ وچ گل گنوں سد گھلیاں سبھ سہیلیاں نی
کئی کواریاں کئی ویاہیاں نی چن جیہے سر یہ تھلیاں نی
وچ ہیر سہتی دونویں بیٹھیاں نی دوالے بیٹھیاں اٹھ سہیلیاں نی
ستیں پئیں لوکیں اُٹھ چلناں جے باہر کرنیاں جا قال قلیاں نی
وارث شاہ سنگار مہادتاں نے جویں ہتھنیاں قلعے تے پیلیاں نی

کلام ایضاً

وقت فجر دے اُٹھ سہیلیو نی تساں اپنے آہرائی آؤناں جے
دہٹی ہیر نوں باغ لیچلنا ایں ذرا ایس دا جیو دلاوناں جے

ماں باپ نوں خبر نہ کرو کائی بھلکے باغ نوں پاسنا لاوناں جے
لاون پھیرنی وچ کپاہ بھنیاں کسے پرس نوں نہیں وکھاوناں جے

[1] دونوں کی بات ہوگئی [2] منگ چنے کھیلنا۔ حرامکاری کرنا [3] قلعہ پر مقابلہ کے لیے چھوڑ دیں ١٢

راہ جاندیاں نوں پچھیّن لوک اڑیو کوئی افترا چا نبا دناں جے
در ڈوٹ لنگوٹڑے وچہ پلی بناں وٹ بھیٹ دکھاوناں جے
وڈے رنگ سوہن اکو جیڈیاں دے راہ جاندیاں دے ساتھ لگ لاوناں جے
منجیوں اٹھدیاں سبھ نے آجانا اک دوئی نوں سدلیاوناں جے

کھیڈ دمیّاں تے گھتو پیّاں نی بھلکے کھوہ نوں رنگ لگاوناں جے
بنھ جھولیاں چنو کپاہ سبھے تے موڈ اسیاں رنگ وٹاوناں جے
چرخے چا پروڑی کج اُٹھو کسے پونی نوں متھہ نہ لاوناں جے
وارثشاہ میاں ایہوا رتھ سہویا سبھناں اجودے پھلے نوں آوناں جے

آمدن سہتی نزد مادر

مصلحت کرآئی سہتی نال سیاں پھیر ماں دے کول جو آوندی اے
اگوں ماں بھی سہتی نوں سبھ ورتھ دکھ اپنا پھول سناوندی اے

وڈا اجھوٹھے تے لوہڑا پرا ہد بولے ویکھوں ماں دا جیو بٹھہراوندی اے
وارثشاہ نوں پاس بہائیکے تے دھی اپنی نوں سمجھاوندی اے

مصلحت نمودن سہتی باہم نسار

متا کردیاں ای گندی رات دھی تارے گن دیاں سبھ ادمادیاں نی
نخریلیاں اک نک توڑیاں سن اک بھولیاں سدھیاں سادیاں نی
سبھے اپنے آپ وچ حال مستاں بادشاہ وانگوں صاحبزادیاں نی

گرڑا پاندیاں گھمبر اماردیاں جیہاں ہون ٹمیاریاں دادیاں نی
اک نیکبختاں اک بے زباناں اک پچنیاں تے مالزادیاں نی
وارثشاہ میاں اک ہیر باہجوں ہور سبھ شیطان دیاں دادیاں نی

اظہار کردن کیفیت ہمنشیناں بایکدیگر

گنڈھ پھیر راتیں وچہ کھیڑیاں دے گھر دگھری وچار چار یو نے
چلو چل ہی کرن پھناں بازاں سبھو کم تے کاج وسار یو نے
شیطان دیاں لشکراں فیلسوفاں بناں آتشی فن کھلار یو نے
بنھ بنھ بھنڈار اجاڑ چھوپاں سنے پونیاں ٹیرے نوں سار یو نے
راتیں لامہندی دنے پائرمے گُند چونڈیاں کم سوار یو نے

بھلکے کھوہ تے جائیکے کرو کشتی اک وڈیری نوں خم مار یو نے
بازی دیلانے پیواں بڈھیاں نوں لتاں باواں دے موہاں تے مار یو نے
کلتی مار لنگوٹڑے وٹ ٹریاں سبھو کپڑا لترا جھاڑ یو نے
تنگ[۲] کچھ اسوار تیار ہویاں کردیا لٹے گھوڑیاں چلیڑ یو نے
تیڑ لنگیاں مُٹھکراں دین پچھوں چُن کنیاں لڑاں نوں چاڑ یو نے

[۱] کپاس چُننے کے وقت عورتیں کپڑا گلے میں ڈال کر گرہ دے دیتی اور جھولی بنالیتی ہیں ۱۲
[۲] یعنی گھوڑیوں پر تنگ کس کر اور لگام پکڑ کر اسوار ہونے لگیں ۱۲

کجل لوچھلاں والڑا دیاہیاں داہو نھٹیں سرخ دنداسڑا چاہڑیو نے

گلھاں بھوڈیاں تے بتے خال دانے رڑے حسن نوں چاہناریو نے

زلفاں پلم گیاں گورے مکھڑے تے بندیاں لائیکے حسن اکھاڑیو نے

کھول چھاتیاں حسن دے کڈھ لاٹو وارثشاہ نوں چا اجاڑیو نے

مقولہ شاعر

دے دُعایاں رات مکا بیٹھی ویکھو ہو ونی کرے شتابیاں نی

ایس ہوونی شاہ فقیر کیتے پنوں جہیاں نوں کرے شرابیاں نی

معشوق نوں بے پرواہ کرکے دھن عاشقاں رات عذابیاں نی

سہتی ہیر نوں گھیر یا ویکھ ہونی باجھ اپنے یار بیسّا بیاں نی

جیہڑی ہوونی گل سو ہو رہی سبھے ہوونی دیاں خرابیاں نی

مجنوں جیہاندے نام مجذوب ہوئے شہزادیاں کرے خرابیاں نی

ہونی حسنؓ حسینؓ امام کٹھے ہوئی کردی لے بہت خرابیاں نی

علیؓ جیہاں نوں قتل غلام کیتا خبر ہوئی نہ مول اصحابیاں نی

کڑیاں پنڈ دیاں بیٹھ کے تر اکیتا کٹی اج قندھار پنجابیاں نی

وارثشاہ میاں ویہڑے کھیڑیاندے جمع آن ہویاں ہرپابیاں نی

مقولہ شاعر

اک عشق نے افترے لکھ کرنے بہت اوکھیاں راندیاں یاریاں نی

ایہناں راجے تے رانے فقیر کیتے ایس کنبدیاں نگھٹ ہاریاں نی

ایس عشق نے ویکھ فرہاد کٹھا کیتیاں یوسفے نال خواریاں نی

ایس لیلیٰ دے عشق ملنگ کیتا مجنوں چھڈ بیٹھا سرداریاں نی

زلیخا چھڈ بادشاہیاں پا جھگی ایس عشق دیاں ایہو خواریاں نی

عشق سوہنی جہیاں صورتاں نے ڈب وچہ دریا دے ماریاں نی

ویکھ لوبناں ماردن قہر کیتا ہور کئی کرچکیاں یاریاں نی

عشق بدر منیر خوار کیتا رُلے ملک زادی وچہ باریاں نی

جتھے عشق دریا دی موج آوے اوتھے اوکھیاں ترنیاں تاریاں نی

عشق بحر دے وچ غرقاب ہوئے تدوں ملن حضور درباریاں نی

کیڈا پاڑنا پاڑیا عشق پچھے سد گھلیاں سب کواریاں نی

کوئی ہیر نے عشق نہ نواں کیتا عشق کیتا ہے خلقتاں ساریاں نی

روڈا اوڈھ کے ڈکرے ندی پایا تے جلالی نے اکھاں اگھاڑیاں نی

معیار نوں عشق نے تنگ کیتا کہیاں پیاں مصیبتاں بھاریاں نی

مجنوں جیہے بھی رُلک کے کاٹھ ہوئے سر کھادیاں عشق کوہاڑیاں نی

مرزے جیہاں صورتاں سوہنیاں سنجیں اگ لائیکے بار وچہ ساڑیاں نی

سسی جیہاں صورتاں وچہ تھلاں ایس عشق رلائیکے ماریاں نی

اتے بینظیر نوں کھوہ پایا کئی کھونیاں عشق نگھاریاں نی

جنہاں عشق توں جان قربان کیتی اوہناں بخشیاں رب سرداریاں نی

وارثشاہ جہان دی چلن نیاری اتے عشق دیاں دھجاں نیاریاں نی

آواز دادن سہتی زناں را بوقت شام

شام وقت سہتی چڑھکے سد کیتا نی سنوں بھنیاں وار وداری اے نی
بھالو چوہڑی اے تا جو بروالی اے نی خبردار کرائی سنیاری آ نی
اللہ رکھی اے دھی اے نال سوہجے لیادیں نال ستو گھمیاری اے نی
میراں بخش سگھڑ مراسنے نی سنگ ساتھ کریں کارے ہاری اے نی
گل سمجھ ولیتے کرتے والے رنگو دا گنے رنگ مٹیاری لے نی
کوڑتیئے صاجے آدرے آدَ پرلیوں سد کریں ذرا اٹھڑی ڈاری اے نی
وقت صبح دے اساں دل آونا جے دیکھ اپنی گھریں بہاری لے نی

لکوں موچتے سمیّ اے ماچھنے نی بجتا ودے نی بمجھ لوہاری اے نی
ترکھانی ایں بخت سوانی ایں نی تے سلامتے چھیل بلہاری اے نی
صاحبزادی اے نائینے ہوش رکھیں بھنیان بھاگ بھری امنہاری آ نی
سبھرائی اے تیلنے سینے نی نند و جھیوی اے ہو نجہ سواری اے نی
سن خیریئے گل مہانیئے نی بڑی عقلدی پار اتاری اے نی
بھابی ست بھریئے اتے دو لتے نی ذرا آونا سانجھ گھر باری اے نی
لادن پھیرنی وچہ کپاہ بھنیاں کائی نیک صلاح چتاری اے نی

ایس گل دا فکر جے ساریاں نوں ایس کم نوں بیٹھے وچاری اے نی
وڈے وڈے وارث ڈھیہہ ڈھیر ہوئے ہن نوں محل اساری اے نی

تیار شدن دختران و ہمجلیسان ہمراہ سہتی

صبح چلنا کھیت اقرار ہویا کڑیاں ہاواں دیاں کرن دلداریاں نی
روزے دار نوں عید دا چن چڑھیا جویں حاجیاں حج تیاریاں نی
کئی ساویاں سوہنیاں رنگ بھریاں کئی بھولڑے لکھ بچاریاں نی
تھاؤں تھائیں چوا ر دینال بھڑکن متھے چوندیاں اتے ٹیاریاں نی
گھوڑے چھٹے عیار جیوں بھرن نخدے چلن ٹھنڈری چال نیاریاں نی
جنہاں چن جیہے مکھ تے شوخ نیناں چنن جیسے سر پہ سہاریاں نی
گرد پھلے دے گھورے آن ہویاں سبھ ہار سنگار کر ساریاں نی
انویں بنھ قطار ہو صفاں گیاں جویں لدیاں ساتھ بپاریاں نی
ہن دیکھئے کی کجھ ہووناایں تیریاں قدرتاں توں بلہاریاں نی
ہور کُڑی نہ پنڈ وچہ چھڈی کائی فوجاں منڈتے ترک نے چاہڑاں نی

آپو اپنے تھاں تیار ہویاں کواریاں اتے ویاہیاں ساریاں نی
جویں ویاہ دی خوشی دا چا چڑھدا اتے ملن مُبارکاں کواریاں نی
اِک ہین اصیل نہ بولدیاں نے اک بانکیاں خچراں ڈاریاں نی
ہور لاگناں سبھ ہمراہ ہویاں کارے کرن سبھے کالے ہاریاں نی
کھتریٹیاں تے بہمنیٹیاں نی خوب جٹیاں نال سنیاریاں نی
چلو چل ہلچل دھڑا دھڑ ہوئی خوشی نال نچن منہاریاں نی
اودھر دوں سہتی نے کواریاں میل لیاں چلو چل ہی سبھ پکاریاں نی
سہتی ہیر تے آپ وچہ تاک ہو کے جھنڈ میل لیے جٹاں دھاریاں نی
بحر عشق دا جھاگنا بہت اوکھا نالے اوکھیاں لہنیاں تاریاں نی
دار شاہ حُسن ہیر نوں بپ لڑناں خچر پاوندیاں خچر ہاریاں نی

مقولہ شاعر

پہلاں آئی قولاں پھوں آنی رحموں تے امیر خاتون چلی آوندی اے
گجری رحمتے تے نالے دولتے بھی اکدوئی نوں گل سناوندی اے
بھاگی ڈومنی تے موراں کنجری بھی خوب درکے ہتھ بتاوندی اے
نالے آئی سکھدئی تے چند کوراں بھر تھومنگلاں آنکے پاوندی اے
نالے آئی بھگونتی لبنتی گنڈ وبھنڈ دیاراں نوں پئی ترساوندی اے
آیاں درشنوں دروپتی پہاڑناں بھی جنتو گلو کشمیرن بھی آوندی اے
کائی آکھدی کی گلانئے توں تکی شرم بھی ذرّہ نہ آوندی اے
دلفو گفتہ ای آنچہ خوب ہستی کہوں فارسی لفظ بتاوندی اے
پھوں نور بی بی تے شکور بی بی نال رنگدے گاونے گاوندی اے
جمنا دیئی بھیوری سکھاں کھترانی نالے دتی لوہاری بھی آوندی اے
آئی بلو گھسیٹی تے طوطلاں بھی نالے نندکونی بھی آوندی اے
خوجی عمر بی بی آئی شور کردی چوہڑی ساہنسیانی لڈی پاوندی اے

نالے آئی سلامتے صاحبیانی بھولی امام خاتون سدلیاوندی اے
سہتی ہیر دونویں وچہ گورو بنیاں اکدوئی تے حکم چلاوندی اے
چند کور جٹی آن رجوع ہوئی میواں ادسدیاں سہاوندی اے
سبھرائی تے صاحباں نال طوطی اتے جیونی بھی رنگ لاوندی اے
ماموں نائن مٹھی نائن دو ویں بھنیاں بھرو کجلا پاو کھاوندی اے
ہتا لوڑول دین چھو کہندیاں نے اچھنا گچھنا بھی کائی سناوندی اے
نور بیگم قندھار نوں خان بیگم بیا بیا کرکے کرلاوندی اے
اِقْبَلْ زَیْنَبُ اِنْ دَخَلْتِہَا صیغہ عربی نال بلاوندی اے
رامی بہمنی تے نندی پروہتانی گنگا دیئی اروڑی بھی آوندی اے
بی بی رانی ارائن بھی دوڑ آئی خاتون چھینی پھوں سدلیاوندی اے
روشن بی بی مراسن بھی آن پہتی بی بی تیلن پھوں چلی آوندی اے
اکو جیڈیاں سنگ سہیلیاں دا اک دوئی دی گل سمجھاوندی اے

ہور سبھ ذاتاں جمع آن ہویاں میتھوں گنتی نہ انہاں دی آوندی اے
وارث شاہ چل کھیڈ وکھالیائے سہتی ہوریہن مکر پھیلاوندی اے

مقولہ شاعر

حکم ہیر داماں توں لیا سہتی گل گنی سونال سہیلیاں دے
چھڈ پاسنا ترک بازار چلے راہ ماردے نی اٹھکھیلیاں دے
سوہن سبزیاں نال بلاک ندے گویا بھری دکان پھلیلیاں دے
جٹاں دہاریاندے جھنڈ تیار ہوئے سہتی گورو چیلا نال چیلیاں دے
راجے اندر دی سبھاوچ ہورہی ہولی پئے عجب جھنکار ابیلیاں دے

دونویں ہویاں تیار نناں بھابی نال چڑھے نی کٹک ابیلیاں دے
کلے پٹ ہوگئی وچہ ویہڑیاندے ہی اک نہ وچہ حویلیاں دے
دھاگے پاونٹے بنے نی نال لوہلاں ٹکے چھپے وچہ بیہلیاں دے
اک ھیت وچہ جاں نناں بھابی نال چڑھے نی کٹک مہیلیاں دے
آپ ہار سنگار کردوڑ چلیاں ارتھ کیتڑا نے نال بیلیاں دے

۱ اسطرف آ کہتی ہے ۲ زلفو نے جو کہا تھا وہ خوب ہے ۳ آگے بڑھ زینت اگر تو اس مشورہ میں شامل ہے ۴ فوج کا کوچ ۵ یعنی اپنے اپنے آشناؤں سے کنواری عورتوں نے وعدے کئے کہ فلاں مقام پر ہم کو ملنا. شاہ صاحب عورتوں کے کرتوت کس ڈھنگ میں ظاہر کرتے ہیں کسی دوسرے شاعر کا یہ کام نہیں ۱۲

باشک ناگ کرونڈی اے میڈ پھک پھینبے تیسترے سپیں نواوندے نی
تند دڑالوردڑا اچھلی تے بلی پھنیر سب اوسدا حکم بجاوندے نی
چلیپا تیلپا سنگتا لوچپلا دڈانا دڑا آوندے نی
لونگ مندر دیوے انہاں جتن جوتی روگی ہون ہتھکے پوٹی کھاوندے نی
کوئی دکھ تے درد نہ رہے بھوراجاودجن تے بھوت بھجاوندے نی
راون راجے تے وید تے دیو پریاں سبھ اوستوں متھ دکھاوندے نی

کلغی دار اڈنا اتے بھونڈنا دی اسراں کھراں ڈر کھاوندے نی
مٹی دار دو دہسرے تے کھر نیالی منتر پڑھے تے کلی تے آوندے نی
کھجوریا تیلیا بنت چنگا پھوٹاریا کو نچیا چاوندے نی
کھنکھویار ہا میاں لبن ساطی رتواڑیا کوڑیا پھاوندے نی
ملے اوسنوں کوئی نہ رہے روگی دکھ گلاں دے اوستوں جاوندے نی
ہور وید گی وید لگا تھکے وارثشاہ ہور ہی ہن آوندے نی

کلام کھیڑیاں

کھیڑیاں آکھیا کھیڑا اگھلی اے جی جہیڑا ڈگے فقیر دی جا پیریں
سارا کھول کے حال احوال دیں نال مہریاں پرکتاں وچہ وہڑیں
دم لائیکے ہیر دیاہ آندی جنج جوڑ کے گئے ساں وچ ڈائریں
جویں جانسیں توں تویں لیا اسنوں کریں منتاں لاونا ہتھ پیریں

ساڈی کریں داہر نام رب دے اوئے کوئی فضل الوڑا آن پھیریں
چلو واسطے رب دے نال میرے قدم گھتیاں فقر دے ہون خیریں
بیٹھ کوٹھے گل پکا چھڈی سید اگھلی اے رلن جان ایرایریں
وارثشاہ میاں تیرا علم ہویا مشہور ہے جن تے انس طیریں

روانہ کردن مہراجو سیدا رانزد جوگی

اجو آکھیا بیدیا جاہ بھائی ایہ وہٹیاں بہت پیاریاں او
اگے نذر رکھیں سبھو حال دیں اگے جوگیڑے دیے کریں زاریاں او
نال عاجزی دے قدم چم آکھیں رب آپ بنایاں خواریاں او
نالے ادب آداب بھی بہت کرنا گلاں کرنیاں خوب پیاریاں او

جاہ بنھ کے ہتھ سلام کرنا تساں تاریاں خلقتاں ساریاں او
سانوں بنی ہے ہیر نوں سپ لڑیا کھول کہیں حقیقتاں ساریاں او
جوگی مار منتر کرے سپ حاضر جاہ منالیا توں داریاں او
آکھیں رب دے واسطے چل جوگی سانوں پیاں مصیبتاں بھاریاں او

یاروکنڈیوں سپ بنادتا ویکھو عشق دیاں گلاں نیاریاں او
وارثشاہ اوتھے ناہیں پھرے منتر جتھے عشق نے ڈنگیاں ماریاں او

رفتن سیدا در کالا باغ

ے سب سے نبض دکھاتے ہیں ے سب حکیم حکمت کر چکے اب آپ خیر سے آتے ہیں ے وہاں منتر تاثیر نہیں کرتا جہاں عشق نے دانت چلائے ہیں ۱۲

سیدے مار بکل بدھی پچار کی جتی جھاڑ کے ڈانگ لے کڑکیا اے
فکر ہیر دے توں ٹک ترکھ ہویا پنج سیدے دا ٹڑ دیاں کھڑکیا اے
جویں ذکریا خاں نے جنگ کیتا لیکے توپ پہاڑ تے کڑکیا اے
کالے باغ وچہ جوگی تے جا دھیا جوگی ویکھ کے جٹ نوں ٹرکیا اے
سیدا نگ کے بھر ابھر بہیا کنبے اوہدا اندروں کالجہ دھڑکیا اے
چلیں واسطے رب دے جوگیا اوئے خاو ہچ کلیجیدے اڑکیا اے
یارو سنو تقدیر گھر گالدی اے کھوتا ہو گھوڑا ہن بھڑکیا اے
جٹی وڑی کپاہ وچہ بنھ جھولی کالا نانگ از غیب الڑکیا اے

داہو واہ چلیا کھڑی بانہہ کر کے وانگ کانگوی تے سر کیا اے
دکھ وہٹی دا جٹ نوں کھا گیا وانگ کھٹے کبوتر دے بھڑکیا اے
تویں سیدے نے جوگی تے جا ٹیکے تے حال اپنا کھول کے یر کیا اے
کھڑا ہو[2] ماہی منڈے کہاں آویں نال بھا بڑے شور کر بھڑکیا اے
اتوں کھڑی کر بانہہ پکاریا اے ایہہ خطرے دا ماریا بھڑکیا اے
سانوں کھیڑیاں نے اج لا دھ گھتی دل جوگی دا ویکھدیاں ڈرکیا اے
جوگی چھپیا کی ہے بنی تینوں الیس حال آویں[3] جٹا بڑھکیا اے
وارثشاہ جاں چونیاں[4] جمع ہویاں سپ جھاڑ بوٹے کتے وڑگیا اے

ایضاً

ہتھ بنھ کے سیدے نے پیر پکڑے مینوں دکھ لگا تیتھے آیا میں
سارے دید تے ماندری بھال چکا سبھ کم تے کاج بھلایا میں
دن رات وہٹی میری تڑفدی اے الیس درد نے بہت اکایا میں
وارثشاہ سہتی تیری دس پائی رل کوڑمے سبھے[5] بھیجیا میں

مقولہ شاعر

جدوں سیدے نے کیتی سی عرض ایسی جوگی اپنا جیو ٹھہرایا اے
سہتی ہیر نے کوئی اشٹنڈ کیتا بھاویں مکر فریب بنایا اے
جیہڑا اکنبدا دھڑکدا بھڑکدا سی خوف خطر لویں[6] دل ہٹایا اے
وارثشاہ بھلانہ مول سر توں سہتی کیڈا احسان چڑھایا اے

کلام جوگی

جوگی بولیا سنیں کھاں چھیل جٹا کم ویکھ لے اوسدے رنگدے نی
تقدیر نوں موڑنا بھلا ناہیں سپ نال تقدیر دے ڈنگدے نی
جنہوں رب دے عشق دی چاٹ لگی دیدداں قضا دے رنگدے نی
جیہڑے چھڈ جہان اجاڑ وسن صحبت عورتاں ندی کولوں سنگدے نی
جدوں[7] غرض بنیاں تدوں ہولویں حاضر دیندا مہنے رنگ برنگدے نی
کیتی اوسدی فقراں نے منی[8] لئی تقدیر نوں کون الںگدے نی
ہر وقت اوہ رب دا دھیان رکھن نال عاجزی دے دعا منگدے نی
کدی کسیدی کیل وچہ نہ آئے جیہڑے سپ سیال تے جھنگدے نی

[1] لپیٹ کر ہاتھ پیچھے باندھ لئے جیسے دشتی لوگوں کی عادت ہے [2] کھڑا ہوا گڈریا لڑکے کہاں آتا ہے [3] کیوں گوجتا ہوا آتا ہے [4] کپاس چننے والی عورتیں جب اکٹھی ہوئیں تو سانپ کہیں بھاگ گیا [5] تمام قبیلہ نے مشورہ کرکے مجھے بھیجا ہے [6] جو اس خیال سے ڈرا تھا کہ شاید میرا راز ظاہر ہو گیا [7] جب تجھے مطلب ہوا تو حاضر ہوا [8] تقدیر سے کون گذر سکتا ہے [9] ہم لوگ عورتوں کی صحبت سے ڈرتے ہیں ۱۲

مرن دے جٹی ذرا وین رُنی ایں ہو کے نکلن رنگ برنگ دے نی
اساں چا قرآن تے ترک کیتی ننگ مہریاں دے کولوں ننگ دے نی
گھر کیدے اساں ہن نہیں جانا پی بیٹھے پیالڑے بھنگ دے نی
اسیں ننسے ہاں ایس گل کولوں تیں کر دیمیاٹڑے جنگ دے نی

جوان مرے مہری وڈے رنگ ہوون خوشی ہوئی ہے دل ملنگ دے نی
صحبت خلق دی عیب ہے فقر تائیں جیہڑے مرد میدان دے ننگ دے نی
اساں کسے دی نہیں پرواہ رکھی شرم نہ ناموس نہ ننگ دے نی
وارث شاہ منائیکے سیں داہڑی ہو رہے ہاں منگتے گنگ دے نی

فریاد کردن سید انزد جوگی

سیدے روئیکے آہ وپکار کیتی تینوں رب نے اج نوالیا اوئے
تیرے چیلیاں ہوندی لے ہیر چنگی دھروئی ربدی مندرا نولیا اوئے
اُٹھ پہر ہوئے بھکھے کوڑمے نوں لوہڑ گئے ہاں فاقڑا جالیا اوئے
اوہ تاں ساڈڑی پیلڑی ہو چلی تیری خیر دا پیر سمھالیا اوئے
جوگی واسطے رب دے تار سانوں ہیڑے لانے مہر والیا اوئے
تیری جٹی دا کی علاج کرنا اساں اپنا کوڑما گالیا اوئے
کر دعایاں رب تھیں منگ لوتا تیرے واسطے اساں نے پالیا اوئے

ہتھ بنھ نیویں دھون گھا منہ وچ کڈھ نشاں ڈنڈیاں بھالیا اوئے
بے پرواہیاں کیہاں چاییاں نے میری عرض نئیں اللہ والیا اوئے
جٹی زہر والے کسے ناگ ڈنگی اساں ملک تے ماندری بھالیا اوئے
چنگی ہوونے ناہیں جٹی ناگ ڈنگی تیرے چیلیاں خیر ہے رالیا اوئے
لکھی وچ رضا دے مرے جٹی طمع جس نے سپ دا ڈکھ ہے جالیا اوئے
بھگا اپنا چوڑ چوپٹ کیتا تیرے دسنے نال کی سالیا اوئے
وارث شاہ تقدیر رضا ویلا اینہاں اولیاں بھی نہیں ٹالیا اوئے

کلام جوگی

چُپ ہو جوگی سچ بولیا ئے جٹا کاہے نوں پکڑ لوکاہیاں نوں
یاد رب دی چھڈ کے کراں جھیڑے ڈھونڈاں اُڈریاں چھڈ کے پھاہیاں نوں
رناں پاس فقیراں نوں عیب جانا جیہا نار نوں سپاہیاں نوں
رناں سچیاں نوں کرن چا جھوٹھے رناں قید کراندیاں راہیاں نوں

چھڈا اسیں جہان فقیر ہوئے انہاں دولتاں تے بادشاہیاں نوں
تیر نال نہ چلنا نفع کوئی میرا علم نہ پھرے ویاہیاں نوں
کی غرض ہے کسے دے گھریں جائیے اساں نیاں بے پرواہیاں نوں
وارث کڈھ قرآن تے بہیں منبر کیہا اڈیو مکڑیاں پھاہیاں نوں

کلام سیدا

سیدا آکھدا روندڑی پئی ڈڈلی چپ کرنے ناہیں ہتھیارڑی اوئے
کوئی وڈی جوان سی خوبصورت تن کپڑے دی مٹیارڑی اوئے

لے منگتے جو گنگا سے پھرا کرتے ہیں ۲ے صحت یاب نہیں ہوتی سانپ کی کاٹی ہوئی تیرے چلنے کے بغیر ۳ے بیاہی عورتوں پر میرا منتر نہیں چلتا ۴ے بھاگنا میدان سے سپاہیوں کو ۱۲

اِک میرے ہی نال نہ ویر اسدا دیر نال ہی ٹابری سارڑی اوئے
جے میں ہتھ لاواں سروں لاہ لیندی چا گھتدی چیخ چہارڑی اوئے
مینوں مار کے آپ نِت رہے روندی ایس ڈول ای ہی کوارڑی اوئے
اساں اوسنوں مول نہ ہتھ لایا کائی لاغر لوہتھ یا بھارڑی اوئے
کدی کسے دینال نہ ڈھک بہندی سدا وسدی اک اکارڑی اوئے
ہتھ لاونا پلنگ نوں ملنے ناہیں خوف خطرلوں رہے نیارڑی اوئے
نال سس نان دے گل ناہیں ہئی مچدی نِت خوارڑی اوئے
اینویں غفلتاں وچہ برباد کیتی وارثشاہ ایہ عمر پیارڑی اوئے

مقولہ شاعر

جوگی لیک گتی پھیر وچہ چونکے چھری اوسدے وچہ کھپایا سُو
اوہدے نال توں ناہیوں انگ لایا چھری پٹ کے دھون کھایا سُو
ایس عشق کتاب دا مکر کر کے نشا اپنے من منایا سُو
نال مکر فریب دے لیا اندر تاہیں اوس نوں تہمت لایا سُو
کھاہ قسم قرآن دی بیٹھ جٹا قسم چور نوں چپ کرائیا سُو
پھڑیا حسن دے باغ دا چور ثابت تاہئیں اوستوں قسم کرایا سُو
سو جھا مال دا لیا سو چور کولوں مت سیدے دی گل گوایا سُو
وارث رنوں چھڈ کے پیا جھنجٹ اینویں رائیگاں عمر گوایا سُو

قسم خوردن سیدا

کھیڑے نشار تی اگے جوگیڑے دے سانوں قسم ہے پیر فقیر دی جی
سانوں ہیر جٹی دھولی دھار دسے کوہ قاف تے دھار کشمیر دی جی
دوروں ویکھ کے فاتحہ آکھ چھڈاں گو پیر پنجال دے پیر دی جی
اوہدی جھال نہ اساں تھیں جائے جھلی جھال کون جھلے جٹی ہیر دی جی
لئے مکھ تے آکھا کھا بھائی پچھے غیبت کرو نہ کیر دی جی
خلق آکھدی ہے ویاہ آندی میل ہوے نہ انگ سریر دی جی
ایس جھوٹھ نہ بولی اے جوگیاں تے خیانت نہ کریئے چیر ہیر دی جی
مراں ہو ئیکے ایس جہان کوہڑا کدی صورت میں ڈھٹی جے ہیر دی جی
لنکا کوٹ پہاڑ دا پار دسے فرہاد نوں نہر جوں شیر دی جی
سانوں قہقہہ دیوار دیو انگ دسے ڈھکاں نیڑے تے کالجہ چیر دی جی
لوک آکھدے حسن دریاو گے سانوں خبر نہ اوسدے نیر دی جی
بھینس بار کے رنگ نہ دے ڈھوئی اینویں ہوتسن کیہی دودھ کھیر دی جی
لوک آکھدے ہین اپہ اہد لٹی اساں نہ ڈِٹھی صورت ہیر دی جی
وارث شاہ ایہ خواب خیال وانگوں جگ شیرنی جانیئے شیر دی جی

کلام جوگی

جوگی رکھ کے الھدے نال غیرت کڈھ اکھیاں روہ پلٹیا ای
سنے جُتیاں چونکے دے وچہ آویں ساڈا دھرم تے نیم سب پٹیا ای
ایہ ہیر دا وارثی ہو بیٹھا چا ڈیرلوں سواہ وچہ سٹیا ای
ویکھو جوگی ہن سیدے دینال کیتی جویں مال دے چور نوں پھٹیا ای

ا؎ ملکہ نہیں بیٹھتی ہمیشہ اکیلی نظر آتی ہے ۲؎ فریاد دعوغا مچا دیتی ہے ۳؎ معلوم نہیں کہ اس کا بدن لاغر ہے یا موٹا ۴؎ ہیر پنجال کی قبر کشمیر میں ایسی جگہ پر ہے کہ وہاں کوئی چڑھ نہیں سکتا ۱۲

لُٹ پُٹ کے نال نکھیڑیا ای کٹ پھاٹ کے کھوہ گھسیٹیا ای
پکڑ سیدڑے نوں نال بھوڑیاں دے چوریار وانگوں ڈھا کٹیا ای
موراں پسلیاں بھنکے چور کیتا وانگوں ظالماں ظلم تے جٹیا ای
دو دیں بھن باہاں سروں لاہ پٹکا گنہگار وانگوں پکڑ جٹیا ای
ایسی جوگی نے سیدے دے نال کیتی روم روم تھیں خون آ پھٹیا ای

بڑا بولدا نیر پلیٹ اکھیں جیہا بانیاں شہر وچ لٹیا ای
گھر لتاں تے بھوڑیاں نال جتیاں دھون سکی آنال غربٹیا ای
ہُنداں مُکیاں نال بیحال کیتا لک بھن مروڑ کے سٹیا ای
شانہ بھنکے کٹ چکچور کیتا لِنگ بھن کے عگھ نوں گھٹیا ای
وارثشاہ خدائیدے خوف کولوں ساڈار دندیاں نر نکھیٹیا ای

احوال سیدا

کھیڑا مار کھا کے ترت بھج چلیا داہو واہ روند اگھر آوندا اے
ایہ جوگیڑا نہیں جے دھاڑ کائی حال اپنا کھول وکھاوندا اے
نالے پڑھے قرآن تے دے بانگاں چونکے پاوندا نکھ وجاوندا اے
نالے کرے زاری اگے کوڑمے دے ہائے ہائے کر پیا کرلاوندا اے

ایہ دیو اجاڑ وچہ آن لتھا نال کر ٹکیاں جند گواوندا اے
ایہ قارون دے دیسدے سحر جانے وڈے لوہڑ تے قہر کماوندا اے
مینوں مار کے کٹ تہیار کیتا پنڈا کھو لکے جھب وکھاوندا اے
جو کجھ حال حقیقت دریا سی وارثشاہ نوں آکھ سناوندا اے

کلام اجوّ

اجوّ آکھیا لوہنیر یار وایہ غضب فقیر نے چایا جے
میں تاں خوف خدا دے ادب کیتا کراں اوہ جو اوس کرایا جے
فقر مہر کردے ساری خلق اُتے اوس قہر دا سبق پڑھایا جے
میرے چھوہر داماد کے ناس کیتا اوہنوں رب دا خوف نہ آیا جے

میرا کیوڑے داسٹا مار جندوں کم کار تھیں چا گوایا جے
ہتھو ہتھ لواں بدلہ اوستوں جی جیکوئی کرے سو اپنا پایا جے
ایہ جوگیڑا نہیں بلا کوئی کھیڑیں آئیکے ظلم اٹھایا جے
وارثشاہ میاں لواں سانگ ویکھو دیو آدمی ہوکے آیا جے

کلام سہتی

سہتی آکھیا بلا جاہ آپے سیدا آپ نوں وڈا سدوندا اے
نال کہر ہنکار دے مست پھردا خاطر تلے نہ کسینوں لیاوندا اے
آدم گری دی گل نہ اک کردا اگوں کتاں پیا اٹھاوندا اے
جاناں فقیراں دے کمے آکر غصہ غضب نوں پیا وکھاوندا اے

کمیا جائیکے بہت تعظیم کرنی ادب اک بجا نہ لیاوندا اے
سامنے داڑگ ایہ پری پھہاوندا اے اگوں آکڑاں پیا وکھاوندا اے
جوگی کسے دا کی دھر اوندے نی لیکھا مول بیاج مکاوندا اے
فقر کسے نوں لیئم نہ جان دے نی ٹپا ٹپ چھٹا باغ آوندا اے

مار نوُنھ دے دُکھ حیران کیتا اجو گھوڑے تے چڑھ کے آوندا اے
یار و عمر ساری جیّ ناہ لدھی رہیا سوہنے ڈھونڈ ڈھونڈا وندا اے

سپ ویکھ جواونوں ڈنگیا اے نیر اکھیاں دا ڈھل آوندا اے
تیرے راج وچ صاحبا حکم کر دا شہزادیاں نفر رکھاوندا اے

ایہ قدرتاں ربدیاں کون موڑے مینوں جوگیاں توں مرواندا اے
جنھاں ملک تے مال گھر بار چھڈے تنہاں خوف کیہا کسے راوندا اے

اوہ کسے دی کی پرواہ رکھن جنھاں آسرا رب دے ناوندا اے
تسیں ہو بڈھے وڈے کرم برکت مینوں جاوناتساں دا بھاوندا اے

میاں خوف خدائیدا بہت کر دا کراں اوہ جو اوس کراوندا اے
وارثشاہ جوانی وچ مست رہیا گئے وقت تائیں پچھوتاوندا اے

مقولہ اجوؒ

میں تاں جاوناہاں اجو آکھدا اے سبھو چلو ہی چل پکار دے ہو
جانجھ کھڑا ہتھ بیراگے تسیں لاڈلے پروردگار دے ہو

نال عاجزی دے وچ مراقبے دے تسیں رب ہی رب چتار دے ہو
نظر فضل دے نال نہال کر و ساری عمر دے دُکھڑے پاڑ دے ہو

تسیں فقر اللہ دے پیر لوڑے وچہ رنج دے میخ نوں مار دے ہو
ہووے دُعا قبول پیاریاں دی دین دُنی دے کم سوار دے ہو

اٹھے پہر خدادی یاد اندر تسیں نفس شیطان نوں مار دے ہو
حکم رب دے تھیں تسیں نہیں باہر پر خاص حضور دربار دے ہو

تقصیر تمام معاف کرنی بخشنہار بندے گنہگار دے ہو
اوگن بخش لیؤ اوگنہاریاں دے ذاتی نام نوں نت چتار دے ہو

فقر مہر کردے کل خلق اُتے اکھیں ویکھ کے عیب تار دے ہو
میری نوہنہ نوں سپ دا اثر ہویا تسیں کمل منتر سپ مار دے ہو

لوہڑے جان بیڑے اوگنہاریاں دے فضل کردتے پار اتار دے ہو
تیرے چیلیاں نوُنھ میری جیوندی اے لگے دامن سو تسیں تار دے ہو

جیہڑا آن کے کرے برابری جی اوہنوں وچہ زمین نگھار دے ہو
وارثشاہ دے عذر معاف کرنے بخشنہار تسیں اوگنہار دے ہو

کلام جوگی

چھڈ دیس جہان اُجاڑ ملی اجے جٹ نہیں پچھا چھڈ دے نی
اساں چھڈیا ایہ نمول چھڈن کھیڑے مڈھ قدیم دے ہڈ دے نی

اساں ایس جہان توں ہتھ دھوتے کھیڑے پھیر آلودگھسڈ دے نی
لیہے پئے میرے اُتے جھاڑیاں دے دیاں جان ناہیں تنج گڈ دے نی

اساں چھڈ سنسار کنارا پھڑیا سانوں پھیر سنسار وچہ گڈ دے نی
وارثشاہ جہان توں اک پئے اج کل فقیر ہن لد دے نی

کلام اجوؒ

لہ پ ۲۴ ع ۱۹ (ترجمہ) تیرے رب کے ہاں معافی ہے ۔ اور سزا بھی دُکھ والی مار کی ۱۲

چلیں جوگیا رب دا واسطا ای اسیں مردنوں مرد للکارنے ہاں
میری نوہنھ نوں سپ دا روگ ہویا دن رات وچار وچارنے ہاں
پیا کل دا کوڑا بھ روندا اسیں کانگ تے مورا ڈارنے ہاں
چور سدیا مال دے سانبھنے نوں تیریاں قدرتاں توں بلہارنے ہاں
اعتبار کرنا کم سورمے دا آئے مردنوں مرد دھمکارنے ہاں
ایہ بوہڑی دا ویلا جوگیا اوئے اوکھے ویلڑے تدھ ونگارنے ہاں
جو کجھ سرے سونذر دے ہیر پکڑاں جان مال پروار نوں وارنے ہاں
سانوں روز قیامت ہے آن ڈھکا بیٹھے روندڑے ٹکراں مارنے ہاں
ہتھ بنھ کے بینتی جوگیا جی اسیں عاجزی نال پکارنے ہاں
سوال مننا کم ہے سورمیاں دا اسیں اپنے زور توں ہارنے ہاں
تیری مہر دینال ہو جائے چنگی اسیں تدھ تے آن پکارنے ہاں
وارث شاہ وساہ کی زندگی دا اینویں رائیگاں عمر کیوں ہارنے ہاں

آمدن جوگی برائے معالجہ ہیر

جوگی چلیا روح دی کلا ہلی تتر بولیا شگن مناونے نوں
ویکھو عقل شعور جو ماریا نے طمع باز دے ہتھ پھڑاونے نوں
اوہناں زہر دے واسطے سد آندا سگوں آیا سی زہر دھاونے نوں
آکھن دلشنہ دلوی دا درت کھیلے باندر ہیلیاں پان بہاونے نوں
گدڑ کچہریاں نے جمعدار ہویا اٹھ چلیا باغ لگاونے نوں
ایڑ اگے بگھیاڑ دے چھیڑ دتا شیر چلیا مہیں چراونے نوں
بہلول آپ بگھیاڑ نوں چھیڑ ایڑ حسرت نال پھر ستھ کٹکونے نوں
راکھا جواں دے ڈھیر دا گدھا ہویا انھاں گھلیا حرف لکھاونے نوں
انھاں سپ دا ماندری سد آندا ہتھوں آیا ای سپ لڑاونے نوں
سپ مکر دا پری دے پیر لڑیا سلیمان آیا جھاڑا پاونے نوں
گوشے یار نوں یار ملاونے نوں کھول دلاندے حال سناونے نوں
کیہڑے کم دے کارنے سد آندا آیا کیہی کرتوت کماونے نوں
ایتوار نہ کچھیا کھیڑیاں نے جوگی آندا نے سیس مناونے نوں
بھکھا کھنڈ تے کھیر دا ہو یار اکھا رنڈا گھلیا ساک کراونے نوں
ہمتیں اپنی زہر سہیڑ لو نے جھگا چوڑ چوپٹ کراونے نوں
سرہوں ڈھک کوٹھیاں کول رکھی دانے ککڑاں پاس سکاونے نوں
بیڑی کاغذی دی باندر ملاح بنیاں انھاں گھلیا پور لنگھاونے نوں
راکھا مال دا دھاڑوی کھیونے چور سدیا کھوج لگاونے نوں
نیت خاص کر کے انہاں سد آندا میاں آیا ای رن کھسکاونے نوں
وڈے جھگڑے چوڑ کراونے نوں ڈھوں پٹ لوٹا لیجاونے نوں
سپ مار کے دند ہوا ہویا جوگی آندو نے سپ پھڑاونے نوں
آون جاون نوں کوک ہٹا دتے آیا ماندری کیل کراونے نوں
جوگی ہیر دے پاس جا بیٹھدا ای کردا منتر درد ہٹاونے نوں
وارث بندگی واسطے گھلیائیں آ بیٹھائیں پہنے کھاونے نوں

جوگی دا ہیر دے علاج نوں آونا

کلام زناں

زناں زبان گلاں

لے پ ۲۵ ع ترجمہ ، اور جو پڑے تم پہ کوئی سختی سو بدلہ اس کا جو کمایا تمہارے ہاتھوں نے ۱۲

اُجو وڈائی آپ نوں جاندا سی ڈیرے جائیکے آپ لیایا ای
دُکھ درد گئے سب ہیر والے کامل ولی نے پھیڑا پایا ای
جیندا نام لیاں کھیڑے چکدے سن سوہرا ہیر دا آپ لیایا ای
شاخاں رنگ برنگیاں ہون پیدا ساون ماہ جوں مینہ وسایا ای
انہاں سکدیاں دی دعا رب سنی اوس وانہنڈی دا یار آیا ای
ایہدی پھرے کلام اج کھیڑیاں تے اسم اعظم نے اثر کرایا ای
ایرا ہدیکھو ایتھے کوئی ہندا جگد ھوڑ بھلا وڑا پایا ئیا ای
کھسکو شاہ ہودی اج آن بیٹھے تنبو آن ادہاٹواں لایا ای
لکھوں لکھ چا کرے خدا سچا دکھ ہیر دا رب گوایا ای
سہتی اپنے ہتھ اختیار لیکے ڈیرا ڈوماں دے کوٹھڑے لایا ای
آپے دھاڑوی دے اگے مال دتا پچھے ساہنگر وڈھول وجایا ای

بھلا ہویا بھیناں ہیر بچی جانوں من متے دا وید ہن آیا ای
جیہڑا چھڈ چوہدرایاں چاک ہویا درت اوس نے جوگ کمایا ای
جیندی ونجھلی دیوچہ لکھ منترا یہ اللہ نے وید ملایا ای
نالے سہتی دے حال تے رب تر ٹھا جوگی دلاندا مالک آیا ای
تناں دھراندی ہوئی مراد پوری دھواں الیں چر دکناں لایا ای
مہمان جو آوندا لین وہٹی اگے ساہویاں پلنگ وچھایا ای
منترا ک تے پتلیاں دُوا دُن اللہ والیاں کھیل رچایا ای
سیوا کرے جوگی بیٹھا مدتاں دا اج کھیڑیاں نے خیر پایا ای
بھلا ہویا جے کیدی آس پُنی رب وچھڑیاں یار رملایا ای
رناں موہ کے لین شہزادیاں نوں ویکھو افترا کون بنایا ای
بھلکے ایتھے نہ ہو وسن دو دیں کڑیاں سانوں ٹھگ ایہا نظر آیا ای

جدوں جوگی تے ربدی مہر ہوئی کلر شور وچہ باغ لوایا ای
وارثشاہ شیطان بدنام کرسولوں بھال دے وچہ کٹایا ای

مسخری نمودن ہمنشینان با ہیر

کڑیاں آکھیا جا کے ہیر تائیں اتی وہٹی لے اج ودہائی این نی
تینوں دوزخدی آنچ حرام ہوئی رب چ بہشت دے پائی این نی
جس ویدنوں نت پکار دی سیں او سے وید نے آن اٹھائی این نی
ادہو آن ملیا پچھلا یار تینوں باہیں پکڑ کے جس اٹھائی این نی
تیری رب نے آس پہنچا دتی اج یار دے نال رلائی این نی
دو ہٹی جیوندی بچی این بھلا ہویا جوگی جھاڑا پا بچائی این نی

ملے آبحیات پیاسیاں نوں جد جوگیاں دے وچ آئی این نی
پوری رب نے میکے تاری این توں موتی لال دینال پورائی این نی
نگوں گھتھیاں نوں سال گنن گئے رب نال سبب ملائی این نی
رنگوں وچھڑی نرد نوں رنگ ملیا جوڑی رنگ دے نال ملائی این نی
رب آپ سچے آن کرم کیتا بیڑی رہڑدی نوں بنے لائی این نی
ایہ جوگی ناہیں ولی قطب کوئی جس اپنا فضل کرائی این نی

لے یعنی اب سہتی پر خداوند تعالیٰ نے مہربانی کی کیونکہ دلوں کا مالک آگیا ہے ۲ے باہر سے آئی ہدئی مراد ہیر ۳ے سہتی ہیر را ٹھایا یہ تینوں ہے پے وچ
ترجمہ تو کہہ بڑائی اللہ کے ہاتھ میں سے دیتا ہے۔ جس کو چاہے اور اللہ گنجائش والا ہے خبر دار خاص کرتا ہے مہربانی جس پر چاہے اور اللہ کا فضل بڑا ہے ۱۲

تیرے دل دی ہوئی مراد حاصل اج رانجھنے ہتھ پھڑائی ایں نی	وارثشاہ کھو ہیر دی سسّ تائیں اج ربّ نے چوڑ کرائی ایں نی

کلام جوگی

جوگی ٹھگن منائیکے آن وڑیا کہندا ہیر دا روٹ پکاونا ئے	پھرے مرد نہ عورت غیر کوئی کسے نہ پرچھاوڑا پاونا ئے
ہووے اک نویکلی جا چنگی جتھے ہیر دا پلنگ وچھاونا ئے	گور منتراں پڑھاں سوا لکھ واری میرے پیر دا ایہہ فرماونا ئے
دھواں دھوپ دھکھائیکے رات اندر گور منتراں جتن کراونا ئے	وارثشاہ میاں لوہا بند کرنا بار بار ناہیں ایتھے آونا ئے

ایضاً

درد دور ہوسی رب سکھ کرسی میرا آکھناں نہ بھلاونا اوئے	جوگی آکھیا پھرے نہ مرد عورت پوے کیدا ناہ پرچھاونا اوئے
کراں بیٹھ نویکلا جتن گوشے کوئی نہیں جے بن جھنج لیاونا اوئے	کن سن وچ ودھ ہٹڑی آن پھاتی ناہیں دھم تے شور کراونا اوئے
اکو آدمی آونا ملے سہتی اوکھا سپ دا روگ گواونا اوئے	کواری کڑی دا رکھ وچہ پیر یائے نہیں ہور کسے ایتھے آونا اوئے
مست لٹکدا خوشی دیدار دی نوں دکھ اپنا چا ہٹاونا اوئے	اوہدے ڈنگ اتے اساں لا منگا اسی سپ نوں ڈنگ چٹاونا اوئے
سپ نس جائے پھل مار جائے پڑا او کھڑا اچلہ کماونا اوئے	مہر اجو دے پت نوں ہتھ لایا سدے کھیڑے نوں مت سکھاونا اوئے

لکھیا ستّ سے ولد قرآن اندر نہیں چھڈ نماز پچھتاونا اوئے
وارثشاہ نکوئی تے بندگی نوں مرڈوٹ نہ جگ تے آونا اوئے

سپرد کردن کھیڑیاں ہیر و رانجھا سہتی را

سہتی کڑی نوں سد کے سونپیو نے منجا وچہ ایوان ڈہائیکے تے	پنڈوں باہر اک ڈوماں دا کوٹھڑی اوتھے دتی نے تھاں بنائیکے تے
جوگی پلنگ دے پاس بہالیو نے آبیٹھا ای ٹھگن منائیکے تے	ناڈھو شاہ بنیا مست ہو عاشق معشوق نوں کول بہائیکے تے
کھیڑے آپ جا گھریں بفکر ستے طمع باز دے ہتھ پھڑائیکے تے	سر تے ہوونی آئیکے کوکدی اے چٹکی مار کے ہتھ بنائیکے تے
اوہناں کھیہ سر گھت کے پٹنائیں جنہاں واہی سی دھڑی لگائیکے تے	بھلکے مالکے ہووسن مول کھیڑے جنہاں آندیسی شگن منائیکے تے
اوہناں جگت الاہڑے بہت دیسی ہن بیٹھے ہو نوہ کھہائیکے تے	وارثشاہ پھر تہناں نے وین کرنے جنہاں واہیوں گھوڑیاں گائیکے تے

یاد کردن رانجھا پنج پیر را

رانجھا کوٹھڑی دیو چہ تنگ بیٹھا دل اندروں اوسدا ڈولیا ای
شکر گنج دا پکڑ رومال چُمے مندر الال شہباز دا کھولیا ای
خنجر کدھ مخدوم جہانیئے دا دچوں روح رانجھیٹے دا بولیا ای
مشکل کرن آسان آپیر میرے رانجھے یار نے سخن آبولیا ای
پیر بہاؤالدین ذکریئے دھمک دتی کندھ ڈھاہ کے راہ نوں کھولیا ای

ادھی رات رانجھے پیریاد کیتے طرہ خضر دا ہتھ لے تولیا ای
کھونڈی سید جلال بخاریئے دی دچوں عطر دے مشک نوں چھولیا ای
مدد پیراں دی ہووے جس شخص تائیں اوتھے ایتھے نہ کسے بھیں ڈولیا ای
تیریاں مشکلاں سبھ آسان بچہ جیؤ ساڈڑا تدھ نے موہ لیا ای
جا پشت پناہ ہے رب تیری جا کیوں تیرا دل ڈولیا ای

جاہ بیٹھا ایں کاسنوں اُٹھ جٹا سویں نہیں تیرا راہ کھولیا ای
وارثشاہ پچھوں تاویں بندگی نوں عزائیل جاں دھون چرھ بولیا ای

اظہار کردن سہتی احوال خود بخدمت میاں رانجھا خواستن مراد بلوچ را

نکل کوٹھیوں ترت تیار ہویا سہتی آن حضور سلام کیتا
تیرا آکھنا دلوں منظور کر کے مقا کھیڑیاں دا سبھو خام کیتا
میرا یار ملاونا مہر سہتی اساں کم تیرا سر انجام کیتا
شرم پاپیاں دی سبھو دہڑ دتی سسّی نال جویں آدم جام کیتا
جدوں کوٹھیوں دوڑ کے نکل چلیا سہتی بنھ کے ہتھ سلام کیتا
جو کجھ ہو دنی نے بیتا نال کیتا اتے دھنسرے نال جو رام کیتا
اوتھے ٹیاں دلاں نوں خوشی ہووے جتھے رب نے آن مقام کیتا
میرے ہتھ پھڑاتے دی لاج رکھیں تیرا اساں نے کم تمام کیتا

بیڑا لا بنے اساں عاجزاں دا رب فضل تیرے اُتے عام کیتا
میں تاں ہوئی خوار جہان سارے نام یار دے کل بدنام کیتا
بھابی ہتھ پھڑائیکے لوڑ دتی بد وکھیڑیاں نوں خاص و عام کیتا
تیرے واسطے ماپیاں نال کیتی جویں علی دے نال غلام کیتا
موہوں کہے مراد جے ملے مینوں اہو تدھ بھیں طلب انعام کیتا
ملے شاہ مراد تاں موئی جیواں میں جان کے اج آرام کیتا
دل جان بھیں ہو ئیکے ٹہل کیتی تیرے کم دا خوب انجام کیتا
وارث شاہ جتول مہربان ہووے اوتھے خلق نے آن قیام کیتا

دُعا کردن میاں رانجھا بجناب باری تعالیٰ اور حق سہتی وآمدن مراد شتربان

رانجھے ہتھ اٹھا دُعا منگی ربا میلنا یار گوارنی دا
ایہ تاں جگ دیوچہ خوار ہوئی پردہ ڈھکنا ایس خوارنی دا
ربا مہر دے نال توں یار بخشیں ایس عشق دے کم سوارنی دا

ایس حب دے نال ہے کم کیتا بیڑا پار کرنا کم سارنی دا
ایس آن بیچاری نے یار میلے میلیں یار توں ایس بیچارنی دا
ڈھل وچہ نہ گھتنا کم سایاں سہتی عشق تے مشک نتارنی دا

ے سہتی اپنے احسانات جتا کر اپنے یار سے ملنے کی درخواست کرتی ہے ۱۲

پنجاں پیراں دی تُرت آواز ہوئی ربا یار ملیں ادا سارنی دا
تیرے کرم کولوں نہیں دور اللہ آوے حبیب دلدار دلدارنی دا

پیا دوچہ گھمن کندھی دُور جاپلے بُلا بھیج صرصر ہیرٹے تارنی دا
فضل رب کیتا یار آن ملیا وارثشاہ مراد پکارنی دا

کلام شاہ مراد سہتی از کلام رانجھا

بری حور دُلدل سندی بھین ڈاچی آ دیکھ لے جھٹ کرلاڑی اے نی
جادو سحر اکے کرامات آکھاں کل ڈھونڈنے دی وڈی بھاری اے نی
کیتو گرد نامہ اکے پھند کوئی اکے منتراں وانگ مداری اے نی
اِک سدغیبوں پئی کن میرے ڈاچی سندیاں سار نگاری اے نی
میری گئی قطار کو راہ گھتی کوئی سحر کیتو ٹونے ہاری اے نی
دائے سوئی دی لوہڑی ایہ ڈاچی گھن جھوک پلانے نوں لاڑی اے نی

ڈاچی شاہ مراد دی آن رنگی اُتوں لولیا سائیں سواری اے نی
جاپلے انج جیوں کسے مہار پھڑکے تیرے لوہے تے آن کھلاری انی
ڈاچی مُہردی تے اسوار آہا جا گومیٹ سال نال خماری اے نی
نظر میٹھ گولا کے تیر آکھاں ڈاچی دگٹے وانگ اندھاری اے نی
شالا ڈھکا آوے ہش ڈھک نیڑے آچڑھیں کجاوے تے ڈاری اے نی
اودہا پلو ڈرامنہ تے پیٹھ پربت ایہ فرشتیاں اٹھ چاری اے نی

دیھ دیویاں ہتھ نہ آوندی سیں ادھیں رات لے مار دی دھاڑی اے نی
وارثشاہ دی عمر دی بکری نوں کھا جائے گی موت بگھیاڑی اے نی

روانہ شدن ہیر رانجھا و مراد و سہتی

سہتی لئی مراد تے ہیر رانجھے واں ہو چلے لاڑے لاڑیاں نی
آپو دھاپ گئے لیکے داہو داہی گھیاراں تے رنڈیاں پاڑیاں نی
کوٹھا دیکھ کے سکھتا روگیاں دا اِلکدے نوں سینیاں ماریاں نی
اونہاں اندر دل باہروں خبر لیکے گلاں آپ وچ ایھ وچاریاں نی
سارے شہر وچ شور تے دھم پیا کرن کیرنے تے زاروزاریاں نی
ایہ مہریاں مثل شیطان دے نی کام والیاں دیاں نظاریاں نی
پہے گنگی انہاندے فرج وچوں بھتیں موہڈیاں دے تے ٹاہلیاں نی
اُدھل جان اُتے جنہاں لگ بیٹھا اوہناں کھیاں دھروں خواریاں نی

راتو رات گئے لیکے باز کونجاں سریاں نانگاندیاں شیہاں لتاڑیاں نی
وقت ہلاں داہو یا جاں ہالیاں نے ڈھگیاں گلیں پنجالیاں چاہڑیاں نی
اجو ہیرے دے گھراں نوں سنھ لگی انہاں ویکھ کے گلاں چتاریاں نی
جیہڑا باہرو لوہے دے وچ سُتا اونوں چاسنگراں ہوکراں ماریاں نی
رُل ہیر تے سہتی نے خوار کیتا کم چوڑ کیتا انہاں ڈاریاں نی
جڑھ دین ایمان دی کٹنے نوں ایہ مہریاں تیز کٹاریاں نی
میاں جنہاں بیگانڑی نار رانوں ہلن دوزخوں تاہ جواڑیاں نی
وارث کیدے لے کھیاں بن ناہیں تیاں جنہاں دیاں رب اٹریاں نی

ایضاً

بھگا ہیر تے سہتی نے چوڑ کیتا نک ڈھ سٹیا دوہاں لاڑیاں نے
ویکھو رب نے آپ سبب لایا اوہدیاں قدتاں نوں بلہاریاں نے
گرانہاندے واہراں اُٹھ پیاں پکڑ برچھیاں اتے کٹاریاں نے
اُبھر واہیاں اٹھلے بھج نٹھے پھڑ کے ڈانگاں تے کہیاں کوہاڑیاں نے
لگیا اُدھال کے ادہناں جوگی ہویاں مگد لوہ خواریاں نے
ادھی رات کاروانیاں کوچ کیتا سُن کھیڑیاں نے واہراں چاہڑیاں نے
ہائے ہائے ہوئی وچہ کھیڑیاندے دیکھو انہاں تے واہراں چاڑھیاں نے
وارثشاہ نائیاں نال جنگ بدھا منو ایکے کھیڑیاں داہڑیاں نے

اطلاع نموں دن مرداں اجوڑا

اجو مہر نوں لوکاں نے خبر دتی تیرا چوڑ جھگا اج ہو گیا
بجلی پئی آسمان تھیں اک غیبوں سبھ باغ لُٹا صاف ہو گیا
چادر چٹی نوں داغ سیاہ لگا جوگی اپنا دھوناں دھو گیا
زمیں سخت آسمان بھی دور دسے جیہڑا ہو ناں سی سوئی ہو گیا
کیہی ہوئی تقصیر ہے اساں کولوں تیر غضب دا سینہ پر دگیا
جوگی لے گیا ہیر نوں سنے سہتی ساڈا شرم حیا سبھ کھو گیا
ایہ گلاں توں داغ نہ دور ہوسی سانوں کالکھیں گھت سمو گیا
ساڈا جیونا بہت محال ہویا وارثشاہ سن اندروں رد گیا

مقولہ شاعر

حال حال کر کے دلبراں بھج پیاں چانہنگ کوکدی وچ اکاس ہوئی
اک چُتر وجاوندے جان بھنے بھلا ہویا فقیراں دی آس ہوئی
جوگی لے گیا سہتی تے ہیر تائیں گل عام ادنویں آس پاس ہوئی
ایہو دردسی ہیر نوں سنو یارو دن رات نہ ڈھی سی ہراس ہوئی
سن اندروں باہروں حال ہُو ہُو سس ہیر دی اٹھ ہراس ہوئی
اِک جان روندے جوہ کھیڑیاں دی اج دیکھو تو چوڑ نخاس ہوئی
اِک لے ڈنڈے ہتھیں جان بھنے یار دئی سی ہیر اداس ہوئی
وارثشاہ نہ منڈیاں ڈھل لگدی جدوں استرے نال پیاس ہوئی

ایضاً

پہلاں واہراں آن مرادملیاں اگے کنک بلوچاں نے چاہڑ دتے
جیہڑے واہر اندے گھٹ ہٹا ٹھ یار واہ واہ کردے سبھے پاڑ دتے
مارنادکاں مچے بھن دتے مار جھاڑ کے پنڈ وچ واڑ دتے
پکڑ ترکشاں تیر کمان دوڑے کھیڑے نال ہتھیاراں دے مار دتے
مار برچھیاں آن بلوچ کڑکے تیغاں مار کے واہری جھاڑ دتے
الدوئے دیناں نہ رہیا کوئی کھوہ موہ کے مار اجاڑ دتے

داتگ فوج سکندری دھا واہراں دارا ماریا کھیت وگاڑ دتے
وارثشاہ جاں رب نے مہر کیتی بدل قہر دے لُطف نے پاڑ دتے

ایضاً

جھیڑی جُوہ اندر رانجھا ہیر گئے اوتھے شیر ہیسی آدم خور میاں | اچن چیت جا اوسنوں بو آئی اوتھوں دوڑ آیا کمکے زور میاں
چاروں طرف پھرے ٹُکاں ماردا اوہ بیلے وچہ مچایا شور میاں | کن ہیر دے وچ آواز پہنچی کہندی پیا دھندا ہُن ہور میاں
ہیر آکھدی رانجھیا شیر آیا میرے کن پئی گھنگھور میاں | پیر یاد کر رب دا واسطائی شیر نہیں ایہ قہر قلور میاں
پنج پیر رانجھیٹے نے یاد کیتے اوہ آئے نی آکھدے بھور میاں | مدد کرو خدائیدا واسطہ ہے ساڈی تساں تے ہتھ ہے ڈور میاں
جیکر کرو مدد تاہیں گل بنگی نہیں دسدی اے سانوں گور میاں | وارثشاہ پیراں اگے عرض کردا خوشی کرو مینوں دیہو لوڑ میاں

مژدہ دادن پیران رانجھا را

پیراں نے رانجھے نوں فتح دی خبر دتی

پنجاں پیراں زبان ہتھیں حکم کیتا بچہ جاہ جلدی فتح پاویں توں | جدوں شیر آسی تیرے مارنے نوں تدوں کبر ہنکار گوا دیسیں توں
کر عاجزی عجز توں شیر اگے اوہنوں منت دے نال مناویں توں | جیکر منسی عرض اوہ نہ تیری وارث اوسنوں مار مکا دیسیں توں

آمدن شیر

شیر دا آونا

رانجھا آکھدا اسیں توں شیر مردا تینوں قسم ہے پیر فقیر دی جی | اساں عاجزاں نوں کیوں مارنائیں گل بُری ہے الٹیں تدبیر دی جی
من اساں دا آکھیا جاہ مرکے من قسم حضرت دستگیر دی جی | وارثشاہ رانجھا منت بہت کردا طبع تنگ پئی جٹی ہیر دی جی

کلام شیر

شیر دی گل

شیر آکھیا رانجھیا سنیں میتھوں ست روز دا طعام نہ کھایا اے | بُھکھ تریہہ نے بہت بیحال کیتا رب اج شکار ملایا اے
تساں دوہاں نوں رجکے کھاوساں میں شیر گجکے آکھ سنایا اے | وارثشاہ میاں ہیر آکھدی اے سانوں رب عذاب پہنچایا اے

مقولہ شاعر

شاعر دی گل

رانجھا منتاں کرکے تھک رہیا شیر آکھیاں باز نہ آوندا اے | رانجھے پیراں دا حکم پروان کیتا ہر چند سوال تاں پاوندا اے
شیر اک نہ منی سی بات اسدی پنجہ زہر دا چا چلاوندا اے | وارثشاہ رانجھا پنجہ جھلکے تے غصہ جیوتے بہت لیاوندا اے

کلام رانجھا

رانجھے دی گل

رانجھا ہیر نوں آکھدا چل پیاری میں بھی ٹیر نوں مار کے آوناہاں | منت کیتیاں باز نہ آوندا اے ڈھول السیدی اکھہ چلا ہوناہاں

پچھا چھڈ دیوے جیکر اساں دا ایہ نہیں تے جان تھیں مار گوانا ہاں
وارثشاہ جیکر کہیا نہ منے ایہنوں جند توں مار مکاونا ہاں

غصہ کردن شیر

شیر گل سنکے رانجھے یار والی جیو وچ پیچیاں کھائوندا اے
رانجھے ویکھیا نہیں خیال چھڈ دا دوہاں باہاں توں پکڑ بہاوندا اے
کہندا آدمی زاد کی آکھدا اے پنجہ دوسری وار چلاوندا اے
وارثشاہ غصے نال شیر تائیں رانجھا جان تھیں ماریا چاہوندا اے

کشتہ شدن شیر

رانجھے کڈھ کھونڈا ہیر ذکریئے دا وکھی شیر دلوچ کھبایا سُو
حکم پیراں دا جٹ نوں یاد آیا زور اپنا سب لگایا سُو
شیر ترٹ فداہمت بیحال ہویا اودھی الکھ فساد مکایا سُو
خنجر سید جلال بخاریئے دا شکم اوسدے وچ چلایا سُو
پنجاں پیراں رانجھیٹے نوں فتح دتی جد ول اللہ دا نام دھیایا سُو
وارثشاہ میاں رانجھے بیٹھ کے تے چم شیر دے بدن توں لاہیا سُو

مقولہ شاعر

کھل شیر دی لاہ مرگان کیتا سہنوں ماس بگلی اندر پایا اے
ہیر بیٹھی سی بہت دلیل اندر رانجھے جا کے مکھ وکھایا اے
دشمن جان دا پکڑ فناہ کیتا اوہدا نام نشان مٹایا اے
رانجھا خوشی دینال اٹھ رواں ہویا ترت ہیر جٹی پاس آیا اے
جٹی آکھدی شکر خدا دا اے تینوں رب نے اج بچایا اے
وارثشاہ مقبول اوہ رب دے نے جنہاں نفس نوں مار مکایا اے

کلام ہیر

جوہ عدلی دی لنگھی جاں دوہاں جنیاں رانجھے یار نوں نیند آگھیریا اے
وقت سوَن دا نہیں ایہ ہیر واری نوراں دی دراز ہو پھیریا اے
زور اوری اوہ آن دراز ہویا ہیر آکھدی بر توں پھیڑیا اے
جدوں ہو بے سرت تاں گھوک ستا پھیر ہیر نوں نیندنے گھیریا اے
نیند غفلت دے وچ دراز ہوئے ساعت بری نوں جا نکے چھیڑیا اے
متیں دیے ہی ہیر رانجھنے نوں اوس اک نہ چت سہیڑیا اے
تدھ بری پھیڑنا پھیڑیا اے کون ہونی دے نال کھیڑیا اے
رانجھے ہوش نہ مول وچار کیتی ہیر اوس نوں مول نہ چھیڑیا اے
مت نہ لئی دوہاں عاشقاں نے ویکھو ہونی نے عقل نکھیڑیا اے
دوہاں ہوش نہ مول وچار کیتی جان بجھ کے دکھ سہیڑیا اے
موڑے کون رضا خدا دی نوں اگے کسے نے مول نہ پھیریا اے
وارثشاہ اوتھے سوں گئے دوویں دکھاں آنکے پلڑا پھیریا اے

کھیڑیاں نے ہیر رانجھے نوں قید کرنا

قید کردن کھیڑیاں ہیر و رانجھا را

دو جیاں داہراں رانجھے نوں آن ملیاں ستا پیا اجاڑ وچہ گھیر لیو نے
سر ہیر دے پٹ تے رکھ ستا سپ گنج خزانیوں چھیڑ لیو نے
ہیر پکڑ لئی رانجھا قید ہویا ویکھو جوڑی نوں آن نکھیڑ لیو نے
دیکے رانجھے نوں دکھ سہوڑیاں دا مشکاں بنھ کے چا بیڑ لیو نے
اس وقت حساب نوں روز محشر سوئی ملے گا جو کجھ بھیڑ لیو نے
ہیر آکھیا رانجھیا صبر کریں اساں عاجزاں تے دکھ گھیر لیو نے
رانجھے چاک دے نال دو ہتھ کیتے اتے ہیر نوں دب دریڑ لیو نے

ڈنڈ پاوندے برچھیاں پھیردے نی گھوڑے وچ میدانے پھیر لیو نے
ستا پکڑیا کجھ نہ وس چلے شامت نفس دی آن لویڑ لیو نے
لاہ سہیلیاں بنھ کے ہتھ دونویں پنڈا چابکاں نال ادھیڑ لیو نے
جیڈا وس چلے بندہ لا لیندا ویکھو عاشقاں دکھ سہیڑ لیو نے
ہتھو ہتھ بدلہ جھولی رب پایا رلیا اپنا سب نبیڑ لیو نے
ربا بندے دے وس نہ پائیں بندا رکھیں حفظ امان سہیڑ لیو نے
وارث شاہ فقیر اللہ دے نوں مار مار کے چا کھدیڑ لیو نے

ہیر دی گل

کلام ہیر

ہیر آکھیا ستے سو سبھ مٹھے نیندر ماریا راجیاں رانیاں نوں
ایس نیند نے شاہ فقیر کیتے روند مٹھے نے وقت وہانیاں نوں
نیند ہیٹھ سٹیا سلیمان تائیں دیندی نیند چھڈا ٹکانیاں نوں
نیند پت یعقوب دا کھوہ پایا سنیا ہوسیا او نصدیاں دانیاں نوں
ہابیل قابیل دے جنگ ہوئے چھڈ گئے نے قطب ٹکانیاں نوں
ستے سوئی وگتڑے وہم وانگوں غالب نیند ہے دلیر نجانیاں نوں
نیند فجر دی قضا نماز کردی شیطان دے تنبواں تانیاں نوں
نیند ویکھ جو سسی نوں وخت پایا پھر ڈھونڈدی یار وہانیاں نوں
مارے نیندراں دے نہیں تاب آئے رسیاں حسرتاں نیند ستانیاں نوں
کسے ترٹے وقت سی نیوں لگا اساں بیجیا بھنیاں دانیاں نوں

نیندر ولی تے غوث تے قطب مارے نیندر ماریا راہ بھلانیاں نوں
نیند حسنؓ حسینؓ شہید کیتے کٹھے کربلا وچہ شہانیاں نوں
نیند ذبح کیتا اسمٰعیلؑ تائیں یونس پیٹ مچھی وچ پانیاں نوں
نیند شیر تے دیو امام کٹھے نیند ماریا وڈے سیانیاں نوں
خواہش حق دی قلم تقدیر دگی موڑے کون اللہ دیاں بھانیاں نوں
رانجھے ہیر نوں بنھ لیچلے کھیڑے دونویں روندے نی وقت وہانیاں نوں
نیند نال زلیخا دے کیہی کیتی خبراں پچھئے درد رنجانیاں نوں
نیند مرے دا ایس کٹا دتا گھت گکھاں دے وچہ بھوکانیاں نوں
ایہناں ویلیاں نوں پچھوں یاد کرسیں جدی ہیر دے سخن الانیاں نوں
ساڈھے تن ہتھ زمیں ہے ملک تیرا وارث شاہ کیوں ولیں ولانیاں نوں

ہیر دی گل رانجھے نال

کلام ہیر با رانجھا

وقت سون دا نہیں سی ہیر واری زور اوری توں کھ لپیٹیا وے
وس ہیوں توں ڈیریاں ڈاہڈیاں دے کی واہ ہے مشک لپیٹیا وے
کھلی بانہہ کر کے ہیر آکھدی اے میر دس نہ کجھ گمر ہیٹیا وے
روز حشر دے سبھ حساب ہوسی تیرے نال ہی میاں رانجھیٹیا وے
میں آکھنی ہاں اُٹھ جاہ جھبدے ایتھے کاسنوں زمین تے لیٹیا وے
راجہ عدلی ہے تخت تے عدل کردا کھڑی بانہہ کر کوک گھر پٹیا وے
اثر صحبتاں دے کر جان غلبہ جا راجے دے پاس جٹیٹیا وے
نہیں حور بہشت دی ہو جاندا گدہا رزی دیناں لپیٹیا وے

ہائے ہائے مٹھی مت نہ لئی آدِتی عقل ہزار جو گیٹیا دے
پنڈا چابکاں نال ادھیڑ دلیسن میاں رانجھیا حسن ولیٹیا دے
جھیڑا کھنڈیا وچ جہان سارے نہیں جاونا مول سمیٹیا وے
بناں عملدے نہیں نجات تیری پیا ہارئیں قطب دیا بیٹیا وے
دیس ویریاں دے وچ گھوک ستوں کیتی سُرت نہ ہوش سلیٹیا وے
ویلا بیتیا ہتھ نہ آوندا اے میاں رانجھیا سمجھ بے ٹھیٹیا وے
چاندی قلعی تانبا ترت ہووے سونا جیتیاں کیمیا نال چمیٹیا وے
گول گل نوں مار نہ وچ کناں وارثشاہ سن جٹ کھچر پٹیا وے

مقولہ شاعر

اُدو اُدو کوکُو کیتا رانجھنے نے اچی کوک چا نگر دھر داسدا اے
راجے آکھیا لیؤ کھاں خبر یار و کیہا شور تے غم ہراسدا اے
کس ماریا کس رنجانیا اے لیاؤ وچ دربار ہراسدا اے
رانجھے آکھیا راجیا چرین جیویں تیرا راج تے حکم اراسدا اے
تیری دھاک پئی روم شام اندر بادشاہ ڈرے آس پاسدا اے
عدل کرنل تے صاحب دل دھیاں دھرنا فرض تیرے اُتے عام خاصدا اے
میں آس کر کے تیرے تیک آیا ہئے لامینوں جیوترا اسدا اے

بُو بُو مار کے للکراں کر سے دُھماں راجے پچھیا شور ایہ کا سدا اے
نفراں آکھیا اِک درویش جوگی داد خواہ آیا کر آس دا اے
رانجھا آ دربار وچ ہویا حاضر خون بھٹیا چابکاں ماسدا اے
حکم ملک دتا تینوں رب سچے کرم اوسدا فکر غم کا سدا اے
تیرے راج وچہ بناں تقصیر مویا گناہ تے نہ کوئی بھاسدا اے
میری سبھ تقصیر معاف کرنی مینوں فضل اُمید دی آسدا اے
مکھی بھاسدی اے جویں شہد اندر وارثشاہ اس جگ وچہ بھاسدا اے

حکم کردن راجہ و گرفتار شدن کھیڑیاں

راجے حکم کیتا چڑھی فوج بانکی آرہ وچ مار دے کھیڑیاں نوں
سانوں حکم جے چور نہ جان پاوے چلو چھڈ دکھاں کرم یاں پیڑیاں نوں
تسیں ہو سدھے چلو پاس ساڈے چھڈ دیو کھاں جھگڑیاں چھیڑیاں نوں

گھیر لئے کھیڑے فوج عہدیاں نے دینمے دب تے بہت دریڑیاں نوں
عزت نال چلو تسی نال ساڈے نہیں وڈھ کے کھانگے بیریاں نوں
بنھ کھڑ لنگے اکے تے آپ چلو نہیں جاندے اسیں بکھیڑیاں نوں

پکڑ وچہ حضور دے لیائے حاضر راہزناں تے کھوہراں بیڑیاں نوں
وارثشاہ جنہ ہو رہاں گرہن لگے اوہ بھی پھڑے اپنے پھڑیاں نوں

کھیڑیاں دا قید ہو کے راجے دے پیش ہونا

آمدن کھیڑیاں نزد راجہ بحالت گرفتاری

کھیڑے راجے دے آن حضور ہوئے منہ بنے تے آن فریادیاں دے
میتھوں کھوہ فقیرنی اُٹھ نٹھے جویں پیاں نوں ڈوم شادیاں دے
چیتا داہڑیاں پگڑیاں ویکھ بھلیں شیطان آندر دن وادیاں دے
ایڈا جھوٹھ اپراہدا ایہ بول دے نے ایہ جھگڑے بے مرادیاں دے

رانجھے آکھیا کھوہ لیچلے ندھی ایہ کھوہ ہوپے بیدادیاں دے
میرانیاں تیرے اگے راجہ صاحب ایہ وڈے دریار نی عادیاں دے
میں فقیر غریب اناتھ جوگی تینوں کراں گا بچن آبادیاں دے
وارث باہروں سفید سیاہ وچوں تنوہوں جویں بالزادیاں دے

کھیڑیاں دی عرض راجے اگے

عرض کردن کھیڑیاں پیش راجہ

کھیڑیاں جوڑ کے ہتھ فریاد کیتی نہیں وقت ہن ظلم کماونے دا
ویہڑے وڑدیاں نڈھیاں موہ لیاں اس تے علم جے تاں دلاونے دا
سہتی دسیا جوگیڑا ابلغ کالے ڈھب جان دا جھاڑیاں پاونے دا
اِک دھی تے اِک سی نوہنہ ساڈی منتر پھوکیا دوہاں لیجاونے دا
وِچوں چور تے باہروں سادھ دسے استے دل ہے بھیس وٹاونے دا
اُقتُلوا المُوذِیاتُ قَبلَ الاِیذَا ایہا فائدہ جھگڑیاں پاونے دا
اوہدیاں سیلیاں ولیاں تے بھل ناہیں استے دل ہے بھیس وٹاونے دا
تدوں کھیڑیاں نوں بہت ہویا غلبہ موت اپنا آپ بھلاونے دا

ایہ ٹھگ ہے ماہیے داوڈا کھوٹا سحر جان دا سرہوں جماونے دا
ساڈی نوہنہ نوں اک دن سپ لڑیا اوہ وقت سی مندری لیاونے دا
منتر جھاڑتے نوں اساں سدآندا سانوں کم سی جند بچاونے دا
لیندا دوہاں نوں راتو ہی رات نٹھا فقر دلی اللہ بھیرا پاونے دا
راجے چوراں تے یاراں نوں ماردے نی سولی ہم ہے چور چڑھاونے دا
بھلا کریں تو ایس نوں مار سٹیں حکم آیا ہے چور مکاونے دا
بادشاہ نوں عدل ہی پچھیگا وقت آدسی عمل تلاونے دا
کی جانی ایں ہوگ کی باب ساڈے ویلا آوے جان پاس بلاونے دا

ویلا گذریا پھیر نہ ہتھ آوے پچھوں تارہے عمر گواونے دا
وارثشاہ دا عدل نہ کریں بارکھاں آپ میں فضل کراونے دا

رانجھے دا جواب

جواب رانجھا

رانجھے آکھیا سوہنی رن ڈٹھی مگر لگ میرے آ گھیریا نے
میں ہیر دا ہیر قدیم میری جھگڑا پائے کے الویں لویڑیا نے
ویکھو وچ دربار دے جھوٹ بولن ایہ وڈا ای پھیڑنا پھیڑیا نے

نٹھا خوف توں ایہ سن دیس والے پچھے کنک ازغیب ابھیڑیا نے
پنجاں پیراں دی ایہ مجاورانی اینہاں کدھروں ساک سہیڑیا نے
آپ وارثی بنے اس ووہٹڑی دمیرے سنگ دا سنگ کھیڑیا نے

سبے راجیاں رانیاں دھک چھڈیا تیرے ملک وچہ آن کے پھیڑیا نے
مجروح ساں غمانڈیاں بھریا میر الڑ اگھاہ اچیسڑیا نے
راجہ آکھدا کراں میں قتل سارے تیری جیبڑنوں جے ذرہ چھیڑیا نے
چھڈ ارلیاں جوگ بھجا نیھٹے پر کھوہ نوں اجے نہ گھیرلیا نے
مینوں بنھ کے دُکھ دے نال راجہ پنڈا چابکاں نال ادھیڑیا نے

چوریار بدنام کر جوگیڑے نوں مار مار کے چاکھدیڑیا نے
کوئی روز جہان تے داولینی بھلا ہویا نہ چپا نبڑیا نے
سچ آکھ توں مارکے کراں پرزے کوئی بُرا جوالیں نال بھیڑیا نے
میں تاں آپ شیطان نوں جا چھیاں آدمؑ وچ آلور وپڑیا نے
وارثشاہ میں گردای رہیا بھوندا سرمے سر مجوّنہ لویڑیلے نے

کلام راجہ

راجے آکھیا تساں تقصیر کیتی ایہ وڈا فقیر رنجانیاں جے
رجے جٹ نہ جان دے کستے تائیں تسیں اپنی قدر پچھانیاں جے
کراں اوہ جو جانسی ملک سارا براجوگی نوں جے رسنجانیاں جے
راتیں چور تے دنے ادھالیاں نے شیطان وانگوں جگ رانیاں جے
قاضی شرع دا تساں نوں کرے جھوٹھا موجاں سولیاں تساں مانیاں جے

نک کن وڈھا دیاں چاہڑ سولی انیویں گئی ایہ گل نہ جانیاں جے
رناں کھوہ فقیراں بھتیں راہ مار تنبو کبر دے تسیں نہ تانیاں جے
نیڑے ربنوں سمجھ کے جانا سی کیوں عاجزاں نال ترسانیاں جے
مار کھل تساڈی میں کھچ سٹاں میرے راجدے وچہ بلانیاں جے
ایہ ہنت ہنکار نہ مان رہندا کدی موت تحقیق پچھانیاں جے

نقر جانکے الیسنوں ماریا جے مفلس بہت غریب ستانیاں جے
وارثشاہ سراں دی رات وانگوں دنیا خواب خیال ہی جانیاں جے

آمدن کھیڑیاں و رانجھا نزد قاضی

جدوں شرع دے آنکے رجوع ہوے قاضی آکھیا کرو بیان میّاں
کھیڑے آکھیا ہیر سی ساک چنگا گھر چوچک سیال دے جان میّاں
جنج جوڑکے اساں دیاہ آندی ٹکے خرچ کیتے ڈھیر دان میّاں
وڈی رسم کیتی مُلاں سد آندا جنہوں حفظ سی فقہ قرآن میّاں
اساں لائکے دم دیاہ آندی دیس ملک ہیا سبھو جان میّاں
اساں کھولکے حال بیان کیتا جھوٹ بولنا بہت نقصان میّاں

دیہو کھول سنائیکے بات مینوں کراں عمر خطاب دانیاں میّاں
اجو کھیڑیدے پُت نوں خیر کیتی ہور لا تھکے سبھ تران میّاں
لکھ آومانڈی ڈھکی لکھی سی ہندو جان دے تے مسلمان میّاں
شاہد پاس بہال نکاح بدھا جویں لکھیا وچہ قرآن میّاں
ساری خلق خدائیدی جاندی سی شاہد پنج تے ست نجان میّاں
راون وانگ لے چلیا ہے سیتا ایہ بھوہرو تیر زمان میّاں

لے بات سرسری نہ سمجھو ملے رات کو چوری اور دن کو عورتیں نکالنا ۳ے یعنی شرع کا قاضی تم کو جھوٹا کریگا پھر تم کو سولی پر چڑھایا جائیگا ۴ے بخشدیا اور لوگ لگا چکے زور ۱۲

ایہو عرض لوہال جناب اندر ربّا جملدار ہے جہان میّاں	ساڈی نونھ آوے جیکر ہتھ ساڈے تدوں ہووسی مہر رحمان میّاں
ربا دین دا صدق ایمان رکھیں حقدار نوں حق پچھان میّاں	نال صدق ایہ نونھ جے ربّ ہے ساتھے تدوں حقدار حق توں جان میّاں
ڈرمار دا راجیاں رانیاں نوں ہیبت نال ہے کنبدی جان میّاں	وارثشاہ درگاہ وچ سچ بولیں جھوٹھ کرے لے یمان زیان میّاں

کلام جوگی

رانجھا آکھدا ایہہ چھوکھاں ایہہ چھاپہ کتھوں دامن نال چموڑیا جے	راہ جاندڑے کسے نہ لون چمبڑا ایہہ بھوتناں کتھوں سہوڑیا جے
اوہ تاں روندڑا رہیا ہے مگر تساں اوہدے نیناں دا نیر نکھوڑیا جے	اک مُجھ جکڑ نال لپڑی سی سارا منگو چا اوس لیوڑیا جے
سارے ملک ایہہ جھگڑا پایا پھر دا کسے ہٹکیا تے نہیں ہوڑیا جے	وارثشاہ کسنبے دے پھوگ وانگوں اسدا اکڑا رسا نچوڑیا جے

بیان کھیڑیاں

جدوں ٹکے سرا ہی سی اَن وِکدا قحط پیا سی وڈے غضو لیاندا	تدوں آیا ایہ کال وچہ بھکھ مردا لگا چاک سی مہریاں کھولیاندا
لوک کرن وچار جوان بیٹی اہنوں نکر شریکاں دیاں بولیاندا	چھیل نڈھڑی ویکھ کے گرد ہویا لیا ہویا سیالاں دیاں گولیاندا
ہیں جا کے مچیا دعویاں تے ہویا وارثی ساڈیاں ڈولیاندا	موجو چوہدری دا پت آکھدے سن پھپگ ہزارے دیاں بولیاندا
عدل کریں جو عمر خطاب کیتا ہتھ وڈھناں جھوٹیاں رولیاندا	نوشیرواں گدھے دا عدل کیتا اتے کنجری عدل تنبو لیاندا
نادکھیری ٹھگدی بات ساری چھپا کریں وہیان توں بھولیاندا	منتر مار کے کھنب دا کرے کُکڑ بیر نم نوں کمرے مولیاندا
کنگھی لوہے دی تا کے پٹے واہے سرداہے بُرے کسبو لیاندا	بھیس مکر دا پہنکے ٹھگ پھر دا بلی بنے مدار پھلو لیاندا
ہرے لونگ لیا وکھاندا لے کرے جائفل چا مولیاندا	تارے توڑدا نال ایہ جادواں دے اتے وڈا استاد بھنگو لیاندا
انب بیج تنور وچہ کرے ہریا بنے کھیوں بالکا اولیاندا	وارثشاہ سبھ عیب دا رب محرم انیویں سانگ ہے بگڑیاں لولیاندا

کلام قاضی

قاضی آکھیا دس فقیر سائیں اتے شاہد حال جو تیرڑے اوئے	ازغیب دی خبر نہ جانئے ہاں شرع ظاہر پرست ہو بیرڑے اوئے
باجھ شاہداں نہیں ہے روا تینوں شاہد باجہ نہ ہوں بیرڑے اوئے	اساں شرع شریف دا حکم کرناں چھڈ جھگڑے سبھ بکھیڑے اوئے
جس شرع شریف نوں من لیا ہوون عاقبت اوس نبیڑے اوئے	فیصل کراں خرخشے نوں میاں وارث جھب آکھ سنا ہنڑے لئے

کلام جوگی

رانجھے آکھیا ایہ سُن عرض میری تینوں علم ہے فِقہ اصول میاں
راہ عشقدا عاشقاں من لیا جیہڑا منیاں نبی رسُول میاں
اوس قول پچھے روح من آپے وَالصَّاد دیو چہ دھول میاں
اہناں عاشقاں عشق اللہ دا اے جنید امنیا رب معمول میاں
سانوں عشق مجازی دی لوڑ ناہیں کیتا عشق حقانی قبول میاں
عاشق عشق خدا وچہ محو رہندے کدی کریگا رب قبول میاں
مارے ربدے تے رد خلق ہوئے حکم عشق جو کرے عدول میاں
اوسے حکم اتے عمل عاشقاں دا جیہڑا رب دا فرض معمول میاں
عشق ربدا منناں مثل فاعل عاشق اوسدے مثل مفعول میاں

کر عمل توں اوسدے میاں قاضی جیہڑا نص دے وچہ نزول میاں
قَالُوْا بَلٰی دے روز دا قول بدھا میرا ہیر دے نال قبول میاں
اندر لوح تے قلم دے لکھ چھڈیا روح جاندا میل ملول میاں
ایسے پاک دیدار دے ویکھنے نوں منگے نت دعا رسُول میاں
عاشق سوئی جو عشق وچہ رہے قائم کدی بہے نہ ہو ملول میاں
واس عشقدے توں اوہ نسجاندے جیہڑے جر ملے جہل جہول میاں
عاشق چھڈ کے عشقدیاں رہجکاں نوں ہوون عشقدے شغل مشغول میاں
کرن طعن ملامتاں عاشقاں نوں احمق عقلدے لوک مجہول میاں
وارثشاہ نوں نال شفاعتاں دے رب کرسی دیدار وصُول میاں

کلام قاضی

قاضی آکھدا بول فقیر سائیں چھڈ جھوٹھ دے دب دڑیاں نوں
اہناں جٹاں دی شرم تدھ لاہ سٹی خوار کیتا ای سالاتے کھیڑیاں نوں
پچھے میلکے چوریار ٹرکیائی اوہ رواسی وقت سہیڑیاں نوں
پہلاں مچیوں آنکھے دعویاں تے ہے سلام ڈلاں چھلاں تیریاں نوں
دنیاداراں نوں عورتاں نسد ہفقراں میاں چھوڑ کر جھگڑیاں جھیڑیاں نوں
ہتھ بنھ کے رانجھے نے اٹھ کہیا کراں عرض نہ کراں بکھیڑیاں نوں
رنت مال پرایا چور کھاندے ایہ دس مسئلے راتیں پھیڑیاں نوں
غضب نال قاضی کہیا سن میاں اسیں شرع تے کراں نبیڑیاں نوں
حکم ربدے نال انصاف کرکے دیاں دس آلود لویڑیاں نوں

اصل گل سو آکھ درگاہ اندر لَا تَذْکُرُوْا جھگڑیاں جھیڑیاں نوں
سارے دیس وچہ دُھم تے شور ہویا دوویں پھڑنی اپنے پھیڑیاں نوں
بھلیاں مانساں دی عزت لاہیائی مفت چٹریوں نال اکھیڑیاں نوں
اینویں پنڈ اجاڑ کے چپ چکوں ہن وہٹڑی دیہ کھاں کھیڑیاں نوں
چھڈ دیہ حیا دینال جٹی نہیں جانسیں دریاں میریاں نوں
آؤ ویکھ لو سعن گنن والے ایہ قاضی نے ڈوبدے بیڑیاں نوں
قاضی بہت جے آوندا ترس تینوں مٹی بخشدے اپنی کھیڑیاں نوں
مسلمان کرکے تینوں چھڈناہاں نہیں جان دلغضباں میریاں نوں
عیبی گل جہان دے پکڑینگے وارثشاہ نقیر دے پھیڑیاں نوں

لہ یعنی جسطرح گائے کو زیر کر کے دودھ دوہتے اور دودھ سے روغن نکالتے ہیں اسی طرح تونے کیا۔ کیا وہ جائز تھا ؟ تیرے فریبوں کو سلام ۔

قاضی دا فیصلہ

فیصلہ کردن قاضی

قاضی کھوہ دتی ہیر کھیڑیاں نوں یارو ایہ فقیر دغولیا جے
دغیدار تے جھاگڑو کلاکاری بن بھیس مشائخ نے مولیا جے
وڈے وڈے پکھنڈ ایہ جاندا جے کدی بنے جوگی کدی مولیا جے
کدی جٹا دھاری کدی فقر بندا کوئی ذات کمین تنبولیا جے
جھگڑے مفتدے ایہ الویں لاوندائے کلا کلا تے جھاگڑو رولیا جے
وچوں چور تے باہروں ساہد دسے بنے مکیوں ولی تے اولیا جے
جدوں دغے تے آ دیتے صفاں گالے اکھیں میٹ بہے جا پلے الولیا جے
رنگ رنگ دے مکر فریب جانے کدی مہر کدی زہر گھولیا جے
ایہ فقر ناہیں سانگ مکردا جے الویں بھکھڑا لونگ بھولیا جے
وارثشاہ دے بھیت دا رب محرم انیویں اپردں سانگ مخولیا جے

شاعر دا کلام

مقولہ شاعر

ہیر کھوہ دتی چلے داہو دائی رانجھا ہیا منہ کج حیران یارو
کھیت مارے کھتری سڑے بوبل حق عملیاندے دہڑے جان یارو
اوہناں عقل تے ہوش نہ تھاں رہندی سرین جہاندے ہین دو آن یارو
وچ اوہڑنی سہم دے نال جٹی جیویں وچہ کربان کمان یارو
تکھے دیدڑے وانگ مہاستی دے مل کھڑ لیسی عشق میدان یارو
کھیڑے جوگی دوویں پاسہ لا بیٹھے بازی کھیڑے ای جت لیجان یارو
سرت مست نہ رہی برجا اوہناں سریں نوحدا آیا طوفان یارو
اڈ جائے نگری ۱ تہ غرق ہووے ویل دیس نہ زمین اسمان یارو
ڈوراں دیکھ کے ہیر سکار روون ہتھوں جہاندیوں باز اڈجان یارو
ہیر لاہ کے گھنڈ حیران ہوئی ستی چخندے وچہ میدان یارو
چپ شل ہو بولنوں رہی جٹی بناں روحدے جویں انسان یارو
سن من ہو کھلے میدان اندر جویں نقش دیوار بے جان یارو
نٹی اتے چوگان دا جگ پھٹا دیکھا کیہڑی طرف لے جان یارو
اوہلے بھادا حشر دا روز بنیاں گویا آخری ایہہ مکان یارو
منہ بھوک ہوئے کھلے کاٹھ وانگر رہے دلاں دے وچہ ارمان یارو
وارثشاہ دویں پریشان ہوئے جویں پڑھیاں لاحول شیطان یارو

جوگی دی گل

کلام جوگی

رانجھا آکھدا جاہ کی ویکھنی ایں برا موت بھیں ایہ وجوگ ہے نی
خالی ہتھ جو ملک وچہ پھرے بھوندا یار اوسدا کوئی نہ ہوگ ہے نی
پلے دم ناہیں دیاں حاکماں نوں بناں معاملہ کجھ نہ لوگ ہے نی
پئے دھاڑدی لیپ پلے مینوں ایہ دکھ کی جان دا لوگ ہے نی
جنہوں عمر دا داعدا پیا ہویا استوں کجھ احسان نہ ہوگ ہے نی
اوڑک آونائیں اوقت ہیرے الکدوے توں بجھ کھلوگ ہے نی

۱ شہر اجڑ جائے یا شق ہو جائے ۲ دیکھنے کون کان سے نکال لیجاتا ہے ۳ جیسا لاحول پڑھنے سے شیطان حیران ہو جاتا ہے ۴ ایکدوسرے سوال کا وقت یعنی قیامت

ملی ادسنوں ہیر تے سُول مینوں تیرے نام دا اساں نوں ٹوک ہے نی
شوق تن رن گواہنڈ کوپتیاں دا بھلے مردے بابدا روگ ہے نی
جدوں کدوں محبوب چھڈنائیں کالا ناگ خدا ئیدا جوگ ہے نی
جیہڑا اپناں خوراک دے کرے کُشتی اس مردلوں جانی ایں بھوگ ہے نی
آسمان ڈھیہ پوے تے نہیں مردے باقی جہاندی جگ تے جوگ ہے نی
جو کجھ لکھیا سی جھولی پالیا کی بیہنا پا ہتھ پڑ لوگ ہے نی
لئی چیز غریب دی ڈاہڈیاں نے زور آوراں کولوں کیہڑا اکھوگ ہے نی

بگل لیفدی چھیاں وہٹیاندیاں ایہ رات سیالدی بھوگ ہے نی
خوشی کت ہوون مردھیل وانگوں گھریں جہاندے نِت دا سوگ ہے نی
تہاں وچہ جہان کی مزہ پایا گل جہناں دے دلیشہ جوگ ہے نی
جیہڑا ہتھ خالی بھیرے ملک اندر یار او سدا کوئی نہ ہوگ ہے نی
کاہنوں طرف میری ہیرے ویکھنی ایں رانجھا آکھدا ایہ ٹھگ روگ ہے نی
ہیر کھوہ دِتی قاضی کھیڑیاں نوں لگ گئی نیز یدی اوگ ہے نی
کاں کو نجھوں ملے تے شیر بھوی وارثشاہ ایہ دھروں سنجوگ ہے نی

مقولہ شاعر

ہر وقت جے فضل اینہ دے بھلا کون مناوندا رٹھیاں نوں
تیری میری پریت سی لڑی الویں کون ملیگا دہراں چھٹیل نوں
بابجہ سجناں پیڑ ونڈاندیاں دے نِت کون مناوندا رٹھیاں نوں
رووں راہ فراق دے مار لئے کرامات مناوندے رٹھیاں نوں
مرشد پیر کامل ہووے کھسدیوے حال تال فقیر دے لٹیاں نوں

لب یار دے آبحیات باہجوں کون زندگی بخشدا کٹھیاں نوں
پاک رب حبیب دی مہر باہجوں کون بخشدا کھتیاں ٹٹیاں نوں
لوح قلم تے لکھی پریت میری جدا کون کرے اساں بیٹھیاں نوں
آہ صبر دی مار کے شہر ساڑو بادشاہ جانے اساں مٹھیاں نوں
بناں طالع نیک دے کون موڑے وارثشاہ دے ذِناں اپٹھیاں نوں

بددعا دادن ہیر

ہیر نال فراق دے آہ ماری ربا ویکھ اساڈیاں بھکھن بھاہیں
اگے میل ساہاں رانجھا یار مینوں اکے دوہاندی عمر دی الکھ لاہیں
ہووے میر تے رانجھے دا پھیر میلا منگاں رتوں اج ایہ کراں دعائیں

اگے اگ پچھے سپ شینہہ ناہیں ساڈی واہ نہیں جلدی چویں راہیں
ایڈا قہر کیتا دیس والیاں نے ایس شہر نوں تا دار اگ لائیں
وارثشاہ دا عجز قبول کرنا تیرا نام ستار غفار سائیں

کلام ایضاً

بیوی ہیر رُنی ہتھ بنھ کے تے آہیں مار کے ملک رویا ای
جیہڑا پاپ کیتے قہر دے نال غصے اگ وچہ خلیل لویا ای

ربا اوہ پائیں قہر شہر اتے جیہڑا گھت فرعون ڈبایا ای
جیہڑا قہر ہویا نال ذکریئے دے اوہنوں گھت ترینہہ چیرایا ای

۱ مسکین کی چیز زور آوروں کے پاس گئی ۲ چاروں راستے روکے ہوئے ۱۲

جیہڑے قہر دینال پھر شاہ مرداں اک نفر توں قتل کرایا ای
جیہڑے قہر دا یونس تے یا بدل اونہوں ڈنبھرے توں نگلوایا ای
جیہڑا گھت کے غضب تے بڑا غصہ یوسف کھوہ دے وچہ پوایا ای
لگے بورے تے تیز زبان کولوں حسنؓ دیکھے زہر ونجایا ای
اوہو قہر گھتیں ایس شہر تے سرا تنیاں دے جیہڑا آیا ای
اوہو قہر پائیں ایس دیس اتے قوم عاد تاں تے جیہڑا پایا ای
رب جھب مینں ایہ دعا میری مینوں کھیڑیاں بہت اکایا ای

جیہڑا پایا ئیکے قہر تے سٹ تختوں سلیمان نوں بھٹھ جھکایا ای
جیہڑے قہر تے غضب دی پکڑ کاتی اسمٰعیل نوں ذبح کرایا ای
جیہڑے قہر دینال اس بدھڑی توں امیر حمزہ نوں چامر وایا ای
جیہڑے قہر دینال یزیدیاں توں مظلوم حسینؓ کوہایا ای
ہتھ جوڑ کے ہیر بددعا دِتی سارا رو کے حال سنایا ای
بدلہ بدلے دا رب نے کہیا لوکو میں تاں جگ وچہ آکھ سنایا ای
جیہا کرے کوئی تیہا پاوندا اے وارث شاہ نے کوک سنایا ای

بد دعا دا دن جوگی

رانجھے ہتھ اٹھا دعا منگی تیرا نام جبار قہار سائیں
توں تاں اپنے نام قہار پچھے ایس شہر نوں قادرا اگ لائیں
ساڈی شرم رہے کرامات جاگی بنّے بیڑیاں ساڈیاں چا لائیں

ہتھو ہتھ سزا دے ظالماں نوں کوئی ڈاہڈڑا اہلنے قہر پائیں
سارا شہر اجاڑ کے سار دربار کھلیں حیوان تے مال گائیں
ٹوریں نال ایمان دے داد دیکے وارث شاہ غریب دیاں سنیں دعائیں

فریاد نمودن ہیر و رانجھا بدرگاہ مجیب الدعوات

رانجھا ہیر دونویں درگاہ اندر انہاں رو کے کوک سنایا ای
جویں اندھ تے قہر دی نظر کر کے مگھا سراں پوری لٹایا ای
قہر کریں جو بھدر کا ماریا ئی جھنڈ منڈ سبھ بھسم کرائیا ای
رکت بیج مگھاسراں لاسٹے پر چنڈ کر پلک وچہ آیا ای
اوہا کرودھ کریں جیہڑا چار ادن راون رام چندر توں لٹوایا ای
اوہا کرودھ کریں جیہڑا پانڈوؤں توں کچھا بودے وچ کرایا ای
گھت کرودھ جیہوں پاگل کھڑیدے کئی کھونیاں چا گلوایا ای
گھت کرودھ جو رام نوں دے بھیشر گھت موں سرپ لگایا ای
گھت کرودھ جیہوں رام نے کرودھ کر کے بلی سندھ نوں چھیت کرایا ای

ربّا قہر گھتیں ایس قوم اُتے جنہاں اساں نوں چا ستایا ای
سرگا پوری امرپوری اندرلوپوری دیولوپوری مگھواس تے لایا ای
کرودھ گھت کے جو ہرناکشپ تے نال بخشناں دے ڈھڈ پڑایا ای
گھت کرودھ جو پائیکے کشن راجے منڈی کاہن توں چا ٹیایا ای
اوہا کرودھ کریں جیہڑا کرودھ جوگی بشوہ متروں کھیل کرایا ای
درد دِتی چا ہاڑ جو لائیکے بھیل بھنگم جیہڑا کیروواندے گل پایا ای
گھت کرودھ جو درد دِتی نال ہوئی بید نال پرانہ بچایا ای
جدھ وچ جو رام تے لچھمن نے کنبھ کرن دے باپ نوں پایا ای
گھت کرودھ جو بالی تے رام کیتا اتے مار کے چاچر وایا ای

گھت کرودھ جوں سیتانوں بھیجکے تے مہاں دیودا کوپ بنایا ای
اوہا کرودھ کریں جیہڑا آتیا تے چخہ لودے وچہ کرایا ای
ایہ عرض اسادڑی سن ربا رب رانجھے یار نے آکھ سنایا ای
اسدا آکھنا رب منظور کیتا ترت شہرنوں اگ لگایا ای
جدوں اگ نے شہرنوں چوڑ کیتا لوگ راجیدے پاس بھر آیا ای
پانی گھتیاں بجھے نہ مول ہرگز اگ بھرمک کے شہر تپایا ای
وگی ہوئی فقیر دی کون موڑے قہر رب نزول ہو آیا ای
وارثشاہ میاں وانگ شہر لنکا چاروں طرف ہی اگ مچایا ای

مقولہ شاعر

آہ عاشقاں دی ہن آگ مچی ویکھ ربدیاں بے پرواہیاں نوں
لگی اگ چوطرف جاں شہر سارے کیتا صاف سمجھ گیاں بھاہیاں نوں
سارے دیس وچ دھم تے شور ہویا خبراں پہنچیاں پاہندیاں راہیاں نوں
راجے پچھیا ایہ کی ظلم ہویا کوئی دسو رے انہاں گواہیاں نوں
پرشن لا نجومیاں خبر دسی کی دوس ہے قلم سیاہیاں نوں
رب عاشقاں دو ہاندی آہ سُنی بدلہ ملیا ایہ ظلم کمایاں نوں
ہیٔ آن از غیب دی ایہ آتش لگی محلاں تے قلعیاں کھائیاں نوں
جیتوں سدکے دوہاں نوں کریں راضی رب بخشیگا سبھ گناہیاں نوں
راجے حکم کیتا کھیڑے کرو حاضر نہیں جاندے ضابطے شاہیاں نوں
لوکاں آکھیا فقر بددعا دتی راجے بھیجیا ترت سپاہیاں نوں
آکھن کھیڑیاں نوں چلو ہوو حاضر کھیڑے چھڑے نی ویکھ کے کاہیاں نوں
ہیر کھوہ لئی کھیڑے دھک دتے تساں چاہڑیاں سولیاں بھاہیاں نوں
حق رانجھیدا ایہ ہے ہیر جہی اُٹھ پئے ہو مگر کیوں راہیاں نوں
سانوں پرتوا انہاں دکھا دتا کل خبر ہے پالیاں راہیاں نوں
کھیڑے ہو مایوس سبھ اٹھ چلے بیٹھے چھوڑ دے داغ سیاہیاں نوں
وارث صوم صلوٰۃ دی کچھ ہوسی ایہناں دین ایمان اگاہیاں نوں

حاضر شدن ہیر و رانجھا بحضور راجہ

دوویں راجے دے آن حضور ہوئے راجے آکھیا حق نوں تک ہیرے[1]
مسلمان ہیں توں نہیں مالزادی دلوچہ نہ رکھ توں شک ہیرے
کوئی کرے زیادتی مارسٹاں شوت خوریاں دے وڈھاں نک ہیرے
دودھ[2] وچوں میں پانی نوں چھان کڈھاں چھڈاں سچے جھوٹھے ترڑک ہیرے
بھلے برے ایتھے آن جوع ہوئے جنہوں دھکنائیں دے دھک ہیرے
ایہو[3] دیلا ای سچدے بولنے دا سرتے دیکھدائی شاہ فلک ہیرے
لعنت بدی پوے پھٹکار اوہناں جھوٹھ بولنے دی جنہاں لک ہیرے
دل جھوٹھدی مول نہ ہری ہووے چھاگی پتریں پے چھڑک ہیرے

[1] پ ۲ ع ۲ ترجمہ حق بات یہ ہے تیرے رب کی طرف سے پھر تو مت رہ شک میں۔
[2] پ ۹ ع ۱۲ ترجمہ اور ہماری پیدائش میں ایک لگ ہیں کہ وہ ہوتے ہیں سچے اور اس پر انصاف کرتے ہیں۔
[3] پ ع ترجمہ فرمایا اللہ نے یہ وہ دن ہے کہ کام آوے گا سچوں کو ان کا سچ۔

جھوٹھ جیڈ نہ سخت آفات کوئی سچ جھوٹھ نوں کریں دو ٹک ہیرے
جدوں سچ اُتے نیت ہوگ تیری پڑے درب لیسی سارے ڈھک ہیرے
بیڑے سچیاندے پار لنگھ ویسن ایہ تاں عالماں نوں خبر یک ہیرے
تصدیق بالقلب دے بیان کرکے کھول دلدیاں کناندے ڈک ہیرے
پلا اوسدا پکڑ لیجاہ بی بی جیہڑا جانی ئیں حق یک ہیرے

گلیں جھوٹیاں طوق زنجیر ہوس پیریں بیڑیاں لون کھڑک ہیرے
سچ آکھنوں ذرا نہ سنگ رکھیں ہو ہوں لول ہوکے لا دھڑک ہیرے
میں انصاف کے تینوں آکھناں ہاں دلوں رکھ نہ ظن پلک ہیرے
پیا معاملہ قول اقرار والا کہیئے منہ تے پھیر کی جھک ہیرے
وارثشاہ ایمان نوں صاف کرکے باہوں پکڑ لیجاہ بیشک ہیرے

دُعا ہیر و رانجھا در حق راجہ صاحب

رب فضل کیتا راجے عدل کیتا دتا یار نوں یار ملامیاں
ہیر کھوہ کے رانجھے دے ہتھ دتی کیتی جوگی نے خیر دعامیاں
تیرے حکم تے ملک وچہ خیر ہووے تیری دور ہو کل بلامیاں
آن دھن تے پچھی ملک دولت نت ہووسی دون سوامیاں

انہاں ڈھ قدیم دی دوستی سی جانے رب رسول خدامیاں
رانجھے ہتھ اٹھا دعا کیتی اللہ پاک دی صفت ثنامیاں
گھوڑے رانجھے ہاتھی دم توپ خانے ہندسندھ تے حکم چلامیاں
وارثشاہ رب آبرو نال راکھے میٹی مٹھ ہی دے لنگھامیاں

روانہ شدن رانجھا معہ ہیر بطرف جھنگ

لیکے ہیر رانجھا چلیا دیس ولے چل نڈھی آرب دیوائی ایں نی
پنجاں پیراں نے آن کے میلی ایں توں ہوتی لعلڑے نال لپرائی ایں نی
کدھ کھیڑیاں توں رب دتی ایں نی اتے ملک پہاڑ پہنچائی ایں نی
ہیر آکھیا الویں جے جادڑساں رناں آکھسن اُدھل آئی ایں نی
لاواں پھیریاں عقد نکاح باجھوں الویں لود لی ہوئیکے آئی ایں نی
میہنوں چاچیاں تایاں دین مہنے اتے آکھسن کیوں ول آئی ایں نی

چودھرانی ایں تخت ہزارے دی اپنجاں پیراں دتے گھنائی ایں نی
کہیا نبی نے کل شیء یرجع الی اصلہ اصل نوں اصل ملائی ایں نی
چل تخت ہزارے نوں چلی لے نی رب سنگدے سنگ رلائی ایں نی
پیکے سا ہورے ڈوب کے گالیوتی کھوہ کون نوالیاں آئی ایں نی
گھت جادوڑا لونے پڑی ٹھگی جور آدمی دے ہتھ آئی ایں نی
وارثشاہ پریم دی جڑی گھتی مستانڑی چاکرائی ایں نی

آمدن زنان کوہستان نزد ہیر و رانجھا

رناں دیس پہاڑ دی نگری دیاں آیاں ہوکے دھنبلا بڑا ابھارا
تہاردا اُٹھر و تہا ہی تہار آہندی پانی کوک چڑھ ہیوا پر اہد بھارا

راجے ماہنواں جیو کیو سیو کناندی ہو یا پر سیدی جھوک ٹھیں جیو پارا
اہدروں دیس ادہاں گلا ئیکے تے مارو دیس کو لیجان کارہارا

دھرمی راجے کوماہنواں کہہ لیتی کیہے کادنداہیرے جٹے ڈارا
کدی کدی ونجے چنگے ماہنواندے جے گن چاکیتی سوکونت بھارا
پریم کلی کوپیر پنجال پتھر جہلوگھاٹ کولوراہی چلنہارا
کتے لاڑیاں کتے گلائی منڈی وارث کون کوراجکہ کھیڈ وہارا

ایضاً

تہاردا اتھر دتہار ہی تہار آندے آکھن ہوبدری دل روڑے
اٹھ کھیلر دگھان گہہ لے دہایو تہاکو کھانگی دیس تے چکرورڑے
کون بدی سوپترلوچرے لائے لوچرے تھاک چل چلرورڑے
کدی ولیشر دچندر کھ کال بدری ایہ ولاں کر بہت کلرورڑے
وہوں مارکے بید ہونس دیکے کون سرپ تن چرے اولرورڑے
اُٹھتے تھر تھری کا مجھ اور کانپوتہاکو وارثونا تھ لے چلرورڑے

گفتگو نمودن ہیر بارانجھا بر وقت رواں شدن بطرف سیال وطن خود

جتی ہیر رانجھا دوویں اُٹھ ٹرے ہوئی ملک تے دیس دی سوہ میاں
اصلی وطن دی جا انجھان کے تے کڈھی عاشقاں آ تے اوہ میاں
جتھوں کھیڈدے گئے سان نال خوشی تقدیر سٹی وچ کھوہ میاں
ہیر آکھدی رانجھے نوں ہس کے تے ایتھے ہویا سی میل ملوہ میاں
ایتھے نال سہیلیاں ساریاندے لنگے رچھ دی لاہی سی بھوہ میاں
راہو راہ سیالاں دے جوہ آئے ہیر آکھیا ویکھلے جوہ میاں
ڈِٹھی تھاں جتھے کیدو پھاٹیا سی نال سہلیاں بنھ دھروہ میاں
جدوں جنج آئی گھر کھیڑیاندی چڑھ آیا طوفان سر نوح میاں
ایہہ رانجھیا ویکھ توں تھاں میاں جھگی کیدو دی سٹی سی لوہ میاں
وارث روز نفیر دے لبھ لیسن آپو اپنے قالباں روح میاں

رسیدن ہیر رانجھا در حد بست سیالاں و شناسیدن آنہار اشابانان

جوہ وچ ماہی مجھیں چاردے سن رانجھے ہیر ول کرن دھیان میاں
ماہیاں پچھیا رانجھیا دس بھائی تیرے کس پاڑے ہن کان میاں
جدوں آن ڈھکے نیڑے ماہیاں دے تدوں دوہاں نوں لیا پچھان میاں
وارث شاہ تدوں کنے کن پاٹے جدوں لگا سی عشق دا بان میاں

خبر کردن در جھنگ سیال و شنیدن والدین ہیر و طلبیدن آنہار ادر خانہ

کہیا ماہیاں جا کے وچ سیالیں نڈھی ہیر نوں چاک لیایا جے
سیالاں آکھیا پرہاں جان کتے جا کے نڈھڑی نوں گھریں لیایا جے
داہڑی کھیڑیاں دی پھیر مُن سٹی پانی اک چلی نہیں لایا جے
گھریں اپنے نڈھڑی ہیر وارث وتایاں چاچیاں کول بہایا جے

۱؎ یہاں کلیجہ تھر تھر کا پنتا ہے ۱۲

۲؎ اس کا وارث فقیر بن کر چلا ہے ۱۲

آکھو رانجھے نوں جنج بنالیا وے نڈھی ہیر نوں ڈولڑی پایا جے
اودھر ہیر تے رانجھے نوں لیحلے ایدھر کھیڑیاں دانائی آیا جے
ہیر دیاہ دتی موئی گئی ساہتھوں منہ دھی دا نہ وکھایا جے
اوڑک تساں تے ایہ امید آہی ٹنڈے ستھریاں وانگ وجایا جے
مال لُٹ کے لشکراں ونڈ لیے انہیں ڈگا کیوں ڈھول تے لایا جے
صفاں ہون اکٹھیاں روز محشر ہتھو ہتھ بدلہ تسیں پایا جے
بھائی ہیر تے رانجھے نوں گھریں لیائے نال غور دے پلنگ وچھایا جے
جو کجھ ہین نصیب سو داج دیجے ساتھوں تسیں بھی چالے جایا جے
سیالاں آکھیا کھیڑیاں نال ساڈے کوئی خیر دا پیچ بنایا جے
مرے تسیں تے اوہ کسے کھوہ ڈبی کیہا دیس تے پچھنا لایا جے
ذاتوں مڈھ قدیم دے تسیں ہینے بیٹھے دھوئیں دی سواہ اڈایا جے
ساڈی دھی نوں تساں مکاسٹیا بدلے اوسدے ساک دیوایا جے
طعنے مار کے نائی نوں موڑ گھلیا مڑ کے پھیر نہ اساں تے آیا جے
وارث شاہ دیاں خدمتاں کرن سبھے سارا کوڑ ماں خوشی کمایا جے

بخانہ آوردن ہیر و رانجھا

بھایاں جائیکے ہیر نوں گھریں آندا نالے رانجھا گھریں منگایو نے
جامہ ریشمی گل وچ پلکے تے اوہدی آدمی شکل بنایو نے
مکھن گھت اتے دُدھ کھنڈ چاول اگے رکھ کے پلنگ وچھایو نے
بھائی چارے نوں میل بہایو نے سبھو حال احوال سنایو نے
جاہ بھائیا ندی جنج جوڑ لیاویں اندر واڑ کے بہت سمجھایو نے
دجہ نال جواب دے موڑ چھڈیا نائی ہتھ اک خط پھڑایو نے
بدنیت تے آن تیار ہوئے دھی مارن دا متا پکایو نے
ہتھیں اپنی اگ خرید کے تے سیراں سیٹھ انگیار کھنڈایو نے
لاہ مُنداں جٹاں مُناسٹیاں سر سوہنی پگ نبھایو نے
یعقوب دے پیارڑے پُت وانگوں کڈھ کھوہیں تخت بہایو نے
کھانا رکھ اگے بہت نال خوشی اتے فرش دے بیٹھ کھوایو نے
دیکھے واعدے کوڑ تے مکروالے رانجھے یار دامن منایو نے
نال دے لاگی خوشی ہو سبھناں طرف گھراندے چا پہنچایو نے
ساتھی آونا جاونا چھڈ دینا وچہ خط دے ایہ لکھایو نے
کیدو رات دن وچ صلاح رہندا ویکھو کیڈ مخول بنایو نے
گردن اپنی خون لکھائیکے تے متھے داغ سیاہی دا لایو نے
جھوٹھے سچے الاہمڑے دیکے تے نائی کھیڑیاں طرف بھجایو نے
وارث شاہ ایہ قدرتاں رب دیاں نے دیکھو نواں پکھنڈ جگایو نے

آمدن رانجھا در خانہ خود و تیار کردن برات

رانجھے جائیکے گھریں آرام گنڈھ پھیریا سو وچ بھائیاں دے
چلو بھائیو دیاہ کے ہیر لیائیے سیال لئی ہے نال دعایاں دے
سارا کوڑ ما آئیکے گرد ہویا بیٹھا پینچ ہو وچ بھرجائیاں دے
جنج جوڑ کے رانجھے نے تیار کیتی ٹونک چاہدے مگر نائیاں دے

باجے دکھنی دھرگاں دیناں وچن لکھ رنگ چھٹن سرناہیاں دے
بھابیاں رانجھیدیاں گاندیاں نال خوشی گاون مطربان نال عطیاں دے

انہاں ویاہ داچا سامان کیتا نال شتریاں تے کرنایاں دے
وارثشاہ وساہ کی زندگی دا بندہ بکرا ہتھ قصایاں دے

مصلحت نمودن سیالاں برائے کشتن ہیر و نیز شنیدن ایں خبر ہیر از کسے

کسے ہیر نوں کن وچ چا کہیا پلے بنھ دلیں وت کھیڑیاں نوں
کیدو آکھیا اگی بددعا میری سبھو سنونگے نت کھیڑیاں نوں
ہیرے دیکھ وکیلاں نے آونائیں چھڈ دیہن کوڑدیاں پھیڑیاں نوں

گجھا آدمی گھلیا کھیڑیاں تے مڑ پھیڑے اوہ اپنے پھیڑیاں نوں
ایتھے آون کھیڑے وڈے پون جھیڑے اجے دیکھو گے انہاں کھیڑیاں نوں
وارثشاہ جے فضل دی جھلی بنے رب لاسی رہڑے بیڑیاں نوں

کلام کیدو

کیدو آکھیا ایہہ نہ کدی سنیا اگے کسے نہ وچ سنسار دے جی
اکدہر کرن نکاح ویاہ دیون اکدہرے دے تھاں ساک وچار دے جی
سبھو کیدو نوں آکھدے توں سچا اوڑک ملکی چوچک دونویں ہار دے جی
ساڈی تیری آہی پت اک بھائی ساتھوں ہوئے نے کم وگار دے جی

کدی آدجوگا دنہ مول ہوئی سچے سیال ایہہ قول اقرار دے جی
آکھن رانجھیا جاہ توں جنج لیاویں ہن ایہہ فساد خوار دے جی
کوئی جائے نہ پیش تدبیر ساڈی اگے کیدو دے سبھ پکار دے جی
وارثشاہ کیدو بہت خوشی ہویا کرکے مکر فریب ہنجار دے جی

ایضاً

کیدو جائیکے ہیر دے کول بیٹھا بچہ صبر کر بات قرار دی اے
کیدو آکھیا انجھے نوں مار سٹیا موت چمکدی دھار تلوار دی اے

چاچا صبر کیہا مینوں آکھنا ایں ہیر جیو وچہ خوف وچار دی اے
وارثشاہ کیدو دوں گل کیتی ہیر قہر دی آہ سن مار دی اے

ایضاً

ساتھی کھیڑیاں دانائی آیا جے اوہ تاں تہرتے خون گذار دتے بجے
آن کہن مکلاوے دی بات سانوں لاگی آن ایہو گل تاڑ دتے بجے

سانوں آکھدے نے اسیں کدوں آئیے تے پچھدے قول قرار دتے بجے
وارثشاہ مکلاوڑا لین آون ایتھے نواں پسار پسار دتے بجے

مشورہ کردن سیالاں وزہر دادن ہیر را

سیالاں بیٹھ کے ستھ وچار کیتی بھلے آدمی غیرتاں پال دے نی
پٹ چھڈ دی کالک بیٹیاں دی عیب جگ دے طعنے گال دے نی

یارو گل مشہور جہان اُتے سانوں مہنے ہیر سیال دے نی
پت رہیگی ناں جیکر ٹور دیئے ندھی نال منڈے مہینوال دے نی

جد ہا کھاوندے اوسید ابرا منگن دغا کرن ہو کے محرم مال دے نی
برکت مگدی اتے امان بھنن لپ غیبتی چڑھاں نوں گال دے نی
عورت اپنی کول جے غیر ویکھن غیرت کرن نہ اوسدے حال دے نی
سید شیخ نوں پیر نہ جانی ایں لئے عمل کمے جے اوہ چنڈال دے نی
دولت مند دیوث دی ترک صحبت مگر لگیئے نیک کنگال دے نی
زہر دیکے ماری اے ہیر تائیں گنہگار جو جل جلال دے نی
کید دا آکھدا ر انجھے نوں ماریا گند گئی وچہ ایس خیال دے نی
ماریا ہیر نوں پاپیاں نے ایہہ پکیتے ذوالجلال دے نی
پڑھکے علم تے عمل نہ کرن جیہڑے اوہ شیطان مردود دے نال دے نی
ترک صوم صلوٰۃ درپیش رکھن دنیا واسطے محتاں جال دے نی
ویکھو عقل شعور جو ماریا نے پئے ہورناں نوں کولوں گال دے نی
بھاویں ٹبر مرید دا مرے بھکھا پیر اپنے نفس نوں پال دے نی
ایہہ شیطان قطو نگرے وڈے ظالم لیرے لاہوندے ننگ کنگال دے نی
شان ویکھ مشٹنڈیاں ہون راضی جدوں سائیں ہو ہی ڈیل ڈال دے نی
رناں گشتیاں گنڈیاں گرد بیٹھن فقرا ڈدے مکھ سوال دے نی
اشرافاں دے پت ہو گئے کنجر موئے دور جاں وقت زوال دے نی
کاں باغ دے وچ کلول کردے تتر مور چکور بھکھ جال دے نی

قبر وچہ دیوث خنزیر ہوسن جیہڑے لاڈ کرن دھن مال دے نی
نال سجناں لڑن تے دیر گھتن کھوٹے نیت دے ٹھگ کمال دے نی
منہ تنہاں دا ویکھنا خوک دا نگوں قتل کرو رفیق نہ مال دے نی
ہووے چوہڑا ترک حرام مسلم مسلمان سبھ اوسدے نال دے نی
کدی لکھکڑا العل نہ ہو جاندا جے پرو دیئے نال لال دے نی
رہندی ہیر بیمار لاچار اگے صوت اوسدی وانگ ہلال دے نی
مکروں زہر دتی وچہ گھول شربت مت اپنی آپ اوہ گال دے نی
بدعملیاں جیہڑیاں کرن چوری محرم سبھ تیرے سوال وال دے نی
شرع وچ بدملے نے آوندی ایس گل نوں مرد سنبھال دے نی
ایہہ نماز نہ چھٹی پیغمبراں توں تارک ماردے دم کمال دے نی
انہوں بھیس فقیری دا پہن لیندے واقف ہون نہ مالتے کال دے نی
فرض سنتاں واجباں ترک کرکے سبھ دوڑدے پیر دی فال دے نی
سگوں پیر دے نام نوں لاج لائی اوہ رد درگاہ جلال دے نی
مکر سہلیاں لوٹیاں پہن باناں پگڑ اُستر امن منوال دے نی
خاندان اشراف سبھ گم گئے مالک ہوندے کمذات دھن مال دے نی
منع ہوئی زکوٰۃ زناہ ودھیا ایہہ نشان سبھ قحط و بال دے نی
سانوں جنتی ساتھ رلاوناں جے اساں آسرے فضل کمال دے نی

پیر فند فریب دا پہن جامہ دلوں خوشی مرید ملال دے نی
جیہڑے دوزخاں وچ بنھ لوڑنی گے وارثشاہ فقیر دنیال دے نی

مقولہ شاعر

۱ے بے غیرت دولتمند کی صحبت چھوڑ کر غریب نیک کی پیروی کرنی چاہیے ۲ے ہیر یہ سن کر بیہوش ہو گئی ۳ے لیرڑے لباس کپڑے یعنی کنگالوں کے کپڑے اتار لیتے ہیں ۴ے اس مصرعہ میں مصنف نے اس بیت کا ترجمہ کیا ہے سے از زناہ افتد با اندر حیات :: ابر ناید از پئے منع زکوٰۃ

نڈھی ہیر نوں حکم داتاپ چڑھیا پئی رانجھنا یار پکار دی سی
کیدو آکھیا رانجھے نوں ماریا پئی چمکدی دھار تلوار دی سی
جان گئی ہوا ہو گل سُن کے رانجھا مرن دے وقت چیتار دی سی
جھب سد لیا ڈورانجھا ملے مینوں آہ عشق دے سوز دی مار دی سی
جے تاں چپ کریں گل ہوگ چنگی نہیں تے الکھ لاہاں تیر سوار دی سی
وارث شاہ نوں سِک دیدار سی جیہی ہیر نوں بھڑکنا یار دی سی

فوت شدن ہیر

ہیر جان بحق تسلیم ہوئی ایہناں دفن کر خط لکھایا ای
ولی غوث نے قطب سبھ ختم ہوئے موت سچ ہے رب فرمایا ای
اساں صبر کیتا تاں صبر کرنا حکم اِنَّكَ مَيِّتٌ آیا ای
رضا قطعی ٹلے نہ کدی ہرگز لکھ آدمی ترت بھجایا ای
ڈیرا پچھ کے دھیدو دا جا وڑیا خط روئے کے ہتھ پھڑایا ای
میرے مال نوں قاصد اخیر ہے اوئے آکھ کاسنوں ڈسکنا لایا ای
تیرے مال نوں دھاڑ دی اوہ پیا جس توں کدی نہ کسے چھڑایا ای
غسل کفن دے کے کل ہیر تائیں وچہ قبر دے چا دفنایا ای
لکھیا مالکاں دا تیرے ہتھ دتا بندہ امر بجا لیایا ای
دنیا کھیڈ ہے کھوہ کیاریاں دی اوڑک خاک در خاک سمایا ای
وقت موت دا نبیاں انبیاں نے وتھے کوئی نہ سخن دوہرایا ای
كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ حکم وچ قرآن دے آیا ای
اساں ہور امید سی ہور ہوئی خالی جا امید فرمایا ای
قاصد دوڑیا جھنگ سیال نوں جی ترت تخت ہزارے وچ آیا ای
رانجھے پچھیا خبر کی لیایا ایں منہ کاسنوں بُرا بنایا ای
قاصد اٹھ کے مُکھ توں آہ ماری اگوں ایہ جواب سُنایا ای
ہیر موئی نوں اٹھواں پہر ہویا مینوں سیالاں نے اج بھجایا ای
کل مہر بیٹھے اوہدی فاتحہ تے مینوں ایدھر ترت دوڑایا ای
تخت زندگی توں ہن معزول ہویوں تینوں حکم تبدیل دا آیا ای
وارث شاہ میاں گل ٹھیک جانی ایتھے آدمی کوچ دا آیا ای

مقولہ شاعر

کئی بول گئے شاخ عمر دی تے ایتھے آہلنا کسے نہ پایا ای
وڈی عمر تے بہت اولاد والا جس نوح طوفان ڈبایا ای
سخن یادگاری رہی شاعراں دی جنہاں طبع دا زور آزمایا ای
ایہ روح قلبوت دا ذکر سارا نال عقل دے میل ملایا ای
کئی حکم تے ظلم کما چلے نال کسے نہ ساتھ لدایا ای
جیہڑا دین تے دنی دا بادشاہ سی اوہ بھی خاک دے وچ سمایا ای
ایہہ ہیر نہ کسے نے کہی ایسی شعر بہت مرغوب بنایا ای
وارث شاہ میاں لوکاں کملیاں نوں قصہ جوڑ ہشیار سنایا ای

فوت شدن رانجھا

دُنیا کوچ مکان فناہ دا ای کیوں بیٹھائیں جھونپڑی پا میاں
تیرے نال دے بیلیا لد گئے ہونا سب دا چل چلا میاں

لبھے وانگ فرہاد دے آہ ماری گئی جان سو ہو ہوا میاں
دونویں عشق مجاز وچہ رہے قائم نال صدق دے گئے وہامیاں

دو دیں دار فنا تھیں گئے ثابت جا پھرے فی دار لبقامیاں
وارثشاہ اس خواب سرائے دی تے کئی داجڑے گئے وجامیاں

دنیا توں نفرت

عبرت دنیا ونفرت ازاں وبیان وبطور آن درنمودن ونصیحت کردن

وتاریخ اختتام کتاب قصہ ہیر ورانجھا ساختن

جاہل فاسق نے جگ نوں مت دیندے دانشمندی مت خوار ہوئی
مجلس لائیکے کرن حرام ایکا ہتھ ظالماں تیز کٹار ہوئی
پیا ملک دے وچ ہے بڑا رولا ہر کسے دے ہتھ تلوار ہوئی
چور چوہدری یار تے پاک دامن بھوت منڈلی اک دو چار ہوئی
ساڈے دیس تے جٹ سردار آہے گھرو گھری جدیں نویں وچار ہوئی
سن یاراں سؤاسی سی نبی ہجرت لمے دیس دیوچہ تیار ہوئی

حق سچدی گل نہ کہے کوئی جھوٹھ بولنا رسم سنسار ہوئی
صوبیدار تے حاکم نہ شاہ کوئی رعیت ملک تے سبھ اجاڑ ہوئی
پردہ ستر حیا دا اٹھ گیا ننگی ہوئے کے خلق بازار ہوئی
اشراف خراب کمین تازہ زمیندار نوں وڈی بہار ہوئی
تدوں شوق ہویا قصہ جوڑنے دا گل عشق دی جدوں اظہار ہوئی
اٹھاراں سؤتے ویہہ سی سمتاں دا راجے بکرماجیت دی سار ہوئی

کیتی نذر حضور جد عالماں دی گل عام سرکار دربار ہوئی
وارث جنہاں نے آکھیا پاک کلمہ بیڑی تنہاندی عاقبت پار ہوئی

کھرلاں دی صفات

کھرل ہانسدا ملک مشہور ملکاں جتھے شعر کیتا نال راسدے میں
ہور شاعراں چکیاں جھوتیاں نی غلہ پیٹھلائے وچہ خراسدے میں
گوشے بیٹھ کے ہیر کتاب لکھی یاراں واسطے نال قیاسدے میں

پرکھ شعر دی آپ کرلین شاعر گھوڑا پھیریا وچ نخاس دے میں
سمجھ لین عاقل ہوش غور کرکے بھیت رکھیا وچ لباسدے میں
پڑھن گبھرو دیس وچہ خوشی ہوکے پھل بیجیا واسطے باسدے میں

پئی آس امید الحمد للہ اٹھے پہر ساں وچہ ہراسدے میں
وارثشاہ نہ عملدی راس میتھے کراں مان نمانڑا اکاسدے میں

تیرے فضل دے باہجہ نہ آس کائی عدل ہویا تے لکھ لنگور دالے ۱۰۱۷
افسوس مینوں اپنی ناقصی دا گنہگار نوں حشر دے صور دالے
صوبیدار نوں طلب سپاہ دی دا تے چاکراں کاٹ قصور دالے
سانوں شرم ایمان دا خوف رہندا جویں موسی نوں خوف کوہ طور دالے

۱۰۱۸ تیرے خاص حبیب دی مہر باہجوں کجھ حال نہ چکنا چور دالے
جویں مومناں خوف ایمان دالے اتے حاجیاں بیت معمور دالے
سارے ملک پنجاب خراب وچوں مینوں بڑا افسوس قصور دالے
انہاں غازیاں کرم بہشت ہووے تے شہیداں نوں جیوں دعوے حور دالے

۱ سنہ ۱۱۸۰ھ ۲ سنہ ۱۸۲۰ بکرم

اینویں باہروں شان خراب وچوں جیوں ڈھول سہاوندا دور دا اے
دولت علم تے عقل سبھ دادیتری کوئی کم نہ عقل شعور دا اے
وارث شاہ وسنیک جنڈیالڑے دا تے شاگرد مخدوم قصور دا اے
وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ لائق اونوں شان غرور دا اے
شکر گنج مودود دی نال مدد کھلا فیض ایہ فیض گنجور دا اے

عزت آبرو نال توں بخش ایماں سانوں آسرا رب غفور دا اے
وارث شاہ نہ عملدی راس میتھے آپ بخش لقا حضور دا اے
قصہ لکھ کے جا استاد لگے ڈھو آ دکھیا نظر منظور دا اے
صاحب ہتھ وڈیایاں یاریاں نی کوئی عذر نہ ایس معذور دا اے
وارث شاہ ہووے روشن نام تیرا کرم ہووے جے رب شکور دا اے

وارث شاہ دی عاجزی منّ ربّا دکھ درد گوا رنجور دا اے
وارث شاہ اتے جملہ مومناں نوں حصہ بخش توں اپنے نور دا اے

تیرے نام دے آسرے میں جیواں ربا ایہو ہے نت سوال میرا
اپنے ذوق تے شوق دا چا رکھیں گلوں غماں دا لاہ جنجال میرا
میرا نبی شفیع نگہبان ہووے ماضی حال تے جو استقبال میرا

ٹوریں نال ایمان سلامتی دے ہووے خوار نہ حال احوال میرا
پڑھے سنے لکھے سوئی خوشی تھیوے ہووے سخن قبول بیتال میرا
وارث شاہ فقیر دے عیب کجیں توہیں قادر اجل جلال میرا

خاتمہ کتاب

ختم رب دے کرم دے نال ہوئی فرمائش پیارڑے یار دی سی
جو کوئی سنے پریت دے نال بہکے وچوں کوڑ دلوں سچ نتار دی سی
کھول کھول کے ذکر بیان کیتا رنگا رنگ دی خوب بہار دی سی
جو کوئی پڑھے سو بہت خورسند ہووے واہ واہ سبھ خلق پکار دی سی

گل سوہنی عاشقاں سچیاں دی خوشبو گلاب گلزار دی سی
ایسا شعر کیتا پر مغز موزوں جیہی موتیاں لڑی شاہوار دی سی
تمثیل دے نال بیان کیتا جیہی زینت لعل دے ہار دی سی
وارث شاہ نوں سک دیدار دی سی جیہی ہیر نوں بھڑکنا یار دی سی

دعائے مصنف بدرگاہ قاضی الحاجات

وچ پاک جناب دے عرض میری توہیں رب رحیم خدا سائیں
تیرے عدل کیتا نہیں جا کائی نال فضل دے ہوگ بچا سائیں
بخش دمیں لکھن والے جملیاں نوں پڑھن والیاں کریں عطا سائیں
رکھیں شرم حیا توں جملیاں دی بیڑی مٹھ ہی دئیں لنگھا سائیں

بندہ حرف جے بھلکے بول بیٹھا میرا بولیا بخش خطا سائیں
غم دین تے دنی دا ہے ناہیں میرا ایہو سوال دعا سائیں
سنن والیاں نوں بہت خوشی رکھیں نال ذوق تے شوق دا چا سائیں
وارث شاہ تمامیاں مومناں نوں دئیں دین ایمان بقا سائیں

خلاصہ قصہ ہیر و رانجھا منجانب مصنف ہیر

ہیر روح تے چاک قلبوت جانو بالناتھ ایہ پیر بنایا ای
قاضی حق بھیل نے عمل تیرے عیال منکر نکیر پھڑایا ای
کیدو لنگا شیطان ملعون جانو جس نے وچہ دیوان پھڑایا ای
ملکی چوچک نے فقہ اصول دونویں جنہاں حق دا راہ بتایا ای
جوگ ہے عورت کن پاڑ جس نے انگ بھبوت رمایا ای
دو دکھاں رات مسافری سخت جیہڑی جس حساب کتاب لکھایا ای
بھائی بھابیاں ساک پیوند تیرے جنہاں نال توں بھنجھا پایا ای
گھرنایاں دا ادہلا جگ دا اے گوشے بیٹھ کے شغل کمایا ای
بیڑی پلنگ والی پل صراط بندے جس وچ دھکو دھوڑا کھایا ای
وانگ ہیر دے بنھ لیجان تینوں کسے نال نہ ساتھ لدایا ای
قول قولاں دے سچ سینہوڑے نیں جنہاں ازل پیغام سنایا ای
سہتی موت تے جسم ہے یار رانجھا اوہناں دوہاں نے ہاں بھیڑ مچایا ای
اوہ شیر ہے نفس ہنکار تیرا جس راجے دی جوہ ڈرایا ای
آیوں نکل ہزاریوں سانجھ ٹٹی ساک انگ امنگ گوایا ای
کجھ کھٹ لے وقت ہے مور کھا وے ویلا گھتھر ہاتھ نہ آیا ای
مالدار ہو کے وچہ غفلتاں دے کیوں جان کے رخت لٹایا ای
اندر چھپ شیطان دے عمل کرنائیں باہر نیکاں دا دلیس وٹایا ای
خناس وانگوں نخرے دادیاں دا کاہنوں جان کے کسب بنایا ای
جنہاں نفس نوں ماریا رب جاتا نبی وچ حدیث فرمایا ای
متھے بیٹھ کے غافلا گھوک ستوں کیوں چڑیاں توں کھیت چگایا ای
غفلت کوٹ اثبات دی توپ دھر کے گولا نفی دا مار اڈایا ای
جیہڑے یار جانی تیرے نال دے نیں اہناں نال پیوند نہ پایا ای
عدلی راجہ ہوئے نیک عمل تیرے جس ہنیر ایمان دوایا ای

پنج پیر نے پنج حواس تیرے جنہاں بھاپناں تدھ نوں لایا ای
کوٹھا گور اتے عزرائیل کھیڑا جیہڑا لیندائی روح نوں دھایا ای
سیاں ہیر دیاں رن گھر بار تیرا جنہاں نال پیوند بنایا ای
جیہڑا بول دا ناطقہ ونجھلی دا جس ہوش دا راگ سنایا ای
شہوت بھابی تے بھکھ رابیل باندی جنہاں دی جنتوں مار کڈھایا ای
اوہ مسیت ہے ماں دا شکم بندے جس وچہ شب روز لنگھایا ای
تریجن ایہ بد عملیاں تیریاں نے کڈھ قبر بھیس دوزخیں پایا ای
پیلی طمع دی چنین کپاہ وڑیوں نانگ حرص دے ڈنگ چلایا ای
ایہ مزدوری سیالاندیاں مجھیاں نے جیہڑا حیلہ تے کسب اٹھایا ای
دنیا جان الویں جویں جھنگ پیکے گور کالڑا باغ بنایا ای
منزل موت مقصود مراد ہے اوہ جتھے گیا کوئی ورت نہ آیا ای
جس اوہناں پہلواناں دے ڈھیر ڈھٹھے کدا اپنا آپ بچایا ای
اوس ماریاں مشکلاں دور ہویاں رانجھا ہیر نوں پھیر ملایا ای
اوڑک رُس ٹریوں بے وطن ہو کے دلوں کسے نہ مول منایا ای
ایہو وقت ہے تخت بہالنے دا کس شان تے ہوش بھلایا ای
ایس نفس شیطان دے لگ آکھے وچ غفلتاں وقت ونجایا ای
ٹھگا چھرک ٹھگیاں نال ٹھگیں لقمہ جان حرام دا کھایا ای
تینوں نال تکبری آکڑاں دا شیطان نے سبق پڑھایا ای
کڑاں پوندیاں آپ موہا بیٹھوں پچھوں کملیا ڈھول وجایا ای
ایس ملک وجود دا سیر اوکھا بناں رہبراں راہ نہ آیا ای
اندر ویکھ توں اپنے آپ وڑ کے تینوں راہ طریق سمجھایا ای
نالے یار تے چوگ چگا گئے ہن پچھوں ہتھ کیوں لایا ای
وارثشاہ میاں بیڑا پار تیرا کلمہ پاک زبان تے آیا ای

ابیات در مدح سید وارث شاہ صاحب مرحوم مصنف قصہ ہیر رانجھا از بندہ پیر اندتہ ترگڑ

لایا اپنا اپنا زور سبھناں ہیر شاعراں بہت بنایاں نی
فضل شاہ تے میاں ہدایت اللہ مجلس بیٹھ زیارتاں پایاں نی
سوہنی ہوئی گھمیاراں دے وچہ سوہنی لکھی چک توں نال صفایاں نی
لکھ لکھ شاباش محمد نوں مرزاں دے درد نال الائیاں نی
رحیم بخش مئیں ڈھولن والئے نے ٹالی بیٹھ کھلیاریاں مایاں نی
خدمت وچہ مصاحباں عام خاصاں عرضاں عاجزی نال سنایاں نی
ڈٹھا نال نگاہ دے غور کرکے گلاں سچیاں دلاں نوں بھایاں نی
گلاں پہلیاں وچ تاثیر چنگی بعض پچھلیاں بھی چت لایاں نی
سنن والیاں نوں بہت خوشی ہوئی جو جو لکھیاں سبھ انہاں یاں نی
شیراں وانگ میدان توحید اندر وارث گجلے جنگیاں لایاں نی
ظاہر ہیر کتاب دا نام دھریا باطن آیتاں لکھ لکھایاں نی
مرد صاحب کمال سی رب بخشے ہوس وچہ حضور دے جایاں نی
زندہ سخن انہاں ندڑا سدا تازہ ذرا لکھتے نال بنایاں نی
نکے ہوندے نوں ہیر دی چاہ ہوئی عمراں ڈھلندے کنڈھڑے آیاں نی
سکی زمیں تے کرم دا مینہ وریا باہر پھٹ کے سبزیاں آیاں نی
وچ سن سوتیراں تے چار ہجری وارث شاہ مڑ پھیریاں پایاں نی
سینتی سال گئی میری عمر ضائع شامت نفس دی غفلتاں پایاں نی
دلدے عرش توں شوق دی گھٹا اٹھی بونداں رحمتی رت وسایاں نی
محلاں وچہ فقیراں دا پیر خانہ جھبوں پوریاں رب نے پایاں نی
جوڑ دا پنڈ سیانا ندا جرم میرا جھتے گڑھتیاں دتیاں دایاں نی
اصلی جاگہ وزیر آباد آہی باپ دادیوں ملک تے جایاں نی

شاعر حال دی صفت موصوف سبھے طبع اک توں اک سوائیاں نی
خاص الخاص گلاں فضل شاہ دیاں عام فہم دے وچہ نہ آیاں نی
تھوڑے کم وچہ میاں ہدایت اللہ استاد کاریاں خوب دکھایاں نی
بیلے کھڑ لدے چاہڑ کے صاحباں نوں واہ وا نیلیاں بار کدایاں نی
اتے ہور جو یار طریقدے نے لائق سبھ تعریف ثنایاں نی
بے عیب خدا دی ذات عالی بندہ نہیں جو باہجہ خطایاں نی
طبع سچیاں نوں جدوں جوش آوے کدی رکن نہ نال رکایاں نی
ایہہ شعر سید وارث شاہ دے نی پڑہن والیاں لذتاں پایاں نی
خبراں حال ماضی استقبال دیاں نال رمز دے سبھ سنایاں نی
قدر دان سوئی جیہڑا ڈھونڈھ جانے الویں کرنیاں نہیں وڈیایاں نی
گلاں رب رسول دے بھیت دیاں رانجھے ہیر دے وچہ چھپایاں نی
پڑھ پڑھ فاتحہ اوسنوں لکھ بخشاں رب کرے بہشت عطایاں نی
عاشق رب دے سدا ہی جیوندے نے جنہاں کیتیاں نیک کمائیاں نی
عقل ذوق تے شوق دے کھوڈے جیوں جیں لذتاں دو ہنگیاں پایاں نی
بی مار نہیں ہوندی حشر تاکر جیہڑاں ڈبیاں رب اگایاں نی
اُنی سو چوتالیاں سال بکرم اٹھاراں سو ستاسی عیسیاں نی
بخشہار سچا قادرتاں والا لائق اوسنوں بے پرواہیاں نی
رہبر حق دا ڈھونڈنا فرض ہویا باں ہادیاں نہیں صفایاں نی
سجدہ گاہ محمود شاہ پیر بھولا جنے پٹیاں بوٹیاں لایاں نی
گھرنا نگے دو ہتڑے لاڈلے نوں موجاں رب نے خوب کرایاں نی
جھتے بحر چناب نے موج ماری ٹھاٹھاں بحر پریم دیاں دھایاں نی

ہویا چت اداس تے قہر کرکے لیاں ملک تے پھیر ہوایاں نی
کہی دساں رنگیلڑی عشقبازی کھیڈاں عجب توں عجب کھڈایاں نی
رب باجھ نہ آسرا عاشقاں نوں باجھ دلبراں نہیں سمایاں نی
ہوئی ہیر جہیاں ایس عشق ظالم گھت بچھ دے وچہ کلایاں نی
پہلاں جگ جہان خوار کرکے بابل چھڈیاں پھڑا پھڑایاں نی
ہووے یار توں یار نہ جدا سایاں اگے نیڑیاں جویں رضایاں نی
کجھ طور زمانے دا ہور ہویا چالاں الٹیاں ای نظر آیاں نی
دنیا واسطے عقل ہے تیز ہویا ساراں دین توں خلق بھلایاں نی
جدوں عالماں سچیوں ترک کیتی متاں جاہلاں دھروں گوایاں نی
آیا وقت جو کسب روزگار وچوں یمن برکتاں سب سدھایاں نی
آب خور دنے آن مقام کیتا کرکے چار چوکوٹ توں دھایاں نی
رب سیوں نے داتا کسب مینوں حکم محنتاں کرن فرمایاں نی
ہویا جی تے شعر دا شوق مینوں ساراں علم توں تھوڑیاں پایاں نی
پڑھاں شکر ہزار الحمد للہ وارث پیر توں دولتاں پایاں نی
گڈی طبع نوں طبڑی ڈور دیکے واؤ نال پریم اڈایاں نی
کتے حاشیہ لہریہ کتے ٹکڑے پھلاں ڈالیاں کتے لٹکایاں نی
کاریگر ویکھے قدر دان کوئی ہویاں گھٹ کے خوب تریایاں نی

تھاں تھاں محبتاں خوب ہویاں نال دوستاں ودن سوایاں نی
متھے عاشقاں ملک ملامتاں دے پچھے شہرتاں جگ نے لایاں نی
رانجھے تخت ہزاریوں دھک ملیا بنے ساک نہ دیر بھر جایاں نی
ایہ ساریاں پکیاں جھٹ رٹی رکے ماسیاں پھپھیاں تایاں نی
کہیا نبی کل شیئ یرجع یار یار نوں جپھیاں پایاں نی
ربا حفظ ایمان دے وچہ رکھیں کراں کل دے حق دعایاں نی
وچ غفلتاں اہل کتاب ہوئے رسماں دفع قانون جمایاں نی
پنڈاں بنھ کے جھوٹھ ایراہد دیاں لوکاں گنڈھڑیاں سر اتے چایاں نی
قصے ہون منصوبیاں جھگڑیاں دے بدلے نیکیاں کرن بریایاں نی
دلوں خلق محبتاں دور ہویاں رسماں حسد تے بغض ودھایاں نی
وچ شہر لاہور دے شوق کیتا جتھے کل ولائتاں آیاں نی
پیرانداتا عاصی سدن ہیر والا خادم پیر نوں وچ لوکایاں نی
بخشش آپ کیتی وارث شاہ مینوں کرکے وچہ یقین صفایاں نی
مہربان ہوکے مالامال کیتا باقی چھڈیاں نہ تھوڑاں کایاں نی
قطع درزیاں والیاں سوچکے تے کتراں رنگ برنگ ملایاں نی
قیمت وار بانات دی درز کیتی گھتی چوسیاں صاف بجھایاں نی
سوئی ہجر دی حسب دا میل دھاگا جامہ شوق نے رفو کرایاں نی

ہوئے خاتمہ نال ایمان میرا رب کرے قبول دعایاں نی
اوکھے وقت اندر کلمہ یاد ہووے پیرانداتا رب ملایاں نی

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

نظم تاریخ تحریر خلاصہ وقطعہ ہیر طبعزاد جناب مولوی پارس علی صاحب

تخلص علی تلمیذ حضرت فرید العصر مولنا فرید الدین صاحب عباسی المتخلص فرید مرحوم

وارث شاہ آکھی وار سجناندی قصہ جوڑ را نجھیٹے تے ہیر دا اے
۱۱۰۲ جوڑ جوڑ کے توڑ چڑھا دتا جوڑ میل جویں کھنڈ کھیر دا اے

تور تخت ہزاریوں رانجھنے نوں سیالیں میل کرا ہتی ہیر دا اے
۱۱۰۴ موت اتے سنجوگ نہ ٹلے مُواے ڈھکے ڈھو جاں آن تقدیر دا اے

عشق آن اولیاں چاہیاں نے کی کی ٹرتنے پاڑ دا چیر دا اے
۱۱۰۶ حضرت عشقدی وار نیارڑی اے نیارا مسئلہ عشق تعبیر دا اے

کِتے دیس تے وطن تیاگ چھٹے ساک سین بھابی بھائی ویر دا اے
۱۱۰۸ کِتے رات مسیت دے وچہ کٹی پڑھدا سبق جانوں تدبیر دا اے

کِتے ونجھلی ساڑ کے سوز کڈھے سوز ساز جویں مزامیر دا اے
۱۱۱۰ کِتے بحر چناب دیاں لے ہٹھاٹھاں موجاں ماندا تے نین چیر دا اے

کِتے وچ بیڑی پلنگ ہیر دے تے سوندا جانکے دیس جاگیر دا اے
۱۱۱۲ چھمکاں پکڑ کتے ہیر وانگ آوے دیدہ چاہڑ کے روہ دے نیر دا اے

کِتے لڈن جھبیل کٹاوندائے ذمہ لائے کے عذر تقصیر دا اے
۱۱۱۴ کِتے ویکھ رانجھیٹے دے مست نیناں نظر مہر دیناں کھنڈ کھیر دا اے

کِتے قول اقرار زبان کر دا لے نام خواجہ خضر پیر دا اے
۱۱۱۶ کِتے چوچکیدیاں مہیں چاندا اے کِتے چاک سداوندا ہیر دا اے

یاراں لئی کتے پھرے وچہ بازاں بیلے گاہندا تے جھل چیر دا اے
۱۱۱۸ پنجاں پیراں دا کِتے ملاپ کر دا دِسے حرف مرید نوں پیر دا اے

کِتے وانگ کیدو لنگے مکر کردا بانی مکر فریب تزویر دا اے
۱۱۲۰ کِتے لاوندا کِتے بجھاوندا ئے کِتے پاڑ دا تے کِتے چیر دا اے

کِتے کھیڑیاں ہیر پرناہ دیندا بندا وارثی حسن جاگیر دا اے
۱۱۲۲ کِتے نال رانجھیٹے دے وچہ بیبے دکھاں غماں دے کیرنے کیر دا اے

کِتے ناتھ دے جا دوار بہندا اسانوں آسرا پیر فقیر دا اے
۱۱۲۴ جوگ لین کارن ٹلے جا چڑھدا گھتے ناتھ نوں واسطا پیر دا اے

جوگ دیندیاں نیتاں دھار کے تے بہندا ہو فقیر دا اے
۱۱۲۶ داہڑی بھواں سر پٹے منا کے تے لاہ آسرا ساک تے ہیر دا اے

اڈو بھوڈ کر مندراں پاکنیں دیندا جٹ نوں جرم فقیر دا اے
۱۱۲۸ جوگ لیندا ای ٹلیوں اٹھ ٹریا جوہ رنگپور کھیڑیے خیر دا اے

منکر ہو عیال نوں کتے دیندا پتہ قول اقرار نکیر دا اے
۱۱۳۰ کِتے ہو جوگی کفنی پا پھر دا جوگ جیوندی جان کفنیر دا اے

کِتے نادو جا نکے نگر وڑدا اُتر جٹاں دا بال فقیر دا اے
۱۱۳۲ کِتے جوتشی بنے تے دید کِتے اٹھ لوٹیاں وچ اکسیر دا اے

کِتے سنگلی سٹ کے ٹگن لوے جویں لکھیا لیکھ تقدیر دا اے
۱۱۳۴ کِتے وچ ترنجناں پھرے بھوندا نقش لکھیاں جب تصویر دا اے

پھیر ویکھدا اچھیل ٹیار کڑیاں نقش روم تے چین کشمیر دا اے
۱۱۳۶ کِتے نال سہتی رانجھے وانگ لڑدا بن داسانگ ملنگ فقیر دا اے

کِتے کوٹیدا بھاٹیدا آپ کِتے راہ کالڑے باغوں چیر دا اے
۱۱۳۸ قولاں سبھ سنہوڑے گھلدا ئے رانجھا یار جاپے جٹی ہیر دا اے

۱۱۳۹ کِتے کھنڈ ملائی دا تھال لُٹے کرے چا رنج تے شیر دا اے

۱۱۴۰ کِتے پرتوا پایا ئیکے معجزے دا سہتی نال یقین کھیڑ دا اے

۱۱۴۱ کِتے متا پکاوندا نال سہتی ویکھو مشورہ ایس مشیر دا اے

۱۱۴۲ کِتے کنڈلیوں سپ لڑاوندا اے ہیر دشمناں نال ظہیر دا اے

۱۱۴۳ کِتے ماندری ہو کے آوندا اے جا پلے یار کدو کناں ہیر دا اے

۱۱۴۴ کِتے ڈھلکے کندھ پچھواڑیدی پکڑ ہتھ ٹردا اتھی ہیر دا اے

۱۱۴۵ ڈاچی شاہ مراد دی موڑ راہوں نال کشف دے لکھ نکھیڑ دا اے

۱۱۴۶ سہتی دے مراد تے ہیر رانجھے ہتھاؤں ہتھاں چا دوہاں کھیڑ دا اے

۱۱۴۷ انہاں توڑ کے کھیڑیاں ول جاندا گھاہ لٹّے لاندے چیر دا اے

۱۱۴۸ کِتے داہراں چا ہڑ لیاؤندا اے ڈھنگ لڑنے کرے تدبیر دا اے

۱۱۴۹ کِتے شاہ مرادنوں جا دسے بلیاں داہراں مار بھنڈیر دا اے

۱۱۵۰ کِتے پھیر مڑ رانجھے دے خیال پوندا دسیاں انجے چھیڑا ہیر دا اے

۱۱۵۱ کِتے عدلی دے جا دربار کوکے کتے جا قاضی نال ہیر دا اے

۱۱۵۲ کھوہ ہیر دیوندا کھیڑیاں نوں ویکھے حال نہ جٹ دلگیر دا اے

۱۱۵۳ کِتے مار آہیں سارا شہر ساڑے کرے کھیڑیاں حکم اسیر دا اے

۱۱۵۴ کھیڑے بنھ کے کھیڑے دربار اندر ہویا انہانوں کم اسیر دا اے

۱۱۵۵ ہتھ رانجھے دے ہیر دی بانہہ دیندا آکھے حکم سنا اخیر دا اے

۱۱۵۶ امر ہویا اے پاک جناب وچوں ہیر رانجھے دی تے رانجھا ہیر دا اے

۱۱۵۷ پھیر اٹھ ٹردا وارث شاہ وٹے آہو لاوندا اے پینڈے چیر دا اے

۱۱۵۸ کتوں کجھ جنڈیالڑے جا دڑیا خادم ہوں کارن وارث ہیر دا اے

۱۱۵۹ کسے بھا گبھری چا دسیائے نال ہتھاؤں مکان فقیر دا اے

۱۱۶۰ وارث شاہ اگے دکھاں نال بھریا اتوں گھاہ دو ہیرڑا چیر دا اے

۱۱۶۱ وارث ہیر رانجھیٹے دی چھوہ بھنہ اڈھوں لاہ کے سال اخیر دا اے

۱۱۶۲ قصہ جوڑ کے عاشقاں پیاریاں دا جا جگ دے چہ تشہیر دا اے

۱۱۶۳ گئے وقت تے بولیاں ہور ہویاں فرق بول تے قول تقریر دا اے

۱۱۶۴ ویکھو وس انجان دے پا قصہ چا بولاوندے بول تعبیر دا اے

۱۱۶۵ بولی دیس والی جان دیس والے جانے کی ونیک کشمیر دا اے

۱۱۶۶ کیہا سوہنا بول چھناوندا اے جیہڑا شعر سید وارث پیر دا اے

۱۱۶۷ ہویاں مدتاں پھیر مڑ شوق لگا جا جنڈیالڑا پھول پھلیر دا اے

۱۱۶۸ ڈھونڈ بھالکے لیا وندا اک نسخہ وارث شاہ دی خاص تحریر دا اے

۱۱۶۹ ہتی سال مسودیاں حال ہوئے لوڑے ورق جیوں حال ظہیر دا اے

۱۱۷۰ اجے ہوئی نہ او سدی لشا خاطر وچوں جیونوں چا دلگیر دا اے

۱۱۷۱ ٹردا ہوا آس جھناں دے تے نال سیوندا پیر فقیر دا اے

۱۱۷۲ وڑدا جا وزیر آباد اندر چلہ کٹ جھناں دے نیر دا اے

۱۱۷۳ دس پچھ کتوں آیا یار بن دا میاں پیر انت تے خادم پیر دا اے

۱۱۷۴ خادم پیر جوان دا نام یارو سچ مچ ویکھو خادم وارث پیر دا اے

۱۱۷۵ کر کے نویں سروں ترمیم قصہ جوڑ جوڑ دا ٹھیک تدبیر دا اے

۱۱۷۶ اکے پھیر مڑ آیا پیر وارث جاپے لکے خادم وارث پیر دا اے

۱۱۷۷ او ہا بول زبان محاورے دی کائی فرق نہ بول تقریر دا اے

۱۱۷۸ خادم پیر وچ فرق نہ جوئیں کائی ایہا فرق جیہڑا خادم پیر دا اے

۱۱۷۹ اوس حق دی خبر دی خبر کدھی جو ضمیر اس پاک ضمیر دا اے

۱۱۸۰ پچھو حق تاں سچ ترمیم مندا اصہ حق ہویا خادم پیر دا اے

۱۱۸۱ بھلا ہویا ایہ عشق مراد بنیا مندا حال سی ایس دلگیر دا اے

۱۱۸۲ لٹکاں نال ہو آیا ای نال ساڈے چالا ویکھ لئیں گنی گھیر دا اے

۱۱۸۳ ویکھاں بھا پچھاوندا کی ساڈے کی کی نویں فرنگ کھلیر دا اے

۱۱۸۴ مدھول سنیدا اے پرواہ یارو گل کسیدی ناہ پذیر دا اے

جویں جان داتویں بنا ہوندائے جگ سارا ای دلیں جاگیر دالے
لا چننگ چواتڑی اوہ جاندا کسے نال نہ بھید اسیر دالے

جویں جنس نہ پرچدی جنس باہجوں عشق باہجہ نہ عشق کھلیر دالے
ایتھوں ٹیک ڈٹھی جیہڑی ہوئی بیتی آپ جان دلاں اخیر دالے

دم مارنیدا انہیں تھاں کائی ایتھے کم نہ عقل تدبیر دالے
پارس علی میاں کیہڑے خیال پیوں ہونا ہووسی جویں تقدیر دالے

آکھ سال تاریخ ترمیم سندا جیہڑا سال ترمیم تحریر دالے
وارث شاہ کہیا واہ واہ سبھو ہویا تو ترمیم اوہو قصہ ہیر دالے

معراجنامہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

حمد الٰہی آکھ زبانوں ثابت ہو کے دلوں زبانوں
بعد درود سیّد ابراراں آل اتے اصحاباں یاراں
صفت تساڈی موں نے کردا کیا میں عاجز گولا بردا
اوّل سیں توں احمد سرور پچھوں ہوئی دھرتی ابر
ناؤں تیرا جاں احمد آہا ہرگز آدم دا دم ناہا
جاں توں آویں تاں چن تارے سبھے تیرے نال لیاہے
سب پیغمبر تیرے پرنے تدھے پار اتارے کرنے
تاں چن بدر منیر کہایا داغی ہو در تیرے آیا
خلعت پایا توں لولاکی پیغمبر سن سبھ وچہ خاکی
جاں توں مُہر نبوت پائی آدم دا دم کجھ نہ سائی
لوح محفوظ قلم بھی ناہی جان توں آیوں نور الٰہی
کرسی عرش نہ آہا ہُولے بھنڈے حکم تیرے دے جھولے
تیرے سنگوں سنگ نہ باہر تاں اس اندر لعل جواہر
طٰہٰ تے یٰسین مزمّل ایہہ سبھ تیرے ہین تجمل
تیں وچہ خلق حیا حلیمی فاقہ فقر سخا یتیمی
جس دن بھیں توں ظاہر ہویا بیدیناں نے دست سنگویا

تاں کجھ نجرہ ملے ایانوں ثمرہ شکر گذاری دا
رحمت اپڑ نیکوکاراں ایہہ راہ تابعداری دا
سخن کریندا ڈردا ڈردا دل نہیں گفتاری دا
نور تیرے تھیں سبھ پیغمبر تینوں بخش ستاری دا
تینوں سی رب دِتا راہا عالم دی سرداری دا
ہردم تیں لبیک پکارے خالق خلقت ساری دا
سبھناں سرتیں اگے دھرنے توں محتاج نہ یاری دا
تاں اس پایا نور سوایا خلعت خدمت گاری دا
تیرے نال انہاں نوں پاکی توں محبوب غفاری دا
ایہہ سبھ رونق تے پیشوائی شملہ برخورداری دا
تیں خاطر ایہہ سبھ اپائی ناہا شور شراری دا
تاں اسلام ہویا ات رُولے بھناں کفر کفاری دا
تیں وچ دُریتیم ہے ظاہر توں دریا دینداری دا
کامل اکمل توں مکمل صدقہ شب بیداری دا
مدحت تیری صفت قدیمی کرم تینوں غفاری دا
دفتر کفر شرک دا دھویا دینوں دین پکاری دا

جاں توں حضرت جرم لیاسی
اکھر پڑھیاں باجھ پچھانے
توں بخشش دا بحر سمندر
لوح محفوظ اندر جو لکھیا
صفت تیری کہے عزّ و جلّے
قدر تیرا اسیھناں تھیں عالی
توں محمد احمد نوری
سبھے در تیرے تے بردے
جاں الست کہیا سائل
مکی مدنی ناں دھرایو
جاں رب بخشے تدھ خزینے
رحمت عالم صفت تساڈی
اوگنہار نہ ایتھوں ہاوو
منصور تیرا پیخوردہ پیتا
جدوں خلیل چخہ وچہ ڈھویا
یوسف عشق تیرے کھوہ پایا
جالگا سی تیرے چرنی
عیسے ونج اسمانے چڑھیا
جاں تینوں اسمان ڈھویاسی
دھم پئی سی وچ اسماناں
برق مثال براق چلاکی
جاں ہوئے احمد احد اکٹھے
اَوْ اَدْنیٰ انہیں قرب کیتا

زور آور انداز ورگیاسی
تاں توں ناں علم سبھ جانے
ہے حجاب شرم تیں اندر
سو تدھ احمد پورا لکھیا
اِنَّا فَتَحْنَا شاہد گھلّے
در تیرے نت رہن سوالی
تیں وچ بہتی صبر صبوری
ملک حضوری سجدہ کردے
لفظ بلےٰ داتوں سیں قائل
عرب عجم دا شاہ کہایو
آدمؑ سی اندر مار طینے
راہ گم ہویاں داتوں ہادی
مار لقا رحمت دا مارو
دعویٰ انا الحق تاں اس کیتا
عشق تیرے تھیں مجنوں رویا
بھایاں نوں الزام دوایا
موسےٰ کہیا رَبِّ اَرِنِی
کنبکا بھی اس تیرا ابھڑیا
شیطاں ڈھائیں مار رویاسی
آیا سرور دوہاں جہاناں
جس تے چڑھیوں مار بلاکی
جبرائیل جیہے اُٹھ نٹھے
دریا وحدت دے وچہ بیتا

شہر نوشیرواں غل پیاسی
پاڑیاسی ڈھڈ بال ایانے
غوث قطب تے پیر پیغمبر
سائل ویکھ دلیں توں بھکھیا
مکے پائی فتح اکلّے
روز قیامت ہوسیں والی
تاہیں ہویوں خاص حضوری
پیراں لُٹے متھا دھر دے
تاہیں ہویوں گھائل مائل
لَقَدْ کَرَّمْنَا رتبہ پالیو
نوحؑ بھی ناہا وچہ زینے
کریسیں دوزخ کنوں آزادی
روز حشر دے ہوسیں داہرو
کتھوں رہندا چھپ چھپیتا
یَا نَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا ہویا
پھیر زلیخا دے دل ڈھایا
پھیر کے آکھے لَنْ تَرَانِیْ
ویکھ قرینے ابر جھڑیا
جبرائیل نقیب ہویاسی
زہرہ گادیں چھند شاہاں
نورِ الٰہی پہن پوشاکی
کرن کلام نہ ہوون مٹھے
اپنا آپ ادتھے دھولیتا

تیرا نام چتاری دا
سینہ بزرگواری دا
تیں سنگ یار اتاری دا
رکھیں شرم بھکھیاری دا
لوہا توڑ حصاری دا
تو ہیں خلق بیچاری دا
محرم ایزد باری دا
صدقہ اس دلداری دا
پورا ایں اقراری دا
پالیو عزّ وقاری دا
تیرا نام شماری دا
پردہ ہوسیں ناری دا
تو ہیں خلقت ساری دا
آہا مست غفاری دا
حکم ہویا گلزاری دا
خواب ڈٹھا بیداری دا
سنگ تیرے سنگتاری دا
گھٹا گرد غباری دا
تیری خاص سواری دا
آیا شاہ عماری دا
یاراں کول سدھاری دا
غیر نہ پاس کھلاری دا
واقف ہوا اسراری دا

سارے نبی حبیب سدھائے
تیرا نام محمدؐ دھریا
عجب آہی اوہ رات نورانی
دوہاں کلام جدوں تم کیتی
سبھ کلام نبی جاں آئے
اوتھے فاقہ فقر دکاوے
بخش گناہ میں بھلا ہویا
جتول جاواں ملے نہ ڈھوئی
جے میں لکھ گناہی بھریا
چنگا عمل نہ کوئی کیتا
جے میں مندا سبھنی چجیں
میں ہاں بہت بیمار گناہاں
مینوں باجھ شفاعت تیری
میں ہاں بہت غریب وچارا
میں ناقص توں کامل بھاری
ذرہ سورج سنگ نہ رلے
عاجز کیڑا مفلس کیا توں

جاں توں چلیوں پاس پیارے
سبھناں تیرا کلمہ پڑھیا
جس دن پل بیٹھے دوجائی
حضرت آئے وچ سیتی
تحفہ یاراں کارن لیائے
خودی تکبر مُل نہ پاوے
نیکی دا اک بیج نہ بویا
داہڈو تیرے باجھ نہ کوئی
بھی سر در تیرے تے دھریا
جاں میں پیالہ غفلت پیتا
توہیں میرے پردے کجیں
دارو رحم تیرے دا چاہاں
ہور نہ کائی ہوسی ڈھیری
ڈبا ہویا گناہ دے وچ سارا
کتھوں نعمت کھاون ساری
کیجے تقویٰ نت اتونے
اسدی آکھیں صفت ثنا توں

توں وچ دلیری اوتھے مارے
باغ شریعت تیرا ھریا
احمد احد اکٹھے ثانی
دِتر سمانہ اٹھائیں نیتی
ایہہ بھی سبھناں نوں فرمائے
پھڑو یتیمی چھڈو دعوے
بدیاں دی چڑھ سیجے سویا
زندگی مینوں بھار ہوئی
فضل کریں توں تاں میں تریا
قدا اپنے تے آپے سیتا
کریں شفاعت مول نہ بھجیں
توہیں صحت بخش اساہاں
توہیں کریں خلاصی میری
در تیرے نے منگنہارا
میں تدھ سنگ نہ کیتی یاری
بحر سمندر نال کی چلے
مت کوئی سخن کریں بیجا توں

جتھے دم نہ ماری دا
توں گل ابر بہاری دا
سخن کرینیدے داری دا
ثمرہ شکر گذاری دا
حکم سانوں رب باری دا
چلن دنیا داری دا
پھڑ یاراہ بدکاری دا
وانگ سگاں درکاری دا
توں ہیں پتھر بھاری دا
جامہ بدکرداری دا
دافع توں غمخواری دا
من سوال ازاری دا
خطرہ قبر اندھاری دا
مُن سوال ازاری دا
کی ماراں دم یاری دا
ذرہ اک انگیاری دا
وارث تن من واری دا

نصیحت نامہ سیّد وارث شاہ صاحب

اللہ باقی عالم فانی
آدم خاکی سرجیا خاکوں
نادان ویلے وقت بہاراں
اُچے محل بلند کشادے

سرورِ عالم یار حقانی
روح پیا وچ نوروں پاکوں
کیتے کوچ کویلے یاراں
چھوڑ گئے سبھ شاہ شہزادے

چھوڑ گئے فرقان نشانی
آدم موت قبولے آپوں
نیم گلاں سب ہیاں کاراں
منزل پہتے نال ارادے

باغ رہیا گلزاری دا
کر قول زبان اقراری دا
رخت رہیا بیوپاری دا
تخت رہیا سرداری دا

رہن اتھائیں باغ بغیچے سنگ نہ جاسن فرش غلیچے آخر فکر چلندا کیجے بدھا بھار تیاری دا
پیر پیغمبر غوث ولی جے موت لنگھائے اک گلی جے جتوں جاواں نال کھلی جے باشہ جویں شکاری دا
گلیاں دے وچ پھرن اربیلا چلن دا کر فکر سویلا عاجز ہوسیں رہیں اکیلا غیر نہ پاس کھلاری دا
ایہ جگ جان اچاٹو ڈیرا کرلے کوئی عمل چنگیرا اس دنیا تے اکو پھیرا قول نہ دوجی واری دا
موت ہمیشہ نت پکارے بندے خاکی سنن بیچارے بھی نت تینوں قبر چتارے توں نہیں پلک وساری دا
تلخی جان کندن دی ہوسی کل قبیلہ بیٹھا ردسی ناہ کوئی سرت سنبھالا ہوسی حکم نہیں گفتاری دا
جھیڑے تیرے دلبر جانی بھر چلیاں منہ پاسن پانی اوہ ویلا وقت پچھانی دعوے بھلے باری دا
اوڑک ایتھوں جانا پیسی عزرائیل جدوں آ بہسی روح مکان کیتوں ولیسی جثہ قبر اتاری دا
آسے پاسے ہوسن کندھاں پکڑ اتارن بھائی بنداں پھیر نہ ملسیں زن فرزنداں تینوں منوں وساری دا
آن فرشتے حاضر ہوسن گرز ہتھاں وچہ پکڑ کھلوسن سوال جواب تدھ ہتھیں ہوسن چنیاں ہوسیں ماری دا
غافل ہویوں غفلت سیتی چور لگے تیرے اندر بھیتی کھڑیاں آپ لوٹایا کھیتی حاصل بھریں ساری دا
اک دو چور رہن تیرے اندر رات دنے اوہ لٹن مندر گھاٹ تیں مل بیٹھے بندر دسن راہ اجاڑی دا
اے بندے توں کجھ رک رہناں اس دنیا وچہ جھوٹھا پہناں سکھ دکھ دانگوں تدھ ڈھیناں گھسا پھرے جاں آری دا
بھلا کاہ نہ او ہجڑ بیلا ایہ دنیا دا بھریا میلا اج خرید ن دا کجھ ویلا کھلا ہٹ پساری دا
ظالم جاہل عقل نہ کاری سر تے پنڈا اٹھائی بھاری پندھ دور اڈا رات اندھاری بھلکے روز شماری دا
اوکھن لکھ نہیں گُن کوئی کونت نہ دیندا پچھے ڈھوئی جو سمجھی سی سو لو ہوئی روناں عمراں ساری دا
جس خاوند دی مرضی منی سوئی جانوں چنگی وَنی نہیں تاں روٹی سولاں منی عذر نہ او گنہاری دا
پڑھنے والے مومن خاصے وچہ بہشتاں ہودن واسے فاتحہ آکھو نال دلاسے یاراں یارو نگاری دا
بھاویں برساں کوئی جیوے اوڑک موت پیالہ پیوے لکھ کروڑ ہزاری تھیوے بے وارث کر ماری دا

وارث عمل نہ کیتے چنگے بے پرواہی کولوں سنگے
رنت دعا فضلدی منگے
رحم کریں میں تاری دا

چوہڑیٹڑی نامہ

اللہ پاک محمد ہادی بخشنہار گناہاں

کلمہ چار مقام چوہڑیٹی پڑھیا فقرا اامول
دوازدہ امام دے صدقے جاواں چاردہ معصوموں
کی چوہڑے کی ذات چوہڑیاندی لوک اسانوں ہے
تن کھلوار آہیں کاہیں ایہ بھریاں درد کھایا
سر تے بھار گناہاں چھجلی کلمہ ہتھ بہاری
بوہل اُتے کی لاگ چوہڑیاندی دُندی اون سرہاناں
دیکھ مردار نہ مڑدی کھاواں ناہیں ترک حراموں
گوہا نھین کوڑا سٹن کار اساڈی ایہا
گرم گوہے تے نرم چوہڑیٹی سر بہوں چھج چکائے
کٹ ناریں عشق وٹالے نازے تقویٰ تن مزدوری
روزہ حج زکوٰۃ نمازوں چھڑکاں تیلوں کانے
شرعیتوں اگے لنگھ طریقت حقیقتوں معرفت جاواں
میں میں کردی کھٹی بکری الٹی کھل لہائی
خودی تکبر رب بھاوے ویکھ لیو جیں بھاوے
الفوں بے نہ آکھاں اوتھے خاوند کولوں ڈردی
آکڑ تیکر رہی نہ مینوں سن سن گیان ربانے
پڑھنا علم شیطانوں اتے نہیں محنت کسے چنگیری
چھری کوہاڑی چھج ٹوکری ترکو ترک اساہاں
رہنا رہنا آکھن سارے ایتھے کسے نہ رہنا

ابا بکر عثمان علی میں خدمتگار چواہاں

صاحب دے دربار میں چوہڑیٹڑیاں
چار پیر چوداں خانوادے شرطاں ست ایمانوں
چوداں طبق دلیو چہ پائے رب رسول اندرونوں
جس پایا تس چا چھپایا بھیت کسے نہ دسے
کام کرودھ لوبھ ہنکاروں ایہ بہو کر دکھ لوایا
پھڑ شوق تر نگلی کوری گھنڈی کردناری
اوڑک جو کجھ ہماوند دلیسی سو لیوے گھر جاواں
مُنج کٹا بھن نفس مجوبی ست سنگلی ذکر دہانوں
نواں پرانا جھگڑا دیون ٹکڑا اسجرا بہیا
سوڑیاں گلیاں مگدے دھکے ماں نہ ویکھن مارے
صبر دیاں نوں سر شکر دی کھاری ڈھوواں صدق اوڑی
رچھ رچھیڑاں عمل کتاباں سیپ کراں سمیانے
چوریں مکانیں جھاڑو پھیراں تاں چوہڑی نام سداواں
عزرائیل نوں خودیوں گل وچہ لعنت طوق پہنائی
سلیماں نوں بھٹ جھوکاوے یوسف ہٹ دکاوے
کامیاندر پڑ کامیاں کولوں خوف دے وچہ کردی
تیری ڈاڈھی بے پرواہی کولوں خوف چوہڑی نوں جانے
چھ لکھ برس عبادت ضائع گئی اکتے دیری
کہاں گئے بادشاہ زمیں دے لشکر نے سپاہاں
کُلّ شیٔ ھالکُ الاّ وجہہ ہویا حکم ربانا

وارث منے مذہب چارے سچا صدق اساہاں

وارث چادر بار کھلوتی بخرہ لیا ایمانوں
وارث چوہڑی ہاں میں جدے اگے ظاہر کن فیکونوں
وارث عشق نہ پچھدا ذاتاں فضل لدوڑی دسے
وارث بوہل ذات آلہی دانہ نکل آیا
وارث بوہل صاف کراں میں فضلوں دا نیاری
وارث بلوچہ سیپ گواناں جے سخن کراں انہاں
وارث اگلا خوف مجولی منہ ساڑاں وچہ شیطانوں
وارث کی بنیاد چوہڑیاندی ماں سمانی کیہا
اُچیاں کڑیاں نیویں در وازے اساں لبھ چال وکھائے
وارث لاج رہے دربار دی میں شکر کراں لکھ واری
وارث چشماں سر پر نیاں خاوند دے فرمانے
وارث جاں دربار صاحب دے میں کار وکار چھڑاداں
وارث منیا میں ناہ آکھے تا شاہاں دست بہائی
وارث آرہ دھر ذکر یا سرتوں پیر چراوے
وارث جے دم ماراں اوتھے کون چوہڑی ربی
وارث توبہ توبہ پکاراں ویکھاں فکر شیطانے
وارث چوہڑی کون بیچاری جو ماں خاوند ابھاری
وارث نکے وڈے چلے ویکھو کر دنگاہاں
وارث جے سو درماں نوں اکثر خاک سماناں

کہاں گیا سُلطان سکندر کہاں گیا شاہ دارا
ظالم ظلم یتیماں اُتے کر کر ظلم ستاون
غافل نہ کر میری میری کیا بھروسہ دم دا
غافل کردے میری میری سر تے موت نہ جانن
پیر پیراں سر حضرت میراں میں چوہڑی ہاں جبدی
عبدالقادر غوث الاعظم پیرا ساڈا میرا ں
چوہڑی ہاں جناب عالی دی چنگا عمل نہ کوئی

کہاں گیا جمشید سلیمان لشکر بے شمارا
ایہ گل غافل سمجھ نہ جانن طاقت پیسے وکھاون
پکڑیں راہ شریعت سجادہ رہے نہ غم دا
کھان خوراکاں پہن پوشاکاں سے خوشیاں نن
مریدی لاتخفف میں پڑھیاں خوف نہیں کجھ کردی
بیڑی غرق نکالی پوچھ معاف کرے تقصیراں
چھوڑ ایمان گمان پالیس مڑ در لدھی ڈھوئی

وارث کیا فقیر امیراں دے دنیا جھوٹھ پسارا
وارث آخر لکھے دیون مردے پچھے تاون
وارث نار سہاگن ہوئی جیہڑی منے امر خصم دا
وارث کردے بیوفائی ایہ رب دا راہ نہ جانن
وارث اگے میں ساں ڈردی ہن بیٹھوں خلقت ڈردی
وارث خاص مریداں کیا غم توں دلوچ کر نظیراں
وارث لاج پئی گل مرشد کرم غلام کیتوئی

دوہڑہ جات سیّد وارثشاہ صاحب

اوہ نین تیرے خونریز خنجر بھئیں تیز قیامت خیز ظلم انگیز بریز بریز شمش تبریز جیہے پکار دے
اوہ مست سدا خمار رہن بیمار ہو دن دوچار موہن سنسار ویکھیں ہکوار پکڑ تلوار مویاں نوں مار دے
ایہ کیہے تیرے دو نین مموہلے ہین سدا بیچین بنگلوں دین تے ڈالوین چھڈ اپایین رلن وچ بار دے
ٹک پردہ منہ بھئیں لاہ ایہ وارثشاہ در سدی چاہ کھلے تے راہ تے کرن نگاہ بھکھے دیدار دے

دوہڑہ

1 نالے بھِٹل بھِٹل نالے جاساں میں جھوٹھی سرکاروں
جینڈے پاروں پاڑا پڑلیسن اوہ سد نہ دیندا اپاروں
چھڈ ترکے میں جاساں ترکے ڈرساں نہ سنساروں
وارث شوق ماہی دے کھٹی میں پھڑکے تلواروں

2 انبڑ بابل مول نہ بھاواں تے جھڑکن بھیناں بھائی
چاچا مینوں چاچا مارے تے سبھناں مندی چائی
تایا ہے دل تلئے میرا تے تائی دسی تائی
وارث ویراں ویرن کرکے میں چا آتش پائی

3 نانا نانا کر رہیا تے نانی آکھے نانی
سر بھئیں لاہ پیراں تے سٹیا لج نہیوں چوچکانی
رانجھا چاک نہ ساک کسے دا جس تے توں قربانی
وارث رانجھا چاک تسانوں اتے سانوں یوسف ثانی

4 دادا دار دار تک تک مارے تے دادی نی میں دادی
رانجھا کھسن تے کھیڑے دسن ہو رہی فریادی
دادا سانوں کوئی نہ دیندا ہو رہی بے داری
وارث جنت دے وچ بھئیواں جے رانجھا نے ہادی

5 ہتھیں مہندی مول نہ لانی میں جرم کرم دی تینی
تے مولی نوں انگ لایا ناہیں جیہڑی سی سر گئی

رتی مہندی جے ہتھ لاؤ رنگ نہ چڑھسی رتی ۔ وارث گھت رنگریز علیؓ دی میں عشق رنگن گھت رتی
۶ میرا گھڑا گھڑولی والا حوض کوثر ہتھیں بھریا ۔ کرکے سون سپت عرشاں تے حوراں سی سر دھریا
جیہڑے جوں پیغمبر کھاہدے اوہ ڈٹھناں انگ چڑھیا ۔ وارث دیکھے غسل ہیرے نوں پھیر رانجھن ڈل کھڑیا
۷ باہوں پکڑ بہالی ساں میں سرور عالم کھارے ۔ چارے یار کھلوتے بھر کے سالو دے لڑ پیارے
دہیں پھٹی سرپائی حوراں سئے سئے شگن دچارے ۔ وارثشاہ وت عقد بدھونے میرا رانجھن نال پیارے
۸ روز الست دے دست اساڈے ملیاسی جاں ماہی ۔ اوسے روز دیاہی آہی رانجھن نال الٰہی
شرع ایجاب دِتاسی ملکاں حضرت کول گواہی ۔ وارثشاہ اوہ کون جو مینوں آکھے باہجھ نکاہی
۹ جدیں نال ماہی دے پیتی بھر کے پریم صراحی ۔ تد ایہ کھیڑا کتھے آہا دیندا جو بد راہی
میں جیہی نال ماہی دے چائی ہتھیں توڑ بناہی ۔ وارث پوے قبول جے چاہے ہن اگے بے پرواہی

ابیات طبع تاریخ وڈی ہیر سیّد وارثشاہ صاحبؒ

از میاں نبی بخش ٹھیکیدار قوم باغبان خلف میاں نظام الدین صاحب مرحوم مالک موضع نبی گنج نو آباد متصل شہر لاہور

چھپی ہیر ہن تیرھویں وار وڈی جلی قلم دی لکھی صفا میّاں ۔ ایہو ہیر اصلی جنہوں آکھدے نے الیں وچ ہے فرق نہ کامیّاں
نقلی ہور بھی بہتیاں وکدیاں نے ویکھیں آپ پا لئیں دکھامیّاں ۔ متے کریں افسوس خرید کے تے ایہویں مُل نہ دئیں گوامیّاں
محمد دین دھرڑیالوی مولوی دا سر ورق تے نام پڑھامیّاں ۔ نالے نام پیراندتا لکھیا ای پتہ ویکھ بے شک لے آمیّاں
وارثشاہ دی ہیر دے شوق والے سبھے اہل طریق بھرامیّاں ۔ شاید کسیدا نہ نقصان ہووے قیمت خرچ نہ کرے بے جامیّاں
جے کر تاہنگ ہووے میرے ملن سندی بڑی خوشی دینال آکھن آمیّاں ۔ ایتھے قوم تے ذات دا فرق ناہیں خانے فقر دے درج نہ کامیّاں
خدمت نال شیراز موجود ہوسی دیندا رب برات پوچامیّاں ۔ پیراندتا بھی نال نصیب دے جی اجکل ایتھے گیا آمیّاں
سپ شینہہ فقیر دا دیس کیہا وارث پیر جو گئے فرمامیّاں ۔ وڈی قید ہی دینال پابناں دی قسمت لئی جھردی پچھے لامیّاں
محمد دین نوں حق ہے چھاپنے دا سارا ملک جواد سدا جامیّاں ۔ کرے قصد نہ ہور چھپوان سندا بدلے لین دے دین نہ آمیّاں
چھیڑے مُول نہ کوئی غریب تائیں مندا کسیدا کون سنامیّاں ۔ متے حرص کر کے مارے ہتھ کوئی دولت مُفت نہ دے لٹامیّاں

فرہنگ دیباچہ چوہڑ ٹیڑی بھی زینت گئی کتاب ودھامیاں
اوکھے لفظ آہے جیہڑے تن اندر دتا ترجمہ نال کرامیاں

طالب علم زبان پنجاب دے نوں دتا فائدہ ڈھیر پہنچا میاں
عقدے حل ہو جان گے شائقاں دے کیتی شرح آیات بھی چامیاں

سال طبع دے لکھن دا فکر کیتا یاراں دوستاں دیاں سنامیاں
ایہ باغ عرفان ہے نبی بخشا وارث ہیر گیا بوٹا لامیاں ۱۳۲۸ھ

ابیات تاریخ طبع کتاب موسومہ ہیر سید وارث شاہ صاحب ملک الشعراء

ازخاکسار معتقد سید صاحب موصوف سگ دربار غوث اعظم بندہ پیرانہ دتا ترگڑ تخلص خادم پیر

ترمیم کنندہ ہیر درزی درویش موجد فرہنگ المعروف ہیر والا خلف میاں محمد اسمٰعیل وزیر آبادی سکنہ موضع چوڑہ بیاں ضلع گوجرانوالہ

جمع کردیاں ہیر نوں ڈھیر مدت حصہ عمر دا بہت لنگھایا میں
کوئی طمع نہ نفس دا مول کیتا نام رب دے شوق کمایا میں
ایس گل پچھے شاعر اٹھ پئے لکھیا ویکھیا تے دیکھایا میں
دنیا دشمن دین ایماندی لے سچ آکھنوں باز نہ آیا میں
کراں شکر خدا دا ایس کموں نہیں حرص دے جال پھسایا میں
پیر وارث شاہ دی قبر اُتے جدوں چلہ سی بیٹھ کمایا میں
ہیں تے حرف نہ پان دا اول منوں وارث پیر نے آپ پڑھایا میں
قدرداں کلام دے جان دے نے شوق والڑا اوک پرتایا میں
محمد دین دھرڑیالوی مولوی نوں حق چھاپنا ملک کرایا میں
اج کل ڈیرا گنج وچہ میرا نبی بخش نے کول بہایا میں
غوث اعظم پیر دا حال جیہڑا کر کے نویں تصنیف بنایا میں
لکھے اپنے ہتھ دے کول میرے پھالے وچہ نہ کوئی چھپوایا میں

السے شوق تھیں دیس پنجاب اندر ہیر والڑا نام سدایا میں
جا تا شاعراں کھٹیا بہت ہوسی سگوں اپنا آپ گوایا میں
ریسو ریس ترمیم کتاب کیتی شابا آفریں آکھ سنایا میں
اوہناں خوف خدا نہ مول کیتا جدوں ویکھیا آپ شرمایا میں
پھر دار ہیا ہاں بار وچہ عمر ساری ہر سال طریق بھرایا میں
تدوں آپ غریب نواز ہویا عاجز جا فقیر وڈیایا میں
دنیا کوڑ دیاں کھچاں مار دی اے اچھا ویکھیا تے ازمایا میں
کھوٹا کھرا صراف نتارد ے نی سونا سدھ بازار تلایا میں
ہور آہر نہ کرے کوئی چھاپنے دا اچی کوک کے آکھ سنایا میں
نواں اک مکان دوکان دیکے حیلے کسب روز لگایا میں
نالے ترجمہ بھی ستاں سورتاں دا بولی ٹھیٹھ پنجاب اُٹھایا میں
کوئی خواہش جے کرے چھپوان سندی دنوں خوشی دینال پلایا میں

سال طبع تاریخ دے لکھن اندر بہتا دور نہ فکر دوڑایا میں
تیراں سو اٹھتری پیرانہ دتا ہجری سن سی آکھ سنایا میں ۱۳۳۸ھ

کتاب پڑھنے کے بعد یہ بھی پڑھ لیجئے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

پہلے دُعا سلام قبول ہووے تساں دوستاں رب دیاں پیاریاں نوں

احقر العباد بندہ خدا عزوجل ناچیز پیراں دتا ترگڑ درزی درویش ترمیم و شرح کنندہ وڈی ہیر بہ تخلص خادم پیر ساکن وزیر آباد موضع جوڑا سیان ضلع گوجرانوالہ شائقین با تمکین محب الفقراء و دوستان باصفا کی خدمت میں عرض کرتا ہے کہ اگرچہ فی زمانہ وڈی ہیر وارث شاہ صاحب کا اکثر چرچا ہے اور حاکمانِ ذیشان عندالوقت بھی بسبب زبان دانی پنجاب اس کتاب کے مشتاق ہیں اس واسطے ہمارے دیسی صاحبان بھی دیکھا دیکھی اس طرف راغب ہوئے اور اس کتاب کو بڑی عزت کی نگاہ سے دیکھنے لگے سچ ہے بقول شاہ صاحبؒ ع

بادشاہ جتوں مہربان ہووے لوبھے خلق نے آن مقام کیتا

اب ہر ایک صاحب اعلیٰ و ادنیٰ اس کے مطالعہ کا مشتاق ہوا اسی واسطے اس کتاب کو پنجاب میں خصوصًا اور غیر ملکوں میں عمومًا ترقی کا شرف حاصل ہوا۔ اور ایک فرہنگ جو کہ شامل کتاب ہذا ہے اول پنجابی زبان میں اس مسکین کا پیش کردہ ہے جو کہ مشکل الفاظ کے حل ہونے کا باعث ہے اکثر ہر ملک اور طرف سے صبح و شام مانگ ہو رہی ہے اور ہاتھوں ہاتھ فروخت ہوتی ہے اور اب بعض اصحاب شرح کے بھی طلبگار ہیں ان اصحاب کی خدمت میں گذارش ہے کہ یہ کتاب اپنی شرح آپ ہی ہے کسی شارح کی حاجت نہیں ع

ہیر روح تے حاجت مشاط نیست روئے دلا رام را

خود مصنفین صاحب نے جو شرح بیان فرمائی ہے الحقیقت وہی شرح کافی ہے جو کہ احباب کیلئے اخیر کتاب کے مضمون میں خلاصہ کر کے اپنے اصول بیان فرما دیئے ہیں ع ہیر روح تے چاک قلبوت جانو بالناتھ ایہہ پیر بنایا ای

اب روح قلبوت کا دیکھنا اور ایک بالشت بھر زمین جو کہ قلب سے لے کر ناف تک ہے اس کا سیر کرنا اس کی شرح ہے۔ یہ امر محال ہے ہر ایک فرد کو حاصل نہیں ہوا۔ سوائے اس کے کہ ع

بناں مرشداں راہ نہ ہتھ آون ددھاں باجھ نہ رجھدی کھیر سائیں

اگر کسی صاحب اہل طریق کو یہ سیاحت حاصل ہے تو بغیر عشق مجاز کے نہیں اور اب اکثر لوگ عشق مجاز پر طعن کرتے ہیں اور حقیقی دعویٰ افسوس کہ جب مجاز نہیں تو حقیقی کیسے ہوگا اجی حضرت کسی چیز کا بیج نہیں تو پودا کہاں سے ہوگا بیشک مجاز حقیقی کی سیڑھی ہے یہ ہو نہیں سکتا کہ مجازی سے نفرت اور حقیقی کے خلیفہ ع

نالے ذات صفات دا ننگ رکھیں نالے نین نیناں نال جوڑنی ایں

دوسری جگہ شاہ صاحب فرماتے ہیں ؎ جنھوں عشق دی مَر دی خبر ناہیں بھار مِٹھ جیوں لدڑ اکھوتڑا ای

ہاں اب اگر ضرورت ہے تو اس بات کی ہے جو کہ ہم آپ کو فرماتے ہیں ؎ ایہ قرآن مجید دے معنی نی جیہڑے قول مئیں وارثشاہ دے نی ؛

غور سے دیکھا تو یہ معلوم ہوا کہ مصنف صاحب نے مضامین کلام اللہ سے لیکر اسمیں پنجابی زبان کی روح پھونک کر قصہ بطور ہیر و رانجھا بطور تمثیل مرتب کر کے اہل پنجاب کو سنا کر ہوشیار کر دیا ؎ وارثشاہ میاں لوکاں کملیاں نوں قصہ جوڑ ہوشیار سنایا ای

اب یہ حال ضرور ہوا کہ جس جگہ اور جس آیت قرآن مجید کا بیان فرمایا ہے اسپر نشان سیپارہ کو ع اور اس آیت کا ترجمہ ہر ایک مصرعہ یا بیت پر لکھ دیا گیا ہے تاکہ قرآن کریم بھی لوگوں کو معلوم اور شاہ صاحب کا فرمودہ بھی پورے طور پر ثابت ہو کہ عوام الناس کو اطمینان ہو لہذا چند آیات موقع پر لکھی گئی ہیں تاکہ پڑھنے والے شائقین کو حقیقی فائدہ حاصل ہو گر قبول افتد زہے عز و شرف

کچا شیر پیتا بندہ سدا بھلا دھروں آدموں بھلنا راہ ہویا

اگر کچھ خطا واقع ہو تو پردہ پوشی فرمادیں ورنہ براہ مہربانی صحت سے مزین فرمادیں اور ابھی مجھ کو کچھ مضامین کی تلاش ہے جن کی جستجو میں سرگرداں ہوں۔ اگر مل گئے تو آئندہ ایڈیشن میں شامل کئے جاویں گے انشاء اللہ بروے کار کہ بہت بستہ گردد اگر خار ہے بود گلدستہ گردد بہت مرداں مدد خدا آپ صاحبان میرے حق میں دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ امید بر لاوے امین ثم آمین۔

بقلم خود بیر اندتا ۱۹۔ مارچ ۱۹۱۷ء بروز جمعرات بمقام نبی گنج میاں نبی بخش ٹھیکیدار بوقت ۹ بجے شب تمام شد

کچھ اسناد پیراندتا صاحب مؤلف بابت ہیر

اُستاد صاحب موصوف سے مجھے اکثر ملنے کا موقعہ ہوا۔ آپ کی ذات میں ایک خوبی یہ بھی تھی کہ آپ ہر ایک پنجابی لفظ کو اسکے خاص پنجابی لہجے میں ادا کیا کرتے تھے۔ اللہ آپ کو غریق رحمت کرے آپ کی تلاش قابل داد تھی ہیر میں کوئی لفظ ایسا نہیں جسے آپ نے اپنی نظر سے گذارا نہ ہو اور آپ اُسے پوری طرح سمجھ نہ سکے ہوں ان کے بعد کئی ایک احباب نے ہیر کے الفاظ کو درست کرنے کی کوشش فرمائی لیکن بیسود۔ چونکہ یہ ہیر اصلی قلمی مسودہ سے نقل کی گئی ہے اور مسودہ بھی میرے خیال میں وہ مسودہ تھا۔ جو کہ جناب سید وارث شاہ کی دستی تحریر ثابت ہوا ہے لہذا جو شخص اس مسودہ کو صحیح کرنے کی کوشش کرتا ہے، وہ شاہ صاحب کو اصلاح دینے کی جرات کرتا ہے یہ گستاخی میں شامل ہے ہمیں اس پیر مرد کے کلام کی ضرورت ہے نہ کہ ایک نو تصنیف نظم کی۔

وارث شاہ دا بولنا بھید اندر دانشمند نوں غور ضرور ہے جی

مختصر حالات سیّد وارث شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ

مصنّف کتاب ھذا

حضرت سیّد وارث شاہ صاحب کا اصلی وطن جنڈیالہ شیر خاں غازی ضلع گوجرانوالہ ہے چھوٹی عمر میں حضرت بلّھے شاہ صاحب قادری کے ہمراہ حضرت مولانا مولوی حافظ غلام مرتضےٰ صاحب حضوری قصوری کی خدمت میں پڑھتے رہے جب علم حاصل کر چکے تو حضرت مولانا صاحب نے فرمایا کہ اب باطنی علم حاصل کرنے میں بھی کوشش کرو اور جہاں چاہو جا کر بعیت کرو چنانچہ حضرت بلّھے شاہ صاحب نے تو حضرت مولانا عنایت اللہ صاحب قادری لاہوری کی خدمت میں حاضر ہو کر بعیت کی اور وارث شاہ صاحبؒ نے حضرت خواجہ فرالدین شکر گنج کے خاندان میں بعیت کی اور کچھ مدت پاکپتن شریف رہ کر مراتب فقر طے کئے اور واپس وطن کو جاتے ہوئے جاہد کے بھٹے میں جو پاکپتن شریف کے رستہ میں چند میل کے فاصلہ پر ایک چھوٹا سا گاؤں ہے آئے اور رات بسر کی صبح کو چلتے ہوئے ایک عورت بھاگ بھری نام جو کہ ڈھاکہ قوم سے تھی جاتے دیکھا اور اس پر مبتلا ہو گئے اور واپس وطن کو نہ آئے۔ بلکہ اسی گاؤں کی ایک چھوٹی سی مسجد میں جو کہ گاؤں کے قریب ایک ٹیلے پر واقع تھی اور اس کے گرد بیری کے کانٹوں کی باڑ تھی۔ رہنا اختیار کیا اور لوگوں سے بھی واقفیت اور محبت پیدا کر لی لوگ بسبب عالم وسیّد اور فقیر ہونے کے ان کی خدمت اور تعظیم کیا کرتے تھے اور وہاں کے ایک جولاہے کے گھر سے ہر روز کھانے کو کچھ آتا اور اسی پر گذارہ کرتے۔ کچھ دنوں میں دوسری طرف بھاگ بھری کو بھی ان سے محبت ہو گئی اسے آپ کا لمبا پیراہن، سوسی کی سوار اور پانچ چھ گز کا سر پر پٹکا اور کان پر چھوٹا سا شملہ آگے نکلا ہوا کندھوں تک لمبے لمبے بال اور ڈاڑھی گنجان چہرہ خوبصورت اور باوقار بہت بھاتا تھا۔ چنانچہ یہ بات مشہور ہو گئی اور محبت کا شعلہ بھڑک اٹھا۔ بھاگ بھری کے رشتہ داروں نے ان کو زد و کوب بھی کیا مگر وہ باز نہ آئے اور نہ وہاں سے کہیں گئے۔ اور انہی دنوں میں یہ قصہ ہیر رانجھا جوش الفت میں آکر شروع کیا۔ اور وہیں تمام کیا جس کو مختلف کاغذوں پہ سیدھی ٹیڑھی سطروں میں معمولی رسم الخط سے لکھا جس کا نمونہ اب بھی موجود ہے۔ جس کو پیراں دتا صاحب نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔

غرضیکہ شاہ صاحبؒ قصّہ کو مختلف پرچوں سے نقل کرا کے ایک کتاب بنا کر اپنے وطن کو لائے اور الٰہی بخش درزی کو جو آپ کا شاگرد تھا اور جنڈیالہ کا ہی رہنے والا تھا۔ نقل کرنے کی اجازت فرمائی۔ رفتہ رفتہ اس واقعہ کی خبر حضرت مولانا مولوی حافظ غلام مرتضیٰ صاحب قصوری علیہ الرحمۃ (جو آپ کے اُستاد تھے) کی خدمت میں پہنچی۔ چنانچہ آپ ناراض ہو گئے آپکی ناراضگی سن کر شاہ صاحب کتاب مذکور کو لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے فرمایا کہ تمیں کیا ہو گیا بلھے شاہ

نے علم پڑھ کر سارنگی بجائی اور تم نے پڑھا تو ہیر بنا ڈالی۔ آپ نے کوئی جواب نہ دیا تو درویشوں سے کہا کہ اسے حجرے میں بند کر دو دوسرے روز باہر نکال کر بطور مذاق فرمایا۔ ذرا سُنا تو سہی کیا لکھا ہے۔ جب شاہ صاحبؒ نے اس کو پڑھنا شروع کیا تو حضرت مولانا کی حالت دگرگوں ہو گئی اور محبت الٰہی کا شعلہ بھڑک اُٹھا۔ چنانچہ ایک درویش کو فرمایا کہ میرے سر پہ آفتابہ سے پانی ڈال تاکہ ذرا آرام ہو۔ جب اس نے پانی ڈالا اور آرام آیا تو فرمایا کہ اچھا وارث شاہ پھر پڑھ۔ اسی طرح بار بار پانی ڈلوا کر تمام کتاب کو سنا۔ جب سن چکے تو فرمایا کہ وارثا! تم نے تمام جواہرات مونج کی رسی میں پرو دیئے ہیں۔ یہ پہلا فقرہ ہے جو آپ کے اُستاد صاحب کی زبان مبارک سے نکلا۔ جس کی تاثیر اب تک موجود ہے۔

جو کہ یہ کتاب اس قدر مرغوب القلوب ہے۔

آپ کی ایک لڑکی کے سوا کوئی اولاد نہیں ہوئی۔ آپ کا انتقال پُر ملال عرفہ یعنی حج کے روز ہوا جو کہ بڑا مُبارک روز گنا جاتا ہے۔ اگرچہ آپ کی ولادت و وفات کا سال صحیح طور پر نہیں ملا۔ مگر ہیر کا قصہ بنکر ۱۱۸۰ھ میں تیار ہوا اور آپ کا مزار مُبارک خاص جنڈیالہ شیر خاں مذکور میں زیارت گاہ خاص و عام ہے۔ خدا تعالیٰ آپ کو غریق رحمت کرے۔

منقول از میاں پیراں دتہ صاحبؒ